U 5076. Date 2-10-010

Title – MEEZANUL-HAQ.

Author – C. G. PFANDER.

Publisher – W. M. Watts (London).

Date – 1862.

Pages – 239.

Subjects – ~~Mat~~ Mazahib – Eisaiyat; Mazahib – Tuqaabli Mataley; Munazireh.

کتاب

# میزان الحق



حکمت جواہرات سے بہتر ہی اور کوئی مرغوب
چیز اسکی برابر نہیں ہو سکتی
قول سلیمان

ٹریٹائیز اون دا کنٹروورسیز
بٹوین کرسچین اینڈ مسلمز

2o7

# MIZAN-UL-HAQQ.

A

# TREATISE ON THE CONTROVERSY

BETWEEN

# CHRISTIANS AND MUHAMMEDANS.

BY THE

REV. C. G. PFANDER, D.D.

THIRD EDITION.

LONDON:
W. M. WATTS, CROWN COURT, TEMPLE BAR.

1862.

کتاب

# میزان الحق

حکمت جواهرات سے بهتر هی اور کوئي
مرغوب چيز اُسکي برابر نهيں هوسکتي
قول سليمان

تيسري دفعه چهاپي گئي
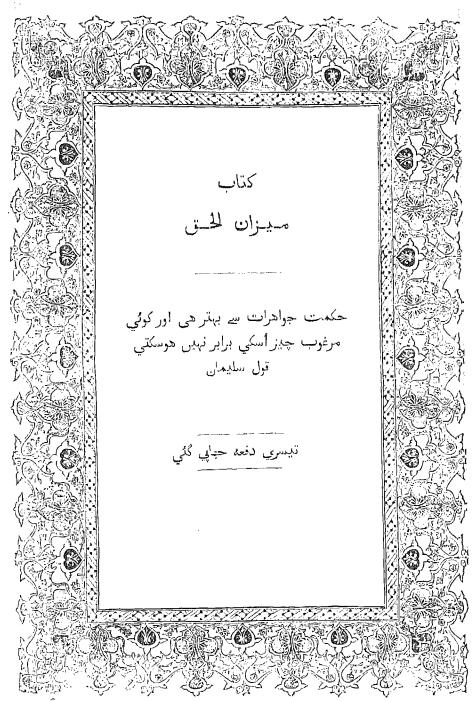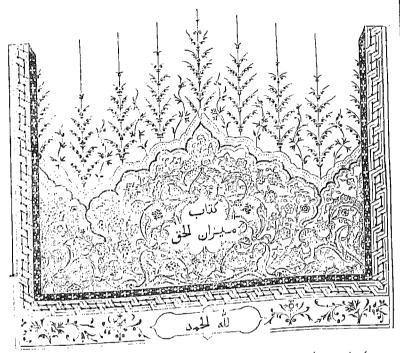
شکر اور تعریف بیحد خداے واحد و قدیم اور مقدس و عادل و رحیم
کو واجب و لائق هی جسکي ذات پاک کي روشني متغیر هونے سے معرّا
اور اُسکي بزرگي کا جلال بدل جانے سے مبرّا اور حقیقت و معرفت کا
سرچشمه اور هدایت و رحمت کا منبع وهي هی اور بیحد و بیشمار بخشش
و کرامات اُسکي رحمت بیکران سے ظاهر و آشکار اور سچي پهچان کا حق
اُسکي مهرباني کے پرده میں پوشیده و برقرار اور اُس حق کو اُن ڈهونڈ
هنے والوں پر جو اِس مرتبه کا رتبه راستي سے ڈهونڈهیں اور اُن چلنے والونکو
جو اِس منزل کي راه درستي سے چلیں بخشنے والا اور عطا کرنے والا هی *
بعد * پوشیده نرهے که علم حقیقت کے جاننے والوں اور مرتبه معرفت کے

پہنچنے والوں پر ظاہر اور روشن ھی کہ وہ علم جو آدمي کو پیدایش کے مکتب خانہ میں پہلے پہل واجب و لازم ھی سو اپني پہچان کا علم ھی کیونکہ وہ ایک ایسي کنجي ھی جس سے خدا کي پہچان کا دروازہ بھي کھل جائیگا یعني جو کوئي اپني روحاني و باطني آرزوؤنکي طرف متوجہ نہوا اور اُنہیں نہ پہچانا اور جسنے اپنے دلکي ھوس اور خواھشونکي تلاش نکي تو وہ اپنے باطني احوال کے پہچاننے سے بیگانہ و محروم ھی اور خدا کي پہچان سے بھي آشنا نہیں سو ایسے شخص پر خدا کي پہچان کا دروازہ بند ھي اور جب تک وہ اپنے باطني احوال دریافت کرنیکي خواھش نکرے اور دلي کاموںکي طرف متوجہ نہووے خدا کي پہچان کا دروازہ اُسپر نہ کھلیگا اِس لیئے اپنے تئیں نہ پہچاننا اُس مرتبے تک خدا کے نہ پہچاننے کا سبب ھوا ھی کہ بہت لوگ خدا کے الہام کا یا انکار کرتے یا ذلیل جانتے ھیں اور جو کوئي اپني بابت فکر کرے اور اپني روح و دلکي آرزوؤں پر متوجہ ھووے جلد دریافت کرلیگا کہ اُن سب آرزوؤنکي اصل جو اسے شوق دلاتي اور عمل پر لاتي ھیں ایک آرزو ھی اور انسان کے سب عملونکا مطلب و مقصد اُسکے پورا کرنے میں ھی اور یہہ عمدہ و اصل آرزو جو سب آدمیونکے دل میں یہاں تک کہ جنگل کے رھنے والوں میں بھي پائي جاتي ھی دلکي اُس تمنّا اور خواھش سے مراد ھی جسکے سبب سے آدمي سدا کي خوشحالي کا طالب ھی اور جب تک آدمي اُسے نہیں پاتا اُسکے دل کو چین نہیں آتا اور کسیطرح آپ کو نیکبختي کي حالت میں نہیں دیکھتا اور اِسي سبب سے ھر کوئي اپنے گمان کے موافق کوشش کرتا ھی کہ اپنے دل اور روح کي آرزو پوري کرے اور اِسي راہ سے نیکبختي و خوشحالي کي منزل پر پہنچ جاے اور بعضے یہہ فکر کرتے ھیں کہ اُس خوشحالي کو طرح طرح اور قسم قسم کے عیش و عشرت میں پاوینگے اور اِسي وسیلے سے اپني روح کي آرزوئیں بر لاوینگے پس عیش و عشرت میں مشغول ھوتے اور آپ کو کھیل کود میں ڈالکر اُس میں زیادتي کرتے ھیں اور باوجودیکہ مقدور بھر

جسماني حرص و خواهش پوري کرکے دنیا کا خوب مزا اُٹھا لیتے هیں پر
آخر کو اِسکي عوض که اپني جان و روح کے لیئے کچھه چین پاویں اور
تقاضاے دلي پورا کریں اپنے دلکي بیقراري اور زیادہ بڑھاتے اور ابدي خوشحالي
کي جگهه روح کا رنج حاصل کرکے آگے سے بهي زیادہ نا اُمید اور بدبخت
هوتے هیں اور بعضے لوگ اپني خوشحالي کو دنیا کے مال کي بهتایت میں
سمجهکر خزانه پر خزانه جمع کرتے اور هرچند که مالدار هیں تو بهي اور
ڈهونڈهتے هیں اور کسي وقت کسي چیز پر قناعت نهیں کرتے آخر موت
اُنهیں کهینچ کهینچ کر انکے چاندي سونے سے جدا کرتي هی اور اُس خزانه
کو جس پر وے بهروسا رکهتے تهے که حقیقي خوشحالي اُنکي روح کو پهنچاویگا
چاهیئے که اُسے چهوڑکر اُس عالم کو کوچ کریں اور بعضے اِس اُمید میں
هیں که وہ خوشحالي علم اور اُسکي زیادتي میں پاوینگے پر جب تک یهه علم
صرف علم انساني هي اور آدمي نے الهام رباني کے مکتب میں وہ علم نهیں
سیکها تو یهه علم عیش و عشرت مذکورہ کي مانند دنیاے فاني سے تحصیل
کیا گیا اور فاني و مجازي بنیاد پر رکها گیا هی اِس صورت میں روح ابدي
جو حقیقي خوشحالي ڈهونڈهتي هی ایسے علم سے جو فنا کو قبول کرے
کیونکر تسلي پاویگي اور بعضے ایسا خیال کرتے هیں که اپني روح کي
خوشحالي دنیا کي عزت و حرمت اور بزرگي میں پاوینگے اور بعضے اَور اَور
چیزوں میں سوچتے هیں غرض که هر کوئي ایک ایک راہ سے ایک ایک
خوشي ڈهونڈهتا هی مگر هی یوں که اُنمیں سے کوئي وہ خوشحالي نپاویگا
جسے ڈهونڈهتا هی اور جسمیں اُسکي امید لگي هی آیا ممکن هی که آدمي
کي ابدي روح فاني اور جسماني غذا سے آسودہ هو اور یهه بے قیام دنیا جو
اپني تمام شادي و خوشي اور مال و ملک سمیت گذري جاتي هی کیا هو
سکتا هی که آدمي کي ابدي روح کو تسلي بخشے اور خوش کرے ظاهر هی
که آدمي اپني روح کي خواهش اور تمنّا جو همیشه کي خوشي پاني هی
دنیا اور اُسکي عزت اور مال و عیش میں نهیں حاصل کر سکتا بلکه چاهیئے

که اُسکو روحاني عالم اور حقيقي و بے زوال وجود میں جو خدا هی ڈهونڈهے کیونکه اُس خوشحالي کو صرف اُسمیں اور اُسکي پہچان میں پا سکتا هی اور بس سو جو کوئي که اپني روح کي خواهش پانا اور حقيقي خوشي حاصل کرنا چاهتا هی اُسے لازم هی که سب چیزوں سے پہلے اُس حقيقي خوشي کے سرچشمے کو جو خدا هی پاوے اور اُسکي رضامندي اپنے شامل حال کرے اور آدمي کي پیدایش کا اصل مطلب بهي یهي هی نه کهانا پینا اور دولت و مال جمع کرنا اور لوگونکے سامهنے عزت و حرمت ڈهونڈهنا بلکه آدمي بندگي اور همیشه کي سعادت کے واسطے پیدا هوا اور چاهیئے که جب تک اس جهان میں هی اِسي عبادت و سعادت ابدي کے لیئے مستعد رهے الحاصل پہلا اور بڑا کام جو هر کسي پر واجب هی یهه هی که اِس مطلب و مقصد کو پهنچے اور جب تک اُسنے خدا کو نپایا اور نه پہچانا هو چین نلیوے پر جو کوئي اِس بات کو لحاظ نهیں کرتا اور اپنے بیش قیمت وقت عزیز کو صرف دنیا کے مزے حاصل کرنے میں صرف کرتا ایسا شخص خدا کے غضب کے لایق هی *

مگر خداے مطلق اور بے انتها کو جو نه دریافت میں آتا اور نه دیکها جاتا هم کیونکر پاویں اور کسطرح خیال میں لاویں عقل تو صرف ایسي چیزوں کو سمجهه سکتي هی جنکو ظاهري حواس کي طاقت سے اپنے دخل و تصرف میں لاتي اور عقل کے دخل و حکم میں صرف یهه عالم هی جو دیکها جاتا نه وه عالم جو دیکهنے میں نهیں آتا پس آدمي عقل کے وسیلے سے خدا کي بابت صرف اِتنا هي سمجهه سکتا هی که الله تعالی نے جهان کے پیدا کرنے کے سبب اپني اَن دیکهي ذات کو بیان کیا هی اِس باعث سے آدمي قدرت رکهتا که مخلوقات سے خالق کا اور بنائي هوئي سے بنانیوالے کا سراغ لگا لیوے اور جهان کا موجود هونا اور برقرار رهنا آدمي کو اِس خیال کي طرف کهینچ لیجا سکتا هی که اُسکا ایک پیدا کرنیوالا هی اور وه مخلوقات سے بالا اور اختیار والا اور مطلق هی اور

اُن قدرتوں سے جو موجودات کي جنبش کا سبب اور اُس ہر جنس
کي مدد سے ایک دوسري جنس کو جو مخلوقات میں ظاہر ھی اور ھر
چیز کو ایک خاص اوزار کے ساتھہ پیدا کیئے جانے سے جیسے کہ آنکھہ
دیکھنے کو اور کان سننے کو اور بہت اشیا سے آدمي سمجھہ سکتا کہ خدا
قادر و قدیم اور علیم و حکیم و کریم ھی اور جب آدمي بھلے بُرے کا فرق
اور عدل و ظلم اور خدا کي پسند اور ناپسند کي تمیز اور جزا و سزا کا علم
اپنے دل اور عقل میں دریافت کر سکتا ھی تو اِنکے جاننے سے معلوم
کر سکتا کہ دنیا اور آدمي کا پیدا کرنیوالا چاھیئے کہ خداے عادل اور
مقدس اور نیکوں کا دوستدار اور اجر دینیوالا اور بدوں سے نفرت کرنیوالا
اور سزا دینیوالا ھو مگر جب تک آدمي نے خدا کے کلام سے کچھہ علم
حاصل نہیں کیا خالق کو مخلوقات کے نشان و اشارہ سے اِسّے زیادہ نہیں
پہچان سکتا اور اگرچہ آدمي خدا کو اوصاف مذکورہ کے ساتھہ پہچان لے
پھر بھي ایسي تھوڑي پہچان میں پوري یقین کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا
چنانچہ بت پرستوں کے فرقے اِس مطلب کے گواہ ھیں کہ باوجود عقل
و دانائي اور علم و ھوشیاري کے جو اُن میں سے بہتوں نے اگلے وقتوں میں
حاصل کي تھي ابتک اپنے ھي طور کي عبادت میں رھے اور بت‌پرستي
کي قید سے نچھوٹے اور ایمان کے اُس مرتبے کو بھي نہ پہنچ سکے کہ خدا
کو یقین کے ساتھہ واحد و قدیم اور قادر و علیم اور حکیم و رحیم اور عادل
و مقدس اور آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا جانیں پوشیدہ نرھے کہ ایسا
نہیں ھی کہ آدمي کي سرشت اور اُسکو جنبش دینیوالي صرف عقل
ھو اور بس بلکہ وہ نفس بھي رکھتا ھی اور اُسکي نفساني ھوسیں اِتني
قوي ھو گئي ھیں کہ اکثر اوقات اسکي بصیرت کي آنکھہ تاریک بلکہ
اندھي کرکے اُسپر غالب ھو جاتي ھیں اِسي لیئے آدمي کو ممکن نہیں
اور کسي وقت نہیں ھو سکتا کہ وہ صرف اپني عقل کے زور سے خدا شناسي
کے اُس مذکورہ درجے کو پہنچے اور یہہ بھي ھوني نہیں کہ آدمي اپني

طرف سے ایسي طاقت حاصل کرے جسّے نفس کو زیر کرے اور جس
چیز کو نیک اور فائدہمند جانے ھر حال اور ھر وقت عمل میں لاوے اور
اگر ھم ایسا بھي خیال کریں که گو آدمي اپني عقل سے خدا شناسي کے اُس
مرتبے کو پہنچا ھو تو بھي اپني روح کي خواھش و تمنا پوري نہیں
کرسکتا کیونکه آدمي اپني عقل سے خدا کي اُن مذکورہ صفتوں کي
بابت پورا یقین حاصل نہیں کرتا اور نه آپ سے آپ دریافت کر سکتا
که خدا کا ارادہ آدمي کے حق میں کیا ھی اور اُسکے حکم کیا ھونگے اور
آدمي اُسکي مرضي کیونکر حاصل کریگا چنانچه اِن عمدہ مطلبوں کي
بابت علماے یونان نے بھي جو بت‌پرستوں کے مشہور عالموں سے ھیں
اپني ناسمجھي اور کم‌عقلي اور کم‌فہمي کا اقرار و اعتراف کیا ھی پر ظاھر
ھی که جب‌تک آدمي اُن مذکورہ مطلبوں سے خبردار نہووے خدا کے ارادہ
کو بجا نہیں لا سکتا اور جب‌تک خدا کے ارادہ کو نہیں بجا لایا خدا کي
رضامندي بھي اُسکے شامل نہیں ھوگي اور خدا کي رضامندي جسکے شامل
حال نہیں ھوئي وہ حقیقي و ابدي خوشي کو کس طرح سے پاویگا پس
ضرور ھی که آدمي کي روح کي خواھش و تمنّا پوري کرنیکے لیئے که
ھمیشه کي خوشي کا پانا ھی خدا اپنا ارادہ جو انسان کے حق میں رکھتا
ھی اُن وسیلوں کے ساتھ جن سے مطلب کو پہنچنا ھو ظاھر و بیان کرے
اور شک نہیں که خداے تعالی نے ھمیشه کي خوشحالي کي طلب ھر ایک
آدمي کے دل میں صرف اِس لیئے لکھه دي اور نقش کي ھی که آدمي
اُس خوشي کو جسے ڈھونڈھتا ھی پہنچے اور جب ثابت ھوا که آدمي
خدا کے الہام بغیر اُس خوشحالي کو نہیں پہنچ سکتا تو ظاھر ھي که خدا
کا الہام آدمي کو خواہ نخواہ ضرور ھی پس جو شخص گمان کرے که الہام
کچھه ضرور نہیں اور ایسا سوچے که آدمي صرف عقل کي رھنمائي سے
خدا اور اُسکے ارادہ کو پہچان سکتا ھی اور اُس راہ کو معلوم کریگا جسمیں
خدا کي رضامندي اپنے شامل حال اور ھمیشه کي خوشي اپني روح کے

لیئے حاصل کرے ایسا شخص جھوٹھے خیال اور گمراهي کي راه میں هی
یہاں تک که یهه بهي بهول گیا که اُس سے پہلے اب تک بہتوں نے ایسي
ایسي فکروں کے دریا میں غوطه لگایا مگر انمیں سے گوهر مراد کسیکے هاتهه نه
آیا کیونکه عقل کي دهندهلي اور تاریکي آمیز روشني آدمي کو منزل مقصود
تک هرگز نهیں پہنچا سکتي بلکه صرف کلام الله کے آفتاب کي روشني سے
انسان وهاں تک پہنچ سکتا هی اور خدا نے بهي آدمي کو ایسا خاص الهام
مرحمت و عنایت کیا هی جسکے وسیلے سے وہ ایسي چیزیں سمجهه
اور سیکهه سکتا جنکے دریافت میں عقل عاجز هی اور جسمیں خدا نے
اپنے اُس اراده کو جو آدمي کے حق میں رکهتا هی بیان فرمایا هی اُس
خداے کریم کو جسنے اِتني بڑي بخشش جو سب بخششوں سے بہتر هی
انسان پر کي ابدالاباد تک شکر اور حمد هوجیو *

لیکن درحالیکه دنیا میں طرح طرح کے مذهب هیں اور هر قوم اپنے
مذهب کو سچا جانتي تو اس صورت میں نهیں هو سکتا که وے سب
سچے اور خدا کي طرف سے هوں بلکه اُن سب میں سے صرف ایک
مذهب سچا اور خدا کي طرف کا هوگا اور بس اِس حال میں سوال
لازم آتا هی که حق مذهب کي نشانیاں کیا هیں * جواب * حقیقي
الهام اور طریق حق کي نشانیاں پانا مشکل نهیں کیونکه جس حال میں
که آدمي کي روحاني تمنا اور اُسکے دلي انصاف کي مرغوب و مطبوع
چیزوں اور خدا کي صفتوں پر جو موجودات سے سمجهي جاتي هیں اگر
اِن سب پر غور کیا جاے تو وے نشانیاں جلد پائي جاتي هیں یعني
درحالیکه خدا قدیم اور اُسکي ذات بدلنے اور متغیر هونے سے پاک هی تو
چاهیئے که جس طور پر که خدا نے عالم کي پیدایش اور جہان کي
حفاظت اور آدمي کے دلي انصاف میں اپنے تئیں بیان و ظاهر کیا هی
اپنے کلام میں بهي آپکو اُسي طور پر ظاهر و بیان کرے پس حقیقي الهام
اِن پانچ شرطوں سے پہچانا جاتا هی *

پہلي شرط يہہ هی کہ الہام حقیقي آدمي کي روح کي خواهش اور تمنا کو جو همیشہ کي خوشي کا پانا هی پورا کرے اور روح کي يہہ خواهش کئي قسم پرهی *

پہلي قسم يہہ کہ آدمي اپني نسبت اور خدا کي نسبت حق بات جاننے کا محتاج هی يعني آدمي کو لازم هی کہ معتبر خبريں خدا کي صفتوں کي بابت جانے اور خدا کے ارادہ و احکام اور اپنے پیدا هونے کے مطالب سے خبردار اور اسکے انجام کرنیکے علاج سے آگاہ هووے کیونکہ اگر آدمي اِن مطلبوں سے واقف نهو اور اِنکو خوب نجانے تو حقیقي خوشي کو کیونکر پہنچ سکیگا *

دوسري قسم يہہ کہ آدمي اپنے گناهوں اور تقصیروں کي معافي حاصل کرنیکا محتاج هی يعنے آدمي کا دل اُسے جتلاتا هی کہ اپنے پروردگار کے سامہنے تقصیروار و گنہگار هی کیونکہ اُس کا دلي انصاف اُسپر ظاهر کرتا کہ جو فکریں اور باتیں اور چال چلن اُسکو لازم هیں عمل میں نہ لایا بلکہ اکثر دفعہ برعکس اُنکے کیا پس خدا کے سامہنے گنہگار هی اور جو کوئي اپنے باطن کے احوال سے خبردار اور اپنے تئیں فریب دینے کے ارادے میں نهووے وہ بالضرور اپني تقصیروں پر اقرار کریگا پھر ظاهر هی کہ آدمي بهر صورت طرح طرح کے گناهوں سے خدا کے سامہنے تقصیروار اور قرضدار هی اس حال میں لازم هی کہ آدمي اپني تقصیرونکي سزا سے نجات پاوے اور اپنا قرض ادا کرے نهیں تو اُس خوشحالي کو جو صرف خدا میں هی نہ پہنچ سکیگا کیونکہ تقصیروار اور گنہگار کس طرح اپنے پروردگار کا مقبول هوگا *

تیسري قسم يہہ کہ گناهونکي معافي کے سوا آدمي کي روح نیک اور پاک هونے کي بهي محتاج هی يعني آدمي کو لازم هی کہ روز بروز خوبي و پاکي میں ترقي کرے اور کمال کو بهم پہنچاکر خدا کا مقرّب هو جاے کیونکہ جب تک روح کي يہہ خواهش حاصل اور باطن پاک و صاف نهووے

خداے پاک و مقدس کي رضامندي بهي اُسکو نه مليگي اور اِس سبب
سے که آدمي کي حقيقي خوشحالي اِسي باطني پاکي پر موقوف هي تو
بغير اُسکے وه حقيقي خوشحالي حاصل نکر سکيگا اور آدمي کي رُوح کي
يے تينوں خواهشيں اُس عمده آرزو کے اندر جو هميشه کي خوشحالي
کا پانا هي صاف پائي جاتي هيں اُس صورت ميں جبتک آدمي حقيقت
کو نپاوے اور اُسکے گناه سب معاف نہوں اور اپنے دلکي صفائي کو نه
پهنچے اُس ابدي و حقيقي خوشحالي کا مزا جو صرف خدا هي ميں
هي نچکهيگا اور اِس خواهش کے حاصل کرنيکي آرزو بت‌پرستوں ميں
بهي معلوم ديتي هي چنانچه وے بهي آپ کو حقيقت کا محتاج جانتے
اور اپنے گمان کے موافق گويا هميشه حق کے طالب هيں اور اُنکي قربانياں
وغيره يقيني دليل هيں که اپنے تئيں گنهگار اور معافي کا محتاج جانتے
هيں کيونکه چاهتے هيں که اُنکے وسيلے سے معافي حاصل کريں اور اُنکي
طرح طرح کي رياضتيں اور نذريں اِس بات کي گواه هيں که پاک هونيکي
خواهش و آرزو اُنکو بهي هي اور اِنهيں سببوں سے يقين هي که بت‌پرستوں
پر بهي حقيقي خوشحالي کي تمنا و خواهش ظاهر هوئي هي پهر جبتک
وے خواهشيں جو خدا نے آدمي کي روح ميں بٹها دي هيں پوري نهوويں
آدمي خوشحال اور سعادتمند نهو سکيگا اور ذکر هو چکا که کوئي آدمي اپني
روح کي خواهش و تمنّا کو نفس کي لذت اور عقل کي قوت سے رفع
نهيں کر سکتا اور حال آنکه خدا نے اُس خواهش کو صرف اِسيواسطے روح
ميں نقش کر ديا هي که پوري هووے اور آدمي اِسي طرح هميشه کي
خوشحالي حاصل کرے پس چاهيئے که الهامي کتاب ميں ايسي راه بتائي
جاے جسّے آدمي کي روح کي وه خواهش و تمنا پوري هو کيونکه خدا کے
الهام کا مطلب يهي هي که اُنکو حاصل کردے اور آدمي کو نيکبخت بناوے
ورنه الهام بيفائده هوگا سو يهه غير ممکن هي که الهام الهي بيفائده هو
پس هر ايک مذهب کي کتابيں اگر روح کي خواهش و تمنا پوري

نکریں یہي بڑي دلیل هی کہ وے کتاب و مذهب خدا کي طرف سے نہیں *

دوسري شرط یہہ کہ چاهیئے کہ الہام حقیقي اُس شریعت اورانصاف کے ساتھہ جو خدا نے آدمي کے دل میں نقش کیا هی میل رکہتا هو اور انصاف وہ باطني قوت هی جو خدا نے هرایک کے دل میں ایسي نقش کر دي هی کہ هرگز نہیں متني اور آدمي اُسے بھلے بُرے ظلم و عدل خدا کي پسند ناپسند هوني کي تمیز اورسزا جزا کے لایق هونے کو دریافت کرتا هی اور اگرچہ انصاف کي قوت نفس کے قوي هونے سے اکثر آدمیوں میں بہت ضعیف هو گئي یہاں تک کہ بعضوں میں نہونے کے برابر هی تسپر بھي سب آدمیوں میں قوت انصاف اِس بات میں معلوم دیتي هی کہ بھلے برے اور ظلم و عدل اور خدا کے پسند ناپسند اور اجر و سزا کے لایق هونے میں تفاوت جانتے هیں اور اکثر قوموں میں انصاف کا تشخیص و تمیز کرنا یہاں تک مطابق پڑتا هی کہ جھوٹھہ بولنے فریب دینے زناکاري چوري رهزني قتل وغیرہ کو بُرا سمجھہکے سزا کے لایق جانتے اور راستي اور بیریائي اور مهرباني اور رحم‌دلي کو اچھا اوراجر کے سزاوار گنتے هیں پس چاهیئے کہ الہام حقیقي اِس اِنصاف کي قوت و شریعت سے موافقت و مطابقت رکھے ایسا کہ جس چیز کو دلي انصاف بُرا اور ناحق اورخدا کے ناپسند اور سزا کے لایق سمجھاوے الہام حقیقي بھي اُسکو ویسا هي بتاوے اور جو چیز کہ انصاف کے رو سے اچھي اورخدا کي پسندیدہ هو الہام بھي اُسکو اسي طرح بیان کرے کیونکہ نہیں هوسکتا کہ خدا کا الہامي کلام انصافي شریعت کے برخلاف بیان کرے و حال‌آنکہ شریعت انصافي خود خدا نے آدمي کے دل میں ثبت کر دي هی مگر یہہ هوسکتا بلکہ ضرور هی کہ اُسکو اوربھي سمجھاوے اور زیادہ‌تر بیان و عیان کرے *

تیسري شرط یہہ هی کہ جب خدا نے آدمي کے دلي انصاف میں اپنے تئیں مقدس اور عادل بیان کیا هی اور اِن صفتونکے مطابق خداي تعالی

دوست رکھنیوالا اور اجر دینیوالا نیک کاروں کا اور نفرت کرنیوالا اور سزا دینیوالا بدکاروں کا هی پس چاهیئے که الهام حقیقي بهي خدا کو اِنهیں صفتوں میں بیان کرے اور جس طرح که دلي انصاف نیکي اور پاکیزگي حاصل کرنیکے لیئے آدمي کو اُبهارتا هی اسي طرح چاهیئے که الهامي کتاب بهي آدمیوں کي فکر اور مقصد کو اِسي عمدہ مطلب کي طرف کهینچے اور اِسکے حاصل کرنے میں آدمي کو اُبهارے یہاں تک که آدمي صرف ظاهراً نهیں بلکه باطناً بهي پاک هووے جیسا که خدا پاک هی *

چوتهي شرط یهه که جب خدا قدیم اور مطلق اور اپني ذات و صفات میں تغیر و تبدیل سے دور اور پاک هی پس لازم هی که الهام حقیقي بهي اُسے ویسا هي بیان کرے جیسا خدا نے آپ کو موجودات سے بیان کیا هی یعني جس وقت عقل کي نظر سے موجودات پر ملاحظه هوتا تو سمجها جاتا هی که چاهیئے خدا واحد و قدیم اور قادر و عالم و حکیم و رحیم اور آسمان زمین کا پیدا کرنیوالا هووے پهر لازم هی که الهام حقیقي بهي خدا کو ویسا هي بیان کرے *

پانچویں شرط یهه هی که الهام حقیقي میں معاني کا اختلاف نهووے یعني لازم هی که خدا کي الهامي کتابوں میں سب عمدہ مطلب اور تعلیمیں آپس میں موافق و مطابق هوں کیونکه غیر ممکن هی که مطلب اور تعلیم آپس کے برخلاف هوتے هوئے دونوں سچ هوویں اور کلام کا اختلاف نامضبوطي و نقص کو ظاهر کرتا هی اور اِس لیئے که خدا میں جو کامل اور تغیر سے پاک هی اِن ناقص صفتوں کا هونا ممکن نهیں پس یونهیں خدا کے کلام میں بهي ایسي بات کا هونا محال هی *

لیکن یهه هو سکتا هی که وہ کلام جسمیں اوپر کي شرطیں سب پائي جاتي هوں اور اُنهیں کي رو سے الهام حقیقي اور خدا کا کلام هی ایسے مطلبوں اور حقیقتوں کو بیان کرتا هو جو الله تعالیٰ کے بهید هیں اور انسان کي عقل کے احاطه و حکم سے دور اور باهر هوویں اسطرح پر که آدمي اپني

ضعیف عقل سے خدا کي بیان کي هوئي باتوں کے عالي مضمون کو نه پهنچ سکے کیونکه خالق کا علم و حکمت آدمي کے علم و حکمت سے نهایت زیادہ هی هاں ایسے بهید جو عقل کے درک سے باهر هوں الهامي کتاب میں هو سکتے هیں کیونکه خدا کا بیان موجودات کے ساتهه بهي ایسے بهیدوں سے بهرا هی که آدمي کي عقل اُنهیں دریافت نهیں کرسکتي اور هرچند که آدمي موجودات کي قوتوں کو همیشه کام میں دیکهتا اور نت اُنسے فائدہ اُٹهاتا هی تو بهي اُنکي باطني کیفیت و سبب کو نهیں دریافت کرسکتا اور سواے اِسکے ممکن هی که خداے تعالیٰ اپني الهامي کتاب میں بهي اپني ذات پاک کي ایسي صفتیں ظاهر و بیان کرے که کسي موجودات میں اُن صفتوں کي مثل و مانند نهوں اور انسان کي عقل کے دخل سے باهر هوں کیونکه ممکن بلکه واجب هی که خدا کي ذات پاک میں ایسي صفتیں هوں که خاص خدا هي میں هوں اور کسي مخلوقات میں ویسي نهوں تاکه خدا اُنکے سبب ساري موجودات سے اعلیٰ اور بري هو نهیں تو خالق و مخلوق اور عابد و معبود میں کچهه فرق نهوتا پس اِس حال میں کسکو جرات اور طاقت هی که خدا کي ذات پاک کو اپني عقل ناقص اور فکر کوتاہ سے تولے اور بےانتها و لایدرک کے واسطے حد و انتها ٹهہراوے یا ایسا مقرر کرے که خدا کي ذات پاک میں صرف فلاني فلاني صفتوں کا پایا جانا چاهیئے یا که وہ عارف اور قادر و حکیم کے ساتهه بحث پیش کرے که چاهیئے تها که فلاني صفتوں کو فلانے مرتبه تک ظاهر و بیان کرتا حالآنکه ایسے خیال کفر فاحش هیں کیونکه آدمي آپ کو اُن باتوں سے خدائي کے دعوي کو پهنچاتا هی خلاصه الهامي کتاب کي لازم صفتوں کے بیان میں اِتنے هي پر کفایت کرکے سچے پیغمبر کي صفتیں اِس کتاب کے آخر باب کے شروع میں بیان کرینگے *

اب اگر کوئي بت‌پرستوں کے مذهب کي کتابوں کو دیکهکر اور شروط مذکورہ کے ساتهه مقابله کرکے تمیز دیوے تو اُسے بخوبي معلوم هو جائیگا که

هو هي نہیں سکتا که أنکي عبادت کے طور اور أنکي کتابوں کي باتیں الہام حقیقي سے نکلي هوں کیونکه روح کي خواهش و تمنا کو جو حقیقت پانے اور پاکیزگي و خوشحالي حاصل کرنے سے مراد هی پورا نہیں کرتے بلکه خدا کي ذات و صفات اور ارادے کي بابت أنسے نالایق اور ناقص گمان پیدا هوتے هیں یہاں تک که آدمي کو بت‌پرستي کي راه دکہلاتے هیں پس وے سب برخلاف و باطل اور اپنے تابعداروں کو گمراهی اور هلاکت کي طرف لے جاتے هیں اِسي واسطے محمدي شخص کو جو حقیقت کا طالب هی بت‌پرستوں کے مذهب کي تلاش لازم نہیں کیونکه أنکي تلاش سے کچهه حاصل نہیں هوتا مگر ایسے شخص کے لیئے ضروري سوال اور عمده تلاش یهه هوگي که آیا حقیقت میں قران جسکو وه خدا سے جانتا خدا کا کلام هی یا انجیل و توریت جو مسیحیوں کي مقدس اور مروج کتابیں هیں یا قران و انجیل دونوں حقیقي الہام اور خدا کا کلام هیں لیکن درحالیکه قران و انجیل کے مطالب آپس میں نہیں ملتے جیسا که هر شخص پر جو أنکے معاني سے واقف هی ظاهر و آشکار هی اور اِس رساله میں بهي اپني جگهه پر ثابت هوگا اِس صورت میں ممکن نہیں که وے دونوں خدا کے کلام هوں بلکه صرف ایک اِن میں سے سچا اور خدا کا کلام هو سکتا هی اب هم طرفداري و حجت کو کنارے رکهکر صاف دل اور بڑي تحقیق سے دریافت کریں که قران اور انجیل میں سے کونسا خدا کا کلام هی أمید که الله تعالی حقیقت جوئي میں مدد کرکے هدایت کا نور عنایت فرماوے کیونکه یهه امر ایسا بڑا کام هی که جو کوئي اپني همیشه کي خوشي کا ڈهونڈهنے والا اور طالب هی پهر کبهي اِس امر میں غفلت نہیں کرسکتا اِسواسطے که نجات و هلاک اِسي کے ساتهه لگي هی کیونکه جس کسي نے هدایت کي راه نپائي هی پس گمراهي کي راه اسکو خدا سے جدا کرکے همیشه کي هلاکت میں لے جاویگي اور راه حق کے ڈهونڈهنیوالے کو لازم هی که خدا سے جو هادي اور هدایت کا نور بخشنیوالا هی دعا مانگکر بڑي کوشش سے تلاش کرے اور جب تک

راہ حق نپاوے دعا مانگنے سے ہاتھہ نہ اُٹھاوے اور اِس رسالہ سے ہمارا مطلب کچھہ حجت و بحث نہیں بلکہ صرف یہی ہی کہ ہم حقیقت کی راہ اُن محمدیوں سے جو حقیقت کے ڈھونڈھنیوالے ہیں بیان کرکے حقیقت کا پانا اُن پر آسان کریں پس ای اسلاموالے اِن باتوں پر کہ تیرے ایک دوست نے جو تیری ہمیشہ کی نیکبختی چاہتا ہی مہربانی کی راہ سے لکھیں دل سے اور بڑی غور سے متوجہ ہو اور اِس رسالہ کے پڑھنے میں کچھہ کمی نکر بلکہ بڑی سوچ اور فکر سے آخر تک بار بار مطالعہ کر اور حقیقت پانے کے لیئے اُس خدا سے جو اصل نور ہی دعا مانگ کہ تجھکو عالم بالا سے منور کرے اور جو اُسکا نور تجھے منور نکریگا تو حقیقت کے دیکھنے اور پانے کی طاقت تجھے نملیگی کیونکہ جس طرح آفتاب صرف آفتاب کے نور سے دیکھا جاتا ہی اِسی طرح خدا بھی خود اُسیکے نور سے پہچان میں آتا ہی لیکن جس وقت کہ خدا کی توفیق و عنایت سے تو نے حقیقت کو پایا پھر جس جگہہ اور جس کتاب میں پاوے اُس سے منہہ مت موڑ کیونکہ حقیقت کو حقیر و ناچیز سمجھنا خدا کو ناچیز سمجھنا ہی اور جو کوئی خدا کو ناچیز سمجھیگا خدا بھی اُسکو ناچیز سمجھیگا اور جہنم میں داخل کریگا *

یہہ رسالہ تین باب پر تقسیم کرکے اِس مطلب کو کہ خدا کا کلام انجیل یا قران ہی اُن تینوں باب میں تحقیق کرینگے اور اُن میں سے پہلے باب میں تفتیش کرینگے کہ انجیل و توریت کا منسوخ اور تحریف ہونا سچ ہی یا نہیں اور دوسرے باب میں عمدہ تعلیمیں انجیل اور توریت کی بیان کرکے دیکھینگے کہ آیا وے اُن شرطوں اور علامتوں کو جو الہام حقیقی کے اثبات کے لیئے ہمنے ذکر کیں پورا کرتی ہیں یا نہیں تیسرے باب میں محمد کی پیغمبری کے دعوے کو تفتیش اور تشخیص کرینگے *

# پہلا باب

اس بات کے ثبوت میں کہ انجیل اور پُرانے عہد کي کتابیں منسوخ وتحریف نہیں ہوئیں اور اس باب میں تین فصل ہیں

پہلي فصل اِس بات کے بیان میں کہ قران سے بھي ظاہر ہوتا ہی کہ اِنجیل اور عہد عتیق کي کتابیں جنکا مسیحیوں میں رواج ہی خدا کي طرف سے ہیں دوسري فصل اِس بات کے ثابت کرنے میں کہ کسي زمانے میں وے کتابیں منسوخ نہیں ہوئیں تیسري فصل اِس بات کے اِثبات میں کہ اُن مقدّس کتابوں نے تحریف اور تبدیل نہیں پائي *

---

## پہلي فصل

اس بات کے بیان میں کہ قران سے بھي ظاہر ہوتا ہی کہ انجیل و توریت خدا کي طرف سے ہیں

پوشیدہ نرہے کہ ہر محمدي کو جو اپنے مذہب کا منکر نہووے چاہیئے کہ مسیحیون کي کتابون کو جو انجیل و توریت سے مراد ہی خدا کا کلام جانے اور اُنپر اعتقاد رکھے کیونکہ قران کي اکثر جگہوں میں اہل کتاب کے احوال کا ذکر ہوا اور کہا ہی کہ خداے تعالی نے وے کتابیں موسي و داؤد اور اَور پیغمبرونکي معرفت اور مسیح کے وسیلہ سے اہل کتاب کو دیں پس ضرور نہیں کہ ہم اُن کتابونکے خدا کا کلام ہونے کي بابت دلیل لاکر اُنکا برحق ہونا محمد کي اُمت پر ثابت کریں کیونکہ خود محمدي اور قران اِس

بات کا اقرار کرتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوگا اِس صورت میں ہمنے اُن
دلیلوں کے اظہار سے یہاں تامل کیا جنسے مسیحي اپني مقدس کتابوں کا حق
ہونا ثابت کرتے ہیں انشاء الله تعالیٰ اُن دلیلوں کے ظاہر کرني کے لیئے فرصت
پاکر دوسرے باب میں لکھینگے پر یہاں صرف قران کے وے مقام ذکر کرینگے
جنسے معلوم اور ثابت ہو کہ قران آپ اقرار کرتا ہی کہ مسیحي اور
یہودیوں کي مقدس و مروج کتابیں خدا کي طرف سے ہیں جیسا کہ سورہٴ
شوري میں لکہا ہی کہ * * و قل امنت بما انزل الله من کتاب و امرت
لاعدل بینکم الله ربنا و ربکم لنا اعمالنا و لکم اعمالکم لا حجة بیننا و بینکم * *
یعني ای محمد کہہ کہ میں اُن کتابوں پر ایمان لایا جو اُتاریں الله نے اور
مجھکو حکم ہی کہ انصاف کروں تمہارے بیچ الله رب ہی ہمارا اور تمہارا
ہمارے لیئے ہمارے کام اور تمہارے لیئے تمہارے کام کچھہ جھگڑا نہیں ہم میں
اور تم میں * اور سورہٴ عنکبوت میں مرقوم ہی کہ * * و لا تجادلوا اهل
الکتاب اِلا بالتي هي احسن الا اللذین ظلموا منهم و قولوا امنا بالذي انزل
الینا و انزل الیکم و الهنا و الهکم واحد و نحن له مسلمون * * یعني ای
محمدیو تم اهل کِتاب سے جھگڑا مت کرو مگر اسطرح پر جو بہتر ہو اُن
کے سواے جو تم پر ظلم کرتے ہیں اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو اُترا
ہمکو اور اُترا تمکو ہمارا خدا اور تمہارا ایک ہی اور ہم اُسي کے حکم پر
ہیں * اور سورہٴ مائدہ میں لکہا ہی کہ * * الیوم احل لکم الطیبات و طعام
الذین اوتوا الکتاب حل لکم و طعامکم حل لهم * * یعني آج سے تم پر پاکیزہ
چیزیں حلال ہوئیں اور کتاب والوں کا کہانا تم پر حلال ہوا اور تمہارا کہانا
اُنکو حلال ہوا * جاننا چاہیئے کہ ہر ایک محمدي پر ظاہر ہی کہ وے فرقے
جنکو کتاب ملي اور وے لوگ جو اهل کتاب کہلائے سو مسیحي اور یہودي
ہیں چنانچہ سورہٴ بقر میں یہود و نصاریٰ کي بابت کہا گیا ہی * *
و هم یتلون الکتاب * * یعني یہود و نصاریٰ نے کتاب پڑھي ہی * اور یہہ
بات بھي قران سے معلوم اور ثابت ہي کہ جو کتابیں یہودي اور مسیحیوں کو

ملیں توریت و انجیل هیں کیونکه سورهٔ آل عمران میں مذکور هی که * * و انزل التورية و الانجیل من قبل هدی للناس * * یعني خدا نے توریت و انجیل آگے سے اُتاري تهیں که لوگوں کي هادي رهیں * اور لفظ توریت سے غرض یہه هی که جو کلام خدا سے یہودیوں کو ملا توریت کہلاتا هی اور یہه ایک لفظ هی که عبراني سے نکلا کیونکه عبراني یا یہودي لوگ قبل از زمان محمد تا حال اُن کتابوں کو جو خدا نے پیغمبروں کے وسیله سے اُنہیں بہیجیں توراه کہتے هیں که اِس لفظ سے مراد تعلیم یا شریعت هی اور یہودیوں کي اُن کتابوں کو تین حصے کرکے هر ایک کا جدا جدا نام رکہا چنانچه پہلي قسم کو جو صرف موسیٰ کي پانچ کتابیں هیں توریت اور دوسري قسم کو پیغمبروں کي کتابیں اور تیسري قسم کو رسائل یا زبور کہتے هیں اور اُنکے زبور کہنے کا سبب یہه تها که تیسري قسم داؤد کي زبور سے شروع هوتي هی لیکن مسیحي اُن سب کتابوں کو که هر وقت اُنمیں مروج تہیں عہد عتیق یعني پرانے عہد کي کتابیں کہتے هیں اِس سبب سے که خدا نے اُن کتابوں کو مسیح سے پہلے دیا تها اور انجیل کو عہد جدید یعني نئے عہد کي کتابیں کہتے هیں اور یے دونوں مجموعه کتب عہد عتیق و جدید اور خدا کا کلام اور مقدس کتابیں اور بیبل بهي کہي جاتي هیں اور بیبل یوناني لفظ هی بمعني کتاب اور جس وقت که اُن کتابوں کي بابت اِس رساله میں گفتگو هوگي اُنکو اِن ناموں سے ذکر کرینگے *

خلاصه قران کي مذکوره آیتوں کے موافق هو هي نہیں سکتا که محمدي مقدس کتابوں کے حق میں جنکا مسیحیوں میں رواج هی غفلت کرکے اُنکي طرف متوجه نہوں کیونکه قران کے مضمون کے مطابق چاهیئے که محمدي بهي اُن کتابوں کو خدا کا کلام جانیں لیکن یہه بات که قران کو کس مرتبه میں گنا چاهیئے هم تیسرے باب میں ذکر کرینگے اور قران کي اِن آیتوں کے لانے کا سبب یہه نہیں که گویا انجیل قران کي گواهي کي محتاج هووے بلکه اِس واسطے هی که محمد کي اُمت جان لیں که قران جسے وے

حق جانتے هيں اقرار کرتا هی که وے مقدس کتابيں خدا کي طرف سے هيں *

## دوسري فصل

### اس بيان ميں که انجيل و عهد عتيق کي کتابيں کسي وقت ميں منسوخ نہيں هوئي هيں

اِس باب ميں محمدي دعوي کرتے هيں که جسطرح زبور کے آنے سے توريت اور انجيل کے ظاهر هونے سے زبور منسوخ هوئي اُسي طرح انجيل بهي قران کے ظاهر هونے سے منسوخ هوگئي اب لازم هی که هم بڑي دقت سے اِس دعوي کي حقيقت دريافت کريں کيونکه اگر سچ هو تو پرانے اور نئے عهد کي کتابيں اگرچه خدا کي طرف سے هوويں پر کسي کو ضرور نہيں که اُنکے حکموں کا تابع هووے *

پوشيده نرهے که محمديوں کے ايسے دعوي کا کوئي اَور سبب نہيں مگر يهه که جيسا چاهيئے ويسا انجيل اور توريت کے مضمون و مطالب سے واقف نہيں هيں کيونکه اگر کوئي فکر و دقت سے مقدس کتابوں کو مطالعه کرے تو جلد دريافت کرليگا که حقيقت ميں اُنکے معني ايک دوسرے سے شامل اور مطالب و تعليمات ميں بڑي موافقت و مناسبت رکهتے هيں اِس طرح که وے سب خدا کي پهچان اور اُسکي محبت کا ايک عجايب مکان و عمارت سے هيں جسکي اصل و بنياد توريت يعني موسيٰ کي کتابيں هيں اور اَور کتب مقدسه اُسکے کامل و تمام کرنيکے واسطے هيں اس مضمون سے که توريت ميں خدا کا وه اراده جو آدمي کے حق ميں رکهتا هی اِس طرح پر بيان هوا هی که اُسکي مرضي يوں ٹههري هی که بني آدم اُسکے يعني خدا کي سچي پهچان اور حق عبادت کے وسيله سے روح کا تقاضا پورا کرکے

حقيقي اور همیشه کي خوشي کو پہنچیں اور موسی کے بعد نبیوں کي کتابوں اور زبور میں بیان هوا هی که خدا نے اپني معرفت و محبت کے مطابق طرح طرح کي راهوں سے آدمیوں کو خصوصاً بنی اسرائیل کو روز بروز اپني پہچان کے نزدیک پہنچا هی اور عبادت کے لیئے آماده اور طیار کیا آخر کو انجیل بیان کرتي هی که خدا نے کس طرح اور کس طور پر اُس عمده مطلب کو مسیح کے وسیله سے پورا کیا اور ایسي عبادت مقرر کي که ظاهري آداب اور عبادتوں سے نہیں بلکه روح اور دل اور سچائي سے هی اور پهر یهه بات بهي انجیل اور پیغمبروں کي کتابوں میں بیان هوئي هی که آخر کو جہان کي سب قوم انجیل کي سچي عبادت کے فیض کو پہنچینگي اور یهه بات که توریت کي ظاهري عبادت روحاني اور باطني عبادت سے بدل جاویگي کچهه نئي بات نه تهي کیونکه پرانے عهد کي کتابوں میں ذکر هوا تها که ایسے دن آوینگے که ظاهري عبادت کے بدلے روحاني عبادت مقرر هوگي جیسا که * ارمیا نبي کي ۳۱ فصل کي ۳۱ آیت سے ۳۳ تک مذکور هی که * دیکهه وے دن آتے هیں خداوند کہتا هی که میں اسرائیل کے گهرانے سے اور یهوداه کے گهرانے سے نیا عهد باندهونگا اُس عهد کے موافق نہیں جو میں نے اُنکے باپ دادوں سے باندها جس دن میں نے اُنکي دستگیري کي که زمین مصر سے اُنہیں نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اِس عهد کو توڑا باوجودیکه میں اُنکا شوهر تها خداوند کہتا هی بلکه یهه وه عهد هی جو میں اسرائیل کے گهرانے سے باندهونگا بعد اُن دنوں کے خداوند فرماتا هی میں اپني شریعت کو اُنکے اندر رکهونگا اور وے میرے لوگ هونگے * پس اِن آیتوں میں صاف بیان هوا هی که ایسے دن آوینگے جنمیں خدا ایک نیا عهد مقرر فرماویگا اور اپني شریعت لوگوں کے دل میں نقش کردیگا اور یهه اُس روحاني و باطني عبادت سے مراد هی جو یسوع مسیح کے وسیله سے عمل میں آئي چنانچه خود مسیح نے یوحنا کے ۴ باب کي ۲۳ و ۲۴ آیتوں میں فرمایا هی که * اب وقت آتا هی بلکه اب هی که سچي پرستش کرنیوالے روح اور

راستي سے باپ کي پرستش کرینگے کیونکہ باپ ایسي پرستش کرنیوالوں کو چاھتا ھی خدا روح ھی اور وے جو اُسکي پرستش کرتے ھیں ضرور ھی کہ روح اور راستي سے پرستش کریں * اور یہہ بات کہ وہ حقیقي و روحاني عبادت جسکي خبر و اشارہ توریت میں ھی مسیح کے وسیلے سے عمل میں آئي انجیل میں عبرانیوں کے مکتوب کے ۷ و۸ و ۹ و ۱۰ بابوں میں بھي بتفصیل بیان ھوئي ھی جو چاھے سو ان بابوں کو دیکھہ لے *

جاننا چاھیئے کہ توریت کے حکم دو قسم کے ھیں یعني ظاھري احکام جو یہودیوں کي عبادت کے آداب اور اُنکي عادات و حکومت سے نسبت رکھتے تھے اور باطني احکام جو خدا شناسي اور دل کي پاکیزگي اور نیک چال سے منسوب ھیں پہلي قسم کے احکام کا مطلب و مقصد دو طرح پر ھی اول یہہ کہ بني اسرائیل اُن حکموں کے سبب بت پرستوں اور اُنکي عادت و مذھب سے کنارا کریں دوسرے یہہ کہ اُس روحاني عبادت کا اشارہ اور نمونہ ھووے جو مسیح کے وسیلہ سے مقرر ھوئي ھی پس ظاھري احکام مسیح کے ظہور سے پورے ھوکر اِس طرح منسوخ ھوئے کہ پھر انکي پاسداري ضرور نہوئي چنانچہ توریت کي مذکورہ آیتوں میں اِسي تغیر و تبدیل کا اِشارہ ھوا ھی لیکن توریت کي اِس ظاھري تبدیل سے اُسکے باطني حکم جو اصل الاصول ھیں مبدل اور منسوخ نہوئے بلکہ مسیح نے انجیل میں اُنکو تفصیلاً واضح و عیان کیا ھی جیسا کہ آگے ذکر ھوگا اور فروعات و ظاھرات کے بدل جانے سے پرانے عہد کي کتابیں یعني توریت نہ رد ھوئي اور نہ منسوخ بلکہ جو چیزیں کہ توریت میں ظاھري اور نمونہ کے طور پر تھیں اب انجیل میں باطني اور روحاني ھوکر کامل اور تمام ھوئیں * اب ھم کئي ایک نمونے ذکر کرکے اِس مطلب کي توضیح کرینگے مثلاً توریت میں حکم ھوا تھا کہ گناھوں کي بخشش کے لیئے جانوروں کي قرباني کرو مگر ظاھر ھی کہ ایسي قربانیاں گناھوں کو نہ چھپا سکینگي اور قربانیوں کا اصل مقصد بھي یہہ نہ تھا بلکہ اُس ایک قرباني کا نمونہ تھیں جسے مسیح نے

اپني ذات میں پورا کیا جیسا که پرانے عہد میں وعده هوا تها که آنیوالا مسیح اپنا جسم آدمیوں کے گناهوں کے واسطے قربان کریگا چنانچه ۴۰ زبور میں ۶ آیت سے ۸ تک اور اشعیا نبي کے ۵۳ باب میں اِس بات کا اشاره هوا هی اور دوسرا مطلب جانوروں کي قرباني سے یهه تها که قرباني کرنیوالے اپنے گناه مان لیویں اور اِس بڑي اور اصل قرباني کي طرف دل لگاکر اُسپر ایمان لاویں اور اُنکے گناهوں کي بخشش کا سبب صرف وهي بڑي قرباني تهي جو مسیح میں پوري هونے کو تهي اور اب که مسیح آیا اور اپنے تئیں آدمیوں کو گناهوں کے واسطے قربان کیا اور یهي قرباني اُنکے لیئے جو اُسپر ایمان لاتے هیں گناهوں کا کفاره هی اِس صورت میں وے نمونے کي قربانیاں پهر ضرور نہیں کیونکه پوري هوچکي هیں چنانچه یهه مطلب انجیل میں عبرانیوں کے مکتوب کي ۹ و ۱۰ فصل میں صاف ذکر هوا هی اب مسیحي شخص کو واجب قرباني خدا کي حمد اور شکر کي قرباني هی که اُسے صرف بات سے نہیں بلکه چاهیئے که عمل سے بهي خدا کے حضور میں گذرانے جیسا که رومیوں کے مکتوب کي ۱۲ فصل کي پهلي آیت میں اور پهلے پطرس کي ۲ فصل کي ۵ آیت میں لکها هی * پهر توریت میں غسل و طہارت اور نہانے دهونے بدن پاک کرنے کے واسطے حکم هوا تها سو غرض اِس دهونے دهلانے سے یهه تهي که آدمي دریافت کرے که روح بدن سے زیاده پاکیزگي کي محتاج هی پهر یهه دهونا اور جسم کي پاکیزگي اُس روحاني پاکیزگي کا نمونه تها جو انجیل کے وسیلے سے عمل میں آتي هی اِس حالت میں پهر ویسا نہانا دهونا لازم و واجب نہیں بلکه اب روحاني و باطني طور پر عمل میں آتا هی جیسا که عبرانیوں کي ۱۰ فصل کي ۲۲ آیت میں اور طیطس کي ۳ فصل کي ۵ آیت میں ذکر هی اور ظاهر هی که وه شخص جسکي روح گناه کي ناپاکي سے پاک هوئي هو اپنے بدن کے پاک رکهنے میں قصور نکریگا مگر ظاهر کي پاکیزگي کو اُس درجه میں نسمجهیگا که گویا نجات کے لیئے ایک چیز هی ضروري اور فائده مند * پهر اورشلیم کا عبادت خانه جو یہودیوں کي قربانگاه

اور عبادت کي جگہہ تہي اور خداے تعالی اپنے تئیں وہاں ایسا ظاہر کرتا تہا گویا اُس جگہہ میں رہتا تہا سو یہہ هیکل اِس بات کا نمونه تہا که چاهیئے آدمي کا دل خدا کا گہر هووے پس جس صورت میں مسیح پر ایمان لانے سے آدمي کا دل خدا کا گہر بنتا هی تو پتہر کا عبادت خانه یعني ظاهري هیکل پہر ضرور نہیں کیونکه وہ روحاني هیکل که پتہر کا گہر اُسکا نمونه تہا اب ایمانداروں کے دلوں میں بنا هی چنانچه پہلے قرنتیوں کي ۳ فصل کي ۱۶ و ۱۷ آیت میں لکہا هی * پہر وے عید کے دن جو توریت میں مقرر هوئے تہے جن میں کسي کو پروانگي نه تهي که کوئي دنیوي کام کرے بلکه صرف خدا کي بندگي اور آخرت کي فکر میں مشغول رہے سو یے عید ظاهري دل کي اُن عیدوں کے نمونے تہیں جو قرب و محبت الهي سے مراد هی اور انجیل کا یہي مطلب و مقصد هی که آدمي کے تئیں معرفت الهي میں اُسي درجه کو پہنچاوے اور جو کوئي انجیل کے حکموں پر صدق دل سے عمل کریگا بیشک اُس مرتبه کو پہنچیگا چنانچه قلسیوں کي ۲ فصل کي ۱۶ و ۱۷ آیتوں میں اور رومیوں کي ۱۴ فصل کي ۱۷ آیت میں اور پہر رومیوں کے ۸ باب میں ذکر هوا هی * پہر ختنه جو بني اسرائیل کو امر هوا تہا پرانے عہد کي ایک ظاهري نشاني هوني کے سواے نفس کي خواهش کاٹ ڈالنے کا ایک نمونه تہا جیسا که اب انجیل پر ایمان لانے کے سبب نفس کي خواهشوں کو کاٹ ڈالنا عمل میں آتا هی کیونکه اُس شخص کو جو حقیقت میں مسیح پر ایمان لایا خدا سے ایسي فضل و قوت حاصل هوتي هی که اپنے نفس کي خواهشوں کو زیر کرے اور خدا کے حکموں پر چلے اور نئے عہد میں خدا کي قوم یعني روحاني اسرائیلي یا سچے مسیحي کا نشان یہي هی پس اِس صورت میں ظاهر کا ختنه پہر ضرور نہیں اِس سبب سے که اب دل میں روحاني طور پر عمل میں آتا هی چنانچه رومیوں کي ۲ فصل کي ۲۸ و ۲۹ آیتوں میں اور قلسیوں کي ۲ فصل کي ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ آیت میں لکہا هی اور هم ایسے نمونے اَور بهي لکہه سکتے هیں کیونکه پرانے عہد کي عبادت کے

سب آداب اُس حقیقي و روحاني عبادت کے نمونے تھے جسے مسیح نے نئے عہد میں مقرر کیا هی پس انجیل پرانے عہد کي کتابوں کو باطل نہیں بلکہ پورا کرتي هی اِسي طرح پر کہ جو چیزیں پرانے عہد کي مقدس کتابوں میں ظاهري تھیں اب نئے عہد میں باطني سے بدل گئیں اور جو چیزیں کہ وهاں نمونہ کي طرح دیکھي جاتي تھیں یہاں حقیقتاً دیکھنے میں آتي هیں اور جو وهاں شروع و تدبیر کے طور پر مقرر هوئي تھیں اِس جگہہ پوري هوئیں اور اِسي واسطے جس وقت یہودي ایسا خیال کرتے تھے کہ گویا وہ توریت کو اُلٹ پلٹ اور منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتا هی خود مسیح نے اُنکو کہا یہہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کي کتابیں منسوخ کرنے آیا میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوري کرنے آیا چنانچہ متي کي پانچویں فصل کي ۱۷ آیت میں مذکور هی *

اور ظاهر هی کہ انجیل نے توریت کي کوئي بات جو خدا شناسي اور دل کي پاکیزگي اور نیک چال چلن پر شامل هی باطل و منسوخ نہیں کي چنانچہ جو کوئي تامل و فکر سے دونوں کو مطالعہ کرے اِس مطلب کو جلد دریافت کر لیگا اور اِس امر کے ثابت کرنے کو دو تین بات یہاں ذکر کرینگے صفات کي بابت ظاهر هی کہ وهي صفات جو توریت میں بیان هوئي هیں انجیل میں بھي هیں اِس تفصیل سے کہ محبت و رحمت اور تقدس و عدالت انجیل میں اور زیادہ عیان اور وحدت تثلیث کے ساتھہ بیان هوئي هی اور باطني احکام بھي توریت اور انجیل میں وهي هیں مگر انجیل میں اَور بھي توضیح کے ساتھہ مذکور هوئے هیں مثلاً توریت میں قتل کرنا منع هی لیکن مسیح کہتا هی کہ خدا کے سامہنے قتل کي سزا کے لائق صرف وہ آدمي نہیں هی جسنے قتل کیا بلکہ وہ آدمي بھي هی جو اپنے بھائي سے بغض رکھتا اور بدزباني عمل میں لاتا اور اُسکي بربادي چاهتا هی پھر توریت میں منع هوا هی کہ زنا نہ کرو لیکن مسیح کہتا هی کہ وهي آدمي صرف زناکار نہیں جو اِس کام کو عمل میں لایا بلکہ وہ بھي

جو شہوت سے کسي عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھہ زنا کرچکا پھر بني اسرائیل کي سخت‌دلي کے سبب توریت میں طلاق کا حکم جاري ھوا تھا لیکن مسیح نے نکاح کے عمدہ معني واضح کرنے کے لیئے یہہ پروانگي صرف اُس وقت میں دي ھی کہ جورو خصم میں سے ایک نے زنا کرنے کے سبب نکاح کو باطل کیا ھو پھر توریت میں حکم ھوا ھی کہ اپني قسم کو اپنے خداوند سے پورا کر جب کہ یہودي تھوڑي سي وجہہ اور بےسبب اور نالائق کاموں کے واسطے قسم کھاتے تھے اِس لیئے مسیح نے فرمایا کہ جب تک کوئي بڑا کام نہ پڑے اور ضرور نہو قسم نکھاؤ بلکہ تمھاري بات‌چیت ھاں ھاں اور نہیں نہیں کے ساتھہ ھووے یعني چاھیئے کہ تمھارا ھاں اور نہیں کہنا ایسا سچ اور درست ھووے کہ بجاے قسم کے گنا جاوے پھر توریت میں حکم ھی کہ اپنے ھمسایہ کو آپ سا دوست رکھہ لیکن یہودیوں نے اِس طرح کي دوستي و محبت صرف اپني ھي قوم کے واسطے ٹھہرائي ھی مگر مسیح نے ایسا بیان کیا کہ دوست صرف نزدیکي اور ایک قوم والے نہیں بلکہ سب ھیں اور یہاں تک فرمایا ھی کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاھو اور جو تم سے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمھیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو پس صاف ظاھر ھی کہ انجیل پرانے عہد کي کتابوں کو باطل نہیں بلکہ پورا کرتي اور تکمیل کو پہنچاتي ھی لیکن یہہ نہیں کہ ایسے پورے ھونے کے سبب پرانے عہد کي کتابیں باطل و منسوخ ھو گئي ھوں ھرگز نہیں بلکہ پھر وے سب نئے عہد کي کتابوں کي بنیاد ھیں یعني پرانے عہد کي کتابوں کا مطلب یہہ تھا کہ بني اسرائیل اور سب پڑھنیوالوں کو حکم و نصیحت اور حکایتوں سے سمجھاویں کہ آدمي کا احوال کس طرح بُرا ھوا ھی اور وہ اپنے خداوند کے سامنے کیسا گنہگار ھی اور نجات دینیوالے کا محتاج ھونا اُنکو معلوم کرواکے اُنکے دل مسیح کي طرف جسکا وعدہ ھوا تھا پھیریں اور اعتقاد پر لاویں اور باوجودیکہ اب مسیح آچکا ھی پھر پرانے عہد کي کتابوں

الہام الہي عقل کو بھي روشن کرتا ھي پر عقل کا یہہ روشن ہونا خدا کے
حکموں کو عمل میں لانے کے ساتھہ ایسا میل رکھتا ھی کہ خدا اُس نور کو
اپنے کلام پر عمل کرنیوالوں کے تئیں صرف اُنکي کوشش کے موافق عنایت
کرتا ھی جیسا کہ یوحنا کي ۷ فصل کي ۱۷ آیت اور ۸ فصل کي ۳۱ و ۳۲
آیت اور ۱۴ فصل کي ۲۱ آیت میں لکھا ھی اورھرچند کہ آدمي دانائي
و علم میں تفاوت رکھتے ھیں لیکن پھر دل کي خواھش و تقاضا ھر جگہہ
اور ھر وقت و ھر قوم میں وھي ھی جو ھی پس الہامي کتابیں جنکا
مطلب روح کي خواھش پوري کرنا ھی جس زمانہ میں کہ دي گئي ھوں
ضرور ھی کہ عمدہ تعلیموں اور مطلبوں میں موافقت رکھکر آدمي کو ھر
وقت اُنھیں وسیلوں کي طرف جن سے روحاني تقاضا پورا اور نجات حاصل
ھوتي ھی رجوع کریں اور اِسي سبب سے نہیں ھو سکتا کہ اُنکي تعلیم
اور عمدہ مطلب آپس میں برخلاف ھوں بلکہ یہہ ممکن ھی کہ یک دیگر کے
مطلب کو تفصیل کرکے زیادہ ظاھر و بیان کریں سو پرانے اور نئے عہد کي
کتابیں آپس میں موافق اور اِسي منوال پر ھیں جیسا کہ پہلے ذکر و ثابت
ھوا پس وہ دعوی کہ گویا ھر زمانے کے لیئے ایک خاص مذھب خدا سے
ملا ھو باطل ھی *

دوسري وجہہ اِس دعوی کے بطلان کي کہ انجیل اور پرانے عہد کي
کتابیں قران کے ظاھر ھونے سے منسوخ ھو گئیں یہہ ھی کہ کلام الہي کي
آیتوں میں صاف کہا ھی کہ پرانے اور نئے عہد کي کتابیں ھرگز منسوخ
نہونگي بلکہ جب تک زمین و آسمان برقرار ھیں اُنکے حکم بھي جاري
رھینگے جیسا کہ مسیح نے لوقا کي انجیل میں ۲۱ فصل کي ۳۳ آیت
میں فرمایا ھی * کہ آسمان و زمین ٹل جاوینگے پر میري باتیں کبھي نہ
ٹلینگي *اور پھر متي کي ۵ فصل کي ۱۸ آیت میں فرمایا ھی * کہ میں
تم سے سچ کہتا ھوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نجاے ایک نقطہ
یا ایک شوشہ توریت کا ھرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو *

اور پھر پہلے پطرس کي ۱ فصل ۲۳ و ۲۵ آیت میں لکھا ھی * کہ تم نہ تخم فاني سے بلکہ غیر فاني سے یعني خدا کے کلام سے جو ھمیشہ زندہ اور باقي ھی بسر نو پیدا ھوئے لیکن خداوند کا کلام ھمیشہ رھتا ھی یہہ وھي کلام ھی جسکي خوشخبري تمھیں دي گئي * اور پھر اشعیا کي ۴۰ فصل کي ۸ آیت میں لکھا ھی * کہ گھاس مرجھاتي ھی پھول کمھلاتے ھیں پر ھمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ھی * اور گلتیوں کے پہلے باب کي ۹ آیت میں مرقوم ھی کہ اگر کوئي تمھیں کسي دوسري انجیل کو سوا اُسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ھووے پس اِن آیتوں کے مضمون سے صاف معلوم و ثابت ھی کہ انجیل اور نبیوں کي کتابیں اور زبور و توریت کسي وقت میں منسوخ و باطل نہیں ھوئیں اور نہونگي بلکہ ضرور ھی کہ خدا کا کلام ھمیشہ رھے کیونکہ خدا نے ایسا ھي چاھا اور فرمایا ھی *

اور اگر بعضے لوگ نادانی کي راہ سے کہیں کہ انجیل آسمان پر اُتھہ گئي تو ایسي بودي اور بے اصل بات کي طرف جو قران سے بھي موافقت نہیں رکھتي متوجہ ھونا اور رد کرنا کچھہ ضرور نہیں صرف اِتنے ھي پر کفایت کرتے ھیں کہ انجیل لوگوں کي ھدایت کے لیئے دي گئي ھی پس چاھیئے کہ زمین پر رھے نہ کہ آسمان پر اور درحالیکہ انجیل روز قیامت تک لوگوں کے لیئے ھادي و رھنما رھیگي تو ظاھر ھی کہ قیامت تک زمین ھي پر موجود رھیگي * غرض اِن دلیلوں سے معلوم و یقین ھی کہ پرانے اور نئے عہد کي کتابیں نہ منسوخ ھوئي ھیں اور نہ ھونگي لہذا اُنکے امر و نہي نہ صرف مسیحیوں کے حق میں بلکہ محمدیوں کے حق میں بھي حتی کہ عالم کي ساري قوموں کے حق میں جاري ھیں *

---

# تیسري فصل

## اِس بات کے ثبوت میں کہ محمدیوں کا یہہ دعویٰ کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوئیں باطل هی

علماء محمدي دعویٰ کرتے هیں کہ مسیحي اور یہودیوں نے اپني مقدس کتابیں تحریف کیں اور اُن آیتوں کو جو محمد کي طرف اشارہ تھیں نکالکر دوسرے لفظ اُنکے مقام پر رکھہ دیئے هیں اور اِس سبب سے مقدس کتابیں جو اب اُنکے یہاں موجود اور رائج هیں صحیح اور قابل اعتماد و اعتقاد نہیں هاں واجب اور ضرور هی کہ هم بڑي دقت سے اِس دعوي کي تحقیق پر متوجہ هوویں *

جب کہ هم محمدیوں سے اِس دعوي کا ثبوت چاهتے هیں تو تعجب هی کہ اُنمیں سے کسي نے اب تک اِس دعوي کو معتبر دلیلوں سے ثابت نہیں کیا هی اور وے اِن چار سوالوں کے جواب دینے میں کہ آیا پرانے اور نئے عہد کي مقدس کتابیں کس وقت میں اور کن لوگوں کي معرفت اور کیونکر تحریف هوئیں اور پھیرے بدلے لفظ کونسے هیں اب تک مسیحیوں کے قرضدار رهتے هیں اور سب محمدي صرف دعویٰ بلا دلیل پیش لاکے حکومت کي راہ سے کہتے هیں کہ ایسا هي هی اور ضرور هی کہ ایسا هي هو کیونکہ انجیل اور پرانے عہد کي کتابیں قران کے موافق نہیں هیں اور قران میں بھي مسیحیوں اور یہودیوں کي مقدس کتابوں کي تحریف کا اِشارہ هوا هی لیکن جب تک کہ محمدي لوگ اپنے اِس دعوي کو معتبر دلیلوں سے ثابت نکریں اور اُن چار سوالوں کا جواب ندیویں مسیحیوں کو کچھہ ضرور نہیں کہ اُنکے اِس دعوي پر توجہ کریں اور جواب دیں کیونکہ جس دعوي کے ثبوت کي معتبر دلیلیں نہوں وہ بیجا و بیفائدہ هی بلکہ بغیر دلیل دعویٰ کرنا عقلمندوں کا کام نہیں *

پوشیدہ نرهے که مسیحي لوگ بطریق اولی کہه سکتے هیں که قران نے تحریف پائي هي اوریہه قران جو اب محمدیوں میں مروج هي اصل قران نہیں هی کیونکه پہلے تو اُسے ابوبکر نے اکٹھا اور مرتب کیا پھر عثمان نے دو بارہ ملاحظه کرکے اصلاح دي هي حال آنکه شیعي لوگ اِن اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے هیں که عثمان نے کئي سورتوں کو جو علي کي شان میں تهیں قران سے نکال ڈالا اور فاني کي کتاب دبستان میں یوں مسطور هی که کہتے هیں که عثمان نے قران کو جلاکر بعض سورتیں جو علي اور اُسکي اولاد کي شان میں تهیں نکال ڈالیں اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸ ورق کي ۲ صفحه میں ایک حدیث مرقوم هی که امام جعفر نے فرمایا هی که سورهٔ احزاب میں قریش کے اکثر مرد و عورت کي برائیاں تهیں اور وہ سورت سورهٔ بقر سے بڑي تهیں لیکن کم کي گئي اور مشکاة المصابیح میں جو اهل سنت کي معتبر و مشہور کتاب هی کتاب فضائل القران کي پہلي فصل میں لکیا هی که * عن عمر بن الخطاب قال سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرء سورة الفرقان علي غیرما اقرءها و کان رسول الله صلي الله علیه و سلم اقرانیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتي انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول الله صلي الله علیه و سلم فقلت یا رسول الله اني سمعت هذا یقرء سورة الفرقان علی غیرما اقراتنیها فقال رسول الله صلي الله علیه و سلم ارسله اقراء فقراء القراءة التي سمعته یقراء فقال رسول الله صلي الله علیه و سلم هکذا انزلت ثم قال لي اقراء فقراءت فقال هکذا انزلت ان هذا القران انزل علی سبعة احرف فاقروءا ما تیسر منه متفق علیه و اللفظ لمسلم * یعني عمر ابن الخطاب کہتا هی که میں نے هشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا که وہ سورهٔ فرقان میري قراءت کے خلاف پڑهتا تها حالانکه مجهکو وہ سورة رسول الله صلي الله علیه و سلم نے پڑهائي تهي تس پیچهے میں نے چاها که جلد اُسے منع کروں لیکن میں نے اُسے مہلت دي یہاں تک که وہ پڑهه چکا بعد اِسکے میں اُسکي چادر پکڑکر رسول الله صلي الله

علیه و سلم پاس لیگیا اور کہا یا رسول الله میں نے اِس شخص کو سورهٔ فرقان ایک اور قراءت سے پڑھتے سنا هی خلاف اُس قراءت کے جو آپ نے مجھے بتائي هی پس رسول الله صلي الله علیه و سلم نے مجھسے فرمایا که اُسے چھوڑ دے اور اُسے کہا پڑھه پس اُسنے وهي قراءۃ پڑھي جو میں نے اُسے پڑھتے سني تھي تب رسول الله صلي الله علیه و سلم نے فرمایا که اِسي طرح نازل کي گئي هی پھر مجھسے فرمایا که تو پڑھه پس میں نے بھي پڑھي فرمایا که اِسي طرح نازل کي گئي هی اور قرآن سات قراءت پر نازل هوا هی جس قراءت پر آسان هو اُسپر پڑهو یهه حدیث متفق علیه هی اور عبارت مسلم کي هی * پھر تیسري فصل میں مرقوم هی * * عن زيد بن ثابت قال ارسل الي ابوبكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم اليمامه بقراء القران و اني اخشي ان استحر بالقتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من القران و اني اري ان تامر بجمع القران قلت لعمر كيف يفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلي الله عليه و سلم فقال عمر هذا و الله خير فلم يزل عمر يراجعني حتي شرح الله صدري لذلك و رايت في ذلك الذي راے عمر قال زيد قال ابوبكر انك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلي الله عليه و سلم فتتبع القران فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل عليّ مما امرني من جمع القران قال قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلي الله عليه و سلم قال هو و الله خيّر فلم يزل ابوبكر يراجعني حتي شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر و عمر فتتبعت القران اجمعه من العُسُبُ اللخاف و صدور الرجال حتي وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري لم اجدها مع احد غيره * لقد جاءكم رسول من انفسكم * حتي خاتمة براءة فكانت الصحف عند ابي بكر حتي توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري * * یعني زید ابن ثابت کہتا هی که ابوبکر نے مقتل اهل یمامه میں آدمي بھیجکر مجھے بلوایا

میں گیا دیکھا تو عمر بھي اُسکے پاس تھا ابوبکر نے مجھہ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کي لڑائي کے دن قران کے قاري بہت مقتول ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ اگر اوْر مقاموں میں بھي ایسا ھي مقاتلہ ھوگا تو قران میں سے بہت جاتا رھیگا میں ایسا بہتر جانتا ھوں کہ تم قران کے جمع کرنے کا حکم دو میں نے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کروگے اُسنے کہا خدا کي قسم یہہ اچھا ھی پس عمر بتکرار یہي بات مجھہ سے کہتا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اُس امر پر آگاہ کیا اور وہ فائدہ جو قران کے جمع کرنے میں عمر کو معلوم ھوتا تھا مجھے بھي معلوم ھوا اب زید کہتا ھی کہ ابوبکر نے مجھہ سے کہا تم مرد جوان و عاقل ھو سہو اور تہمت سے مبرا ھو اور تم رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحي لکھا کرتے تھے پس تم قران کي تتبع کرکے اُسے جمع کرو خدا کي قسم اگر لوگ مجھے ایک پہاڑ اُٹھانے کي تکلیف دیتے تو مجھہ پر بھاري نہ پڑتا جیسا قران کا جمع کرنا بھاري پڑا میں نے اُنسے کہا کہ جس کام کو رسول اللہ صلي اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کرتے ھو اُنھوں نے کہا واللہ یہہ بہتر ھی پس ابوبکر نے مجھہ سے بتکرار کہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو بھي اُس امر کے فائدہ پر آگاہ کردیا جس پر ابوبکر اور عمر کے دل کو آگاہ کیا تھا پس میں نے قران کي تتبع اور تلاش کي اور خرما کے پتوں اور پتھروں اور حافظ لوگوں کے دلوں سے لیکر اُسے جمع کیا حتیٰ کہ سورۃ التوبۃ کي آخر کي یہہ آیت * * لقد جاءکم رسول من انفسکم * * خاتمہ براءۃ تک ابي خزیمہ انصاري کے سوا کسي کے پاس لکھي ھوئي نپائي پس قران کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رھے جب اُنھوں نے وفات پائي تو عمر کے پاس رھے اُنکے بعد اُنکي بیٹي حفصہ کے پاس رھے یہہ بخاري کي روایت ھی * * و عن انس بن مالک ان حذیفۃ بن الیمان قدم علیٰ عثمان و کان یغازي اھل الشام في فتح ارمینۃ و آذربیجان مع اھل العراق فافزع حذیفۃ اختلافھم في

القراءة فقال حذيفة لعثمان يا اميرالمومنين ادرک هذه الامة قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود و النصارى فارسل عثمان الى حفصة ان ارسلي الينا بالصحف ننسخها في المصاحف ثم نردها اليک فارسلت بها حفصة الى عثمان فامر زيد بن ثابت و عبدالله بن الزبير و سعيد بن العاص و عبد بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف و قال عثمان للرهط القرشيين الثلاث اذا اختلفتم انتم و زيد بن ثابت في شيئي من القران فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد عثمان الصحف الى حفصة و ارسل الى كل افق بمصحف مما نسخوا و امر بما سواه من القران في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال بن شهاب فاخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت قال فقدت آية من الاحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يقراء بها فالتمسنا ها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الانصاري * من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه * فالحقناها في سورتها في الصحف رواه البخاري * * يعني انس ابن مالک کہتا ہی کہ حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس ایا درحالیکہ وہ ارمینہ میں اہل شام کے ساتھہ اور آذربیجان میں اہل عراق کے ساتھہ جہاد کررہا تہا اور قاریوں کي مختلف قراءت سے ڈرکر عثمان سے کہا کہ ای امیرالمومنین اِس اُمت کي خبر لیجیئے قبل آسے کہ وے کتاب میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصارى نے اختلاف کیا پس عثمان نے حفصہ کے پاس آدمي بہیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بہیجدو تا کہ ہم اُسکے متعدد نسخے لکہیں اور پہر تمہیں دیدیں حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیئے تب عثمان نے زید ابن ثابت اور عبداللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبداللہ ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا اِنہوں نے اُسکو متعدد نسخوں میں لکہا اور عثمان نے اِن تینوں شخصوں (یعني عبداللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبداللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش تہے کہا کہ جس وقت تم تینوں شخص

اور زید قران کے کسي امرمیں اختلاف کرو تو اُسے قریش کے لہجہ پر لکہنا
کیونکہ قران اُنہیں کي زبان میں نازل ہوا هی پس اُنہوں نے ایسا هي کیا
جبکہ اجزا کو متعدد نسخوں میں لکہہ چکے تو عثمان نے اُسے حفصہ کے پاس
پھر بھیجا اور هر طرف ایک ایک صحیفہ اُن نسخوں میں سے جنهیں اب
لکہا تہا بھیجدیا اور اُسکے ماسوا جتنے قران کے صحیفے تھے اُنکے جلادینے کا
حکم دیا ابن شہاب کہتا هی کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجھے خبر
دي کہ اُسنے زید ابن ثابت یعني اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ
جس وقت قران کو هم نے لکہا سورۂ احزاب کي ایک آیۃ جو میں نے رسول
الله صلي الله علیه وسلم کو پڑھتے سنا تہا مجھے لکھي هوئي نہ ملي تب
هم نے اُسے ڈھونڈھا تو خزیمہ ابن ثابت انصاري کے پاس پائي اور وہ آیت
یہہ هی * * من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه * * پس همنے
اُسے سورۂ احزاب میں لاحق کرکے کتاب میں داخل کیا یہہ بخاري کي
روایت هی * اب مشکوۃ کي اِن حدیثوں سے کئي ایک باتیں ثابت هوتي
هیں پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو
ایسا اور دوسرے نے اُسي آیت کو ویسا پڑھا تہا دوسرے یہہ کہ قران محمد
کے وقت میں ایک جلد میں جمع نہیں هوا تہا بلکہ ابوبکر نے آیات کو
جمع کرنے کا حکم دیا اگرچہ محمد سے اِس کام کے واسطے اُسکو حکم نہیں
ملا تہا بلکہ صرف مصلحت کي راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم هوجاویں
تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹھکر جب دیکھا کہ لوگ
پھر بھي قران کے پڑھنے میں فرق کرتے هیں اور ڈرا کہ قران میں آگے اور زیادہ
خرابیاں نہوں تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قران کو دوبارہ صحیح کریں اور
سب آیات قریش کي زبان میں لکھیں چوتھے اُس نے سب اگلے نسخے
جمع کرکے جلادیئے اور اُس نئے نسخہ سے اور نسخے لکھواکر سب جگہہ
بھیجدیئے اور اِسي طرح اُسکو مشہور کیا اب هم پوچھتے هیں کہ عثمان
نے کس واسطے اگلے سب نسخوں کو جلادیا اگر وہ نیا نسخہ جو اُسنے مشہور

کیا اور اب مستعمل ھي اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینہ برابر
اور موافق تھا اور اُسنے صرف آیات اور سورتوں ھي کي ترتیب اور ترکیب
اور طور پر کي تھي تو کیا سبب تھا کہ اُنکو جلادیا بلکہ لازم تھا کہ اگر سب
کو نہیں تو بعض کو تو ضرور ھي رکھہ چھوڑتا تا اگر کوئي کہے کہ تم نے قران
کو تغیر دیا اور بدل ڈالا تو اُن اگلے نسخوں کو اُسکے سامنے رکھے اور کہے کہ
لو یے اگلے نسخے ھیں دیکھو اور مقابلہ کرو تاکہ تمہیں معلوم ھو کہ یہہ قران
مضمون اور الفاظ میں اگلے نسخوں سے موافق اور مطابق ھي لیکن اِس بات
سے کہ عثمان نے ایسا نہیں کیا بلکہ سب اگلے نسخوں کو جلادیا تو کچھہ اور
گمان نہیں ھوتا مگر یہي کہ اگلے نسخوں میں سے ھرایک اور طرح کا تھا یا
یہہ کہ جیسا شیعے کہتے ھیں کہ اُسنے قران کو قصداً کم کیا اور بعض آیات
میں تغیر و تبدیل کي ھی اور اُس نسخہ کو جو حفصہ کے پاس تھا اور عثمان
نے اُسکو پھیر دیا اسکي خبر کسي کو پھر نملي اور نہ کسي نے اُسکو پھر دیکھا
شاید عثمان نے من بعدہ اُسکے جلادینے کا بھي حکم دیا ھوگا اگر کسي محمدي
پاس ھو تو اُسے ظاھر کرے تا اب کے قران کو اُس سے مقابلہ کریں اور معلوم
ھووے کہ یہہ اُس سے مطابق ھی کہ نہیں اب اس صورت میں کہ شیعے
ایسا کہتے ھیں اور سنیوں کي مشہور اور معتبر کتاب میں بھي ایسي باتیں
لکھي ھیں تو ھر صاحب فہم و شعور کے دل میں قران کے صحیح اور اصل
ھونے کي بابت شک کا ي ھوگي اگر محمدي ایسي باتیں توریت و انجیل
کي بابت مسیحیوں کي مشہور اور معتبر کتابوں سے نکال لاسکتے تو البتہ اُنکا
یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ھوئي ھیں بیجا نہوتا *

اب اگرچہ کچھہ لازم نہیں کہ محمدیوں کے اُس دعوي بلا دلیل پر توجہ
کریں پر اِس لیئے کہ یہودیوں اور مسیحیوں کي مقدس کتابوں کے تحریف
ھونے کا دعوی بہت مشہور ھی پس ھم اُن محمدیوں کي خاطر جو حق جو
ھیں اُس دعوي پر غور کرکے معلوم کرادیں کہ آیا مقدس کتابوں کي تحریف
کسي وقت ھوئي ھي یا نہیں ھاں ایسي تحریف کے زمانہ کے لیئے قران

کي آیتوں میں کچهه خبر هی چنانچه سورهٔ انبیا میں لکها هی که * * و ما ارسلناک قبلک الا رجالا نوحي الیهم فسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون * * یعني هم نے تجهه سے پہلے کسے کو نہیں بهیجا مگر اُن آدمیوں کو جنسے اپنے ارادے بیان کیئے پس اهل ذکر یعني اهل کتاب سے پوچهو اگر تم اُسے نہیں جانتے * اور پهر سورهٔ یونس میں لکها هی که * * فان کنت في شک مما انزلنا الیک فسئال الذین یقرؤن الکتاب من قبلک * * یعني اگر تو اُن چیزوں کے حق میں جو هم نے تیرے لیئے نازل کیں شک رکهتا هي تو اُن لوگوں سے پوچهه جنهوں نے تجهه سے پہلے کتاب کو پڑها هی * پس قران کے اِن مقاموں سے ثابت هوتا هی که محمد کے زمانه تک اهل کتاب کي مقدس کتابیں تحریف نہیں هوئي تهیں نہیں تو اگر بالفرض قران سچا هو تو کیونکر هوسکتا هی که خدا اِن آیتوں میں حکم کرے که مسیحیوں اور یہودیوں کي کتاب پر متوجه هو اور شک کے وقت اُن سے پوچهو کیونکه نہیں هو سکتا که خدا کسي کو ایسي کتاب کي طرف جو تحریف هوئي رجوع کرے مگر اِس شرط پر که معلوم کیا هو که اِس کتاب کے کون کون سے لفظوں میں تحریف هوئي هی حال انکه قران میں کوئي بات ایسي نہیں جسّے معلوم هو که نئے اور پرانے عہد کي کتابوں کے کون مقام اور کون آیتیں تحریف هوئي هیں بلکه صرف یهه کہا هی که مسیحیوں خصوصا یہودیوں نے اپني مقدس کتابیں تحریف کیں چنانچه سورهٔ بقر میں لکها هی که * * یا بني اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون * * یعني ای بني اسرائیل سچ کو جهوتهه نکرو اور سچ کو نه چهپاؤ جس حال میں که اُسے جانتے هو * اور اسي سورة کي دوسري جگہه میں لکها هی که * * افتطمعون ان یومنوا لکم و قد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه و هم یعلمون * * یعني کیا چاهتے هو که وے لوگ یعني یہودي تم پر یقین لاویں اور حال آنکه اُنمیں سے ایک فرقه نے خدا کا کلام سنا بعد اُسکے تحریف کي اور یهه بهي سمجهنے اور جاننے کے بعد کیا هی *

اِن دونوں آیتوں میں تحریف بلا تعین وقت ایک عام معني سے بیان ہوئي هی اب هم اُن آیتوں کو لاتے هیں جن میں تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ هوا هی چنانچہ سورۂ بینہ میں لکہا هی کہ * * لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب و المشرکین منفکین حتیٰ تاتیهم البینه رسول من الله یتلوا صحفا مطهرة فیها کتب قیمه و ما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءتهم البینه * * یعني اهل کتاب اور مشرکوں نے حق سے منہہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعني قران اور پیغمبر یعني محمد خدا کي طرف سے اُن پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابوں کو جن میں مضبوط حکم آئے هیں اُن سے بیان کریں اور اُن لوگوں نے جنکو کتاب ملي تهي جدائي نہ کي مگر اُسکے بعد کہ اُنہیں روشن دلیل پہنچي * پس اگر هم بالفرض مان لیں کہ قران کا یہہ دعویٰ سچا هی تو اِس آیت سے یہہ نکلتا هي کہ یہودي اور مسیحیوں نے اپني مروج کتابوں کو محمد کے ظاهر هونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا هي نہ پہلے مصنف کتاب استفسار نے بهي آیت مذکورہ کا مضمون ۴۴۸ صفحہ میں اسطرح بیان کیا هی کہ نبي سابق الانتظار کے اعتقاد رکہنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکہنے میں مختلف و متفرق نہیں هوئے مگر جبکہ یہہ نبي آیا اِن معنوں کي راہ سے البتہ یہہ کہا جا سکتا هی کہ نبي آخر الزمان کي بشارتوں میں اُسکے ظہور کے زمانے تک کچہہ تحریف و تبدیل نہیں واقع هوئي ورنہ وے اُسکے منتظر نہوتے اِسطرح پر کہ جب وہ آویگا تو هم مانینگے اور اُس پر ایمان لاوینگے سو اِسکا جواب یہہ هی کہ اُس استدلال سے در صورتیکہ صحیح اور درست کیا جاے اِتنا هي ثابت هوا کہ صرف نبي کے لیئے جو بشارتیں تہیں اُن میں تحریف و تبدیل نہیں واقع هوئي مگر بعد ظہور اُس نبي کے نہ یہہ کہ بیبل بهر میں اَور کہیں کسي طرح کي خرابي نہیں ڈالي گئي مگر بعد ظہور اُس نبي کے تمّ کلامہ اب هم کہتے هیں کہ مصنف استفسار کي یہہ تقریر عین همارا مطلب هی کیونکہ در حالیکہ اُن آیتوں میں جنہیں محمدي بشارتیں کہتے هیں تحریف

و تبدیل واقع نہوئي تو اۏر آیات میں کس لیئے هوئي اور یہه بات کہ في الحقیقت کتب مقدسہ میں کسي وقت تحریف واقع نہیں هوئي آگے چلکر بیان و مدلل هوگي اور محمدي اۏر علما بهي کہتے هیں کہ مسیحي اور یہودي محمد کے ظاهر هونے کے منتظر تهے لیکن ظاهر هونیکے بعد عداوت کے سبب اُسے روگردان هوگئے اور اکثر اُن آیتوں کو جن میں محمد کے آنے کا اشارہ تها اپني مقدس کتابوں سے نکال ڈالا تا کہ وے اِس طرح اپني بے ایماني کے واسطے ایک عذر بناویں لیکن جب قران میں اِس دعوي کي کوئي دلیل مذکور نہیں هي اور بلحاظ اُن سببوں کے جو هم بعد ذکر کرینگے قران کو بے دلیل نہیں قبول کر سکتا تو نہیں هوسکتا کہ صرف قران کے دعوي پر اِس بات میں هم سکوت اختیار کریں بلکہ لازم هي کہ جب قران میں اِس دعوي کے ثابت کرنے کے لیئے کوئي دلیل نہیں تو تلاش کریں اور دیکهیں کہ شاید هم اِس طرف سے اِس دعوي کے بیجا هونے کے واسطے کوئي معتبر دلیل پاویں اور اس طرح سے حقیقت کو دریافت کریں *

اس مطلب کي تحقیق کے وقت پہلا سوال یہہ هي کہ آیا مسیحي و یہودي ایسے کام کے لیئے کوئي جہت یا سبب رکهتے تهے یا نہیں کیا مقدس کتابوں کي تحریف کرنے سے اُنهیں کچهہ فائدہ ملا یا محمد اور اُسکي اُمت کے آگے عزت‌دار ٹهہرتے یا دولت حاصل کرتے تهے یا خلیفوں اور اسلام کے بادشاهوں کے ملکوں میں چین سے گذران کرتے یا اِس کام کے باعث خدا کي رضامندي اُنکے شامل حال هوئي هرگز نہیں بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابوں کو تحریف کرتے تهے تو کیا اِس جہان میں اور کیا اُس جہان میں خلاف مطلب حاصل کرتے تهے چنانچہ اِس جہان میں اِس سبب سے کہ محمدیوں نے مقدس کتابوں کے تحریف هونے کا گمان کیا اور اِس تحریف کو اُنکي بے ایماني کا باعث سمجها هي مسلمانوں کي عملداري کے هر ایک ملک میں جسمیں مسیحي اور یہودي رهتے هیں بہت سا ظلم اور بڑا هي عذاب مسلمانوں سے اُٹهایا اور اُٹهاتے هیں اور وہ جو قیامت کا عذاب هي

اُسکي بابت مقدس کتابوں میں صاف خبر دي گئي هی کہ خدا کے کلام میں کمي و بیشي کرنیوالے بڑے عذاب میں پڑینگے چنانچہ موسیٰ کي پانچویں کتاب کے ۴ باب کي ۲ آیت میں لکہا هی * کہ تم اِس بات میں جو میں تمهیں کہتا هوں نہ کچهہ زیادہ کیجیو نہ کم تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکموں کو جو میں نے تم تک پہنچائے حفظ کرو * پہر مکاشفات کي ۲۲ فصل کي ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکہا هی * کہ میں هرایک شخص کے لیئے جو اِس کتاب کي نبوت کي باتیں سنتا هی یہہ گواهي دیتا هوں کہ اگر کوئي اِن باتوں میں کچهہ بڑهاوے تو خدا اُن آفتوں کو جو اِس کتاب میں لکہي هیں اُسپر بڑهاویگا اور اگر کوئي اِس نبوت کي کتاب کي باتوں میں سے کچهہ نکال ڈالے تو خدا اُسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اُن باتوں سے جو اِس کتاب میں لکہي هیں نکال ڈالیگا * پس اِس حال میں کس طرح خیال کیا جاے کہ مسیحي اور یہودیوں نے یکبارگي بے سبب و بے جہت ایسا کام کیا هو باوجودیکہ خوب جانتے تھے کہ اِس طرح کا کام اُنکو اِس جہان میں مسلمانوں کے ظلم اور اُس جہان میں خدا کے غضب میں گرفتار کریگا اور اِس کے برخلاف اگر محمد سے ضد نہ کرتے اور اُسکا کہا مان لیتے تو محمدیوں کے ظلم سے بچ کر مسلمانوں کي ولایت میں آرام سے رہتے اور محمد کے جہاد و غزوات میں عزت و اعتبار حاصل کرکے دشمنوں کي لوٹ کے مال میں سے بهي حصہ پاتے پس اگر في الحقیقت مسیحي اور یہودیوں کي مقدس کتابوں میں محمد کي خبریں تهیں تو البتہ اِنهیں کوئي سبب نہ تہا کہ محمد کا انکار کرکے اپني کتابوں میں تحریف کریں اور یہہ جو مسیحي اور یہودیوں نے محمد کو قبول نکیا اور اُسکے نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیاں اُسکے اور اُسکے تابعداروں سے اُٹهائیں اِسکا باعث صرف یہہ تہا کہ انکي کتابوں میں اُسکي کچهہ خبر نہ تهي اور اُنہوں نے اُسکي تعلیم کو بهي مقدس کتابوں کے موافق نپایا *

قطع نظر اِسکے کہ مقدس کتابوں کي تحریف هونے کا کوئي سبب نہ تہا

اگر کبھي کوئي ایسي نالایق فکر کرتا بھي تو اُسکا انجام ممکن نہ تھا کیونکہ محمد کے وقت میں بلکہ اُسّے کتنے برس آگے مسیحي دین اکثر ملکوں میں پھیلا تھا اِس طرح پر کہ اناتولي اور شام اور یونان اور مصر اور افریکہ کے اوپر طرف والے سب مسیحي تھے اور سواے اِسکے عرب اور عجم اور ھندوستان میں بھي مسیحي رھتے تھے اور ایطلیہ اور فرنس اور ھسپانہ اور انگلش کے ملک کے رھنیوالوں اور جرمني کے ملک کے اکثر حصہ کے لوگوں نے دین مسیحي کو قبول کیا تھا پس یے ہزاروں مسیحي جو دور اور نزدیک ملکوں کے چاروں طرف تھے کس طرح ھو سکتا تھا کہ ایسے بُرے کام کے لیئے متفق ھوں اور اُسکے سواے یہودي اور مسیحي ھمیشہ آپس میں ایسي عداوتیں رکھتے تھے کہ کبھي ممکن نہ تھا کہ وے ایسے کام میں سب یکدل ھو جاویں اور بالفرض اگر متفق ھوتے بھي تو دونوں طرف ایسے ایسے لوگ بھي تھے جو اِس بات کو ظاھر کرکے پردہ فاش کر دیتے *

اور اِسکے سوا محمد کے وقت میں اور اُسکے زمانے سے پیشتر خود مسیحي بھي ایسي غیرت اور آپس کي حجت اور نگہباني میں پڑے تھے کہ جب کبھي ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کي تعلیم میں کچھہ برخلافي پائي اُسي وقت بیان و ظاھر کر دیا پس ظاھر ھي کہ ایسي کوشش و باریک بیني اور اِس قدر طرفداري کے ساتھہ کیونکر ھو سکتا تھا کہ وے سب دور و نزدیک کے رھنیوالے اپني مقدس کتابوں کي تحریف کرنے کے لیئے جمع اور متفق ھوئے ھوں اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحي مثلا وے جو عرب و شام میں رھتے تھے انجیل کي تحریف کرنے میں قدم بڑھاتے بھي تو دوسري ولایت کے مسیحي جلد اِس بات کو دریافت کرکے ظاھر کردیتے لیکن اگلوں کي تواریخ میں جن میں اگلے مسیحیوں کے سب احوال کي کیفیت اور اُنکي آپس کي حجت و تکرار جو بیجا و نا مناسب حرکتیں تھیں صاف بیان ھوئي ھیں ایسي تحریف کي کچھہ خبر نہیں انسے فقط اِتنا سمجھا جاتا ھی کہ اُنکے جھگڑوں کا سارا سبب یہہ تھا کہ بعضے معلموں اور مفسروں نے کتب

مقدسہ کی بعض آیات کو اَوْر طرح اور بعض نے اَوْر طرح پر شرح کیا ہی مگر
کتب مقدسہ کی تحریف ہونے کی بابت کبھی کچھہ حجت اور جہگڑا نہیں
پڑا پس اِن باتوں سے ظاہر و یقین ہی کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی کتب مقدسہ
کو تحریف و تبدیل کرے * جیسا کہ اب محمدیوں کے لیئے غیر ممکن ہی کہ
اُس سب غیرت و تعصب کو جو اُنکے مختلف فرقوں میں اب واقع ہی
چہوڑ کر سارے قُرانوں کو جو نزدیک اور دور کے ملکوں میں محمدیوں کے پاس
ہیں تحریف کرنے کے واسطے جمع کریں اور تحریف کرکے اِسطرح پہر بہیجیں
کہ کچھہ معلوم نہووے اور مسیحی بہی اِس بات سے آگاہ نہوں پس جیسے
کہ یہہ بات ناممکن ہی اِسی طرح مسیحیوں کے واسطے بہی محمد کے وقت
اور اَوْر ایام میں اپنی مقدس کتابیں تحریف کرنا محال و غیر ممکن تہا *

اور یہہ بات کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابیں حقیقت میں
تحریف و تبدیل نہیں ہوئیں اگلے نسخوں کی طرف رجوع کرنے سے صاف
ظاہر و ثابت ہوتی ہی کیونکہ اب مقدس کتابوں کے ایسے نسخے موجود ہیں
جو محمد کے زمانہ سے بہت پہلے یونانی زبان میں جو انجیل کی اصل زبان
ہی قلم سے پوستین کے کاغذ پر مرقوم ہوکر اب تک برقرار ہیں کہ اُن میں
سے بعضوں میں پرانے اور نئے عہد کی سب کتابیں لکہی گئیں اور بعضوں میں
صرف کئی حصے نئے اور پرانے عہد کی کتابوں کے لکہے گئے ہیں چنانچہ اُن میں
سے ایک جلد جو ہجرت سے دو سو پچاس برس پہلے لکہی گئی اور ہمارے
وقت تک باقی اور اُسکا نام قدکس واطیکانوس ہی شہر روم واقع ولایت
اطالیہ کے کتب خانہ میں ہی اور ایک اَوْر جلد جو ہجرت سے دو سو برس
پہلے لکہی گئی شہر لندن میں موسۂ ام برطینہ کے کتب خانہ میں موجود
ہی اور اُسے قدکس الکسندرینوس کہتے ہیں پہر ایک اَوْر جلد کہ اُسی کتاب
کی مانند پرانی ہی پارس شہر کے ایک کتب خانہ میں موجود ہی اور اُسے
قدکس افریمی کہتے ہیں اور اِن نسخوں کے سوا اِس طرح کے اَوْر بہت
نسخے مسیحیوں کے پاس ہیں کہ محمد سے پہلے اور بعضے اُسی وقت

میں اور بعضے اُسکے بعد یونانی و عبری زبان میں لکھے گئے تھے اور جو کہ عبری زبان میں لکھے گئے پرانے عہد کی کتابیں ہیں اِس لیئے کہ وے در اصل اُسی زبان میں لکھی گئیں اور اُن سب نوشتوں کا سارا احوال یہاں بیان کرنا ضرور نجانکے ہم نے اِسی قدر ظاہر کرنے پر کفایت کی اور اگر اُن نسخوں کو جو محمد سے پہلے لکھے گئے اُن نسخوں سے جو بعد لکھے گئے اور کتب مقدسہ کے اِن نسخوں سے جو اب مسیحیوں میں رائج ہیں ملاویں اور مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہی کہ قدیم نسخے باہم موافق اور اِس زمانہ کہ مروج نسخوں سے مطابق ہیں یعنی سب میں وہی گذارشات و تعلیمات و احکام و نصایح پائے جاتے ہیں مثلاً مسیح کا تولد اور اُسکے معجزات و تعلیمات اور اُسکی موت اُسکا قیام و عروج اور اُسکی ابنیت و الوہیت اور تعلیم تثلیث وغیرہ سب نسخوں میں اُسی مضمون و تفصیل پر مذکور و مسطور ہیں چنانچہ اِس راہ سے بھی ظاہر اور روشن ہی کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس کتابوں میں کبھی کچھہ تحریف نہیں ہوئی *

اوپر کا مطلب ثابت کرنے کے واسطے ایک اَوْر دلیل اُن معلموں اور دین کے خادموں کی کتابوں سے جو حواریوں کے بعد تھے حاصل ہوتی ہی اور یے مسیحیوں کے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے اور بہت سی کتابیں لکہیں کہ اُن میں سے اکثر اب تک مسیحیوں کے درمیان موجود ہیں اب اِس جگہہ ہم اُن میں سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اُنکے زمانوں کو بھی معین کرتے ہیں اِس طرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدی میں کلیمنس نامی اُسقف اور اِیکناثیوس اور یوسطینوس شہید اور ایرنیوس اور کلیمنس الکسندریہ اور ترطولیانوس نے کتنی کتابیں تصنیف کیں کہ اب تک اُن میں سے بعضی تمام اور بعضی کسی قدر موجود ہیں اور اِن معلموں میں سے بعض تو حواریوں کے شاگرد اور بعض حواریوں کے شاگردوں کے شاگرد تھے غرض کہ صعود مسیح کے نوّہ برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ ہجری کے چار یا پانچ سو برس پہلے اُنھوں نے یے کتابیں

لکھیں اور پھر سنہ مسیحی کی تیسری صدی میں یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس و کپریانوس نے بعضی کتابیں بنائیں جواب تک ہیں اور اِسی طرح یے اشخاص یعنی اپفریمیوس و ایفرم شامی و امبروشیوس و باسیلیوس و خریسوسطموس و ہیرونیموس و اگوستنیوس بھی جو مسیحی قوم میں بڑے مشہور معلم تھے سنہ ۳۰۰ و ۵۰۰ مسیحی میں یعنی سنہ ہجری سے ۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابیں بناکر چھوڑ گئے جو اب تک باقی ہیں اور وے سب کتابیں مسیحی دین کے بیان میں لکھی گئیں اور اکثر اُن میں سے نئے اور پرانے عہد کی کتابوں کی شرح و تفسیر پر شامل ہیں اور اِسی سبب پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کے بہتیرے مقام اُن میں لکھے ہیں اور مقدس کتابوں کے وے مقام جو اُن میں ہیں اگر ہم اُنکو کتب مقدسہ کے اُن نسخوں سے جو اب مسیحیوں میں رائج ہیں مقابلہ کریں تو وے سب آیتیں جنکا ذکر اُن معلموں نے اپنی کتابوں میں کیا ہی ٹھیک ویسے ہی ہیں جیسے اب مسیحیوں کے مروج نسخوں میں لکھی ہیں پس اِس سے بھی بالیقین معلوم ہوتا ہی کہ انجیل کسی وقت میں تحریف نہیں ہوئی اور اِس انجیل کے سوا جو اب مسیحیوں کے پاس ہی کوئی اَور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی ہی *

اور اگر کوئی یہہ دعویٰ کرے کہ جب کہ محمد کے وقت میں کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا تو اُن معلموں کی کتابوں کو بھی تحریف کر ڈالا سو اِسکے واسطے ہمارا یہہ جواب ہی کہ پہلے تو اِس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہیں محض دعویٰ ہی اور بس دوسرے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کرچکے ہیں کہ مسیحیوں کو کوئی سبب نہ تھا کہ محمد کے وقت میں پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کو تحریف کریں اِسی طرح اِن قدیم کتابوں کے تحریف کرنے کا بھی کوئی سبب نہ تھا تیسرے جس طرح محمد کے وقت میں کتب مقدسہ کے سارے نسخوں کا تحریف کرنا غیر ممکن تھا اِسی طرح یہہ دعویٰ بھی ہرگز واقع نہیں ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زماننا اُن سب

کتب دینیّه کي جو محمدیوں کے پاس هیں تحریف کرنا اور اُن مقاموں کا جن میں محمد کے واسطے اشارے هیں نکال ڈالنا غیر ممکن هی ایسے هي محمد کے وقت میں مسیحیوں کي بیشمار کتابوں کي تحریف بهي ممکن نه تهي *

قطع نظر اِن سب باتوں سے محمد کے مرنے کے بعد عمر خلیفه نے اُس وقت کے مسیحیوں کے کئي ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضه میں کرلیئے اُن میں سے شام کي ولایت میں قیصریه کا کتب خانه اور مصر میں اسکندریه کا کتب خانه تها اُن کتب خانوں میں کتب مقدسه کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحي معلموں کي کتابیں تهیں جیسا که اگلي تواریخ سے معلوم هوتا هی پس اِس صورت میں محمدیوں کو آسان تها که مقدس کتابوں کے قدیم نسخے اور قدیم معلموں کي کتابیں ظاهر کرکے تحریف کا دعویٰ ثابت کرتے حال آنکه اُن کتب خانوں کے چهین لینے کے بعد عمر نے اُنکے جلادینے کا حکم دیا اور اُس وقت کے اَور محمدیوں کا بهي یهه حال تها که جو پراني کتابیں پاتے تهے برباد کرتے سو اِس برباد کرنے میں یا تو پراني کتابوں کي قدر نهیں جانتے یا یهه سمجهتے تهے که اُنکا مضمون قرآن کے خلاف هونے پر گواهي دیتا هی اور یهي قدیم کتابوں کا برباد کرنا محمدیوں کي ایسي بیخبري کا باعث هوا هی که وے مسیحیوں کے اگلے حالات اور اَور قوموں کي کیفیت وحقیقت سے جو محمد کے پہلے تهے اتني خبر و آگاهي نهیں رکهتے که ایسے ایسے دعوي کرتے هیں مثل دعوي تحریف کتب مقدسه و غیر ذالک اور اِس لیئے که محمدي قدیم کتابوں اور مسیحیوں کي تاریخوں سے کچهه اطلاع نهیں رکهتے پهر اُنکے واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل هی اور سواے اِسکے محمدیوں نے اُن کتابوں کي بهي تلاش و جستجو اب تک نهیں کي جو فرنگستان کے مسیحیوں کے پاس هیں لیکن اِس زمانه کے محمدي اگر باپ دادوں کے تعصب کو کنارے رکهکر انصاف کي راه سے ایام گذشته کا عوض کیا چاهیں تو فرنگستان میں جاکر وهاں کے کتب خانوں کو دیکهیں که اُن میں کتب مقدسه کے وے

پرانے نسخے اور مسیحی معلموں کی وے کتابیں جو ہم نے ذکر کیں دیکھ سکتے ہیں اور اگر اُن کتابوں کی زبان سیکھہ لیں تو اُنکا پڑھنا بھی اُن پر آسان ہو جائیگا اور اُن کتب خانوں میں ایسی کتابیں بھی بہت پاوینگے جن میں یہے مطالب جو ہم نے اِس فصل میں لکھے مفصل و مشرح مذکور ہیں اور کتب سابق الذکر کے قدیم ہونے کی اسناد بھی ان میں بتفصیل بیان ہوئی ہی *

جس حال میں ہم دلیل لا چکے کہ مقدس کتابیں نہ محمد کے وقت میں اور نہ اُسکے بعد تحریف و تبدیل ہوئیں پس ہم نے محمدیوں کے دعوی کے خلاف ہونے کو بجواب شافی ثابت کردیا اور اب ہوسکتا تہا کہ ہم بے تامل اِس مطلب کو چھوڑکر دوسرے باب کے مطالب بیان کرتے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبہی کبہی قران کے معنی نہ سمجھنے سے یا تعصب و کج بحثی کی راہ سے کہتے ہیں کہ کتب مقدسہ محمد کے وقت سے پہلے تحریف ہوئی ہیں اور حال آنکہ ایسی بات قران کے بہی برخلاف ہی مگر اب ہم اس حجت کا بہی مختصر جواب دینگے اِس طرح سے اولاً مخفی نرہے کہ جوکچھہ ہم نے اب تک پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کے تحریف نہونے کی بابت ذکر کیا اِس حجت کے رد میں بہی جواب کافی ہی کیونکہ ہم ذکر کرچکے کہ مسیحیوں میں کتب مقدسہ اور قدیم معلموں کی کتابوں کے ایسے نسخے ابتک موجود ہیں جو محمد کے زمانے سے کچھہ مدت آگے اور بعضے اُن میں سے خود حواریوں کے زمانے کے نزدیک لکہے گئے اور یہہ بہی ہم نے اُنہیں جگہوں میں بیان کیا ہی کہ کتب مقدسہ کے وے قدیم نسخے اُن نسخوں سے جو اب مسیحیوں کے درمیان ہیں خوب ملتے ہیں پس صاف معلوم ہوگیا کہ کتب مقدسہ محمد سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تہیں جیسی اب ہیں دوسرے یہہ کہ اگلے مسیحیوں نے حواریوں کے وقت سے تین سو برس تک مسیح پر ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیوں اور بت‌پرستوں سے بہت ظلم اور دکہہ سہے چنانچہ اونکے

اُنسے دشمني رکھتے اور دکھہ دیتے اور اُنکا مال و متاع زبردستي سے چھین لیتے تھے اور اُن رنجوں اور مصیبتوں میں صرف ایک اِتني تسلي اُنکے لیئے باقي تھي کہ مسیح پر اعتقاد اور اُنجیل کے مضمون سے تسلي دلي اور خوشحالي روحاني اُنھیں حاصل تھي پھول کي خاطر خلش خار کے متحمل ہوتے اور خوش رھتے تھے لہذا اِس دنیا میں اُنکا بڑا خزانہ یہي انجیل تھي اور بس سو اِسي سبب اپني دولت و مال اور ھرچیز خوشي سے دیڈالتے تھے تا کہ اِس خزانہ کي نگھباني کریں یہاں تک کہ بعض اُنمیں سے اپنا قتل ہونا اُس سے بہتر سمجھتے تھے کہ بت پرست اُنکي انجیل کو جلا دیویں پس کیونکر ھوسکتا ھی کہ ایسے مسیحي اپني کتب مقدسہ کي تحریف و تبدیل پر راضي ھوئے ھوں اِس صورت میں ایسي حجت اور بحث درمیان میں لانا بڑي بے خبري اور کم عقلي ھی پس بالیقین معلوم ھوتا ھي کہ محمد سے پہلے بلکہ حواریوں کے زمانے تک بھي کبھي مسیحیوں کي مقدس کتابوں کے تحریف ھونے کا اتفاق نہیں ھوا اور پرانے اور نئے عہد کي کتابیں جیسي اصل میں تھیں اب تک ویسي ھي ھیں *

خلاصہ بعضے شخصوں کے اِس قول پر بھي ھم متوجہ ھوکر تحقیق کرتے ھیں کہ گویا یہودیوں نے مسیح کے وقت میں دشمني کے سبب اُن مقاموں کو جن میں مسیح کا اشارہ تھا پرانے عہد کي کتابوں سے نکال ڈالا اِسکا جواب یہہ ھی کہ جس طرح محمدیوں کا وہ اگلا دعویٰ بے دلیل تھا اِسي طرح یہہ دعویٰ بھي ثابت نہیں ھوا بلکہ صرف ایک خیال ھی بے بنیاد کیونکہ اگر یہودي مسیح کي خبریں اپني مقدس کتابوں سے نکالتے تو پہلے اُن آیتوں کو نکالتے جو صریح اور صاف گواھي دیتي ھیں کہ مسیح جسکا وعدہ یہودیوں کو دیا تھا یسوع ھی مثلاً اشعیا کي ۷ فصل کي ۱۴ آیت اور اُسي کتاب کي تمام ۵۳ فصل اور دانیال کي ۹ فصل کي ۲۴ آیت سے ۲۷ تک اور موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۴۹ فصل کي ۹ آیت سے ۱۲ تک اور میکا کي ۵ فصل کي ۱ و ۲ آیت اور زکریا کي ۱۲ فصل کي ۱۰ آیت اور

۲۲ زبور کي ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ آيت * سواے اِسکے درحاليکہ خدا نے يہوديوں کو
تاکيد کے ساتھہ فرمايا تھا کہ اپني کتابوں ميں کچھہ کمي بيشي نکريں جيسا
کہ موسیٰ کي ۵ کتاب کي ۱۲ فصل کي ۳۲ آيت ميں لکھا هی پس اِس
حکم کے بموجب يہودي کتب مقدسہ کي محافظت پر ايسے متوجہ هوئے
هيں کہ اُنھوں نے پرانے عہد کي هرايک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن
کر جمع کيئے هيں کہ مبادا ايک لفظ يا ايک حرف کم و بيش هوجاے اور
اگر پرانے عہد کي کتابوں کے وے نسخے جو مسيحيوں کے پاس موجود هيں اُن
نسخوں سے جو يہوديوں ميں رائج هيں مقابلہ کيئے جائيں تو ثابت هوتا
هي کہ بلا کم و بيش ٹھيک ٹھيک آپس ميں موافق هيں * پھر پہلے
مسيحي اکثر يہودي تھے پس اگر يہود کے معلم مسيح کے زمانے ميں يا اُس
سے پہلے پرانے عہد کي مقدس کتابوں کو تحريف کرتے تو وے البتہ اِس
بات سے آگاہ هوکر مسيحي هونے کے بعد اُسکو ظاهر کرتے حال آنکہ مسيحيوں
کي کتابوں ميں کچھہ خبر نہيں هی کہ يہوديوں نے مقدس کتابوں کي ان
پيشين گوئيوں کو جو مسيح کي طرف اشارہ تھيں نکال ڈالا هو هاں مگر
مسيحي دين کے پہلے معلم فقط يہي سچا دعوي کرتے هيں کہ يہوديوں نے
اُن آيات کو جن ميں يسوع مسيح کا اشارہ هی نالايق اور نامناسب طور
پر تفسير اور خلاف بيان کيا هی سچ هی کہ جستين نے جو قدماي مسيحيوں
ميں سے تھا دعوي کيا تھا کہ يہوديوں نے توريت کي بعضے آيات تحريف
کي هيں ليکن اُسنے سہو کيا وہ عبراني زبان سے واقف نہ تھا پس جب
اُسنے دريافت کيا کہ توريت کا يوناني ترجمہ کہ اُسکے پاس تھا اُس عبراني
نسخہ سے جو يہود کے پاس موجود هی سب باتوں ميں نہيں ملتا لہذا اُسنے
گمان کيا کہ يہوديوں نے اپنے نسخہ کو تبديل و تحريف کيا مگر حقيقت
حال يہہ هی کہ يوناني ترجمہ بعضے مقاموں ميں غلط هی نہ توريت کے
عبراني نسخہ * اور مسيح يا حواريوں نے بھي کسي جگہہ کوئي بات نہيں
کہي کہ يہوديوں نے اپني مقدس کتابيں تحريف کي هوں بلکہ اُسکے برعکس

گواهي دي هي که عهد عتیق کي مقدس کتابیں سب کي سب خدا کا کلام هیں اور اُسکے پڑهنے اور مطالعه کرنے کا حکم دیا هي اِس طرح پر که مسیح نے یوحنا کي ٥ فصل کي ٣٩ آیت میں فرمایا هي که * کتابوں میں ڈهونڈهو کیونکه تم گمان کرتے هو که اُن میں تمهارے لیئے همیشه کي زندگي هي اور یے وهي هیں جو میرے لیئے گواهي دیتي هیں * اور دوسرے تیموتیوس کي ٣ فصل کي ١٦ آیت میں لکها هي * که ساري کتاب (یعني عهد عتیق کي ساري کتاب) الهام سے هي اور تعلیم اور الزام اور سُدهارنے اور راستبازي میں تربیت کے واسطے فائده مند هي * اور متي کي ٥ فصل کي ١٧ و ١٨ آیتوں میں مسیح نے یهودیوں سے کها * که یهه خیال مت کرو که میں توریت یا نبیوں کي کتابیں منسوخ کرنے آیا میں منسوخ کرنے نهیں بلکه پوري کرنے آیا کیونکه میں تم سے سچ کهتا هوں که جب تک آسمان اور زمین ٹل نه جاے ایک نقطه یا ایک شوشه توریت کا هرگز نه مٹیگا جب تک سب کچهه پورا نهو * پهر جیسا که یوحنا کي ٥ فصل کي ۴٦ و ۴٧ آیتوں میں لکها هي اُن سے فرمایا * که اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجهه پر بهي ایمان لاتے اِس لیئے که اُسنے میرے حق میں لکها هي لیکن جب تم اُسکے لکهے هوئے پر ایمان نهیں لاتے تو میري باتوں کو کیونکر یقین کروگے * اور متي کي ٢٢ فصل کي ٣١ و ٣٢ آیتوں میں کها هي * که مُردوں کے جي اُٹهنے کي بابت خدا نے جو تمهیں فرمایا کیا وه تم نے نهیں پڑها که میں ابیرهام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا هوں خدا مُردوں کا نهیں بلکه زندوں کا خدا هي * پهر یوحنا کے ١٠ باب کي ٣٥ آیت میں یهودیوں کي نسبت فرمایا * که اُنکے پاس خدا کا کلام آیا * اور لوقا کے ٢۴ باب کي ٢٥ آیت سے ٢٧ تک اپنے شاگردوں سے کها که * اى نادانو اور نبیوں کي ساري باتوں کے ماننے میں سست مزاجو کیا ضرور نه تها که مسیح دکهه اُٹهاوے اور اپنے جلال میں داخل هو اور موسیٰ اور سب نبیوں کي وے باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں هیں شروع سے اُنکے لیئے بیان

کہیں * اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتوں میں مرقوم ہی کہ مسیح نے ایک تمثیل میں فرمایا * کہ ابراھیم نے اُس سے (یعنی دولت مند سے) کہا کہ اُنکے پاس موسیٰ اور نبی ھیں چاھیئے کہ وے اُنکی سنیں پھر فرمایا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنینگے تو اگر مُردوں میں سے کوئی اُٹھے اُسکی نہ مانینگے * پس اِن آیتوں میں مسیح نے کھلا کھلی اقرار کیا اور گواھی دی کہ پرانے عہد کی کتابیں جو اُن دنوں یہودیوں میں مستعمل تھیں حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ھیں اگر یہودی اُن میں کچھہ دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کرکے تحریف کی ھوئی آیتیں سب بتا دیتا اور اُنھیں صحیح بھی کر دیتا * اور اِس بات سے یہہ بھی نکلتا ھی کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل میں قید ھوئے اُس وقت بھی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رھی ھیں کیونکہ ھرگز نہیں ھوسکتا کہ ایسا ھوا ھو اور مسیح نے اُس امر کی حقیقت بیان نہ کرکے چھوتھی جامی بھری ھو الحاصل کتب عہد عتیق کی صحت اور حقیت کے لیئے مسیح کی گواھی ایک بڑی دلیل ھی اِس صورت میں ادعاء مذکورہ کی کچھہ بھی اصل نہیں اور خوب یقین ھی کہ یہودیوں نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح کے عہد میں تغییر و تبدیل کیا نہ بابل میں قید ھونے کے زمانہ میں بلکہ اب تک ویسی ھی ھیں جیسی خدا کے ھاں سے پیغمبروں کی معرفت اُنھیں ملی تھیں *

پوشیدہ نرھے کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بڑی جد و جہد کی ھی تاکہ خواہ نخواہ کتب عہد عتیق و جدید کا تحریف ھونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض کہ اِس بات پر بعبارت طول طویل اپنی کتاب میں اُسنے پیش کیئے ھیں اُن سب کا خلاصہ بارہ دلیل میں ۴۲۷ صفحہ سے ۴۴۰ تک لکھا ھی مگر تعجب یہہ ھی کہ اُن بارہ دلیلوں میں جنھیں مصنف نے نہایت معتبر جانا اور جا بجا اُن پر رجوع کیا ھی صرف ایک ھی دلیل بجا اور مطلب کے موافق و مناسب ھی باقی کوئی دلیل کتب مقدسہ

کي تحریف سے علاقہ نہیں رکہتي چہ جاکہ مثبت تحریف ہو اِس تفصیل سے کہ پہلي اور دوسري اور تیسري اور پانچویں دلیل میں تو وهي ایک اعتراض پیش کیا هی یعني بیبل نري کلام الله نہیں هی بلکہ اُسمیں اوروں کا کلام بهي جا بجا داخل هی اور ساتویں اور آٹهویں اور نویں اور دسویں دلیل میں پهر اِسي مطلب کا ذکر کیا هی صرف اِتنا فرق هی کہ توریت و انجیل کي بعضي آیتوں کو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے موافق بنالیا پس یے آٹهہ دلیلیں صرف اِسي ایک بات پر رجوع کرتي هیں کہ بیبل میں غیروں کا کلام ملکر اُسمیں خرابیاں پڑگئي هیں اور بہت جگہہ یہہ بهي کہا هی کہ یے خرابیاں ابتدا سے بلکہ ان کتابوں کي تالیف کے وقت سے پڑي هیں جیسا کہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۳۵ و ۴۵۹ وغیرہ صفحوں میں اِسي قسم کي باتیں لکهي هیں سو بالفرض اگر مصنف کا دعوی درست بهي هو تب بهي اُس سے یہہ ثابت نہوگا کہ کتب مقدسہ میں تحریف واقع هوئي بلکہ یہہ پایا جائیگا کہ وے کتب کلام الهي نہیں هیں مگر شخص محمدي توریت و انجیل کے کلام الله هونے سے منکر نہیں هوسکتا هی اور تحریف صرف اُس وقت ثابت هوگي جب معتبر دلیلوں سے مدلل و مبین هوجاے کہ اب کي کتابیں اگلي کتابوں کے موافق و مطابق نہیں هیں حال آنکہ اِس بات کے اثبات میں اُن دلیلوں کے درمیان ایک حرف بهي نہیں هی امرواقعي تو یوں هی کہ کتب مقدسہ هر وقت ایسي هي تهیں جیسی اب هیں اور مصنف نے بهي انجان اِس بات کي گواهي دي هی چنانچہ اُس نے مواقع مذکورہ میں اقرار کیا هی کہ وهي خرابیاں جن کو اُس نے دلیل تحریف بنایا هی ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے هوئي هیں لیکن وے کتابیں اگر ابتدا سے ایسي هی تهیں جیسي اب هیں تو ظاهر هی کہ تحریف و تبدیل نہیں هوئیں اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل هوا هی تو یہہ وهي بات هی کہ توریت و انجیل کلام الله نہیں حال آنکہ محمدي اِتنا نہیں کہہ سکتے *

چوتھي دلیل میں کہا ھی کہ انجیل کي روایتوں میں اختلاف ھی اور گیارھویں دلیل میں کہا ھی کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیوں میں کیئے ھیں مطابق نہیں ھیں لیکن اِسّے بھي ثابت نہیں ھوتا کہ کتب مقدسہ میں تحریف و تبدیل ھوئي ھی اگر انجیل کي روایتوں میں في الحقیقت اختلاف معنوي نکلتا تو اِسّے یہہ ثابت ھوتا کہ انجیل حق اور خدا کي طرف سے نہیں ھی نہ یہہ کہ تحریف ھوئي اور اُن اختلافوں سے جو ترجموں میں واقع ھوئے ھیں صرف مترجمین کا سہو معلوم ھوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخوں میں اختلاف پڑگیا ھو تحریف جیسا کہ مذکور ھوا صرف اُس حالت میں ثابت ھوگي کہ اصل نسخہ یوناني و عبراني کے درمیان اختلاف معنوي ھو اور بارھویں دلیل میں مصنف نے محمد کے قول کو تحریف کي دلیل بنایا ھی لیکن اوروں کے نزدیک محمد کا قول دلیل نہوگا جبتک کہ اُسکي رسالت معتبر اور صحیح دلیلوں سے ثابت نہولے پس یہہ دلیل بھي بیجا اور بے مطلب ھی *

باقي رھي چھٹي دلیل سو ایک وھي مطلب کے موافق ومطابق ھی اور وہ یہہ ھی کہ سرگیس ھاروني نے جو مسیحي معلموں میں سے تہا اور جس نے پوپ اُربانوس ثامن کے زمانہ میں بیبل کے عربي ترجمہ کو صحیح کیا دیباچہ میں کہا ھی کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے اصل نسخہ عبراني و یوناني میں ایک تہوڑا سا خلل پڑگیا ھی چنانچہ معلم مذکور کا قول کتاب استفسار کے ٧٣ صفحہ میں نقل ھوا ھی * * کہ من سہو الکاتبین في اصل العبراني و الیوناني نقص یسیر او غلط صغیر الخ * * یعني کاتبوں کے سہو سے اصل کتاب عبراني ویوناني میں تہوڑا سا نقصان اور غلطیاں تہوڑي سي ھیں * اب اگرچہ مصنف مذکور نے مبالغہ کي راہ سے تہوڑے سے خلل کو بہت سا بیان کیا اور کج فہمي سے اُسکو فساد وتحریف کي دلیل بنایا اور ٧١ صفحہ میں کہا ھی کہ ھرگاہ حمایت کرنیوالا اُس کتاب کا تہوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار کرتا ھی تو واقع میں نہ معلوم کتنا تہا جسکو

وہ تہوڑا لکہتا هی اور بعضے محمدي نے جو انگریزي دان هیں هماري کتب اسناد میں سہو کاتبوں کے باب میں یہہ بات پاکر کہ قدیم نسخوں کے مقابلہ کرنے سے کئي هزار سہو کاتب اور اختلاف نقل پائے گیئے پس اُنہوں نے بہي اُسي دعوی کو کرکے کہا کہ اِس سے ثابت هوتا هی کہ انجیل تحریف و تبدیل هوئي هی مگر ظاهر هی کہ اِس سے بہي تحریف و تبدیل ثابت نہوگي کیونکہ هر عارف و منصف کو معلوم و یقین هی کہ کاتبوں کے سہو سے کتاب کي تحریف و تبدیل ثابت نہیں هوتي سہو کاتب تو قران کے نسخوں میں بہي پایا جاتا هی لیکن اِس سبب سے کوئي یہہ نہ کہیگا کہ قران تحریف پاگیا پوشیدہ نرهے کہ اِس زمانہ کے مسیحي معلموں نے هزار طرح سے محنت کرکے قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو اب تک موجود رهتے آئے جمع کرکے بڑي دقت سے مقابلہ کیا تاکہ معلوم هو جاے کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب میں خلل پہنچا هی کہ نہیں سو اِس مقابلہ سے ظاهر و ثابت هو گیا کہ اگرچہ تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ میں جو حواریوں کے عہد سے کتب مقدسہ کے چہپنے وقت تک منقضي هوا کاتبوں کا سہو از قسم تبدیل اعراب و حروف کے اور بعضي جگہہ الفاظ کا بہي مقدم و موخر هو جانا بہت سا وقوع میں آیا پہر سب نسخے مطالب و مضمون میں موافق و مطابق هیں چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح میں مطابق اور یکسان هیں پس اِس تحقیقات سے بہي ثابت هوا کہ نئے اور پرانے عہد کي کتب مقدسہ نے کسي وقت تحریف و تبدیل نہیں پائي اب تک وهي هیں جو قدیم سے تہیں اور ظاهر هی کہ کتاب کي تحریف صرف اُس وقت ثابت هوئي هی کہ اُس کتاب کے معتبر اور مشہور نسخوں میں اختلاف پایا جاے چنانچہ قدیم نسخے کچہہ اَور هوں اور ابکے مروج نسخے کچہہ اَور جیسا کہ بالفرض اگر کوئي کہے کہ درصورتي کہ قران میں سہو کاتب پایا جاتا هی اور بعض اعراب و حروف و الفاظ کي قراءت میں

اختلاف هی مثلا سورهٔ یوسف کے اوائل قران کے بعضے نسخوں میں یرتع و یلعب کي جگہه لفظ مرتع و ملعب پایا گیا اور ایسے هي سورة النجم کے وسط میں بعض قران میں صواف کي جگہه لفظ صوافن واقع هی اور سورة الفرقان کے وسط میں لفظ بشرا کي جگہه نشرا هی اور سورهٔ قٓ کے آخر بعض قران میں توعدون کي جگہه یوعدون پایا جاتا هی اور سورهٔ تکویر کے آخر بعض قران میں یضنین کي جگہه بضنین ملتا هی خلاصه قران کے دو نسخوں معه تفسیر کے مقابله کرنے سے معلوم هوا که سورهٔ یوسف سے سورهٔ تکویر تک ۳۳ لفظ هیں جنمیں حروف کا ایسا هي اختلاف پڑگیا هی جیسا مذکور هوا اور بیضاوي نے اپني کتاب تفسیر میں سورة بني اسرائیل کے بیان میں ۲۹ اور سورة الکهف کے بیان میں ۱۹ اختلاف قرأت کے مذکور و مسطور کیئے هیں اور جاننا چاهئے که یے دو سورة بڑے سوروں میں سے نہیں هیں پس شک نہیں هی که اگر سب سورتوں کي قرأت جمع کرکے گنے جاویں تو کئي هزار سے کمتي نہونگے اور ان قرأتوں میں اختلاف واقع هی نه صرف اعراب و حروف میں بلکه الفاظ اور جملوں میں بهي مثلاً بیضاوي نے سورة الکهف میں اِن الفاظ کي جگہه که * * کلتا الجنتین اتت اکلها * اِس قرأت کو ذکر کیا هی که * * کل الجنتین آتي اکله * پهر اُسي سورة کے اَور مقام میں اِن الفاظ کي جگہه که * * لکنا هو الله ربي * اِس قرأت کو مسطور کیا هی که * * لکن هو الله ربي و لکن انا لا اله الا هو ربي فقط اور شک نہیں اگر قران کے سو دو سو نسخے دیار قریبه و بعیدہ سے جمع کرکے اول سے آخر تک مقابله کیئے جائیں تو کاتبوں کي صدها غلطیاں نکلینگي ماوراے ان مشہور اختلافوں کي جو اعراب میں هیں پس اگر کوئي کہے که اِس سے ثابت هوتا هی که قران میں تحریف و تبدیل هوئي هی تو کیا محمدي نکہینگے که درحالیکه باوجود اختلاف مذکورہ کے سب قران احکام و مطالب میں باهم موافق و مطابق هیں تو تیرا یہه اعتراض بیجا و بے بنیاد هی پس جب تک که محمدي لوگ

ایک ایسا قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصایح وغیرہ میں اب کي مروج کتب مقدسہ کے ماوراے ہو پیش نہ کریں مسیحیوں کا جواب بھي اُنکے سارے اعتراضوں پر جو وے بیبل کي تحریف کي بابت کرتے ہیں وھي اُنکا سا جواب ہوگا * اور اگر کوئي شخص تعصب کي راہ سے ویسا کہے جیسا کہ مصنف کتاب استفسار نے ۴۴۹ و ۴۵۹ وغیرہ صفحوں میں کہا ھی کہ محال ھی کہ مسیحیوں میں ایسي کتاب اور ایسے قدیم نسخے جنکا ذکر ہوا اب تک موجود ہوں تو ایسي بات کا یہہ جواب ھی کہ فرنگستان میں جاکر مذکورہ کتب خانوں کي سیر کرے تا اُن کتابوں کو اپني آنکھوں دیکھہ لے اور اگر ضروري علم اور بولیاں سیکھہ لے تو اُن کتب خانوں میں وے کتابیں بھي اُسے ملینگي جن میں وے اسناد بیان ہوئي ہیں جنسے ثابت ہوتا ھی کہ وے قدیم کتابیں اُسي اگلے زمانے میں لکھي گئي ہیں اور اگر یہہ بات اُسے منظور نہو تو واقف کاروں کي بات مانے اور بیجا گفتگو نہ کرے *

وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کي خرابیوں کي بابت بارہ دلیل کے ضمن میں اور اپني کتاب کے اوٗر مقاموں میں بھي کہا اور ادعا کیا ھی سو اِس قسم کے سارے اعتراضوں کے لیئے مسیح کي گواھي ایک کافي جواب ھی جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہوني کي بابت انجیل میں مندرج ھی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کي صحت و حقیت پر گواھي دي ھی تو ظاہر و ثابت ہوگیا کہ وے خرابیاں جو مصنف موصوف نے ذکر کي ہیں توریت میں نہیں پائي جاتیں بلکہ محض اُسکي فہم میں ہیں اور بس ایسا کہ اسنے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر و بیان کیا ھی اور اسي طرح مصنف نے انجیل کي اُن آیتوں کو بھي جنھیں اپني دلیل بنایا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ھی چنانچہ کتاب حل الاشکال میں کہ کتاب استفسار کا جواب ھی بتفصیل مسطور و مذکور ھی اب اِس جگہہ اِتني ھي بات

پر کفایت کرینگے کہ انجیل کي آیتوں اور روایتوں میں اختلاف معنوي نہیں هی جیسا کہ کتاب مذکور میں مفصل لکہا گیا اور انجیل و توریت میں کسي جگہہ نہیں کہا کہ توریت میں یا انجیل میں تغیر و تبدیل یا دخل و تصرف کیا هي بلکہ صرف یہہ کہا هی کہ یہود و نصاریٰ کے جہوتہے معلموں نے توریت و انجیل کی تعلیم میں دخل و تصرف کرکے اُنکے احکام و تعلیم کو خلاف بیان کیا اور بعضي دفعہ فریب کي راہ سے الہام و نبوت کا بہي دعویٰ کیا لہذا اِن آیتوں سے بہي مصنف کا مطلب حاصل نہیں هوتا *

اور وہ جو مصنف نے بیبل کے ترجموں کو اپنے مطلب کے لیئے دلیل تہہراکر کہا هی کہ درحالیکہ ترجمے باهم متفق نہیں هیں تو اِسّے ثابت هوتا هی کہ اصل نسخوں میں بہي اختلاف واقع هوا هی سو اُسکا جواب یہہ هی کہ اولاً ظاهر هی کہ ترجموں میں تہوڑا بہت فرق هوگا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا هوگا جیسا کہ قران کے فارسي اور اردو ترجموں میں بہي فرق هی اگرچہ قران کے ترجمے صرف تحت اللفظ هیں مگر باوجود اِس فرق کے پہر ابواب اور بیبل کا اصل مطلب سب ترجموں میں وهي هی ثانیاً اگر بالفرض کسي مترجم نے خلاف ترجمہ کیا هو تو اِسّے اصل کو کیا نقصان هوگا دیکہو اگر محمدي علماء میں سے کوئي قران کا ترجمہ کرے یا قران کے دو ترجموں میں اختلاف ظاهري واقع هو اور مسیحیوں میں سے کوئي کہے کہ اس بات سے قران میں تحریف ثابت هوتي هی تو کیا محمدي نہ کہینگے کہ جس حالت میں عربي نسخے سب مطابق هیں تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب هی اور جب تک تو اصل زبان نہ سیکہہ لے ترجمہ کے باب میں کچہہ مت بول پس یہي جواب همارا بہي جواب هی الحاصل یہہ دعوي بہي مصنف کے مطلب کو مفید نہوگا *

اور نبي کے حق میں همارا اعتقاد یہہ هی کہ نبي و حواري اگرچہ اَور

امور میں قابل سہو و نسیان ہوتے ہیں لیکن پیغام کي تبلیغ و تحریر میں
معصوم ہیں اِس جہت سے انبیا و حواریوں کا لکھا سہو و نسیان سے مبرا
ہی اگر اُنکي کتاب میں کسي کو کہیں اختلاف یا محال عقل معلوم دے
تو یہہ اُسکي عقل و فہم کے نقص کي دلیل ہی نہ کلام کے نقص کي کیونکہ
عقل تو کتاب کي محکوم ہی حاکم نہیں ہی اور پرانے اور نئے عہد کي سب
کتابیں از راہ الہام انبیا و حواریوں کي معرفت لکھي گئي ہیں انجیل کے
اِن تین باب کے سوا یعني مرقس اور لوقا اور اعمال کي کتاب جو مرقس
اور لوقا حواریوں کے شاگردوں کي معرفت بموجب حکم و امداد پطرس
و پولس حواري کے مرقوم ہوئي ہیں اور اِس سبب سے یے بهي کتب
الہامي ہیں اور اگرچہ پرانے عہد کي بعضي کتاب کے لکھنےوالے کا نام معلوم
نہیں ہي لیکن مسیح کي گواهي سے اور اُن دلائل سے بهي جو کتب اسناد
میں لکھے ہیں معلوم و یقین ہوتا ہی کہ وے کتب بهي الہام کي راہ سے
اگلے نبیوں میں سے کسي کے وسیلہ سے لکھي گئی ہیں اور حق و صحیح
ہیں جاننا چاهیئے کہ سب نبیوں کا نام بهي نہیں لکھا گیا چہ جائے کہ
سب کا کام اور احوال بیان ہوا ہو * اور انبیا و حواریوں نے بعض قول کو
قال اللہ کے تحت میں داخل کیا ہی اور بعض کو غائب کے صیغہ سے
لئیا ہی اور بعض وحي اور رویا کي راہ سے اور بعض نصیحت و تعلیم کے
طور پر مرقوم کیا ہی اور بعض کو گذارشات کي طرح پر جو اُنہوں نے آپ
دیکھا یا اوروں سے سنا اور گذارشات کي نسبت الہام کي راہ سے اُنہیں
معلوم ہو گیا ہی کہ کون سي گذارش کتاب میں داخل کریں اور حق و
باطل میں فرق کریں اور مضمون و عبارت کو کس ترتیب سے لکھیں پس
اِس مضمون سے گذارشات و روایات بهي کلام الهي ہیں خلاصہ ہم مسیحي
لوگوں کا اعتقاد نبي اور الہام کے حق میں یہي ہی جو بیان ہوا *

اور اگر تو سوال کرے کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ محمد اور اُسکے تابعدار
ایسے جهوٹهے دعوي میں پڑے ہوں کہ گویا پرانے اور نئے عہد کي مقدس

کتابیں منسوخ و تحریف هو گئي هیں اور ایسے دعوي کا سبب کیا هوگا تو اِسکا جواب یہه هي که ایسا دعوي کرنا اُنکو ضرور تھا کیونکه اگر نه کرتے تو البته محمد کي باتوں سے صاف خلاف ظاهر هوتا اِس لیئے که وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تھا که پرانے اور نئے عہد کي کتابیں خدا کي جانب سے هیں اور دوسري طرف سے اُن کتابوں کي تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اِس صورت میں تدبیر صرف اِسي میں ٹھہري که یہه دعوي درمیان میں لاوے که نئے اور پرانے عہد کي کتابیں تحریف اور قران کے ظاهر هونے سے منسوخ هو گئي هیں اور یہي سبب هي که وے کتابیں قران سے موافقت نہیں رکھتیں تاکه اِس طریق سے اپنے تئیں ظاهري خلاف سے چھوڑاوے اور اپنے کلام کو حق ٹھہراوے اور اِس دعوي کو قوت دینا محمد اور اُسکے تابعداروں کو اِتنا مشکل نه تھا کیونکه عرب کے بت‌پرست مسیحیوں اور یہودیوں کي کتابوں سے بےخبر تھے اور هرچند که شروع میں جیسا که قران سے بھي ثابت هوتا هي مسیحي اور یہودي محمد کي دعوت کے جواب میں بہت گفتگو کرتے تھے لیکن جب که بہت سے لوگ اُسکے مطیع هو گئے اور بزور شمشیر قوت پائي پھر کسي کو مقابله میں گفتگو کي طاقت نرهي پس محمد کا دعوي مشہور و منتشر هو گیا مگر ظاهر هي که حقیقت کا ثابت کرنا مار اور زور سے نہیں هو سکتا *

غرضکه اِس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیوں کے دعوي کے جواب میں هوچکا اگر هم مختصر طور پر پھر اُنکو بیان کریں تو اِنہیں دلیلوں سے صاف ثابت و ظاهر هي که محمدیوں کے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد هیں بلکه یقین کلي هي که پرانے اور نئے عہد کي کتابیں نه محمد کے وقت میں نه اُس سے پہلے نه پیچھے یعني کسي وقت میں نه تحریف و تبدیل اور نه کبھي منسوخ هوئیں اور نہونگي کیونکه آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا کلام نہیں ٹلیگا پس وہ محمدي شخص جو حقیقت کا طالب هي اِن مقدس کتابوں میں خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف

کلام پائیگا جسکے حکم و امر سارے لوگوں سے اور خود اُس سے بھی نسبت رکھتے ھیں ھاں صاف دل محمدي شخص کو لازم ھی که اِس الھامي کلام کي تعلیمیں حاصل کرنے میں کوشش کرے نھیں تو جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اُسکے حکموں پر عمل کرنے میں سستي اور غفلت کریگا خدا کے غضب میں پڑیگا اِس لیئے ھم نے صاف دل محمدیوں کي رھنمائي کو دوسرے باب کے لکھنے پر توجه کي اُس میں انجیل اور پرانے عھد کي عمدہ تعلیموں کو مختصر طور پر بیان کرکے ثبوت پھنچائینگے که مقدس کتابیں اُن شرطوں کو جنھیں ھم نے الھام الھي کي پھچان کے واسطے شروع رساله میں لکھا ھی پورا کرتي اور آدمي کي روح کي خواھش و تقاضا حاصل کرکے اُسے حقیقي نیکبختي کو پھنچاتي ھیں چنانچه اِن باتوں سے ھر طرح معلوم و ثابت ھوتا ھی که انجیل اور پرانے عھد کي کتابیں خدا کا کلام ھیں *

---

## دوسرا باب

### انجیل اور پرانے عھد کي تعلیموں کے ظاھر اور بیان کرنے پر شامل ھی

اور اِس باب میں سات فصل ھیں پھلي فصل میں خدا کي صفتیں اور اِرادے جو آدمي کي نسبت رکھتا ھی بیان کرینگے دوسري فصل میں ظاھر کرینگے که انسان ابتدا میں کس حال پر تھا اور اب کس حال میں ھی اور نیکي و پاکي میں اُسے کس حال پر پھنچنا چاھیئے تیسري فصل میں اُس نجات کو جو مسیح کے وسیلے سے حاصل ھوئي ھی بیان کرینگے

چوتھي فصل میں ظاهر کرینگے که آدمي کیونکر نجات کے فیض کو پہنچ سکتا هي پانچویں فصل میں سچے مسیحي کے چال چلن بیان کرینگے چھٹي فصل میں اُن دلیلوں کو ذکر کرینگے جن سے ثابت هوتا هي که انجیل اور پرانے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں اور ساتویں فصل میں بیان کرینگے که انجیل کا پھیلنا اور مشهور هونا کس طرح پر هوا اِن فصلوں کے بیان سے پہلے مسیحیوں کي مقدس کتابوں کي کیفیت بیان کرتے هیں اِس طرح که مقدس کتابیں جنکا هم نے پہلے باب میں ذکر کیا اور مسیحي اُنهیں معرفت الهي کا سرچشمه جانکر اپني تعلیمیں اُن سے حاصل کرتے هیں دو قسم پر هیں پرانے عهد کي اور نئے عهد کي پرانے عهد کي کتابوں میں وے الهامي باتیں هیں جنکو خدا نے مسیح کے ظاهر هونے سے پہلے اپنے پیغمبروں کے وسیلے بني اسرائیل سے بیان فرمایا تها اور نئے عهد کي کتابوں میں یعني انجیل میں وے باتیں هیں جو مسیح نے اپنے حواریوں کے وسیلے سے بتائي هیں * پرانے عهد کي پہلي کتابیں موسیٰ کي پانچ کتابیں هیں جنکو خدا کے الهام و حکم سے موسیٰ نے لکھا اور وے کتابیں اِن مطلبوں کو بیان کرتي هیں که عالم اور آدم کي پیدایش کیونکر هوئي اور آدم خدا سے کس طرح پھر گیا اور اِس پھر جانے کے سبب کیسي سزا کے لائق هوا اور کیونکر اُسے آنیوالے نجات دهنده کا وعده ملا اور آدمزاد کیونکر روز بروز خدا سے جدا هوکر گناه کے دریا میں اِس قدر ڈوبے که خدا نے اُنکے گناهوں کي کثرت کے سبب دنیا کے پیدا هونے کے ١٦٥٦ برس بعد یعني مسیح کے ظهور سے ٢٣٤٨ برس پہلے تمام روے زمین کو پاني کے طوفان سے هلاک کردیا اور اُس خوفناک بھنور سے فقط نوح اِس لیئے که وه ایک راستباز اور دیندار آدمي تها اپنے خاندان سمیت بچ گیا تاکه انسان کے نئے سلسله کا باپ هووے اور جب که یهه نیا سلسله بهي خدا سے دور هوکر گناه و بت‌پرستي میں ڈوب گیا تو خدا نے مسیح کے ٢٠٠٠ برس پہلے ابراهیم اور اُسکي نسل سے اسحاق و یعقوب کو چنا تاکه اپنے تئیں

ایک خاص طرح سے اُن پر اور اُنکي نسل پر ظاهر و بیان کرے اور اپني
سچي پہچان اُنهیں دیوے اور زیادہ کرے کہ اِن وسیلوں سے بني اسرائیل
بت‌پرستوں کي روشني هوں تا وقتي کہ آفتاب معرفت الهي بني اسرائیل
سے ساري قوموں پر طلوع هو جاے اِسي سبب سے خدا نے ابراهیم و اسحاق
و یعقوب سے وعدہ کیا کہ وہ بڑا نجات دینیوالا جس سے تمام عالم کي
گروهیں برکت پاوینگي تمهاري نسل سے ظاهر هوگا اور یہہ وعدہ بهي اُن
سے کیا کہ کنعان کي ولایت جہاں وے مسافر تهے اُنکي اور اُنکي نسل کي
هوگي اِسي واسطے خدا ابراهیم اور اسحاق و یعقوب کي نسل یعني بني
اسرائیل پر اِس قدر متوجہ هوا کہ اُنکو یوسف کے وقت میں جسکا حال
اُن کتابوں میں لکها هي کنعان سے مصر میں لایا اور یوسف کے مرنے کے
بعد جب مصر کے پادشاہ بني اسرائیل پر ظلم و سختي کرنے لگے تو خدا
نے مسیح سے ایک هزار پانسو برس پہلے موسي کو بني اسرائیل میں بهیجا
تاکہ بڑے بڑے معجزے کرکے اُنهیں فرعون کے ظلم سے چهوڑاوے اور فرعون
کے ظلم سے چهوٹنے کے بعد خدا نے کوہ طور پر اپنا جلال و قدرت بني اسرائیل
کو دکهاکے اپنے حکم اور فرمان اُن سے بیان کیئے اور عبادت کے قاعدے
بهي اُنمیں ٹهہرا دیئے تاکہ بني اسرائیل اُنکے سبب ساري قوموں سے
ممتاز و جدا هوکر اور خداوند کي خاص برکت و سعادت سے توفیق پاکر
اُسکي خاص قوم هوں اور آیندہ نجات دینیوالے کے قبول کرنے پر مستعد
و تیار رهیں اور اِسي عجیب طور سے چالیس برس کے عرصہ میں جب
وے عرب کے بیابان میں پهرتے تهے خدا نے اُس فرقہ کے ساتهہ ایسا سلوک
کیا اور اُنکي ایسي نگهباني فرمائي کہ بت‌پرستوں نے بهي نهایت تعجب
اور حیراني سے اقرار کیا کہ خدا بني اسرائیل کے ساتهہ هي اور اسرائیل کے
خدا کي مانند کوئي خدا نهیں چنانچہ یے سب احوال توریت میں
مفصل ذکر هوئے هیں * یوشع کي کتاب جو موسي کي پانچوں کتاب کے
بعد هي خبر دیتي هي کہ خدا کن کن نشانوں اور کاموں سے بني

اسرائیل کو یوشع کے وسیلہ سے کنعان کے ملک میں لیگیا اور اُس ملک
کے بت‌پرستوں کو کس طرح اُنکے گناھوں اور برے کاموں کے سبب غضب
کي راہ سے بني اسرائیل کے ھاتہوں ذلیل اور پامال کروایا اور کنعان کا ملک
اُنکو دیا چنانچہ اِسي طرح وہ وعدہ جو خدا نے پہلے سے ابراھیم کے ساتہہ
کیا تھا پورا ھوا کہ تیري نسل چند روز پردیس میں اسیر رھیگي پہر اُسکے
بعد کنعان کا ملک لیکر اُس میں رھیگي اور اُسکے بعد قاضي اور روث
اور سموئیل اور سلاطین اور تواریخ ایام اور عزرا وغیرہ کي کتابیں ھیں کہ
بني اِسرائیل کے بعد کا حال اور اُنکے بادشاھوں کي کیفیت بیان کرتي
ھیں اِس طور پر کہ جب بني اسرائیل خدا سے پہر گئے اور اُسکے قول اور
حکم نظر سے گراکر بت‌پرستي کرنے لگے خدا نے کیسے طرح طرح کے غضب
اور قسم قسم کي بلائیں اُنپر نازل کیں اور کس طرح بت‌پرستوں کے قبضے
اور اُنکے ظلم و ستم میں اُنہیں چہوڑ دیا اور پہر جب کہ بني اِسرائیل
شکستہ‌دلي سے اپنے خدا کي طرف رجوع ھوئے اور اُسکے حکموں کي نگہبانی
کرنے لگے اُسنے بہي اُنکي مدد کرکے بارھا ایک تعجب کے طور پر اُنہیں
اُنکے تمام دشمنوں سے چہڑایا اور داؤد کے احوال کو بہي جو مسیح سے
ھزار برس آگے تھا اور اِسي طرح سلیمان کے احوال کو بہي بیان کرتي ھیں
کہ اُنہوں نے کس طرح بادشاھي کي اور کیسے پرھیزگار تھے اور پہر ان کتابوں
میں بیان ھوا ھی کہ کس طرح یہودي اُن بادشاھوں کے بعد خدا سے
کنارہ‌کش ھوئے کہ خدا نے مسیح کے عہد سے چہہ سو برس پہلے بُخت‌نصر
کو اُن پر مسلّط کیا اور اُسنے یہودیوں کا عبادت‌خانہ اور قربان‌گاہ جو خدا
کے حکم سے سلیمان نے بنایا تھا خراب کرکے بني اِسرائیل کو بابل میں
اسیر کیا لیکن ستّر برس بعد خدا اُس وعدہ پر نظر کرکے جو اُسنے ارمیا
نبي کے ساتہہ کیا تھا اُنہیں چہڑاکر دو بارہ اُنکي ولایت میں لایا اور پہر
وے اپنا ھیکل بناکے مسیح کے وقت تک کنعان کي ولایت میں رھے لیکن
اِس سبب سے کہ اکثر یہودیوں نے یسوع مسیح کو قبول نہیں کیا خدا

کے غضب سے مسیح کے چالیس برس بعد ہیکل اور اورشلیم دونوں خراب
اور یہودی تتر بتر ہوگئے سو اُس وقت سے اب تک پراگندہ ہیں جیسا کہ
خدا نے موسی اور تمام پیغمبروں کے وسیلہ سے یہودیوں کو جتلا دیا تھا کہ
اگر خدا کے حکموں کو نگاہ نرکھینگے تو اُنکا حال آخر کو اِسی طور پر ہوجائیگا
غرضکہ بنی اسرائیل کے اِن سب احوالوں کا مطلب اور اُنکے ساتھہ خدا
کے ایسے ایسے سلوک کرنے کا مدعا اور اِسکا سبب کہ خدا نے کتنے ہی
پیغمبر اُنکے پاس بھیجے اور اُنہوں نے بنی اسرائیل کے احوال مفصل لکھے
یہہ ہی کہ اولاً بنی اسرائیل اور آنیوالے زمانہ کے لوگوں کو معلوم ہو کہ آدمی
کے دل کی خرابی اُس درجے کو پہنچی ہی کہ باوجودیکہ خداوند کی مدد
اور برکت اور قدرت کے بہتیرے نشان دیکھتے ہیں پھر بھی جلدی خدا
کو بھول کر اور اُسکے حکموں کی نگہبانی نہ کرکے دوسری چیزوں پر دل لگا
لیتے ہیں اور اِسی سبب آدمی ظاہری یا باطنی بت‌پرستی میں پھنسکر
غضب الہی میں پڑجاتا ہی دوسرے یہہ کہ بنی اسرائیل پر ظاہر ہو جاے
کہ صرف عبادت کے آداب اور امر و احکام کے سبب گناہ کے قبضہ اور
نفس کے مکر سے نجات نہیں پا سکتے بلکہ ایک اَور چیز ضرور ہی تا اِسی
طرح اُس بچانیوالے اور اُسکی نجات کی آرزو و طلب جس کا شریعت
اور نبیوں کی کتابوں میں وعدہ اور عبادت کے آداب میں اُس کا نمونہ
اشارہ ہوا تھا بنی اسرائیل میں زیادہ ہو جاے تیسرے یہہ کہ بت‌پرست
بھی اُن حکموں سے جو خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو پہنچے اور اُس
چال چلن سے جو خدا نے اُنکے ساتھہ کیا ہی سمجھیں کہ اُنکے بت کچھہ
نہیں ہیں اور بنی اسرائیل کا خدا سچا اور قادر و واحد ہی سو اُن میں
سے کتنوں نے بلکہ بت‌پرستوں کے بعضے بادشاہوں نے بھی اِس مطلب کو
دریافت اور اُسکا اقرار کیا ہی کہ اِس وسیلہ سے بت‌پرست بھی سچے
خدا کی پہچان کی طرف کھینچے جائیں اور اُس نور و نجات کے قبول
کرنے پر جو ضرور ہی کہ بنی اسرائیل میں سے ظاہر ہونیوالے نجات دہندہ

کے وسیلہ سے اُن تک بھي پہنچے مستعد رھیں پس ظاھر ھی کہ بني اسرائیل کي کتب تاریخ بلند معني اور عمدہ مطلبوں پر شامل ھیں *
اور پرانے عہد کي اِن کتابوں کے سوا اَور کتابیں بھي ھیں جنکا عمدہ مطلب تعلیم اور نصیحت ھی چنانچہ زبور اور ایوب کي کتاب اور سلیمان کي امثال وغیرہ اور اِنکے سوا نبوت کي کتني کتابیں ھیں مثلاً یشعیاہ نبي کي کتاب اور یرمیاہ اور حزقئیل اور دانئیل اور ھوشیع کي کتاب وغیرہ خلاصہ اگر ھم پرانے عہد کي ھر ایک مقدس کتاب کا نام ذکر کرکے اُنکے مطلبوں کو بیان کرتے تو مطلب بڑھ جاتا اِس لیئے اِتنے ھي پر کفایت کرکے صرف اسي قدر جتلائے دیتے ھیں کہ اگرچہ اِن نبیوں کي کتابوں میں حکایتیں اور تعلیمیں بھي مرقوم ھیں لیکن اِن کتابوں کا اصل مطلب یہہ ھی کہ اُس نجات دینیوالے کي نشانیاں اور علامات جسکے حق میں ابراھیم و یعقوب اور موسیٰ کو خبر دي گئي تھي زیادہ بیان کریں اور آنے کا وقت اور اُسکي قدر و منزلت اور اُسکي نجات کي کیفیت جتلاویں جس سے اُسکا پہچاننا ممکن اور آسان ھو اور اُن کتابوں میں بني اسرائیل اور اَور قوموں کے آیندہ حال کي بھي خبر دي گئي ھی * اور پرانے عہد کي کتابیں وھي کتابیں ھیں جو یہودیوں میں رائج ھیں اول تو خدا کے ھاں سے اُنھیں کو ملیں پھر اُن سے مسیحیوں کو پہنچیں اور جیسے کہ یہودي ویسے ھي مسیحي بھي اُن کتابوں کو خدا کا کلام جانکے اُنھیں عزیز رکھتے ھیں مسیحیوں اور یہودیوں میں صرف اِتنا فرق ھی کہ اکثر یہودیوں نے مسیح کو اُسکے ظاھر ھونے کے بعد نہ مانا اور اب تک نہیں مانتے اِس سبب سے کہ جیسا اُن لوگوں نے اپني جسماني فکر کے لحاظ سے چاھا تھا کہ مسیح دنیا کي جاہ و حشمت کے ساتھہ اور بڑے بادشاہ کي مانند ظاھر ھو سو ایسا نہوا بلکہ پرانے عہد کي کتابوں کے موافق روحاني طور پر یعني گناہ سے نجات دینیوالے اور شیطان سے چھڑانیوالے بادشاہ کي طرح ظاھر ھوا اور اِسي سبب وے لوگ انجیل کو خدا کا

کلام نہیں جانتے اور پیشین‌گوئیوں یعنی اخبارات قبل از وقوع کو جو پرانے عہد کی کتابوں میں مسیح کی طرف اشارہ ھیں برخلاف بیان اور تفسیر کرکے کہتے ھیں کہ مسیح جسکا وعدہ ھوا اب تک نہیں آیا بلکہ آویگا *

اور نئے عہد کی کتابوں کی کیفیت جو انجیل سے غرض ھی اِس طرح پر ھی کہ مسیح کے عروج کے تھوڑے دن بعد حواریوں نے جو اُسکے رسول تھے الہام الہی سے اُسے لکھکر مسیح کے احوال اور اُسکے معجزوں اور حکم و تعلیموں کو اُس میں بیان کیا اور اُن رسولوں کے نام جنکی معرفت انجیل لکھی گئی یے ھیں متی و یوحنا و پولس و پطرس و یعقوب و یہودا اور انجیل کی تین کتابیں مرقس اور لوقا کے وسیلہ سے جو حواریوں کے شاگرد تھے پطرس اور پولس کی مدد و مباشرت سے لکھی گئی اور انجیل کی پہلی چار کتابیں متی اور مرقس اور لوقا اور یوحنا کہلاتی ھیں اور اُنھیں اناجیل اربعہ بھی کہتے ھیں اور اُن میں یسوع مسیح کے حالات و معجزات اور قول و فعل اور تعلیمات کا بیان ھی اور اُن میں یہہ بھی ذکر ھوا ھی کہ وے پیشین‌گوئیاں یعنی پرانے عہد کی وے خبریں جنکا اشارہ یسوع مسیح کی طرف تھا کس طرح پوری ھوئیں اور اُسنے نبیوں کے خبر دینے اور اپنے قول کے موافق محبت و رحم کی راہ سے کیونکر اپنی جان فدیہ و قربان کی تاکہ اُن سب کو جو اُسپر ایمان لاویں اُس قربانی کے باعث شیطان کے ھاتھہ سے چھڑاوے اور گناہ سے پاک کرکے خدا کا مقبول بناوے اور اِسکے سوا اُن میں یہہ بھی بیان ھوا ھی کہ وہ اپنے مرنے کے بعد کس طرح تیسرے دن جی اُٹھا اور اپنے شاگردوں پر ظاھر ھوا اور چالیس روز تک اُنکے ساتھہ رہکے اُنھیں زیادہ‌تر تعلیم دی اور پھر اُنکے سامھنے کس طرح آسمان پر چڑھہ گیا * اور وہ کتاب جو اناجیل اربعہ کے بعد ھی اُسے حواریوں کے اعمال کہتے ھیں اور اُس میں اِس مطلب کا بیان ھی کہ وہ تسلی دینے اور مدد کرنے والا یعنی روح قدس جسکا

وعدہ مسیح نے حواریوں سے کیا تھا اُسکے عروج کے دسویں دن کس طرح
اُن پر نازل ہوا اور اُنکو روحاني قدرت اور نور الہي سے بھر دیا اور ایسي
طاقت بخشي کہ اُن سے بہت معجزے ظاہر ہوئے اور مسیح کي تعلیمات
کا وعظ ایسي قوت و قدرت سے کہتے تھے کہ لاکھوں یہودي اور بت‌پرست
مسیح پر ایمان لائے تھے اور مسیحي کلیسیا کي بنیاد اِس طرح پر قائم
کي کہ آخر کو جہان کي سب قومیں اُس میں داخل ہونگي * اور اُن
کتابوں کے بعد اکیس کتابیں انجیل میں اَور ہیں جو حواریوں سے خدا کے
الہام کي معرفت مکتوبوں کے طور پر بعضي بڑھاکر اور بعضي گیتا کر لکھي گئیں
اور اُنکے نام مکتوب رکھکر ہر ایک کے نام جدا جدا ٹھہرائے ہیں اور اُن میں
یسوع مسیح کي باتیں اور تعلیمیں مذکور ہوئي ہیں اور مفصل بیان ہوا
ہی کہ مسیح نجات دینیوالا اور تمام عالم کا شفیع ہی چنانچہ ہر ایک
شخص کو ممکن ہی کہ اُسکے وسیلے سے گناہوں کي معافي اور توفیق
الہي اور ہمیشہ کي خوشحالي حاصل کرے اور یہہ بات بھي اُن میں
بیان ہوئي ہی کہ آدمي کو یے نعمتیں حاصل کرنے کے لیئے کیا کرنا
چاہیئے اور اِس عنایت کے حاصل ہونے کے بعد کس طرح چلنا چاہیئے
تاکہ یہہ مہرباني اُسپر باقي رہے اور زیادہ ہو اور خدا کي رضامندي شامل
حال کرے * اور نئے عہد کي آخري کتاب یوحنا کے مکاشفات ہیں جنکا
مطلب عمدہ مثالوں پر شامل ہی جو یسوع مسیح کي طرف سے یوحنا
حواري پر عالم رویا میں کشف ہوئیں اور اُن مثالوں سے کلیسیا یعني
مسیحي جماعت کا احوال آخر تک ظاہر ہوکر معلوم ہوتا ہی کہ شیطان
کیونکر ہر ایک راہ سے امتحان پر آمادہ ہوتا اور سعي کرتا ہي کہ کلیسیا
کو برباد کرے اور آخر کو مسیح کے مخالف یعني دجال کے ظلم و ستم
کے وسیلے سے کیسے کیسے جور و جفا مسیحیوں پر کریگا کہ شاید اِن
امتحانوں کے سبب اُنہیں مسیح کي طرف سے پھیر دے لیکن باوجود
اِن سب باتوں کے پھر بھي مسیحي جماعت جسماني اسباب کے وسیلہ

سے نہیں بلکہ صرف بقوت ایمان اُن سارے ظلموں سے بچکر تمام رنجوں
سے صاف و خالص نکل آئیگی اور اُس کتاب کی آخر فصلوں میں ذکر
ہوا ہی کہ آخری زمانہ میں مسیح نہایت جلال کے ساتھہ آسمان سے
اُتریگا اور دجال کو دفع کرکے شیطان کو ہزار برس قید رکھیگا اِس طرح
پر کہ پھر اُسے آدمی کے فریب دینے کی طاقت نرہیگی اور اُس وقت
عالم کے سب فرقے مسیح کی طرف پھرکر اُسکی تعظیم میں اپنے گھٹنے
ٹیکینگے اور اقرار کرینگے کہ وہ ہمارا خداوند ہی اور ہماری نجات اور
توفیق اُسی سے ہی تب مسیح کا کہا پورا ہوگا جو یوحنا کی ۱۰ فصل
کی ۱۶ آیت میں لکہا ہی کہ آخر میں گلہ ایک اور گڈریہ ایک ہوگا اور
گناہ سے خراب ہوئی زمین بہی تازگی پاویگی اور اِس لیئے زمین پر
خوشحالی اور سلامتی اور عدالت اور راستی و درستی ہوگی پس اِس
صورت میں وہ وعدہ جو کئی سو اور کئی ہزار برس پہلے آدم اور ابراہیم
و داؤد اور سب نبیوں سے ہوا تہا کمال کے ساتہہ پورا ہوکر انسان کا سلسلہ
اُس نجات دینیوالے کے وسیلہ سے جسکا وعدہ ہوا گناہ اور شیطان کے قبضے
سے خلاسی پائیگا اور زمین بہی جو آدمیوں کے گناہ کے سبب خدا کی
لعنت میں گرفتار ہوئی تہی لعنت سے آزاد ہوکر پہلے سے بہت اچھے
حال میں ہو جاویگی * پس پرانے اور نئے عہد کی کتابیں ایسی کامل
چیز ہیں کہ خدا کی مصلحت اور خواہش کو جو انسان کی نیکبختی
کے واسطے ٹہہرائی ہی بیان کرتی اور اِس مصلحت کے عمل میں آنے
اور پوری ہونے کو بہی معلوم کرواتی ہیں اِس تفصیل سے کہ پرانے عہد
کی کتابیں عالم اور آدم کی پیدایش اور گناہ کے سبب آدمیوں اور زمین
کے خراب ہونے اور نجات دینیوالے کے وعدہ کو بہی ذکر کرتی ہیں اور نئے
عہد کی کتابیں خبر دیتی ہیں کہ وہ نجات کیونکر حاصل ہوئی اور خدا
نے کس طرح مسیح کے وسیلہ خلق اللہ کو گناہ کی قید سے چھڑایا اور
آدمی اور زمین کو کس طور سے نئے بناکر اُس مرتبہ سے جو پہلے رکھتے

تھے ایک بہتر مرتبہ پر پہنچاویگا اور کتب مقدسہ کی یہی مصلحت اور طرح اندازی اور بندوبست اُنکے خدا کی طرف سے ہونے کے لیئے ایک قوی دلیل ھی کیونکہ خدا کے سوا کس کو ایسی قدرت و اختیار ھی کہ انسان کے سلسلہ کے لیئے نجات مقرر کرے اور اُسکو ابدالدھر تک انجام کو پہنچاوے پس وے کتابیں جنمیں ایسے مطلب لکھے ھیں چاھیئے کہ خدا کا کلام ہوویں غرض مسیحیوں کی مقدس کتابوں کے حقیقت حال کا تھوڑا سا علم حاصل کرنے کے لیئے ذکر مطالب مذکورہ اِس مقام پر کافی ھی سو اب ھم اِن کتابوں کی آیتیں جمع کرکے اُنکی تعلیمیں بیان کرینگے مگر اِس سبب سے کہ مسیحیوں کے مذھب کی عمدہ تعلیمات کی بابت پرانے اور نئے عہد کی کتابوں میں بہت سی آیات ھیں پس ھم اِس جگہہ اُن میں سے صرف بعض کو ذکر و بیان کرینگے *

---

## مناجات

ای سچے اور قادر و مہربان خدا جو نور اور سچائی کی کان ھی اپنی مہربانی سے اپنی پہچان کا نور ھم لوگوں کے دل میں ڈال کیونکہ جب تک تو آدمی کے دل کو روشن نہ کرے اور اپنی توفیق کے نور سے نہ بھرے آدمی کو تیرے پہچاننے اور تیرے حکموں کے سمجھنے کی طاقت نہوگی تو اپنی توفیق اور مہربانی اِس رسالہ کے پڑھنیوالے محمدیوں کے شامل حال کر اور اُنکی روحانی آنکھوں کو کھول کر اُنکے دل نورانی کر دے کہ وے تجھکو جس طرح کہ تو نے اپنے کلام میں اپنے تئیں بیان کیا ھی پہچانیں اور انجیل کی باتوں کی قوت اور شیرینی کو دریافت کرکے اُسکی طرف دل سے رجوع کریں تاکہ اُنکو بھی اُس جلال اور نیکبختی کا جو نجات دینیوالے یسوع مسیح کے وسیلہ سب آدمیوں کے واسطے موجود ہوئی حصہ ملے *

# پہلي فصل

## خدا کي صفتوں اور اُسکے ارادہ کے بیان میں جو آدمیوں کي بابت رکہتا هی

کتب مقدسہ خدا کے وجود کو اِس طرح بیان اور ثابت کرتي هیں که خدا کا وجود موجودات و مصنوعات اور اُس عقل و انصاف سے جو هر ایک آدمي کے دل میں دیا گیا ظاهر اور روشن هی اور اُن کتابوں کے مضمون کے موافق خدا کے وجود کا انکار کرنا صرف کم عقلي اور نادانی اور غرور و بے ایماني سے هی نه یہه که اِشکال ثبوت کي جہت سے هو جیسا که رومیوں کے مکتوب کي پہلي فصل کي ۱۹ و ۲۰ آیت میں لکھا هی * خدا کي بابت جو کچہه معلوم هو سکتا اُن پر ظاهر هي کیونکه خدا نے اُن پر ظاهر کیا اِس لیئے که اُسکي صفتیں جو دیکہنے میں نہیں آتیں یعني اُسکي قدیم قدرت اور خدائي دنیا کي پیدایش سے اُسکے کاموں پر غور کرنے میں ایسي صاف معلوم هوتیں که اُنکو کچہه عذر نہیں * اور ۱۴ زبور کي پہلي آیت میں لکھا هی که * مورکہه اپنے دل میں کہتا هی خدا نہیں * اور ۱۹ زبور کي پہلي آیت سے ۷ تک اور عبرانیوں کے نامه کي ۱۱ فصل کي ٦ آیت بهي اِس مطلب کي گواه هی اور وے آیتیں جو خداي تعالی کي وحدانیت پر کمال یقین سے گواهي دیتي هیں بے هیں چنانچه موسی کي پانچویں کتاب کي ٦ فصل کي ۴ آیت میں لکھا هی که * سن لے ای اسرائیل خداوند همارا خدا اکیلا خداوند هی * اور یشعیاه کي ۴۵ فصل کي ٥ آیت میں مذکور هی که * میں هي خداوند هوں اور کوئي نہیں میرے سوا کوئي خدا نہیں * اور پہلے قرنتیوں کے ۸ فصل کي ۴ آیت میں لکھا هی که * هم جانتے هیں که بت هرگز کچہه چیز نہیں اور کوئي خدا نہیں مگر ایک * اور افسیوں کي ۴ فصل

کي ٦ آيت ميں مرقوم هی کہ * ايک خدا جو سب کا باپ کہ سب
کے اوپر اورسب کے درميان اور تم سب ميں هی * اور پهر يهہ کہ خدا
روح کي مانند غير مرئي هی اور جسماني نظر سے دکہائي نہيں ديتا چنانچہ
يوحنا کي ۴ فصل کي ۲۴ آيت ميں لکہا هی کہ * خدا روح هی اور وے
جو أسکي پرستش کرتے هيں ضرور هی کہ روح اور راستي سے پرستش
کريں * اور پہلے تيموتيوس کي ٦ فصل کي ١٥ و ١٦ آيت ميں ذکر هی
کہ * وہ مبارک اور اکيلا قدرت والا بادشاهوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا
خداوند هی بقا فقط أسي کو هی وہ اس نور ميں رهتا هی جس تک
کوئي نہيں پہنچ سکتا اور أسے کسي انسان نے نہيں ديکہا نہ ديکہہ سکتا
هی * اور پهر يهہ کہ خدا قديم و ابدي اور بے تغير و تبديل هی جيسا
کہ ٩٠ زبور کي ٢ آيت ميں لکہا هی کہ * پيشتر اِس سے کہ پہاڑ پيدا
هوئے اور زمين اور دنيا بني ازل سے ابد تک تو هي خدا هی * اور ١٠٢ زبور
کي ۲۴ آيت سے ۲۷ تک لکہا هی کہ * ای ميرے خدا تيرے برس پشت
درپشت هيں تونے قديم سے زمين کي بنا ڈالي يهہ سارے آسمان تيرے
هاتهہ کي صنعتيں هيں وے فنا هووينگے پر تو باقي رهيگا هاں وے سب
پوشاک کي مانند پرانے هوجائينگے تو أنہيں لباس کي مانند بدليگا اور وے
مبدل هووينگے پر تو ايسا هي رهيگا تيرے برسوں کي انتہا نہيں * پهر يعقوب
کي پہلي فصل کي ١٧ آيت ميں لکہا هی کہ * هر ايک اچهي بخشش اور
کامل انعام اوپر هي سے هی اور نوروں کے باپ کي طرف سے أترتا هی جس
ميں بدلنے اور پهر جانے کا سايہ بهي نہيں * اور پهر يهہ کہ خدا حاضر و عالم
هی جيسا کہ ١٣٩ زبور کي پہلي سے ١١ آيت تک مذکور هی کہ * ای
خداوند تو مجہے جانتا اورپہچانتا هی تو ميري نشست و برخاست سے
آگاہ هی تو ميرے دور و دراز انديشوں کا عارف هی تو ميري راہ اور ميري
خواب گاہ سے واقف هی اور ميرے سارے رستوں کو پہچانتا هی ديکہہ ميري
زبان پر کوئي ايسي بات نہيں کہ جسے تو ای خداوند بالکل نہيں جانتا تو

آگے پیچھے میرا گھیرنے والا هي اور تو نے اپنا هاتهہ مجهہ پر رکھا هي عرفان مجھے نہایت سراسیمہ کرتا هي یہہ بلند هي میں اسے نہیں پاسکتا تیرے روح سے میں کدھر جاؤں اور تیرے حضور سے میں کہاں بھاگوں اگر میں آسمان کے اوپر چڑھہ جاؤں تو تو وهاں هي اور اگر میں پاتال میں پہنچ جاؤں تو دیکھہ تو وهاں بھي هي اگر میں اُڑکے سورج کي جوت بنوں یا دریا کے منتہیٰ میں جا بیٹھوں تو وهاں بھي تیرا هاتهہ میرا سراغ پائیگا اور تیرا دهنا هاتهہ مجھے پکڑیگا اگر میں کہوں کہ میں اندھیرے میں چھپ جاؤنگا تو رات میرے گرد روشني هو جائیگي * اور اعمال کي ١٧ فصل کي ٢٧ و ٢٨ آیت میں لکھا هي کہ * خدا هم میں کسي سے دور نہیں کیونکہ اُسي سے هم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود هیں * اور یرمیا کي ٢٣ فصل کي ٢٣ و ٢٤ آیت میں لکھا هي کہ * کیا میں خداے نزدیک هوں خداوند کہتا هي اور خداے بعید نہیں کیا کوئي چھپي جگہوں میں اپنے کو چھپا سکتا هي جسے میں ندیکھوں خداوند کہتا هي کیا آسمان اور زمین مجھسے بھرا نہیں هي خداوند کہتا هي * اور پھر یہہ کہ قدرت اور حکمت والا هي جیسا کہ ١٠٤ زبور کي ٢٤ آیت میں لکھا هي کہ * اي خداوند تیري صنعتیں کیا هي بہت هیں تونے اُن سب کو حکمت سے بنایا زمین تیرے مال سے پُر هي * اور ایوب کي ١٢ فصل کي ١٣ آیت میں لکھا هي کہ * حکمت اور اصلي قدرت خدا کي هي جو عارف القلوب اور عالم الغیب هي * اور موسیٰ کي پہلي کتاب کي ١٧ فصل کي پہلي آیت میں مذکور هي کہ * خداوند ابیرام یعني ابراهیم کو نظر آیا اور اُس کو کہا کہ میں خدا قادر هوں تُو میرے حضور میں چل اور کامل هو * اور لوقا کي پہلي فصل کي ٣٧ آیت میں لکھا هي کہ * خدا کے آگے کوئي بات اَن هوني نہیں * اور یشعیاہ کي ٤٠ فصل کي ١٢ آیت سے ١٨ تک لکھا هي کہ * کس نے پانیوں کو اپنے هاتهہ کے چلّو سے ناپا اور آسمان کو بالشت سے پیمایش کیا اور زمین کي گرد کو پیمانے میں بھرا اور پہاڑوں کو پلڑوں

میں وزن کیا اور ٹیلوں کو ترازو میں تولا کس نے خداوند کے روح کو
تربیت کیا اسکا مشیر ہوکے اُسے سکھلایا اُس نے کس سے مشورت لی
ہی اور کس نے اُسکی ہدایت کی اور عدالت کی راہ دکھلائی اور اُسے
دانش سکھلائی اور حکمت کی راہ اُسے بتلائی دیکھ قومیں ڈول کی ایک
بوند کی مانند ہیں اور ترازو کی ڈھول کی مانند گنی جاتیں دیکھ وہ
جزیروں کو ایک ذرے کی مانند اُٹھالیتا ہی لبنان ایندھن کے لیئے کافی
نہیں اور اُسکے بہیمے چڑھاوے کے لیئے بس نہیں ساری قومیں اُسکے آگے
کچھ چیز نہیں بلکہ وے اُسکے نزدیک بطالت اور ناچیزی سے بھی حساب
میں کمتر ہیں پس تم خدا کو کس سے تشبیہ دوگے اور کونسی چیز اُسکی
مثل ٹھہراؤگے * اور پھر یہہ کہ خدا مقدس اور عادل اور سچا ہی جیسا
کہ یشعیاہ کی ۲ فصل کی ۳ آیت میں لکھا ہی کہ * ایک نے دوسرے کو
پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہی ساری زمین اُسکے جلال
سے معمور ہی * اور ۱۴۵ زبور کی ۱۷ آیت میں لکھا ہی کہ * خداوند
اپنی ساری راہوں میں صادق ہی اور اپنے سب کاموں میں رحیم ہی *
اور ۵ زبور کی ۵ آیت میں لکھا ہی کہ * وے جو مورکھ ہیں تیری
آنکھوں کے سامہنے کہڑے نہیں رہ سکتے تو سب بدکرداروں سے بغض رکھتا
ہی * اور یشعیاہ کی ۳ فصل کی ۱۱ آیت میں مذکور ہی کہ * بدکار پر
واویلا ہی کہ نحس ہی اور اسکے ہاتہوں کی کمائی اُسے ملیگی * اور رومیوں
کی ۲ فصل کی ۵ آیت سے ۱۱ آیت تک اور مشاہدات کی ۱۶ فصل کی
۲ و ۷ آیتیں بھی اِسی مطلب کی گواہ ہیں پھر ۳۳ زبور کی ۴ آیت میں
مرقوم ہی کہ * خداوند کا کلام سیدھا ہی اور اُسکے سارے کام امانت کے
ساتھ ہیں * اور موسیٰ کی چوتھی کتاب کی ۲۳ فصل کی ۱۹ آیت میں
لکھا ہی کہ * خدا انسان نہیں جو جھوٹھ بولے نہ آدمی زاد ہی کہ پشیمان
ہووے کیا وہ کہے اور نکرے اور فرماوے اور اُسے پورا نکرے * اور پھر یہہ کہ
خدا مہربان اور رحیم و صابر ہی جیسا کہ پہلے یوحنا کی ۴ فصل کی ۱۶

آیت میں لکہا هی که * خدا محبت هی وہ جو محبت میں رهتا هی
خدا میں رهتا هی اور خدا اُس میں * اور موسیٰ کي دوسري کتاب کي
۳۴ فصل کي ۶ آیت میں لکہا هي که * خداوند خداوند خدا رحمان اور
حنان ذو الطول اور رب الفضل و الوفا هی * اور ۹ زبور کي ۹ و ۱۰ آیت میں
مذکور هی که * خداوند مظلوموں کے لیئے پناہ هی اور مصیبت کے وقت
میں حمایت وے جو تیرا نام جانتے هیں تیرا بهروسا رکہتے هیں که تو نے
ای خداوند اُنکو جو تیري تلاش میں هیں ترک نہیں کیا * اور متي کي
۵ فصل کي ۴۵ آیت میں لکہا هی که * وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں
پر اُگاتا هي اور راستوں اور ناراستوں پر مینہہ برساتا * اور یرمیاہ کے نوحوں
کي ۳ فصل کي ۲۲ و ۲۳ آیتوں میں مذکور هی که * خداوند کي رحمتوں
سے هی که هم نیست نہوئے کیونکه اُسکي شفقتیں بے انتہا هیں وے هر
صبح کو تازہ هیں تیري وفاداري بہت هی * اور حزقئیل کي ۳۳ فصل کي
۱۱ آیت میں لکہا هی که * خداوند خدا فرماتا هی که میري حیات کي
قسم میں شریر کي موت نہیں چاهتا بلکه یہه که شریر اپني راہ سے پهرے
اور جیئے * اور یوحنا کي ۳ فصل کي ۱۶ آیت میں مسطور هی که * خدا
نے جہان کو ایسا پیار کیا که اُسنے اپنا ایکلوتا بیٹا بخشا تاکه جو کوئي اُسپر
ایمان لاوے هلاک نہو بلکه همیشه کي زندگي پاوے * پهر یہه که خدا ساري
خلقت کا خالق اور حافظ هی جیسا که موسیٰ کي پہلي کتاب کي پہلي
فصل کي پہلي آیت میں لکہا هی که * اِبتدا میں خدا نے آسمان و زمین
کو پیدا کیا * اور ۳۳ زبور کي ۶ آیت میں لکہا هی که * خداوند کے کلام
سے آسمان بنے اور اُنکے سارے لشکر اُسکے منہه کے دم سے * اور مکاشفات
کي ۴ فصل کي ۱۱ آیت میں مذکور هی که * ای خداوند توهي نے ساري
چیزیں پیدا کیں اور وے تیري هي مرضي سے هیں اور پیدا هوئي هیں *
اور رومیوں کي ۱۱ فصل کي ۳۶ آیت میں لکہا هی که * اُسي سے اور اُسي
کے سبب اور اُسي کے لیئے ساري چیزیں هوئي هیں ابدتک اُسي کي بزرگي

هو آمين * اور ۱۰۴ زبورکي ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ آيتوں ميں
لکها هی که * خدا نے نهريں پست زمينوں ميں بهائيں جو پهاڑوں کے
بيچ بهتي هيں اور وے هر ايک دشتي چرند کو پلاتي هيں جنگل ميں گورخر
اُن سے اپني پياس بجهاتے هيں بهيموں کے ليئے گهاس اور انسان کي
خدمت کے ليئے سبزي وهي اُگاتا هی تاکه وه اُنکے ليئے زمين سے غذا
پيدا کرے يے سب تيري طرف تکتے هيں که تو اُنکو وقت پر اُنکي خوراک
پهنچاوے جو تو اُنهيں پهنچاتا هی تو وے لے ليتے هيں اور جو تو اپني
مٹهي کهولتا هی تو وے نفيسوں سے سير هوتے هيں تو اپنا منهه چهپاتا هی
وے متحير هوتے هيں تو اُنکا دم پهير ليتا هی وے مرجاتے هيں اور اپني
ماٹي ميں پهر مل جاتے هيں تو اپنا دم بهيجتا هی وے پيدا هوتے هيں اور
تو روے زمين کو تر و تازه کرتا هی * اور زبور کي باقي آيتيں بهي اُسي
مطلب کي گواه هيں اور متي کي ۶ فصل کي ۳۱ و ۳۲ آيتوں ميں لکها هی
که * فکر نکرو که هم کيا کهائينگے کيا پيئينگے اور کيا پهنينگے کيونکه اُن
سب چيزوں کي تلاش غير قوم کرتے هيں اور تمهارا باپ جو آسمان پر
هی جانتا هی که تم اُن سب چيزوں کے محتاج هو * اور متي کي ۱۰ فصل
کي ۲۹ آيت سے ۳۲ تک لکها هی که * کيا ايک پيسے کو دو گورے نهيں
بکتے اور اُن ميں سے ايک بهي تمهارے باپ کي بے مرضي زمين پر نهيں
گرتا بلکه تمهارے سر کے بال بهي سب گنے هيں پس مت ڈرو تم بهت
گوروں سے بهتر هو * اور سليمان کي امثال کي ۱۶ فصل کي ۹ آيت ميں
مرقوم هی که * آدمي کا دل اُسکي راه ٹههراتا هی پر خداوند اُسکي چال کو
آراسته کرتا هی * اور سيموئيل کي پهلي کتاب کي ۲ فصل کي ۷ آيت
ميں مذکور هی که * خداوند مسکين کرتا هی اور غني کرتا هی پست کرتا
هی اور بلند کرتا هی *

پس آيات مذکوره کے مضامين سے صاف ظاهر و ثابت هی که وے فقرے
اور وے مطالب جو خدا کي ذات و صفات اور اُسکے ارادے کي بابت

پرانے اور نئے عہد کي کتابوں میں لکھے ھیں کلیۃً مقدس و کامل و عادل و رحیم خدا کے لائق اور ایسے اعلی مضمون پر شامل ھیں که خدا کے سوا کسي کو وہ طاقت نہیں که ایسے معني اپني طبیعت سے پیدا کرکے ظاھر کرے اور مذکورہ آیات کے مضمون ایسے ھیں که آدمي کے دل میں خدا کا خوف بھي ڈالتے اور لوگوں کو اُس اصل محبت کا جو خدا ھی دوستدار اور فرمان بردار کرکے بدي سے دور اور نیکي و دینداري کي طرف مائل بھي کرتے ھیں کیونکه کتب مقدسه خدا کے تئیں آدمیوں پر ایسا ظاھر کرتي ھیں که خدا اُن آدمیوں پر جنکے دل میں شکستگي نہیں اور اپني گمراھي کي راہ میں ثابت قدم ھیں ایک حاکم ھی قادر و عالم اور پاک و عادل اور اُن لوگوں پر جو شکسته دلي سے اُسکے کلام پر معتقد اور اُسکے تلاشي اور خواھاں ھیں باپ کي مانند مہربان اور رحیم ھی اِس حال میں انجیل اور پرانے عہد کي کتابیں تیسري اور چوتھي شرطوں کو جو دیباچه میں حقیقي الہام کي پہچان کے لیئے ھمنے ذکر کي ھیں بالکل پورا کرتي ھیں چنانچه اِس طریق سے اُن کتابوں کا کلام الہي ھونا صاف ثابت ھوتا ھی * خلاصه خدا نے اپني حکمت و معرفت کي راہ سے لازم اور فائدہ مند نجانا که اپني لا یدرک ذات و صفات کو آدمیوں پر اِس سے زیادہ ظاھر و بیان کرے مگر وہ شخص جسنے اِس جہان میں کلام الہي پر معتقد ھوکر خدا کا تقرب حاصل کیا ھی خدا کي پاک ذات کي صفات کو نہایت کمال کے ساتھه اُس جہان میں سمجھیگا لیکن اعتقادمندوں کے لیئے یہي کافي ھی که خدا کو دوست رکھکر اُسکے مطیع اور تابع ھوجائیں *

## دوسري فصل

اس مطلب پر شامل هی که آدمي پہلے کس حال میں تها اور اب کس حال میں هی اور نیکي و پاکي کے کس حال میں اُسے پہنچنا چاهیئے

درحالیکه خدا آدمي کي سرشت اور اُسکے سارے خواص و حالات کو دریافت کرتا اور پہچانتا هی یہاں تک که دل کي بات بهي سمجهتا اور جانتا هی تو صرف خدا هي اِس بات پر قادر هی اور بس که آدمي کو اور اُسکے دلي حالات کو خوبي و درستي سے پہچانے لہذا آدمي اپنے باطني حال کي کیفیت پر بخوبي آگاه هونا صرف اُسکے کلام هي سے حاصل کرسکتا هی اور اِسي طرح آدمي کي پیدایش کے اصل مطلب کو بهي صرف خدا کے کلام هي سے سمجهه سکتے اور جو کچهه خدا نے اپنے کلام میں آدمي کي بابت بیان کیا هی اُس سے بہت معتبر هی جو حکما و علما نے آدمي کے باب میں کہا اور لکها هی اِس لیئے که آدم زاد میں سے کسي نے آپ اپنے تئیں تماما-نہیں پہچانا اور اپنا احوال بالکل دریافت نہیں کیا پس غور سے لحاظ کریں که خداي تعالی نے کتب مقدسه میں آدم زاد کا احوال اور اُسکي پیدایش کا مطلب کیونکر بیان کیا هی * اي پڑهنیوالے اِس رساله کے خدا کے اِس کلام سے جس کے مضمون کے موافق قیامت کے دن تیري عدالت کي جائیگي بے پروائي مت کر بلکه غور و انصاف سے اُسے پڑهکر خدا سے درخواست اور سوال کر که تیري روحاني آنکهه کهول دے تاکه تو اِن باتوں کو سمجهے اور اُنکے مطالب کو پہنچکر اپنے تئیں اور اپنے دلي حال اور اپني پیدایش کے مطلبوں کو تحقیق کرے *

انسان کي پیدایش اور اُسکے پہلے احوال کے بیان میں کلام کے موافق اِتنے هي پر هم کفایت کرتے هیں جیسا که موسی کي پہلي کتاب کي پہلي

فصل کي ۲۶ آيت سے ۲۸ تک و ۳۱ آيت ميں تفصيل سے لکھا هي که * خدا نے کہا که هم آدم کو اپني صورت اور اپني مانند بناويں که وے سمندر کي مچهلي پر اور آسمان کے پرندوں پر اور چارپايوں پر اور تمام زمين پر اور سب کيڑے مکوڑوں پر جو زمين پر رينگتے هيں سرداري کريں اور خدا نے آدم کو اپني صورت پر پيدا کيا خدا کي صورت پر اُسکو پيدا کيا نر و ناري اُنکو پيدا کيا اور خدا نے اُنکو برکت دي اور خدا نے اُنسے کہا که پهلو اور بڑهو اور زمين کو معمور کرو اور اُسکو محکوم کرو اور سمندر کي مچهليوں اور آسمان کے پرندوں اور سب جانداروں پر جو زمين پر چلتے هيں سرداري کرو اور خدا نے سب پر جو اُسنے بنايا تها نظر کي اور ديکها که بہت اچها هي * اور واعظ نام کتاب کي ۷ فصل کي ۲۹ آيت ميں مرقوم هي که * ديکهه ميں نے يهه پايا که خدا نے انسان کو خالص بنايا پر وے بہت بناوتيں نکالتے هيں * اور اعمال کي ۱۷ فصل کي ۲۹ آيت ميں مذکور هي که * هم خدا کي نسل هيں * اِن آيتوں سے صاف ظاهر هوتا هي که انسان اپنے خالق کي قدرت سے پاک اور نيک و بيگناه پيدا هوا هي اور اپني صورت جو خداے تعالى نے انسان کے پيدا کرتے وقت اُسے مرحمت فرمائي تهي اُس صورت کے معني کا بيان اِس طرح هي که انسان اُس وقت گناه اور موت اور دلي ناپاکي اور نفساني خواهش اور بري هوسوں اور روح و جسم کي سستي سے آزاد و پاک تها اور خدا کو کمال کے درجے پر جانتا اور دوست رکهتا اور اپني خوش وقتي اور نيکبختي صرف اُسي کي رضامندي ميں سمجهتا تها ايسا که صرف اُسي کو پہچانتا اور صرف اُسي سے محبت رکهتا اور اُسي کا طالب تها اور جس حالت ميں که آدمي اپنے خدا کو ايسا پہچانتا اور اُس سے ايسي محبت رکهتا تها اور اُس ميں صاحب بخت حقيقي تها اور اُسکي روح قدرت و معرفت اور پاکيزگي سے ايسي بهر گئي تهي که گويا خدا کي صفتوں کا نقش و صورت بن گئي تهي تو وه قدرت رکهتا تها که تمام جهان کي مخلوقات پر حکومت اور سرداري کرے *

لیکن ظاهر هي که اب آدمي کا وہ حال نہیں هی جو شروع میں تھا چنانچه اِس بات پر هر ایک کا دل اور انسان کے سلسله کي تواریخ اور لوگوں کا حال احوال کافي گواہ هیں اور اُس احوال کو جس میں انسان اب هی خدا کا کلام یوں بیان کرتا هی جیسا که موسيٰ کي پہلي کتاب کي ٨ فصل کي ٢١ آیت میں لکھا هی که خدا نے کہا که * آدمي کے دل کا خیال لڑکپن سے برا هی * اور ١٤٣ زبور کي ٢ آیت میں لکھا هی که * اپنے بندے سے حساب نه لے کیونکه کوئي جاندار تیرے حضور بے گناہ ٹھہر نہیں سکتا * اور پہلے یوحنا کي پہلي فصل کي ٨ آیت میں مذکور هی که * اگر هم کہیں که بے گناہ هیں تو اپنے تئیں فریب دیتے هیں اور سچائي هم میں نہیں * اور رومیوں کي ٣ فصل کي ١٠ و ١١ و ١٢ و ١٧ و ١٨ و ٢٣ آیتوں میں لکھا هی که * کوئي راستباز نہیں ایک بھي نہیں کوئي سمجھنےوالا نہیں کوئي خدا کا ڈھونڈھنےوالا نہیں سب گمراہ هیں سب کے سب نکمے هیں کوئي نیکي کرنیوالا نہیں ایک بھي نہیں اور اُنھوں نے سلامتي کي راہ نہیں پہچاني اُنکي نظروں میں خدا کا خوف نہیں اِس لیئے که سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم هیں * جو شخص که اپنے دل کو پہچانتا اور اُسکي حرکتوں پر دھیان لگاتا هی چاهیئے که اقرار کرے که آدمي کا احوال اِسي طریق پر هی جو بیان هوا اور چاهیئے که یہه بھي قبول کرے که گناہ اور ناپاکي اُسکے دل میں ایسي پیوست هوئي هی اور اُسکا باطن نفساني خواهش و هوس سے ایسا بھر گیا هی که اُسکي فکر و ارادہ لڑکپن سے خرابي اور برائي کے درپے هیں اور ای اِس کتاب کے پڑھنیوالے تو بھي اگر انصاف کي آنکھه سے اپنے دل کو نظر کرے اور اپنے فریب دینے کے درپے نہو تو البته اِن باتوں کو سچ اور اپنے دل کو اِسي حال میں پاویگا اور اِسي طرح هر گروہ کي گذارشات بھي خدا کي اِن باتوں کي سچائي پر بڑي کامل گواہ هیں کیونکه ڈھونڈھنیوالا شخص جس طرف نظر کرے هر جگهه اور هر قوم میں خدا سے دوري و مهجوري اور هر قسم کا گناہ اور هر نوع کے ناشایسته

کام دیکھیگا لیکن یہہ بات کہ خداي تعالیٰ نے آدمي کے تئیں اِس حال پر جس میں وہ اب مبتلا هی نہیں پیدا کیا اور آدمي کا پہلا حال یہہ نہیں تہا اِس سے پہلے ثابت هوچکي پس سوال لازم آتا هی کہ آیا یہہ بدي و بد حالي کي صفت آدم اور اُسکي نسل میں کہاں سے آگئي *

یہہ مطلب جو عقل کي دریافت سے باهر هی کتب مقدسہ میں یوں بیان و عیان هوا هی کہ گناہ اور اُسکے سارے نتیجے شیطان کي دشمني اور فریب کے سبب آدم اور عالم میں بہم پہنچے کیونکہ آدم نے شیطان سے اِس قدر فریب کہایا کہ اپنے خالق کے حکموں سے عدول کرکے اپنے دل اور خواهش کو خدا کي طرف سے پہیر لیا اور اِس طرح اپنے تئیں خوشحالي و نیکبختي کے سرچشمہ سے دور ڈالا چنانچہ کتب مقدسہ کي اِن آیتوں میں مذکور هوا هی جیسا کہ موسیٰ کي پہلي کتاب کي ساري تیسري فصل میں لکہا هی کہ * سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تہا هوشیار تہا اور اُسنے عورت سے کہا کیا یہہ سچ هی کہ خدا نے کہا کہ باغ کے هر درخت سے نکہانا عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پہل هم تو کہاتے هیں مگر اُس درخت کے پہل کو جو باغ کے بیچوں بیچ هی خدا نے کہا هی کہ تم اُس سے نکہانا اور نہ چہونا ایسا نہو کہ مر جاؤ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم نہ مروگے بلکہ خدا جانتا هی کہ جس دن اِسے کہاؤگے تمہاري آنکہیں کہل جائینگي اور تم خدا کي مانند نیک اور بد کے جاننیوالے هوگے اور عورت نے جو دیکہا کہ وہ درخت کہانے میں اچہا اور دیکہنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب هی تو اُسکے پہل میں سے لیا اور کہایا اور اپنے خصم کو بهي دیا اور اُسنے کہایا تب اُن دونوں کي آنکہیں کہل گئیں اور اُنہیں معلوم هوا کہ هم ننگے هیں اور اُنہوں نے انجیر کے پتّوں کو سیکے اپنے لیئے لُنگیاں بنائیں اور اُنہوں نے خداوند خدا کي آواز جو ٹہنڈے وقت باغ میں پہرتا تہا سني اور آدم اور اُسکي جورو نے

آپ کو خداوند خدا کے سامهنے سے باغ کے درختوں میں چهپایا تب
خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہاں هی وہ بولا کہ میں نے
باغ میں تیري آواز سني اور ڈرا کیونکه میں ننگا هوں اور آپ کو چهپایا
اور اُسنے کہا تجهے کسنے جتایا کہ تو ننگا هی کیا تو نے اِس درخت
سے کهایا جسکي بابت میں نے تجهکو حکم کیا تها کہ اِس سے نہ کهانا
آدم نے کہا کہ اِس عورت نے جسے تو نے میري ساتهي کردي مجهے اِس
درخت سے دیا اور میں نے کهایا تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ
تو نے یہہ کیا کیا عورت بولي کہ سانپ نے مجهکو بہکایا تو میں نے کهایا
اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا اِس واسطے کہ تو نے یہہ کیا هی تو
سب چارپایوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون هی تو اپنے پیت
کے بل چلیگا اور عمر بهر متي کهائیگا اور میں تیرے اور عورت کے اور تیري
نسل اور اُسکي نسل کے درمیان دشمني ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگي
اور تو اُسکي ایڑي کو کاتیگا اور اُسنے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل
میں درد کو بہت بڑهاؤنگا اور درد سے تو لڑکے جنیگي اور اپنے خصم
کي طرف تیرا شوق هوگا وہ تجهہ پر حکومت کریگا اور اُسنے آدم سے کہا
اِس واسطے کہ تو نے اپني جورو کي بات سني اور اُس درخت سے کهایا
جسکے واسطے میں نے تجهے حکم کیا کہ اُس سے مت کها زمین تیرے
سبب سے لعنتي هوئي سخت محنت کے ساتهہ تو اپني عمر بهر اُس سے
کهائیگا اور وہ تیرے لیئے کانتے اور اونتکتارے اُگاویگي اور تو کهیت کا
ساگ پات کهائیگا تو اپنے منهہ کے پسینے کي روتي کهائیگا جب تک کہ
زمین میں پهر نجاوے کہ تو اُس سے نکالا گیا هی کیونکہ تو خاک هی اور
پهر خاک میں جائیگا اور آدم نے اپني جورو کا نام حوّا رکها اِس لیئے کہ
وہ سب زندوں کي ما هی اور خداوند خدا نے آدم اور اُسکي جورو کے
واسطے چمڑے کي پوشاک بناکے اُنکو پہنائي اور خداوند خدا نے کہا دیکهو
کہ آدم نیک اور بد کي پہچان میں ہم میں سے ایک کي مانند هوگیا

اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھہ بڑھاکے اور حیات کے درخت سے بھي کچھہ لیکے کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے اِس لیئے خدا نے اُسکو باغ عدن سے باہر کردیا کہ زمین کي جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتي کرے چنانچہ اُسنے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کی پورب طرف کروبیوں کو چمکتي اور گھومتي تلوار کے ساتھہ مقرر کیا کہ درخت حیات کي راہ کي نگہباني کریں * اور متي کي ۱۳ فصل کي ۳۶ آیت سے ۳۹ تک مرقوم ھی کہ یسوع کے شاگردوں نے اُس پاس آکے کہا کھیت کے کڑوے دانے کي تمثیل ہمیں سمجھا اُسنے اُنہیں جواب میں کہا کہ اچھے بیج کا بونیوالا ابن آدم ھی کھیت دنیا ھی اچھے بیج اِس بادشاہت کے لڑکے ھیں اور کڑوے دانے شریر کے فرزند وہ دشمن جسنے اُنہیں بویا شیطان ھی کاٹنے کا وقت اِس دنیا کا آخر اور کاٹنے والے فرشتے ھیں * اور رومیوں کے مکتوب کي ۵ فصل کي ۱۲ آیت میں لکھا ھی کہ * جس طرح ایک شخص کے وسیلے گناہ اور گناہ کے سبب موت دنیا میں آئي اُسي طرح موت سب میں پھیلي اِس لیئے کہ سب نے گناہ کیا * اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۴۴ آیت میں مذکور ھی کہ * تم اپنے باپ شیطان سے ھو اور چاھتے ھو کہ اپنے باپ کي خواھش کے موافق کرو وہ تو شروع سے قاتل تھا اور سچائي پر ثابت نرھا کیونکہ اُس میں سچائي نہیں جب وہ جھوٹھہ کہتا ھی تب اپني ھي سي کہتا ھي کیونکہ وہ جھوٹھا ھی اور جھوٹھہ کا باپ ھی * اور پہلے پطرس کي ۵ فصل کي ۸ آیت میں لکھا ھی کہ * ھوشیار اور جاگتے رھو کیونکہ تمھارا مخالف شیطان گرجنےوالے ببر کي مانند ڈھونڈھتا پھرتا ھی کہ کس کو پھار کھاوے * * اور اگر کوئي کہے کہ خدا نے بدي کو کیوں ظاھر ھونے دیا اور شیطان کو کیوں نہ روکا کہ وہ آدمي پر غالب آیا اور کیوں ابتک خدا نے بدي اور شیطان کے غالب ھونے کو برداشت کیا سو اِس بات کا جواب یہاں نہیں ھو سکتا لیکن کتاب طریق الحیات میں جہاں تک بن پڑا ھی دیا گیا ھی اور اگرچہ آدمي اپني عقل سے اِس مطلب

کے دریافت کرنے میں لاچار اور اِس سوال کے تہیک جواب دینے میں عاجز هی کیونکه خدا نے اپني مصلحت کے موافق آدمي سے اِس بهید کا بیان کرنا مناسب نجانا تو بهي ایماندار آدمي کے لیئے اِتنا هی جان لینا کفایت کرتا هی که خدا حکیم هی اور حکیم مطلق اپنے کاموں میں غلطي نهیں کرتا اور اگرچه خدا مختار مطلق هی لیکن پهر بهي خارجي فاعل کے فعل کو از روے حکمت و مصلحت در وقت نهیں روکتا پر اِس حکمت کا جان لینا انسان کي ناقص عقل کے قابو میں نهیں هی *

اور اِن مطلبوں کي بابت اِس بات سے حق ڈهونڈهنیوالے کو دلجمعي بخوبي تمام حاصل هوتي هی که خدا کے کلام سے صاف معلوم هوتا هی که خدا کي خواهش یهه نهیں که آدمي شیطان کے قبضے اور گناه و بدبختي میں رهے بلکه یهه خواهش هي که پهر گناه سے آزاد و پاک هوکر پاکیزگي میں خدا کي مانند بن جاے اور همیشه کي نیکبختي حاصل کرلے اور اُس مرتبه پر بلکه اس سے بهي زیاده رتبه پر پهنچ جاے جو آدم کو بهشت میں حاصل تها جیسا که کتب مقدسه کے اِن مقاموں میں یعني موسیٰ کي ۳ کتاب کي ۱۱ فصل کي ۴۴ آیت میں لکہا هی که * میں خداوند تمہارا خدا هوں چاهیئے که تم اپنے تئیں مقدس کرو تاکه تم مقدس هوؤ اِس لیئے که میں قدوس هوں * اور متي کي ۵ فصل کي ۴۸ آیت میں لکہا هی که * کامل هوؤ جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر هی کامل هی * اور دوسرے قرنتیوں کي ۶ فصل کي ۱۶ آیت میں لکہا هی که * تم تو زنده خدا کي هیکل هو چنانچه خدا نے کہا هی که میں اُنمیں رهونگا اور اُنمیں چلونگا اور میں اُنکا خدا هونگا اور وے میرے لوگ هونگے * اور پہلے پطرس کي ۲ فصل کي ۹ آیت میں مذکور هی که * تم چنے هوئے خاندان بادشاهي کاهنوں کي جماعت مقدس قوم اور خاص لوگ هو تاکه تم اُسکي خوبیاں بیان کرو جسنے تمہیں تاریکي سے اپني عجیب روشني میں بلایا * اور پہلے یوحنا کي ۳ فصل کي ۲ آیت میں لکہا هی که * پیارو اب هم خدا کے

فرزند هیں اور یہہ تو ابتک ظاهر نہیں هوتا که هم کیا کچهه هونگے پر هم جانتے هیں که جب وه ظاهر هوگا هم اُسکي مانند هونگے کیونکه هم اُسے جیسا وه هی ویسا دیکهینگے * اِس حال میں انجیل اور پرانے عهد کي کتابیں خوب کہلا کہلي سمجهاتي هیں که آدمي کي پیدایش کا مطلب مقدور بهر خدا کي مانند پاک و کامل هونا هی * * پس انجیل اُن شرطوں میں سے جنہیں هم نے حقیقي الهام کي پہچان کے لیئے دیباجه میں ذکر کیا تیسري شرط کو نہایت کمال کے ساتهه پورا کرتي هی یعني اُس شرط کے موافق چاهیئے که حقیقي الهام خدا کو پاک اور مقدس بیان کرکے آدمي کے واسطے بهي پاک دلي کا مرتبه بتاوے اور اِس شرط کے پورا هونے سے انجیل کا خدا کي طرف سے هونا ثابت هوتا هی اور سارے مذهبوں کي سب کتابوں سے بهي امتیاز پاکر اُن سے برتر ٹهہرتي هی کیونکه وے تمام مذهب آدمي کي پیدایش کے اُس عمده مطلب سے کچهه بهي خبر نہیں رکهتے هیں اور آدمي کي پاکیزگي کو ایک ظاهري فعل جانکر اُسکے دل کو ناپاکي میں چهوڑتے هیں پر اِس طرح کي پاکیزگي اگرچه آدمي کي نظر میں پاک معلوم هوتي هی مگر مقدس اور کامل اور عالم خدا کے حضور کچهه چیز نه گني جائیگي *

اور اِس لیئے که آدمي اُس عمده و عالي مطلب کو پہنچے خدا نے اپنے حکم اسے عنایت کیئے جیسا که موسیٰ کي دوسري کتاب کي ۲۰ فصل کي پہلي سے ۱۷ آیت تک بیان هی که * خدا نے یے سب باتیں کہیں که خداوند تیرا خدا جو تجهے مصر سے اور خادموں کے گهر سے نکال لایا میں هوں میرے حضور تیرے لیئے دوسرے خدا نہونگے اور اپنے لیئے تراش کے مورتیں اور کسي چیز کي صورتیں جو آسمان کے اوپر یا پاني میں زمین کے تلے هی مت بنائیو تو اُنکے آگے خم مت هوجیو نه اُنکي بندگي کیجیو اِس لیئے که میں خداوند تیرا خدا غیور هوں که ابا کي بدکاریوں کي سزا اُنکے لڑکوں کو جو میرا کینه رکهتے هیں اُنکي تیسري اور چوتهي نسل تک

دینیوالا هوں اور اُن میں سے هزاروں پر جو تجهسے دوست رکهتے هیں اور میرے حکموں کو حفظ کرتے هیں رحم کرنیوالا هوں تو خداوند اپنے خدا کا نام بیجا مت لیجیو کیونکه خداوند اُسے جو اُسکا نام بیجا لیتا هی بے سزا نچهوڑیگا روز سبت کو مقدس جان کے یاد رکهیو تو چهه دن تک محنت اور اپنے سب کام کیجیو لیکن ساتواں دن خدا اپنے خداوند کا هی اُسمیں کوئي کچهه کام نکرے نه تو اور نه تیرا بیٹا نه تیري بیٹي نه تیرا خدمت کرنیوالا اور نه تیري خدمت کرنیوالي نه تیري مواشي اور نه تیرا مسافر جو تیرے دروازه کے اندر هی اِس لیئے که خداوند نے چهه دن میں آسمان زمین دریا اور سب کچهه جو اُن میں هی بنائے اور ساتویں دن آرام کیا اِس واسطے خداوند نے یوم سبت کو مبارک کیا اور اُسے مقدس تهیرایا تو اپنے باپ اور اپني ماں کو عزت دے تاکه تیري عمر زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجهے دیتا هی دراز هووے تو خون مت کر تو زنا مت کر تو چوري مت کر تو اپنے همسائے پر جهوٹهي گواهي مت دے تو اپنے همسائے کے گهر کا لالچ مت کر تو اپنے همسائے کي جورو اور اُسکے خدمت کرنیوالے اور اُسکي خدمت کرنیوالي اور اُسکے بیل اور اُسکے گدهے اور کسي چیز کا جو تیرے همسائے کي هی لالچ مت کر * پهر متي کي انجیل میں ٥ فصل کي ۲۱ آیت سے ۴۸ تک لکها هی که * تم سن چکے هو که اگلوں سے کها گیا تو خون مت کر اور جو که خون کرے عدالت میں سزا کے لائق هوگا پر میں تمهیں کهتا هوں که جو کوئي اپنے بهائي پر بے سبب غصه هو عدالت میں سزا کے قابل هوگا اور جو کوئي اپنے بهائي کو باولا کهے سینهدرین میں سزا کے لائق هوگا اور جو اُسکو کافر کهے جهنم کي آگ کا سزاوار هوگا پس اگر تو قربان گاه میں اپني نذر لیجاوے اور وهاں تجهے یاد آوے که تیرا بهائي تجهسے کچهه مخالفت رکهتا هی تو وهاں اپني نذر قربان گاه کے سامهنے چهوڑ کے چلا جا پهلے اپنے بهائي سے میل کر تب آکے اپني نذر گذران جب تک که تو اپنے مدعي کے ساتهه راه میں هی جلد اُس سے مل جا نهو که

مدعي تجھے قاضي کے حوالے کرے اور قاضي تجھے پیادے کے سپرد کرے اور
تو قید میں پڑے میں تجھسے سچ کہتا ھوں کہ جب تک کوڑي کوڑي ادا
نکرے تو وھاں سے کسي طرح نچھوٹیگا تم سن چکے ھو کہ اگلوں سے کہا گیا
تو زنا نکر پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ جو کوئي شہوت سے کسي عورت پر
نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھہ زنا کرچکا سو اگر تیري دھني آنکھہ
تیرے ٹھوکر کھانے کا باعث ھو اُسے نکال ڈال اور پھینک دے کیونکہ تیرے
انگوں میں سے ایک کا نرھنا تیرے لیئے اُس سے بہتر ھی کہ تیرا سارا بدن
جہنم میں پڑے یا اگر تیرا دھنا ھاتھہ تیرے لیئے ٹھوکر کھانے کا باعث
ھو اُسکو کاٹ ڈال اور پھینک دے کیونکہ تیرے انگوں میں سے ایک کا
نرھنا تیرے لیئے اُس سے بہتر ھی کہ تیرا سارا بدن جہنم میں پڑے یہہ
بھي کہا گیا کہ جو کوئي اپني جورو کو چھوڑدے اُسے طلاق نامہ لکھہ دے
پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ جو کوئي اپني جورو کو زنا کے سواے کسي اَور
سبب سے چھوڑ دیوے اُس سے زنا کرواتا ھی اور جو کوئي اُس عورت سے جو
چھوڑي گئي بیاہ کرے زنا کرتا ھی پھر تم سن چکے ھو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ
تو جھوٹھي قسم نکھہ بلکہ اپني قسموں کو خداوند کے لیئے پورا کر پر میں
تمھیں کہتا ھوں ھرگز قسم نکھانا نہ تو آسمان کي کیونکہ وہ خدا کا تخت
ھی نہ زمین کي کیونکہ وہ اُسکے پانوں کي چوکي ھی اور نہ یروشالم کي
کیونکہ وہ بزرگ بادشاہ کا شہر ھی اور نہ اپنے سر کي قسم کھا کیونکہ تو
ایک بال کو سفید یا کالا نہیں کر سکتا ھی پر تمھاري گفتگو میں ھاں کي
ھاں اور نہیں کي نہیں ھو کیونکہ جو اِس سے زیادہ ھی سو بُرائي سے ھوتا
ھي تم سن چکے ھو کہ کہا گیا آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت
پر میں تمھیں کہتا ھوں کہ ظالم کا مقابلہ نکرنا بلکہ جو تیرے دھنے گال پر
طمانچہ مارے دوسرا بھي اُسکي طرف پھیر دے اور اگر کوئي چاھے کہ عدالت
میں تجھہ پر نالش کرکے تیرا کرتا لے قبا کو بھي اُسے لینے دے اور جو کوئي
تجھے ایک کوس بیگار لیجاوے اُسکے ساتھہ دو کوس چلا جا جو تجھہ سے

کچهه مانگے اُسے دے اور جو تجهه سے قرض مانگے اُس سے مُنهه نه موڑ تم
سن چکے هو که کہا گیا اپنے پڑوسي سے محبت رکهه اور اپنے دشمن سے
عداوت پر میں تمهیں کہتا هوں که اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم
پر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاهو جو تم سے کینه رکهیں انکا بهلا کرو
اور جو تمهیں دکهه دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکه تم اپنے باپ
کے جو آسمان پر هی فرزند هوؤ کیونکه وه اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں
پر اُگاتا هی اور راستوں اور ناراستوں پر مینهه برساتا کیونکه اگر تم اُنهیں کو
پیار کرو جو تمهیں پیار کرتے هیں تو تمهارے لیئے کیا بدلا هی کیا محصول
لینیوالے بهي ایسا نهیں کرتے هیں اور اگر تم فقط اپنے بهائیوں کو سلام کرو
تو کیا زیاده کیا کیا محصول لینیوالے ایسا نهیں کرتے پس تم کامل هوؤ
جیسا تمهارا باپ جو آسمان پر هی کامل هی * اور پهر متي کي ٦ فصل
کي پهلي آیت سے ٢١ تک اور ٣١ سے آخر تک لکها هی که * خبردار تم
اپنے نیک کام لوگوں کے سامهنے دیکهانے کے لیئے نکرو نهیں تو تمهارے باپ
سے جو آسمان پر هی اجر نملیگا اِسلیئے جب تو خیرات کرے اپنے
سامهنے ترهي نه بجا جیسا مکار عبادت خانوں اور رستوں میں کرتے هیں
تاکه لوگ اُنکي تعریف کریں میں تم سے سچ کہتا هوں که وے اپنا اجر
پاچکے پر جب تو خیرات کرے تو چاهیئے که تیرا بایاں هاتهه نجانے جو
تیرا دهنا هاتهه کرتا هی تاکه تیري خیرات پوشیده رهے اور تیرا باپ جو
پوشیده دیکهتا هی وه خود ظاهر میں تجهے بدلا دے اور جب تو دعا مانگے
مکاروں کي مانند مت هو کیونکه وے عبادت خانوں میں اور رستوں کے
موڑ پر کهڑے هوکے دعا مانگنے کو دوست رکهتے هیں تاکه لوگ اُنهیں دیکهیں
میں تمسے سچ کہتا هوں که وے اپنا بدلا پاچکے لیکن جب تو دعا مانگے
اپني کوٹهري میں جا اور دروازه بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگي
میں هی دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیده دیکهتا هی ظاهر میں تجهے
بدلا دیگا اور جب دعا مانگتے هو غیر قوموں کي مانند بیفائده بک بک

نکرو کیونکه وے سمجھتے هیں که بہت بکنے سے اُنکي سني جائیگي پس اُنکي مانند نہو کیونکه تمهارا باپ تمهارے مانگنا کے پہلے جانتا هی که تمهیں کن کن چیزوں کي ضرورت هی اِس واسطے تم اِس طرح دعا مانگو که ای همارے باپ جو آسمان پر هی تیرے نام کي تقدیس هو تیري بادشاهت آوے اور تیري مرضي کے موافق جیسا آسمان پر هی زمین پر بهي هو همارے روزکي روٹي آج همیں بخش اور جس طرح هم اپنے قرضداروں کو بخشتے هیں تو اپنا قرض همکو بخش دے اور همیں آزمایش میں نه ڈال بلکه بُرے سے بچا کیونکه بادشاهت اور قدرت اور جلال تیرا همیشه هی آمین اِس لیئے که اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو تو تمهارا باپ بهي جو آسمان پر هي تمهارے قصور معاف کریگا پر اگر تم آدمیوں کے قصور نه معاف کرو تو تمهارا باپ بهي تمهارے قصور نه معاف کریگا پهر جب تم روزه رکهو مکاروں کي مانند اپنا چهره اُداس نه بناؤ کیونکه وے اپنا منهه بگاڑتے هیں که لوگ اُنهیں روزه‌دار جانیں میں تم سے سچ کهتا هوں که وے اپنا بدلا پاچکے پر جب تو روزه رکهے اپنا سر چکنا کر اور اپنا منهه دهو تاکه تجهے روزے سے آدمي نهیں بلکه تیرا باپ جو پوشیده هی جانے اور تیرا باپ جو پوشیدگي میں دیکهتا هی ظاهر میں تجهے بدلا دے مال اپنے واسطے زمین پر جمع نکرو جهاں کیڑا اور مورچه خراب کرتا هی اور جهاں چور سیندهه دیکے چوراتے هیں بلکه مال اپنے لیئے آسمان پر جمع کرو جهاں نه کیڑا نه مورچه خراب کرتا اور نه چور سیندهه دیکے چوراتا هی کیونکه جهاں تمهارا خزانه هی وهیں تمهارا دل بهي لگا رهیگا اور فکر نه کرو که هم کیا کهائینگے کیا پیئینگے اور کیا پهنینگے کیونکه اِن سب چیزوں کي تلاش غیر قوم کرتے هیں اور تمهارا باپ جو آسمان پر هی جانتا هی که تم اِن سب چیزوں کے محتاج هو پر تم پهلے خدا کي بادشاهت اور اُسکي راستبازي ڈهونڈهو تو اُنکے سوا یے سب چیزیں بهي تمهیں ملینگي پس کل کي فکر نکرو کیونکه کل خود اپني چیزوں کي آپ هی

فکر کرلیگا آپ کا دکھہ آپ هی کے اپنے بس هی * اور پھر رومیوں کي تمام
۱۲ فصل میں مرقوم هی کہ * ای بہائیو میں خدا کي رحمتوں کا واسطہ
دیکے تم سے التماس کرتا هوں کہ تم اپنے بدن خدا کي نذر کرو تاکہ زندہ
قرباني اور مقدس و پسندیدہ هو کہ یہہ تمہاري عبادت کے موافق هی اور
اِس جہان کے هم شکل مت هو بلکہ اپنے دل کے نئے هونے سے اپني شکل
بدل ڈالو تاکہ تم خدا کے اُس ارادے کو جو بہتر اور پسندیدہ اور کامل هی
بخوبي جانو میں اُس نعمت سے جو مجھے عنایت هوئي هی تم میں سے
هر ایک کو کہتا هوں کہ اپنے مرتبے سے زیادہ عالي مزاج نہ بنو بلکہ درستي
سے ایسا مزاج رکھو جیسا خدا نے هر ایک شخص کو اندازے سے ایمان دیا
کیونکہ جیسا همارے ایک بدن میں بہت سے انگ هیں اور هر انگ کا
ایک هي کام نہیں ایسے هي هم جو بہت سے هیں ملکے مسیح کا ایک بدن
هوئے اور آپس میں ایک دوسرے کے انگ پس همنے اُس نعمت کے موافق
جو همیں عنایت هوئي جدا جدا انعام پایا سو اگر وہ نبوت هی تو هم
ایمان کے اندازے کے موافق نبوت کریں اور اگر خدمت هی تو خدمت
میں رهیں اگر کوئي اُستاد هووے تو تعلیم پر اور نصیحت کرنیوالا نصیحت
میں مشغول رهے اور جو خیرات بانٹنےوالا هی صاف دلي سے بانٹے اور سردار
کوشش سے سرداري کرے اور رحم کرنیوالا خوشي سے رحم کرے محبت بےریا
هووے بدي سے نفرت کرو نیکي سے ملے رهو برادرانہ محبت سے ایک دوسرے
کو پیار کرو عزت کي راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو کوشش میں سستي
نہ کرو روح سے سرگرم هوؤ خداوند کي بندگي میں رهو اُمید میں خوش
تکلیف میں برداشت کرنیوالے دعا مانگنے پر مستعد رهو مقدسوں کي
احتیاج میں شریک هوؤ مسافرپروري میں مشغول رهو اُنکے لیئے جو تمہیں
ستاتے هیں برکت چاهو خیر مناؤ لعنت نکرو خوش وقتوں کے ساتھہ خوش
رهو اور رونیوالوں کے ساتھہ روؤ آپس میں ایک سا مزاج رکھو بڑے بڑے خیال
مت باندهو بلکہ غریبوں کے ساتھہ غریبي کرو اپني دانست میں عقلمند

نہ بنو بدي کے عوض میں کسي سے بدي نکرو اُن کاموں پر جو سب لوگوں
کے نزدیک بہلے ہیں دوراندیش رہو اگر ہوسکے تو مقدور بھر ہر انسان کے
ساتھہ ملے رہو عزیزو اپنا بدلا مت لو بلکہ غصے کي راہ چھوڑ دو کیونکہ یہہ
لکھا ہی کہ خداوند کہتا ہی کہ بدلا لینا میرا کام ہی میں ہي بدلا لونگا
پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اُسکو کھلا اگر پیاسا ہو اُسے پاني دے کیونکہ
تو یہہ کرکے اُسکے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگا دیگا بدي کا مغلوب
نہو بلکہ بدي پر نیکي سے غالب ہو * پھر اِسي مکتوب کي ۱۳ فصل کي
۱ و ۲ و ۵ آیتوں سے ۹ تک لکھا ہی کہ * ہرایک شخص حاکموں کے تابع رہے
کیونکہ ایسي کوئي حکومت نہیں جو خدا کي طرف سے نہو اور جتني
حکومتیں ہیں سو خدا کي طرف سے مقرر ہیں پس جو کوئي حکومت
کا سامہنا کرتا ہی سو خدا کي مقرري بات کا مخالف ہی اور وے جو
مخالف ہیں سو آپ ہي سزا پاوینگے پس تابع رہنا نہ صرف غضب کے
سبب بلکہ نیک نیتي کے واسطے بھي ضرور ہی اِس لیئے تم خراج بھي
دو کہ وے خدا کے خادم ہیں تاکہ اُس کام میں مشغول رہیں پس سب
کا حق ادا کرو جسکو خراج چاہیئے خراج اور جسکو محصول چاہیئے
محصول دو اور جس سے ڈرا چاہیئے ڈرو اور جس کي عزت کیا چاہیئے
عزت کرو سوا آپس کي محبت کے کسي کے قرضدار نرہو کیونکہ جو اَوروں
سے محبت رکھتا ہی اُس نے شریعت کو پورا کیا ہی * پھر پہلے قرنتیوں
کي ۱۳ فصل کي پہلي آیت سے ۱۰ تک لکھا ہی کہ * اگر میں آدمي یا
فرشتوں کي زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا
جھانجھناتا جھانجھہ ہوں اور اگر میں نبوت کروں اور اگر میں غیب کي
سب باتیں اور سارے علم جانوں اور میرا ایمان پورا ہو یہاں تک کہ پہاڑوں
کو چلاؤں پر محبت نہ رکھوں تو میں کچھہ نہیں ہوں اور اگر میں اپنا
سارا مال خیرات میں دیڈالوں یا اگر میں اپنا بدن دوں کہ جلایا جاے پر
محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھہ فائدہ نہیں محبت صبر اور مہر بخشتي

هي محبت ڈاہ نہيں کرتي محبت شيخي نہيں کرتي پھولتي نہيں بے موقع نہيں کرتي خود غرض نہيں تند مزاج نہيں بدگمان نہيں ناراستي سے خوش نہيں بلکہ راستي سے خوش هي سب باتوں کو پي جاتي هي سب کچھہ باور کرتي هي سب چيز کي اُميد رکھتي هي سب کي برداشت کرتي هي محبت کبھي جاتي نہيں رهتي اگر نبوتيں هيں تو موقوف هونگي اگر زبانيں هيں تو بند هو جائينگي اگر علم هي تو لا حاصل هو جائيگا کيونکہ همارا علم ناقص هي اور هماري نبوت ناتمام پر جب کمال حاصل هوگا تو ناقص نيست هو جائيگا * اور پھر افسيوں کي ۵ فصل کي پہلي آيت سے ۲۱ تک لکھا هي کہ * تم عزيز فرزندوں کي طرح خدا کے پيرو هو اور محبت کے طور پر چلو جيسے مسيح نے بھي هم سے محبت کي خوشبو کے ليئے هماري عوض ميں اپنے تئيں خدا کے آگے نذر اور قربان کيا اور حرامکاري اور هر طرح کي ناپاکي اور لالچ کا تم ميں ذکر تک نہو جيسا مقدس لوگوں کو مناسب هي اور بے شرمي اور بيہودہ بات يا ٹھٹھے بازي جو نا مناسب هي نہووے بلکہ بيشتر شکر گذاري کيونکہ تم اُس سے واقف هو کہ کوئي حرامکار يا ناپاک اور لالچي جو بت پرست هي مسيح اور خدا کي بادشاهت کا وارث نہيں هي کوئي تمکو بيہودہ باتوں سے بہلاوا نہ دے کيونکہ ايسي باتوں کے سبب خدا کا غضب نافرمان برداروں پر پڑتا هي پس تم اُنکے شريک نہو کيونکہ تم آگے تاريکي تھے پر اب خدا ميں هوکے نور هو تم نور کے فرزندوں کي طرح چلو اِس ليئے کہ نور کا پھل کمال خوبي اور راستبازي اور سچائي هي اور دريافت کرو کہ خداوند کو کيا خوش آتا هي اور تاريکي کے لا حاصل کاموں ميں شريک مت هو بلکہ بيشتر اُنکو ملامت کرو کيونکہ اُنکے پوشيدہ کاموں کا ذکر بھي کرنا شرم هي اور ساري چيزيں جو ملامت کے لايق هيں روشني سے ظاهر هوتي هيں کيونکہ هر ايک چيز جو روشن کرتي روشني هي اِس ليئے وہ کہتا هي ارے او تو جو سوتا هي جاگ اور مردوں ميں سے اُٹھہ کہ مسيح تجھے روشن کريگا پس خبردار تم ديکھہ بھال

کے چلو نادانوں کي طرح نہيں بلکہ داناؤں کي مانند وقت کو غنيمت جانو کيونکہ دن بُرے هيں اِس واسطے تم بے تميز نہ رهو بلکہ سمجھو کہ خداوند کي مرضي کيا هی اور شراب پيکے متوالے نہو کہ اُس ميں خرابي هی بلکہ روح سے بهر جاؤ اورآپس ميں زبور اور گيت اور روحاني غزليں گايا کرو اور اپنے دل ميں خداوند کے ليئے گاتے بجاتے رهو اور سب باتوں ميں همارے خداوند يسوع مسيح کے نام سے خدا باپ کے هميشہ شکرگذار رهو اور خدا کے خوف سے ايک دوسرے کي فرمان برداري کرو * اور پهر کلسيوں کي تمام ۳ فصل ميں اور ۴ فصل کي پہلي آيت ميں لکھا هی کہ * اگر تم مسيح کے ساتهہ جي اُٹهے هو تو آسماني چيزوں کي تلاش ميں رهو جہاں مسيح خدا کے داهنے بيٹها هی آسماني چيزوں سے دل لگاؤ نہ اُن چيزوں سے جو زمين پر هيں کيونکہ تم مر گئے هو اور تمهاري زندگی مسيح کے ساتهہ خدا ميں پوشيدہ هی جب مسيح جو هماري زندگي هی ظاهر هوگا اُسکے ساتهہ تم بهي جلال سے ظاهر هو جاؤگے اِس واسطے تم اپنے انگوں کو جو زمين پر هيں يعني حرامکاري اور ناپاکي اور شهوت اور بري خواهش اور لالچ کو جو بت‌پرستي هی مار ڈالو اِنهيں کے سبب سے خدا کا غضب نافرمان بردار فرزندوں پر پڑتا هی اور آگے جب تم اُن کے بيچ جيتے تهے تم بهي اُنکي راہ پر چلتے تهے پر اب تم اِن سب کو بهي يعني غصے اور غضب اور بدي اور بدگوئي اور بد زباني کو اپنے منهہ سے نکال پهينکو ايک دوسرے سے جهوٹهہ نبولو کيونکہ تم نے پراني انسانيت کو اُسکے فعلوں سميت اُتار پهينکا اور نئي انسانيت کو جو معرفت ميں اپنے پيدا کرنيوالے کي صورت کے موافق نئي بن رهي هی پہنا هی وهاں نہ يوناني هی نہ يهودي نہ ختنہ نہ نامختوني نہ بربري نہ اسقوطي نہ غلام نہ آزاد پر مسيح سب کچهہ اور سب ميں هی پس خدا کے چنے هوؤں کي مانند جو پاک اور پيارے هيں دردمندي اور مهرباني اور فروتني و خاکساري اور برداشت کا لباس پہنو اور اگر کوئي کسي پر دعوي رکهتا هو تو ايک دوسرے کي برداشت کرے اور

ایک دوسرے کو بخشے جیسا مسیح نے تمھیں بخشا ویسا هي تم بهي کرو اور
اِن سب کے اوپر محبت کو پہن لو کہ وہ کمال کا کمربند هی اور خدا کي
سلامتي جسکي طرف تم ایک تن هوکر بلاے گئے تمھارے دلوں پر حکومت
کرے اور تم شکرگذار رهو مسیح کا کلام تم میں بہتایت سے رہے اور تم ایک
دوسرے کو کمال دانائي سے تعلیم اور نصیحت کرو اور زبور اور گیت اور
روحاني غزلیں شکرگذاري کے ساتهه خداوند کے لیئے دلوں سے گاؤ اور جو
کچهه کرتے هو کلام اور کام سب کچهه خداوند یسوع کے نام سے کرو اور اُسکے
وسیلے سے خدا باپ کا شکر بجالاؤ ای عورتو جیسا خداوند میں مناسب
هی اپنے اپنے خصم کي فرمان برداري کرو ای مردو اپني جوروؤں کو پیار
کرو اور اُن سے کڑوے نہو ای لڑکو تم اپنے ما باپ کے هر ایک بات میں
فرمان بردار رهو کہ خداوند کو یہي پسند هی ای لڑکے بالے والو اپنے لڑکوں
کو دق مت کرو نہووے کہ وے آزردہ هو جاویں ای نوکرو تم اُنکے جو دنیا
میں تمھارے خاوند هیں سب باتوں میں فرمان بردار رهو پر خوشامدي
لوگوں کي مانند دیکہانے کو نہیں بلکہ صاف دل سے خدا ترسوں کي طرح
اور جو کچهه کرو سو جي سے ایسا کرو جیسا خداوند کے لیئے کرتے هیں نہ
کہ آدمیوں کے لیئے کہ تم جانتے هو کہ تم خداوند سے بدلے میں میراث
پاؤگے کیونکہ تم خداوند مسیح کي نوکري بجا لاتے هو پر وہ جو بُرا کرتا هی
وہ اپنے کیئے کے موافق بُرائي کهاویگا اور طرفداري نہیں هی ای خاوندو
نوکروں کے ساتهہ عدل اور انصاف کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بهي ایک خاوند
آسمان پر هی * * بعضے مسلمان گمان کرتے هیں کہ گویا انجیل میں کچهہ
امر و نہي نہیں هی اِس لیئے هم نے یہ آیتیں تفصیلوار بیان کردیں
اِنکے مضامین سے صاف ظاهر هی کہ یہ احکام صرف روحاني اور باطني
مطالب کو جو بالکلیہ خداے مقدس کے لائق هیں بیان کرتے چنانچہ وے
سب حکم آدمي کے دل اور چال چلن کے نیک اور پاک هونے سے علاقہ
رکهتے هیں پوشیدہ نرهے کہ اَور مذهبوں کے اکثر احکام صرف ظاهري آداب

سے منسوب هيں اور اِسي واسطے خدا کے نزديک ناپسند اور آدمي کے ليئے بيفائده هيں اور انجيل کے احکام اِس جهت سے که صرف باطني اور آدمي کے دل اور چال چلن نيک هونے کے ليئے مخصوص هيں تو سارے مذهبوں پر فضيلت و برتري رکهتے هيں اور اِس سے بهي ثابت هوتا هي که يے حکم آدمي کے حکم نهيں بلکه خدا کے حکم هيں * اور يے سب حکم اِس ايک حکم ميں جمع هيں جو متي کي ۲۲ فصل کي ۳۷ اور ۳۹ آيتوں ميں لکها هي که * خداوند کو جو تيرا خدا هي اپنے سارے دل اور اپني ساري جان اور اپني ساري سمجهه سے پيار کر اور اپنے پڑوسي کو ايسا پيار کر جيسا آپ کو * يعني چاهيئے که تيرا مطلب اور مقصد و خواهش هميشه خدا هو اور اُسي ميں جمع هوکے اُس سے ملا رهے اِس طرح پر که تيري عقل اور روح و بدن کي ساري قوتيں عمر بهر هر روز و هر دم اور هر لحظه خدا کے ارادے کے موافق مصروف و متحرک رهيں اور پهر يهه که جس طرح اپني بهلائي اور خير و خوشوقتي چاهتے هو ايسے هي اپنے مقدور بهر اپنے همسائے کي بهي نيکي اور خوشوقتي چاهو خواه وه دوست هو خواه دشمن تاکه تم مسيح کے اُس کلام کو پورا کرو جو متي کي ۷ فصل کي ۱۲ آيت ميں لکها هي که * جو کچهه تم چاهتے هو که لوگ تمهارے ساتهه کريں ويساهي تم بهي اُن سے کرو * اور يے احکام آدمي کو خدا سے ملاکر اور پڑوسي کا بهي دوست بناکر اُسے حقيقي پاکيزگي اور هميشه کي خوشحالي کو پهنچاتے هيں اور خدا اور پڑوسي کو پيار کرنے کا حکم جو خدا نے اپنے کلام ميں بيان کيا هي وهي شريعت و حکم هي جسے خدا نے هر ايک آدمي کے دل اور انصاف ميں بهي مقرر کر ديا هي صرف اِتنا تفاوت هي که آدمي کے دل ميں ويسا ظاهر نهيں جيسا که انجيل ميں هي اِس صورت ميں هر چند آدمي کتب مقدسه کي شريعت سے خبردار نهو پهر بهي بے شرع نهيں هي کيونکه خدا اور همسائے کے پيار کرنے کا حکم و شريعت خدا کي طرف سے هر ايک آدمي کے دل ميں ايسي نقش هي که هرگز مٹني نهيں

چنانچه وه بهي اگر اپني اُس شريعت دلي پر متوجه هو تو حكم مذكور سے تهوڑا بہت خبردار هو سكتا هى اِس حال ميں بت‌پرستوں كے دل ميں بهي باوجوديكه اُنكي ديني كتابيں جهوٹهي هيں تو بهي خدا كي طرف سے ايک شريعت هى كه خدا اُسپر عمل كرنے اور نه كرنے كے واسطے اُن سے حساب ليگا اور جب وے بهي اپني دلي شريعت كو پورا نہيں كرتے تو اِس سبب سے خدا كے حضور اپنے تئيں ناكاره اور تقصيروار اور گنہگار اور نجات دينيوالے كا محتاج معلوم كرسكتے هيں *

ليكن تا آدمي اُس پاكي اور اُس عالي مرتبه كو حاصل كرے جو خدا كي طرف سے اُسكے ليئے مقرر هوا ضرور هى كه كسي حكم ميں قصور نكرے كيونكه يعقوب كے مكتوب كي ۲ فصل كي ۱۰ آيت ميں لكہا هى كه * جو ساري شريعت كو مانتا اور ايک بات كو ٹالتا هى تو وه ساري باتوں كا گنہگار هوا * پهر گلتيوں كي ۳ فصل كي ۱۰ آيت ميں مذكور هى كه * جو كوئي اِن سب باتوں كے كرنے پركه شريعت كي كتاب ميں لكهي هيں قائم نہيں رهتا لعنتي هى * پس خداوند مقدس كے حضور يهه مقبول نهوگا كه آدمي صرف اُسكے بعضے حكموں كو مانے بلكه ضرور هى كه جو شخص خدا كي رضامندي حاصل كرنے كي فكر ميں هى اُسكے احكام كو ايسا پورا كرے كه اُنميں سے كسي بات ميں كچهه قصور نهو نہيں تو جو شخص كه قصور كرتا هى اگرچه اُنميں سے صرف ايک هي بات ميں قصور كيا هو تو بهي ملعون هى يعني خدا كے غضب ميں گرفتار هوگا ليكن درحاليكه خدا كے كلام كے موافق اور انصاف كي گواهي كے بلحاظ سب آدمي گنہگار هيں پس ايسا شخص كہاں پائيے جسنے خداوند كے حكموں كو ايسا پورا كيا هو كه كبهي اُنميں ايک بات كي بهي كوتاهي نهوئي هو اور ايسا شخص كہاں هى جو هميشه اپنے سارے دل اور اپني ساري قدرت اور اپنے سارے خيال سے خدا كو اور اپنے پڑوسي كو اپني مانند پيار كركے اُسكے ساتهه ايسا چال چلن ركهے جو اپنے حق ميں آشنا سے اُميد ركهتا هى اور ايسا شخص كہاں هى جسنے

کبھي کوئي بُرا کام نکیا ہو یا ایک ایسي بات جو مقدس خدا کے نزدیک
بُري هی نه کہي ہو اور ایسا شخص کہاں هی جسکے دل میں کبھي کوئي
بُري اور ناپاک خواهش اور بیجا حرکت نه سمائي ہو پس اِس حال
میں مجھے اور تجھے بلکه سب لوگوں کو لازم هی که خداوند کے سامھنے
اقرار کریں که هم سب قصوروار اور گنہگار هیں اور وہ نیکي و پاکي کي
حالت جو تیرے سامھنے همیں چاهیئے هم میں نہیں هي اِس لیئے وے
سزائیں جو خدا نے اپنے حکموں کے نماننے والوں کے لیئے مقرر کي هیں
سب لوگوں پر بلکه میرے اور تیرے واسطے بھي هونگي کیونکه یہه نہیں ہو
سکتا که خداے عادل و صادق اپنے کلام کے برخلاف کرے اور اپنا وعدہ و
وعید پورا نکرے *

اور وہ سزا جسکا خدا نے گنہگاروں کے لیئے وعدہ کیا هی خدا کے کلام
میں اُسکا اِس طرح پر ذکر هی جیسا که مسیح نے متي کي ۱۲ فصل کي
۳۶ آیت میں کہا هی که * میں تم سے کہتا ہوں که لوگ هر ایک بیہودہ
بات جو کہتے هیں عدالت کے دن اُسکا حساب دینگے * پھر کلسیوں کي
۳ فصل کي ۲۵ آیت میں لکھا هی که * وہ جو بُرا کرتا هی وہ اپنے کیئے
کے موافق بُرائي کماویگا اور طرفداري نہیں هی * پھر رومیوں کي پہلي فصل
کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * آدمي کي تمام بے دیني اور ناراستي پر
خدا کا غضب آسمان سے ظاهر هی * اور اِسي مکتوب کي ۲ فصل کي ۸
و ۹ آیتوں میں مرقوم هی که * اُن پر جو فسادي اور سچائي سے مخالف اور
ناراستي کے تابع هیں قہر اور غضب هوگا بلکه هر ایک آدمي کي جان جو
بُرائي کرتا هی مصیبت اور عذاب میں پڑیگي پہلے یہودي پھر یوناني
کي * پھر دوسرے تسلونیقیوں کي پہلي فصل کي ۹ آیت میں لکھا هی
که * وے (یعني وے لوگ جو خدا کو نہیں پہچانتے اور انجیل کو نہیں
مانتے) خداوند کے چہرہ سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي هلاکت
کي سزا پاوینگے * اور قیامت کے دن مسیح کے قول کے موافق جو متي کي

٢٥ فصل کي ٤١ آيت ميں لکھا هی بدکاروں سے کہا جائيگا که * ای ملعونو ميرے سامهنے سے اُس هميشه کي آگ ميں جاؤ جو شيطان اور اُسکے لشکر کے ليئے تيار کي گئي هی * پس يهه وه حصه هی جو خدا سے برگشته هونے اور اُسکے حکموں کے نماننے سے تونے اور ميں نے اور سب آدميوں نے اپنے واسطے حاصل کيا اور هم اُسکے لائق هوئے هيں کيونکه هم گنهگاروں اور ناپاکوں سے کس طرح هو سکتا هی که پاک اور مقدس خدا سے نزديکي ڈهونڈهيں اور کيونکر ممکن هی که ناپاک و گنهکار آدمي عادل و مقدس خدا کو پسند آوے اور اُسکے حکموں کا نماننا اُسے اچها معلوم هو اگرچه يهه بات ظاهر هی که خدا کي محبت بے حد و بے شمار اور اُسکي رحمت کا دريا بے کنار هی ليکن اِسي طرح اُسکي عدالت اور پاکيزگي بهي بيحد هی اور اُسکے قهر و غضب کا بهي شمار نهيں اِس حال ميں محال هی که بدي و بدکاري خدا کو پسند آوے بلکه لازم هی که پاک اور مقدس خدا گناه کي ضد هو اور اپني عدالت کے بموجب گنهگاروں کو سزا ديوے اور گناه سے اپني ناخوشي و نفرت ظاهر کرے پس عجب جهوٹها خيال هی اگر کوئي ايسا سوچے اور آپ کو اِس دهوکها دينيوالي اُميد پر تسلي دے که خدا اپني رحمت پر نظر کرکے بے سزا ديئے اور بغير بدلا ليئے همارے گناه بخش ديگا ای اپنے دل کے فريب دينيوالے خدا ايسا کام هرگز نکريگا کس طرح هو سکتا هی که عادل و حکيم خدا اپني پاکيزگي اور عدالت کے برخلاف کام کرے اور درحاليکه خدا اپني شريعت سے عدول کرنيوالے کي سزا نه کرتا تو البته اپنے عهد کا توڑنے والا اور اپني عدالت کا مخالف هوتا * * اور خدا کي مهرباني کے تقاضا سے بهي يهي لازم آتا هی که خداے تعالی گنهگاروں کو بے سزا ديئے نچهوڑے اِس سبب سے که آدمي جس وقت جانے که خدا نافرمان برداروں کو سزا نديگا تو پهر اُن حکموں کو جو خدا نے صرف اپني مهرباني سے آدمي کي نيکبختي کے ليئے عنايت کيئے هيں نگاه نرکهيگا بلکه روز بروز آگے سے اور زياده گناه کے دريا ميں ڈوب کر

دم بدم بدحال و بدبخت هوتا جائیگا اور دیکھو اگر شریعت سے عدول کرنیوالے کے لیئے کچھہ سزا نہوتي تو وہ شریعت کس مصرف کي هوتي اور اگر گنهگار دینداروں کي مانند خدا کي درگاہ میں مقبول هوتا تو نیک و بد میں کیا فرق رهتا پس اِن دلیلوں سے صاف ظاهر هی اور خدا کے کلام سے بهي بخوبي معلوم هوتا هی جیسا کہ بیان هوا کہ خداے تعالی گنهگاروں کو سزا دیگا اِس حالت میں یا تو ضرور پڑا کہ هم اپنے گناهوں کي سزا پاکر همیشہ هلاکت میں رهیں یا کوئي ایسي راہ همیں ملے جس سے منزل نجات کو پہنچیں *

اِس حال میں یہہ سوال لازم آتا هی کہ کیا آدمي آپ اپنے تئیں گناهوں کي سزا سے نجات دے سکتا هی اور ایک ایسي تدبیر و کفارہ پیدا کر سکتا هی جو مقدس و عادل خدا کے سامهنے مقبول اور گناهوں کي معافي کا سبب هو اور خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کرے پوشیدہ نرهے کہ آدمي کو محال هی کہ ایسا کوئي کام یا کوئي ثواب حاصل کرے جو گناهوں کا بدلا اور کفارہ هو کیونکہ ممکن نہیں هی کہ آدمي خدا کے حکموں کو جس طرح کہ مقدس کتابوں میں بیان هوئے هیں بالکل پورا کرے اور یہہ بهي نہیں هو سکتا کہ اپنے گناهوں سے توبہ کرکے پهر کسي طرح گناہ میں نپڑے کیونکہ خدا کے کلام بموجب صرف بُرے کام هي گناہ نہیں هیں بلکہ نالائق بات بُري فکر بد خواهش بهي گناہ هیں اور ایسا کون هی جس کے دل میں نالائق فکر اور بُري خواهش کبهي نہو پس درحالیکہ آدمي واجبات کو پورا نہیں کر سکتا پهر اُس سے کیونکر هو سکتا هی کہ واجبات سے زیادہ کام کرکے ایسا ثواب حاصل کرے کہ اُسکے گناہ کا بدلا اور کفارہ هو اور اگر فرض کریں کہ کسي آدمي نے اپني تمام عمر کبهي خدا کے حکموں سے تجاوز نکیا هو تو بهي اُس سے زیادہ جو اُسپر واجب هی نہیں کیا اِس صورت میں خدا کے حضور سے کچھہ ثواب کا مستحق نہوگا بلکہ مسیح کے قول کے موافق جو لوقا کي ١٧ فصل کي ١٠ آیت میں لکها هی چاهیئے

که اقرار کرے که هم نالائق بندے هیں کیونکه جو همپر کرنا واجب تها وهي
کیا الحاصل واجبات سے زیاده آدمي سے هونا ممکن نهیں کیونکه خدا کے
کلام بموجب اُسپر واجب هی که اپني عمر بهر تمام روحاني اور بدني قوتوں
سے خدا کي بندگي اور فرمانبرداري هي میں رهے پس اِس صورت میں
آدمي کو نه کچهه فرصت و قدرت باقي رهتي هی اور نه کوئي وقت ملتا
هی که واجبات سے زیاده عمل میں لاوے اور اپنے لیئے کچهه ثواب حاصل
کرے جو اُسکے گناه کا بدلا اور کفاره هو اور اگر کوئي شخص غرور کي راه سے
ایسے جهوتهے خیال میں پڑے که گویا اُس سے زیاده جو خدا نے مجهه پر
واجب کیا تها عمل میں لایا هوں تو بهلا ایسا آدمي کیونکر جانیگا که میرا
عمل خداوند کے سامهنے میرے گناهوں کے کفاره کو کافي اور قبول هوگا یا
نهیں بهر صورت اِس بات میں ایسا آدمي همیشه شک اور تردد میں
رهیگا پس جو طریق که آدمي نے خود رائي سے اپنے گناهوں کي سزا سے
نجات پانے کو پسند و اختیار کیا هی وه هرگز اُسے نجات کي منزل پر نه
پہنچائیگا اور اگر کوئي ایسا خیال کرے که توبه گناه کا کفاره هوگا تو پهلے
اُسکو یهه جاننا چاهیئے که توبه بهي واجبات کي قسم سے هی اور اِس
باعث سے توبه بهي ثواب یا کفاره نهیں هوسکتي دوسرے یهه بهي جان لے
که انجیل میں صاف صاف بیان هوا هی که خدا فقط توبه کے وسیله سے
گناه کي سزا معاف نهیں کرتا الحاصل اِن دلیلوں کے بموجب هرگز اُمید
نهیں هی که انسان اپنے گناهوں کي سزا سے اپنے تئیں چهڑا سکے پس اگر
کوئي ایسا نجات دینیوالا نملے جو آدمي کو گناه کي سزا سے نجات بخشے
اور آدمي کے واسطے گناه کا کفاره حاصل کرے تو خدا کا غضب همیشه
آدمي پر رهیگا اور وه همیشه خدا سے جدا رهکر ابدي هلاکت میں
پڑیگا * * لیکن ایسا نجات دینیوالا جو گنهگاروں کے لیئے ایک ایسا کفاره
و فدیه عمل میں لاوے که عادل و مقدس خدا کا مقبول اور سب کي
خلاصي اور نجات کا باعث هو چاهیئے که اِس طرح کا نجات دینیوالا

آدمزاد كي قسم سے نہو كيونكه آدمي سب كے سب گنہگار هيں سو گنہگار گنہگار كو كس طرح سے نجات دے سكيگا اور ۴۹ زبور كي ۷ و ۸ آيت ميں بهي صاف بيان هوا هى كه * كسي كي مجال نہيں كه اپنے بهائي كا فديه يا اُسكا كفارة خدا كو ديوے كه اُن جانوں كا فديه بهري هي يہه ابد تك ادا نہوگا * پس لازم آيا كه وہ نجات دينيوالا بے گناہ و پاك اور كامل و مقدس هو يہاں تك كه آدمي سے برتر و اعلى هو اور ايسا نجات دينيوالا جو ايسے مرتبه اور صفتوں ميں هو كه گناہ كا كفارہ اور نجات حاصل كرنا اُسے ممكن هى انجيل ميں بيان هوا اور بتايا گيا اور وہ يسوع مسيح هى اور انجيل ميں صاف كہا هى كه يسوع مسيح نے اپني نيكي اور كمال و ثواب اور موت كے سبب عادل و مقدس خدا كے سامهنے ايسا كفارة اور قرباني گذراني هى كه خدا اُسكے سبب بندوں كے تمام گناهوں سے در گذرتا اور اپني رضامندي اُسكے شامل حال كرتا هى * ابدي اور مقدس و رحيم خدا كا هميشه شكر هو جسنے اپني بيحد محبت كے سبب ايسي خلاصي و نجات يسوع مسيح كے واسطه سے گنہگاروں كے ليئے مقرر كي هى *

---

## تيسري فصل

### اُس نجات كے بيان ميں جو مسيح كے وسيله سے عمل ميں آئي

اُس نجات كو انجيل كي آيتوں سے جس طرح پر كه اُن ميں بيان هوئي هى ويسے هى هم مرقوم كرينگے ليكن اى اِس رساله كے پڑهنيوالے اگر خدا كا يہه عمده كام جو اُسكي حكمت و محبت اور مہرباني و عدالت كو مقدور بهر بيان اور ظاهر كرتا هى تيري انساني عقل ميں نه سماوے اور درك و

دریافت میں نه آسکے تو تعجب مت کر کیونکه خدا اپنے سب امور اور
اپني ذات پاک میں بهي آدمیوں کے واسطے ایک پوشیده خدا هی اور
انسان اُسکي ذات پاک اور اُسکے امر سے صرف اُتنا هي جاننا اور سمجهنا
هی جتنا خدا نے ظاهر کرنا فایده مند جانا اور جس طرح که خدا آدمیوں
سے برتر اور اُسکی معرفت وحکمت انسان کي معرفت اور حکمت سے
بلندتر هي اُسي طرح اُسکے کام بهي میري اور تیري بلکه سب کي فکر سے
برتر اور عمیق هیں پس اگر خدا کي الهامي کتابوں میں ایسے مطلب پائے
جاویں جنکے دریافت کرنے میں آدمي عاجز هو تو کچهه تعجب نهیں اور
یهه بات الهامي کتابوں کے نقصان کا سبب نهیں بلکه ایک نشان هی لایدرک
خدا کے عمل هونے کا * * اور وه نجات جسے خدا نے اپني نهایت حکمت
اور محبت سے گنهگاروں کے واسطے یسوع مسیح کي معرفت موجود کیا هي
سو مقدس کتابوں میں یوں بیان هوئي جیسا که انجیل میں یوحنا کي
۳ فصل کي ۱۶ آیت میں لکها هی که * خدا نے جهان کو ایسا پیار کیا که
اُسنے اپنا اِکلوتا بیٹا بخشا تاکه جو کوئي اُسپر ایمان لاوے هلاک نهو بلکه
همیشه کي زندگي پاوے * اور پهلے یوحنا کي ۴ فصل کي ۹ آیت میں بهي
لکها هی که * خدا کي محبت جو هم سے هی اِس سے ظاهر هوئي که خدا
نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دنیا میں بهیجا تاکه هم اُسکے سبب سے زندگي
پاویں * اور پهر لوقا کي ۱۹ فصل کي ۱۰ آیت میں لکها هی که * آدمي کا
بیٹا آیا هي که کهوئے هوئے کو ڈهونڈهے اور بچاوے * اور پهر پهلے تیموتیوس
کي پهلي فصل کي ۱۵ آیت میں لکها هی که * یهه دیانت کي بات اور
بالکل پسند کے لائق هی که مسیح یسوع گنهگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا
* اور پهر پهلے یوحنا کي ۲ فصل کي ۲ آیت میں مذکور هی که * یسوع
مسیح همارے گناهوں کا کفاره هی فقط همارے گناهوں کا نهیں بلکه تمام دنیا
کے * اور پهر دوسرے قرنتیوں کي ۵ فصل کي ۱۹ و ۲۱ آیت میں لکها هی
که * خدا نے مسیح میں هوکے دنیا کو اپنے ساتهه یوں ملالیا که اُسنے اُنکي

تقصیروں کو اُن پر حساب نکیا اور میل کا کلام همیں سونپا کیونکه اُسنے اُسکو جو گناه سے واقف نه تها همارے بدلے گناه ٹهہرایا تاکه هم اُسکے سبب راستبازي الهي ٹهہریں * اور پهر پہلے پطرس کي ۲ فصل کي ۲۴ آیت میں مرقوم هي که * اُسنے (یعني یسوع مسیح نے) آپ اپنے بدن پر همارے گناهوں کو صلیب پر اُٹهالیا تاکه هم گناهوں سے چهوٹ کے راستبازي میں گذران کریں اُن کوڑوں کے زخم سے جو اُسپر پڑے تم چنگے هوئے * پهر افسیوں کي پہلي فصل کي ۴ آیت میں هی که * اُسنے همکو دنیا کي پیدایش کے پیشتر اِسکے لیئے چن لیا که هم اُسکے حضور محبت میں پاک اور بے عیب هوویں *

اُس نجات کي بابت جو خدا نے اپني مصلحت اورمہرباني کے سبب ازل سے برقرار کي هی پیغمبروں کي معرفت ابتدا سے خبر دي اور ظاهر کر دیا که یهه نجات دینیوالا کس فرقے اور کس خاندان سے اور کس وقت اور کس طرح آویگا اور اُسکا کیا مرتبه هوگا اور کس راه سے نجات کو حاصل کریگا چنانچه وے لوگ جو یسوع مسیح سے پہلے دنیا میں تهے اور اُن وعدوں سے جو اُسکے حق میں دیئے گئے خبردار تهے اُس آنیوالے اور اُس نجات کے واسطے جو اُسکے وسیلے حاصل هوني کو تهي بهت خوش اور اُمیدوار تهے اور همارے پہلے باپ یعني آدم کو اُس نجات دینیوالے کي بابت خدا کي طرف سے اِس طرح خبر دي گئي که وه ایسا شخص هوگا که سانپ کے یعني شیطان کے سرکو کُچلیگا حاصل مطلب یهه هی که وه آنیوالا نجات دهنده آدمیوں کو شیطان اور گناهوں سے نجات دیگا جیسا که موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۳ فصل کي ۱۵ آیت میں لکها هی که * میں تیرے اور عورت کے اور تیري نسل اور اُسکي نسل کے درمیان دشمني ڈالونگا وه تیرے سر کو کُچلیگي اور تو اُسکي ایڑي کو کاٹیگا * اور پهر اُس نجات دینیوالے کي بابت خدا نے ابراهیم سے وعده کیا که تیري نسل سے ایک ایسا بزرگ شخص پیدا هوگا که اُسکے سبب دنیا کي تمام قومیں برکت

اور نجات پاوینگي جیسا که موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۲۲ فصل کي ۱۸ آیت میں لکھا هي که * تیري نسل سے زمین کي ساري امتیں برکت پاوینگي * اور ابراهیم کي اُس نسل سے جسکے سبب زمین کي ساري اُمتیں برکت پاوینگي مسیح مراد هي چنانچه انجیل سے یعني گلتیوں کي ۳ فصل کي ۱۴ و ۱۶ آیت سے معلوم هوتا هی * * اور پهر خدا نے اِسي نجات دینیوالے کي بابت موسیٰ کو خبر دي هی که وہ بڑا پیغمبر هوگا که خدا اُسکو بني اسرائیل کے فرقے سے ظاهر کریگا اور وہ خدا کے حکم اور طریق لوگوں کو سکهلاویگا جیسا که موسیٰ کي پانچویں کتاب کي ۱۸ فصل کي ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکها هی که * میں اُنکے لیئے اُنکے بهائیوں میں سے تجهسا ایک نبي قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے مُنهه میں ڈالونگا اورجو کچهه میں اُسے فرماؤنگا وہ اُنسے کهیگا اور ایسا هوگا که جو کوئي میري باتوں کو جنهیں وہ میرا نام لیکے کهیگا نه سنیگا تو میں اُس سے مطالبه کرونگا * * اور پهر خدا نے داؤد پیغمبر کو جتایا هی که یهه نجات دینیوالا تیري اولاد سے ظاهر هوگا اور وہ همیشه بادشاهي کریگا جیسا که دوسرے سموئیل کي ۷ فصل کي ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں مرقوم هی که * جب تیرے دن پورے هونگے اور تو اپنے باپ دادوں کے ساتهه سو رهیگا تو میں تیرے بعد تیرے تخم کو جو تیري صلب سے هوگا برپا کرونگا اور اُسکي سلطنت کا بندوبست کرونگا اور وہ میرے نام کا ایک گهر بناویگا اور میں اُسکي سلطنت کا تخت ابد تک قائم کرونگا * اور اِسي کي بابت یرمیا کي ۲۳ فصل کي ۵ و ۶ آیتوں میں بهي ذکر هی که * دیکهه وے دن آتے هیں خداوند کهتا هی که میں داؤد کے لیئے صادق شاخ اُگاؤنگا اور بادشاہ بادشاهي کریگا اور اقبالمند هوگا اور عدالت و صداقت زمین پر کریگا اُسکے دنوں میں یهوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتي میں سکونت کریگا اور اُسکا نام یهه رکها جائیگا خداوند هماري صداقت * * اور پهر اُس نجات دینیوالے کے حق میں خدا کي طرف سے یشعیاہ نبي کو الهام هوا جیسا که اُسنے ۹ فصل کي ۵ و ۶

آیتوں میں بیان کیا هی که * همارے لیئے ایک فرزند تولد هوتا اور همکو ایک پسر بخشا جاتا اور سلطنت اُسکے کاندهے پرهی اور وه اِس نام سے کهلاتا هی عجب مصلح خداے قادر ابّ ابدیّت شاه سلامت که سلطنت کا اِقبال اور سلامت کا دوام داؤد کے تخت پر اور اُسکي مملکت پرهووے که وه اُسکا بندوبست کرے اور اب سے ابد تک عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے رب الافواج کي غیوري یهه کریگي * * اور پهر یهه که اُس نجات دینیوالے کے ظهور کا وقت یعقوب نے توریت میں یعني موسیٰ کي پهلي کتاب کي ۴۹ فصل کي ۱۰ آیت میں ذکر کیا هی که * نه حکومت یهوده سے نه عصا اُسکے پانو میں سے جاتا رهیگا جب تک سیلا (یعني مسیح) نه آوے اور قومیں اُسکي فرمان بردار هونگي * اور اِسي مطلب کي بابت خدا نے دانیال پیغمبر کي کتاب کي ۹ فصل کي ۲۴ آیت سے ۲۷ آیت تک دانیال پیغمبر کو فرمایا هی که * هفتاد هفتے تیري قوم پر اور تیرے مقدس شهر پر شرارت بند کرني کو اور خطاؤں پر ختم کرني کو اور گناه کا کفاره کرني کو اور صداقت ابدي پهنچاني کو اور رویات اور انبیا کا ختم کرني کو اور قدوس القدوسین کا مسح کرني کو معین کیئے گئے هیں سو تو بوجهه اور سمجهه که یروشلیم کے پهرانے اور بنانے کا فرمان نکلنے سے المسیح الامیر تلک هفت هفتے هیں اور باستهه هفتے بازار اور چوک پهرایا اور بنایا جائیگا پر تنگي کے دنوں میں اور باستهه هفتے کے بعد مسیح منقطع کیا جائیگا اور اُسکا کچهه نهیں اور لوگ اُس امیر کے جو چڑهه آویگا شهر اور مقدس کو غارت کرینگے اور اُسکي اجل سیلان میں هوگي اور اجل تک لڑائي خرابیوں کا حکم هی اور ایک هفته عهد بهتیروں سے ثابت کریگا اور اُس هفتے کا آدها ذبیحه اور هدیه موقوف کریگا * * اور اُس نجات دینیوالے کي پیدایش کا مکان میکا پیغمبر کي پانچویں فصل کي دوسري آیت میں ایسا بیان هوا هی که * ای بیت لحم افراتا باوجودیکه تو یهوداه کے هزاروں میں چهوٹا هی تو بهي تجهه میں سے میرے لیئے وه شخص

نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا اور اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے هی * * اور پهر وہ نجات دینیوالا ایک کنواري عورت سے پیدا هوگا چنانچه اُسکي بابت یشعیاہ پیغمبر نے ۷ فصل کي ۱۴ آیت میں فرمایا هی که * خداوند آپ تمکو ایک نشان دیگا دیکهه وہ کنواري پیٹ سے هوگي اور بیٹا جنیگي اور اُسکا نام عمانوئیل رکهیگي * اور عمانوئیل عبراني لفظ هی اُسکے یہه معني هیں که خدا همارے ساتهه * * اور اُس نجات دینیوالے یعني مسیح کي تعلیم اور فروتني اور رنج و موت کي بابت جو اُسنے آدمزاد کي نجات کے لیئے اپنے اوپر قبول کیا پیغمبروں نے اپني کتابوں میں ایسي خبر دي هی چنانچه یشعیاہ نبي مسیح کي تعلیم کي بابت اپني کتاب کي ۴۲ فصل کي پهلي آیت سے ۴ تک خدا کي طرف سے کہتا هی که * دیکهو میرا بندہ جسے میں سنبهالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جي راضي هی میں نے اپني روح اُسپر رکهي وہ قوموں پر راستي ظاهر کریگا وہ نه چلّائیگا اور اپني صدا بلند نه کریگا اور اپني آواز بازاروں میں نه سنائیگا وہ مسلے هوئے سینٹهے کو نه توڑیگا اور سن کو جس سے دهنواں اُٹهتا هی نه بجهائیگا جب تک که راستي کو امن کے ساتهه ظاهر نکرے وہ نه گهٹیگا اور نه تهکیگا جب تک که راستي کو زمین پر قائم نکرے اور جزیرے اُسکي شریعت کے منتظر هوویں * اور پهر مسیح اور اُسکي تعلیم کي بابت یشعیاہ نبي نے ۶۱ فصل کي پهلي آیت سے تیسري تک کہا هی که * خداوند خدا کي روح مجهه پر هی کیونکه خداوند نے مجهے مسیح کیا تاکه میں حلیموں کو بشارتیں دوں اُسنے مجهے بهیجا هی که میں دل شکستوں کو دلاسا دوں اور اسیروں کے لیئے رهائي اور بندهوؤں کے لیئے زندان سے نکلنے کي منادي کروں که خداوند کے مقبول سال کا اور همارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتهار دوں تاکه وے سب جو غم زدہ هیں تسلي پذیر هوویں که صیہون کے غم زدوں کو دوں که اُنکو راکهه کے بدلے جوبن اور نوحے کي جگهه خوشي کا روغن اور غمگین طبیعت کے عوض ستایش کا خلعت بخشوں

تاکه وے صداقت کے شجر خداوند کے مزرع کہلاویں اور مسیح کي فروتني اور رنج و موت کي بابت یشعیاه کي ۵۲ فصل کي ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں ذکر هوا هی که * دیکهه میرا بنده دانائي سے کامیاب هوگا وه بالا اور ستوده اور نہایت بلند هوگا جس طرح بہتیرے تجهے دیکهه کے دنگ هوگئے اُسکا چہره هر ایک بشر سے زائد اور اُسکي پیکر بني آدم سے زائد بگڑ گئي اِسي طرح وه بہت سي قوموں پر چهڑکیگا اور بادشاه اُسکے آگے اپنا مُنہه بند کرینگے کیونکه وه کچهه دیکهینگے جو کہا نه گیا تها اور جو کچهه اُنہوں نے نه سنا تها وے دریافت کرینگے اور یشعیاه کي ۵۳ فصل کي پہلي آیت سے دسویں تک ذکر هوا هی که * هماري خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا هاتهه کس پر ظاهر هوا وه نہال کي طرح اُسکے آگے بڑها اور اصل کي طرح خشک زمین سے اُس میں نه کچهه خوبي هی نه کچهه بہار که هم اُسپر نگاه کریں اور نه خوبصورتي که هم اُسکے مشتاق هوویں وه متبدل اور مخذول الناس هوا وه مرد الم اور آشنای آزار بنا گویا که هم اُس سے روپوش تهے اُسکي تحقیر کي گئي اور هم اُسے حساب میں نه لائے لیکن اُسنے همارے آزار اُٹهائے اور همارے المون کا حامل هوا اور هم نے خیال کیا که وه مارا خدا کا کوٹا اور دُکهایا هوا هی پر وه همارے گناهوں کے لیئے گهایل کیا گیا اور هماري بدکاریوں کے لیئے کچلا گیا اور هماري سلامتي کے لیئے اسپر سیاست هوئي اور اُسکے مار کهانے سے هم چنگے هوئے هم سب بهیڑوں کي مانند بهٹک گئے هم میں سے هر ایک اپني اپني راه پر متوجه هوا اور خداوند نے هم سبهوں کي بدکاري اُسپر لادي وه مظلوم تها اور غمزده تو بهي اسنے مُنہه نکهولا وه برّے کي مانند ذبح هونے کو لایا گیا اور جیسا بهیڑ اپنے بال کترنیوالے کے آگے چپ چاپ هی ویسا اُسنے اپنا مُنہه نکهولا وه تعدي اور حکم سے لے لیا گیا اور اُسکے دودمان کا تذکره کون کریگا که وه زندوں کي زمین سے کاٹ ڈالا گیا میري گروه کے گناهوں کے سبب اُسپر مار پڑي اور اُسکي قبر شریروں کے ساتهه ٹهہرائي گئي اور اُسکي موت دولتمند کے ساتهه

هوئي اگرچه اُسنے ظلم نکیا اور اُسکے مُنہہ میں ہرگز چھل نه تھا لیکن
خداوند کو پسند آیا که اُسے کُچلے اُسنے اُسے آزاري کیا جب اُسکي جان
نام کے لیئے گذران ہوچکي تو وہ اپني نسل کو دیکھیگا اُسکي عمر دراز ہوگي
اور خدا کي مرضي اُسکے ہاتھہ میں عروج کریگي * اور ۲۲ زبور کي ۷ و ۸
و ۱۶ و ۱۸ آیتوں میں بیان ہوا هی که وے سب جو مجھکو دیکھتے ہیں
مجھہ پر ہنستے ہیں وے بولیاں بولتے ہیں وے سر ہلا ہلا کے کہتے ہیں اُسنے
خدا پر توکل کیا که وہ اُسے بچاوے اگر وہ اُس سے راضي هی تو وهي اُسے
چھوڑاوے کیونکه کتّوں نے مجھکو گھیرا هی شریروں کي گروہ نے میرا اِحاطه
کیا هی اُنھوں نے میرے ہاتھہ اور میرے پانو چھیدے وے میرے کپڑے آپس
میں بانٹتے ہیں اور میرے لباس پر قرعه ڈالتے ہیں * * پھر یہه که یسوع
مسیح کے جي اٹھنے اور خدا کے دھنے ہاتھہ بیٹھنے یعني اُسکے اُوپر جانے اور
اُسکے جلال کو پہنچنے اور اُسکے خدائي کے مرتبه میں ہونے کا پیغمبروں
کي کتابوں میں ایسا ذکر هی چنانچه ۱۶ زبور کي ۱۰ آیت میں کہا هی که
* تو میري جان کو پاتال میں رہنے نديگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے
نديگا * * اور ۱۱۰ زبور کي پہلي آیت میں لکہا هی که * خداوند نے
میرے خداوند کو فرمایا تو میرے دھنے ہاتھہ بیٹھہ جب تک که میں تیرے
دشمنوں کو تیرے پانو تلے کي چوکي کروں * اور مسیح کي بابت دوسرے
زبور کي ۷ آیت میں ذکر هی که * خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو
میرا بیٹا میں نے آج کے دن تجھے جنا * اور پھر ۴۵ زبور کي ۶ و ۷ آیتوں
میں مذکور هی که * ای خدا تیرا تخت ابدالآباد هی تیري سلطنت کا
عصا راستي کا عصا هی تو نے صدق سے دوستي اور شر سے دشمني کي هی
اِسي لیئے خدا نے جو تیرا خدا هی خوشي کے روغن سے تیرے مصاحبوں
سے زیادہ تجھے معطر کیا * اور پھر زکریا پیغمبر کي ۲ فصل کي ۱۰ آیت
میں لکہا هی که * ای صیہون کي بیٹي تو گا اور خوشحالي کر کیونکه دیکھه
میں آؤنگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا هی * اور پھر

دانیال پیغمبر کي ۷ فصل کي ۱۳ و ۱۴ آیتوں میں ذکر هوا هی که * میں نے رات کے رویتوں میں مشاهده کیا اور کیا دیکهتا هوں که انسان کا بیتا سا آسمان کے بادلوں میں آیا اور قدیم الایام تک پهنچا وے اُسے اسکے آگے لائے اور سلطنت اور عظمت اور مملکت اُسے دي گئي که سب قومیں اور اُمتیں اور زبانیں اُسکي عبادت کریں اُسکي سلطنت ابدي سلطنت هی جو جاتي نرهیگي اور اُسکي مملکت کا زوال نهوگا *

اور جس طرح که خدا نے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پُرانے عهد کي کتابوں میں مسیح کے آنے کي خبر دي تهي اِسي طرح وہ موعوده نجات دینیوالا یعني مسیح دنیا میں ظاهر هوا اور اُسکا ظهور دنیا کي پیدایش سے چار هزار برس بعد تها اور محمد کي هجرت سے چهه سو بیس برس شمسي پهلے اور اُسکے ظاهر هونے میں وهي ستّر هفتے که چار سو نوّے برس سے غرض هی پورے هوئے جو دانیال پیغمبر نے خبر دي تهي که جب که بني اسرائیل بابل کي قید سے چهوتینگے اُس وقت سے مسیح کے آنے تک اِتنے دن گذرینگے اور اِسي طرح وہ خبر بهي جو یعقوب نے توریت میں دي تهي که مسیح کے ظهور کے وقت بني اسرائیل کے فرقے سے حکومت جاتي رهیگي بعینه پوري هوئي کیونکه مسیح کے ظاهر هونے سے کئي برس پهلے یهودي لوگ روم کے بادشاہ کے تابع تهے اور یسوع مسیح کي پیدایش کے دنوں اُنکے نام شاہ روم کے دفتر میں لکهے گئے اور بالکل اُسکي رعیت هوئے چنانچه لوقا کي ۲ فصل کي پهلي آیت سے ۳ تک اگر تو پڑهے تو معلوم هوتا هی اور یسوع مسیح کو صلیب دیتے وقت خود یهودیوں نے اقرار کرکے کها که روم کے بادشاہ کے سوا کوئي همارا بادشاہ نهیں جیسا که یوحنا کي ۱۹ فصل کي ۱۵ آیت میں ذکر هوا هی اور اُس وقت سے اب تک یهودیوں کي بادشاهت کا حکم جاتا رها هی اور مسیح کے چالیس برس بعد جیسا که دانیال پیغمبر نے پانچ سو برس پهلے خبر دي تهي روم کے بادشاہ کي فوج نے یروشلیم پر چڑهائي کرکے اُنکے شهر اور عبادت خانه اور قربان گاہ ڈهاکر ویران

کردیئے چنانچہ اُس وقت سے اب تک قرباني کرنا اُس جگہہ بالکل موقوف هی اور یہودیوں کي ولایت خراب هوکر یہودي اِدهر اُدهر تتر بتر هوگئے اور اب تک اُسي حال میں هیں چنانچہ یہہ مطلب تواریخ سے بهي معلوم هوتا هی * * اور جیسا کہ خدا نے یشعیاہ پیغمبر کے وسیلہ خبر دي تهي کہ یسوع ایک کنواري سے پیدا هوگا اِسي طرح پرهوا چنانچہ لوقا کي پہلي فصل کي ۲۶ سے ۳۵ و ۳۷ آیتوں تک ذکر هوا هی کہ * چهٹے مہینے جبرئیل فرشتہ خدا کي طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جسکا نام ناصرہ تها بهیجا گیا ایک کنواري کے پاس جسکي یوسف نامي ایک مرد سے جو داؤد کے گهرانے سے تها منگني هوئي تهي اور اُس کنواري کا نام مریم تها اُس فرشتے نے اُس پاس آکے کہا کہ اي پسندیدہ سلام خداوند تیرے ساتهہ تو عورتوں میں مبارک هی پروہ اُسے دیکهکر اُسکي بات سے گهبرائي اور سوچنے لگي کہ یہہ کیسا سلام هی تب فرشتہ نے اُسے کہا کہ اي مریم مت ڈر کہ تجهپر خدا کا فضل هوا اور دیکهہ تو پیٹ سے هوگي اور بیٹا جنیگي اور اُسکا نام یسوع رکهنا وہ بزرگ هوگا اور خداي تعالی کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گهرانے کي بادشاهت کریگا اور اُسکي بادشاهت آخر نہوگي تب مریم نے فرشتے سے کہا یہہ کیونکر هوگا جس حال میں کہ میں مرد کو نہیں جانتي فرشتے نے جواب میں اُسے کہا کہ روح قدس تجهپر اُتریگا اور خداي تعالی کي قدرت کا تجهپر سایہ هوگا اِس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلائیگا کیونکہ خدا کے آگے کوئي بات اَن هوني نہیں * پهر اُسکي بابت متي کي پہلي فصل کي ۱۸ آیت سے ۲۵ تک کہا هی کہ * یسوع مسیح کي پیدایش یوں هوئي کہ جب اُسکي ماں مریم کي منگني یوسف کے ساتهہ هوئي اُس سے پہلے کہ وے ایکٹهے هوں وہ روح قدس سے حاملہ پائي گئي تب اُسکے شوهر یوسف نے جو راستباز تها اور نہ چاها کہ اُسکي تشهیر کرے ارادہ کیا کہ اُسے چپکے سے چهوڑ دے وہ اِن باتوں کے سوچ هي میں تها کہ

دیکھو خداوند کے فرشتے نے اُسپر خواب میں ظاھر ھوکے کہا ای یوسف داؤد کے بیٹے اپني جورو مریم کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اُسکے پیٹ میں ھی سو روح قدس سے ھی اور وہ بیٹا جنیگي اور تو اُسکا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناھوں سے بچاویگا یہہ سب کچھہ اِس لیئے ھوا کہ جو خداوند نے نبي کي معرفت کہا تھا پورا ھوا کہ دیکھو ایک کنواري پیٹ سے ھوگي اور بیٹا جنیگي اور اُسکا نام عمنوائیل رکھینگے جسکا ترجمہ یہہ ھی خدا ھمارے ساتھہ تب یوسف نے نیند سے اُٹھہ کر جیسا خداوند کے فرشتے نے اُسے فرمایا تھا کیا اور اپني جورو کو اپنے یہاں لے آیا اور جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹا بیٹا نہ جني اُس سے واقف نہوا اور اُسکا نام یسوع رکھا * * اور پھر یہہ کہ خدا کے وعدہ کے موافق جو پُرانے عہد کي کتابوں میں ذکر ھوا یسوع داؤد کي نسل سے ظاھر ھوا ھی چنانچہ یہہ بات رومیوں کي پہلي فصل کي ۳ آیت میں اور متي کي پہلي فصل کي پہلي آیت میں لکھي ھی * * پھر جیسا کہ خدا نے میکا پیغمبر کي معرفت خبر دي تھي یسوع بیت لحم کے شہر میں پیدا ھوا چنانچہ لوقا کي ۲ فصل کي ۴ آیت سے ۱۷ تک ذکر ھوا ھی کہ * یوسف گلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ھی گیا اِس لیئے کہ وہ داؤد کے گھرانے اور اولاد سے تھا کہ اپني منگیتر مریم کے ساتھہ جو پیٹ سے تھي نام لکھاوے اور ایسا ھوا کہ جد وے وھاں تھے اُسکے جننے کے دن پورے ھوئے اور اپنا پہلوٹا بیٹا جني اور اُسکو کپڑے میں لپیٹ کے چرني میں رکھا کیونکہ اُنکو سرا میں جگہہ نہ ملي اُس ملک میں گڈریے تھے جو میدان میں رھتے اور رات کو باري باري اپنے جُھنڈ کي چوکي کرتے تھے اور دیکھو کہ خداوند کا فرشتہ اُن پر ظاھر ھوا اور خداوند کا نور اُنکے چوگرد چمکا اور وے نہایت ڈر گئے تب فرشتہ نے اُنھیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمھیں بڑي خوشخبري سناتا ھوں جو سب لوگوں کے واسطے ھی کہ داؤد کے شہر میں آج تمھارے لیئے ایک نجات دینیوالا پیدا ھوا وہ مسیح خداوند ھی اور تمھارے لیئے یہي پتا ھی کہ تم

اُس لڑکے کو کپڑے میں لپیٹا چرنی میں رکھا ہوا پاؤگے اور ایکبارگی اُس فرشتے کے ساتھہ آسمانی لشکر کی ایک جماعت خدا کی تعریف کرتی اور کہتی ہوئی ظاہر ہوئی کہ خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے اور ایسا ہوا کہ جب فرشتے اُنکے پاس سے آسمان پر گئے گڈریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ اب بیت لحم کو جائیں اور اُس بات کو جو ہوئی ہی جس کی خداوند نے ہمکو خبر دی دیکھیں تب اُنہوں نے جلدی جاکے مریم اور یوسف کو اور اُس لڑکے کو چرنی میں رکھا پایا اور دیکھکے اُس بات کو جو اُس لڑکے کے حق میں اُنسے کہی گئی تھی پھیلایا * * بعد ازآن جب یسوع تیس برس کا ہوا تو وعظ و تعلیم کرنے لگا اور بہت معجزے اور کراماتیں دکھائیں چنانچہ بیماروں کو تندرستی بخشی اور شیطانوں کو دور کیا اور اندھوں کو آنکھہ اور لنگڑوں کو پیر اور گونگوں کو بولنے اور بہروں کو سننے کی طاقت دی اور مُردوں کو زندہ کیا اور اِسی طرح کے بہت معجزے اُس سے ظاہر ہوئے چنانچہ جس وقت یحیی اصطباغ دینیوالے نے اپنے دو شاگرد یسوع پاس بھیجے تاکہ اُس سے پوچھیں کہ وہ نجات دینیوالا جسکا وعدہ پُرانے عہد کی کتابوں میں ہوا ھی یہی ھی یا نہیں اُس وقت جیسا کہ متی کی ۱۱ فصل کی ۴ و ۵ و ۶ آیتوں میں مذکور ھی آپ یسوع مسیح نے اُنہیں جواب دیکر کہا کہ * جو کچھہ تم سنتے اور دیکھتے ھو جاکے یوحن سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے کوڑھی پاک صاف ہوتے اور بہرے سنتے اور مُردے جی اُٹھتے ھیں اور غریبوں کو انجیل سنائی جاتی ھی اور مبارک وہ ھی جو میرے سبب ٹھوکر نکھاوے * اور یوحنا کی ۳ فصل کی ۱ اور ۲ آیت میں لکھا ھی کہ * فروسیوں میں سے ایک شخص نیقودیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا اُسنے رات کو یسوع پاس آکر کہا کہ ربی ھم جانتے ھیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ھوکے آیا کیونکہ کوئی شخص یہ معجزے جو تو دکھاتا ھی جب تک کہ خدا اُسکے ساتھہ نہو نہیں دکھا سکتا * اور خود یسوع نے یوحنا کی ۵ فصل کی ۳۶ آیت میں کہا ھی کہ *

یے کام جو میں کرتا هوں میرے لیئے گواهي دیتے هیں که باپ نے مجھے بھیجا هی * لیکن اِن سب فضائل کے هوتے یسوع مسیح پهر بهي ایک غریب فقیر کي مانند دنیا میں تها جیسا که خود اُسنے متي کي ۸ فصل کي ۲۰ آیت میں کہا هی که * لومڑیوں کے لیئے ماندیں اور پرندوں کے واسطے بسیرے هیں پر ابن آدم کے لیئے جگهه نهیں جهاں اپنا سر دهرے * اور یونهیں دنیا کي عزت و حرمت و بزرگي کي بهي کچهه خواهش نه کي چنانچه یوحنا کي ۶ فصل کي ۱۵ آیت میں لکها هی که * یسوع معلوم کرکے که وے چاهتے هیں که آویں اور اُسے زبردستي پکڑکے بادشاه کریں آپ اکیلا پہاڑ کو پهر گیا * اور یوحنا کي ۴ فصل کي ۳۴ آیت میں لکها هی که * یسوع نے کہا که میرا کهانا یهه هی که اپنے بهیجنیوالے کي مرضي پر چلوں اور اُسکے کام پورے کروں * اور پهر یهه که یسوع ایسي پاکیزگي کے ساتهه چلتا تها که اپنے دشمنوں کے سامهنے کہه سکتا بلکه کہا کرتا تها که تم میں سے کون مجهے گناه کا الزام دے سکے چنانچه یهه بات یوحنا کي ۸ فصل کي ۴۶ آیت میں لکهي هی غرض که جو کچهه که مسیح کے ظاهر هونے کے ایام اور اُسکے پیدا هونے کے مکان اور تعلیم کي بابت پیغمبروں کي معرفت آگے کہا گیا تها سب کا سب پورا اور کامل هوا اور اُس زمانے کے آخر وقت که مسیح جسم کي رو سے دنیا میں تها اپنے اُن رنجوں کي بابت جو عنقریب اُسے پہنچنے کو تهے اپنے شاگردوں کو خبر دیکے جیسا که لوقا کي ۱۸ فصل کي ۳۱ آیت سے ۳۳ تک لکها هی کہا که * دیکهو هم یروشالم کو جاتے هیں اور سب جو نبیوں کي معرفت آدمي کے بیٹے کے حق میں لکها هی پورا هوگا کیونکه وه قوموں کے حواله کیا جائیگا وے اُسکو ٹهٹهے میں اُڑاوینگے اور بیعزتي کرینگے اور اُسکے مُنهه پر تهوکینگے اور اُسکو کوڑے مارکے قتل کرینگے اور وه تیسرے دن جي اُٹهیگا * اور اُن سب رنجوں کو یسوع مسیح نے اپني بے نهایت محبت و رحمت سے سهکر اپنے اوپر آپ سے آپ قبول کیا چنانچه یوحنا کي ۱۰ فصل کي ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ آیتوں میں لکها هي که *

یسوع مسیح نے فرمایا کہ اچھا گڈریہ میں ہوں اور بھیڑوں کے لیئے اپنی جان دیتا ہوں کوئی شخص اُسے مجھسے نہیں لے سکتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں مجھہ میں قدرت ہی کہ اُسے دوں اور مجھہ میں قدرت ہی کہ اُسے پھیر لوں یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا * اور جب پطرس نے مسیح کے پکڑنیوالوں پر شمشیر چلانی چاہی مسیح نے اُسے فرمایا اپنی تلوار میان میں کر کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں وہ فرشتوں کی بارہ فوج سے زیادہ میرے لیئے موجود کر دیگا پھر کتابوں کا لکھا کہ یوں ہی ہونا ضرور ہی تب کیونکر پورا ہوگا چنانچہ یہہ بات متی کے ۲۶ باب کی ۵۲ آیت سے ۵۴ تک موجود ہی پس یسوع نے اپنی کمال محبت کی نسبت جو گنہگاروں کے حق میں رکہتا تہا اور ہمکو گناہ و جہنم سے بچانے کے لیئے منع نکیا بلکہ اپنے تئیں چھوڑ دیا کہ یہودی اُسے پکڑکر بتپرستوں کے حاکم پیلاطوس پاس لیجاویں اور اُنہوں نے اُسپر جھوٹ موت کی تہمت لگاکر اُس سے ہنسی ٹھٹہا کیا اور اُسکے مُنہہ پر طمانچہ مارکے اور بتپرست حاکم کے اشارہ سے اُسکو کوڑے مارکر صلیب دی اور اِسی طرح جو جو کچھہ اگلے پیغمبروں نے یسوع مسیح کے انواع و اقسام کے رنج و اذیّت کی بابت لکہا تہا پورا ہوا چنانچہ متی کی ۲۷ فصل کی ۱۲ آیت سے ۱۴ آیت تک لکہا ہی کہ * جس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُسپر فریاد کر رہے تہے وہ کچھہ جواب ندیتا تہا تب پیلاط نے اُسے کہا تو نہیں سنتا کہ یے تجھہ پر کیسی کیسی گواہی دیتے ہیں پر اُسنے اُسکی ایک بات کا بہی جواب ندیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا * پس اِس صورت میں یشعیاہ کا وہ کلام جو پہلے مذکور ہوا تہا پورا ہوا کیونکہ کہا ہی کہ مسیح کو برّہ کی مانند ذبح کے مکان میں لائے لیکن اُسنے اپنا مُنہہ نہ کہولا اور جس وقت کہ یسوع کو صلیب دیتے تہے اُسکے ہاتہہ پانو چھیدے اور اُسکی پوشاک بانٹ لی اور اُسکے کپڑوں پر چٹھی ڈالی چنانچہ یہی مطلب متی کی ۲۷ فصل کی ۳۵ آیت میں

لکھا ھي اور پھر اُسي فصل کي ۳۹ و ۴۲ و ۴۳ آیتوں میں ذکر ھوا کہ * وے
جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ھلاکر اُسپر کفر بکتے اور کہتے تھے اَوْروں کو بچایا
آپ کو نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ھی تو اب صلیب پر سے
اُتر آوے تو ھم اِسپر ایمان لاوینگے اُسنے خدا پر بھروسا رکھا اگر وہ اُسکا پیارا
ھی تو وہ اب اُسکو چھوڑا دے کیونکہ وہ کہتا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ھوں *
اور اِسي طرح وے سب باتیں بھي جو داؤد نے یسوع مسیح کے رنجوں
کي بابت ۲۲ زبور میں کہي تھیں پوري ھوئیں پھر یہہ کہ یہودیوں کا ایسا
دستور تھا کہ جس قصوروار کو صلیب دیتے اُسکي لاش بدکاروں کے قبرستان
میں جو اَوْر مُردوں کے قبرستان سے الگ تھا دفن کرتے تھے سو یسوع کو
بھي صلیب دینے کے بعد اُنھوں نے چاھا کہ اپنے دستور بموجب بیعزتي
سے بدکاروں کے قبرستان میں دفن کریں لیکن وہ اُنکي خواھش و عادت
کے برخلاف بڑي عزت و حرمت سے دفن ھوا چنانچہ متي کي ۲۷ فصل
کي ۵۷ آیت سے ۶۰ تک خبر دي ھی کہ * جب شام ھوئي یوسف نامي
ارمتیہ کا ایک دولتمند جو یسوع کا شاگرد بھي تھا آیا اُسنے پیلاط پاس جاکے
یسوع کي لاش مانگي تب پیلاط نے حکم دیا کہ لاش اُسے دیں یوسف نے
لاش لیکر سُوتي صاف چادر میں لپیٹي اور قبر میں جو پتھر میں کھدي تھي
رکھي اور ایک بھاري پتھر قبر کے مُنھہ پر ڈھلکاکے چلا گیا * اِس صورت میں
وہ کلام جو یشعیاہ نبي نے یسوع مسیح کي بابت کہا تھا پورا ھوا کہ * اُسکي
قبر شریروں کے ساتھہ ٹھہرائي گئي لیکن مرنے کے بعد دولتمند کے ساتھہ
ھوئي * اور پھر جس طرح کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خبر دي
تھي اُسي طرح مرنے کے بعد تیسرے دن مُردوں میں سے جي اُٹھا اور قبر
سے نکلا جیسا کہ متي کي ۲۸ فصل کي پہلي آیت سے ۶ آیت تک لکھا
ھی کہ * سبت کے بعد جب ھفتہ کے پہلے دن پو پھٹنے لگي مریم مگدلینا
اور دوسري مریم قبر دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ
خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُترکے اُس پتھر کو قبر پر سے ڈھلکاکے اُسپر بیٹھہ گیا

اُسکا چہرہ بجلي سا اور اُسکي پوشاک سفید برف سي تھي اُسکے ڈر سے نگہبان کانپ اُٹھے اور مُردے سے ہو گئے پر فرشتہ نے متوجہ ہوکے اُن عورتوں سے کہا تم مت ڈرو میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو صلیب پر کھینچا گیا ڈھونڈھتي ہو وہ یہاں نہیں ہی کیونکہ جیسا اُسنے کہا تھا وہ اُٹھا ہی آؤ یہہ جگہہ جہاں خداوند رکہا گیا تھا دیکھو * اِس واقعہ سے زبور کا کلام پورا ہوا اور اُس قول کي سچائي ظاہر ہو گئي جو مسیح کے قیام کي بابت کہا گیا تھا کہ * تو میري جان کو پاتال میں رہنے ندیگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے ندیگا * اور قبر سے اُٹھنے کے بعد یسوع مسیح چالیس روز دنیا میں رہا لیکن اپنے تئیں صرف اپنے شاگردوں اور اُن یہودیوں پر ظاہر کیا جو اُسپر ایمان لائے تھے اور اپني موت و قیام کا مطلب اُنسے بیان و عیان کیا اور یہہ بات بھي اُن پر ثابت کر دي کہ پیغمبروں کے کہے بموجب ضرور تھا کہ یے سب باتیں اِسي طرح پوري ہوں اور چالیس دن بعد شاگردوں کو ایک پہاڑ پر یروشلیم کے نزدیک جمع کرکے اُنکے سامھنے آسمان پر چڑھہ گیا اور جاتے وقت یہہ بات جو متي کي ۲۸ فصل کي ۱۸ سے ۲۰ آیت تک لکھي ہی اُن سے فرمائي کہ * آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا اِس لیئے تم جاکے سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے بپتسما دیکے شاگرد کرو اور اُنھیں سکہلاؤ کہ اِن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم کیا ہی اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمھارے ساتھہ ہوں * اور مرقس کي ۱۶ فصل کي ۱۹ آیت میں لکھا ہی کہ * خداوند اُنھیں یہہ فرماکے آسمان پر جاتا رہا اور خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھا * اِسي طرح وہ بات جو مسیح کے حق میں خدا کے دہنے ہاتھہ بیٹھنے اور زمین و آسمان پر حکومت کرنے کي بابت ۱۱۰ زبور اور دانیال کي ۷ فصل میں کہي ہی پوري ہوئي * اِس حال میں کہ سب وعدے اور نشانیاں جو خدا نے مسیح کے حق میں سیکڑوں برس آگے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پرانے عہد کي کتابوں میں بیان کي تھیں یسوع

مسیح میں پوري هوئیں تو صاف ظاهر هی که انسان کے سلسله کا وہ نجات دینیوالا جسکا کتب عهد عتیق میں وعدہ اور اشارہ هوا في الحقیقت یسوع مسیح هی اور وہ اپنے رنج و موت کے سبب گناہ کا کفارہ هوکر نجات کا باعث هوا اور مخفي نرهے که اُن وعدوں اور پیشین‌گوئیوں کا پورا هونا جو یسوع مسیح کي بابت کتب عهد عتیق میں واقع هوئي تهیں ایک بڑي واضح دلیل هی که وے کتابیں خدا کا کلام هیں ورنه کسکو اِتني قدرت هی که وقوع سے سیکڑوں برس پهلے مسیح کي بابت ایسي صریح خبر دے که اُسکے آنے کا وقت اور ولادت کي جگهه اور قدر و مرتبه اور رنج و موت کي کیفیت اور جي اُٹهنے کا حال اور عروج کا معامله مفصل بیان کرے ظاهر هی که آدمي زمانهٔ آیندہ کا حال نهیں جانتا اور ایسي پیشین‌گوئیوں کي قدرت نهیں رکهتا هاں مگر جب که خدا نے اُسپر اِلهام کیا هو سو ایسي کتابیں جنمیں اِس طرح کي پیشین‌گوئیاں لکهي هوں بے شک و شبه اِلهام الهي اور خدا کا کلام هیں *

اور یهه بات که یسوع مسیح آدمي کي جنس اور پیغمبروں سے افضل و اعلی بلکه خدائي کے مرتبه پر هی اگرچه اُن آیات سے جو هم نے اُسکے مرتبه کي بابت کتب عهد عتیقه سے ذکر کیں ظاهر و معلوم هوتي هی مگر انجیل میں یهه عمدہ مطلب اَور بهي زیادہ بیان اور واضح هوا هی پس هم انجیل کي وهي آیتیں جو یسوع مسیح کے اعلی مرتبه اور اُسکي الوهیت کي گواهي دیتي هیں یهاں ذکر کرینگے که اِس طرح انجیل کي یهه عمدہ تعلیم پڑهنیوالے پر خوب ثابت هو جاے اور پوشیدہ نرهے که بني آدم کي نجات جو یسوع مسیح کے وسیله سے حاصل هوئي اُسکي الوهیت کے مرتبے بغیر هرگز نهو سکتي اور مسیح کي الوهیت کے مرتبه پر خدا کا کلام یعني انجیل ایک کافي دلیل اور پکي گواهي هی انسان کو مناسب هی که خدا کے کلام کو مانے خواہ اُسکے حکم کو عقل دریافت کرے خواہ نکرے اور انجیل کي وے آیتیں جنسے یسوع مسیح کي الوهیت

ظاهر و ثابت هوتي هی یے هیں اول وے آیات جنسے مسیح کي اِبنیت ثابت هی ذکر کرینگے مثلت مثلا جس وقت که یسوع رود اردن میں یحیی سے بپتسما پاتا تھا اُس وقت کا واقعه متي کي ۳ فصل کي ۱۷ آیت میں بدین طریق لکھا هی که * آسمان سے ایک آواز آئي که یهه میرا پیارا بیٹا هی جس سے میں خوش هوں * پھر اِسي مطلب کي بابت متي کي ۱۷ فصل کي ۱ و ۲ و ۳ و ۵ آیتوں میں یوں لکھا هی که * چھه دن بعد یسوع پتھر اور یعقوب اور اُسکے بھائي یوحنا کو الگ ایک اونچے پهاڑ پر لیگیا اور اُنکے سامھنے اُسکي صورت اَوْر هي هو گئي اور اُسکا چهره آفتاب سا چمکا اور اُسکي پوشاک نور کي مانند سفید هو گئي اور دیکھو موسی اور الیاس اُس سے باتیں کرتے اُنھیں دکھائي دیئے اور ایک نوراني بدلي نے اُسپر سایه کیا اور دیکھو اُس بادل سے آواز آئي که یهه میرا پیارا بیٹا هی جس سے میں خوش هوں تم اِسکي سنو * اور خود یسوع مسیح نے بھي اپني اِبنیت اور الوهیت کا اقرار کیا هی جیسا که یوحنا کي ۹ فصل کي ۳۵ سے ۳۷ آیت تک لکھا هی که * یسوع مسیح نے ایک اندھے آدمي سے جسکو اُسنے آنکھه بخشي تھي کها که تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا هی اُسنے جواب میں کها اے خداوند وه کون هي که میں اُسپر ایمان لاؤں یسوع نے اُسے کها تو نے اُسے دیکھا هی اور وه جو تجھه سے بولتا هی وهی هی * اور متي کي ۱۶ فصل کي ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ آیت میں لکھا هی که * مسیح نے اپنے شاگردوں سے کها که تم کیا کهتے هو میں کون هوں شمعون پتھر نے جواب میں کها تو مسیح زنده خدا کا بیٹا هی یسوع نے جواب میں اُسے کها اے شمعون بریونا مبارک تو کیونکه جسم اور خون نے نهیں بلکه میرے باپ نے جو آسمان پر هی تجھپر یهه ظاهر کیا * اور لوقا کے ۲۲ باب کي ۷۰ آیت میں مذکور هی که * یهودیوں کے سرداروں نے مسیح سے کها پس کیا تو خدا کا بیٹا هي اُسنے اُنسے کها تم ٹھیک کهتے هو میں هوں * اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۲۳ آیت میں لکھا هي که * مسیح نے یهودیوں

سے کہا کہ تم پستي سے ہو میں بلندي سے ہوں تم اِس جہان کے ہو میں اِس جہان کا نہیں * اور اُسي فصل کي ۵۸ آیت میں کہا ھی کہ * پیشتر اِس سے کہ ابیراھام ہو میں ہوں * پھر یوحنا کي ۱۷ فصل کي ۵ آیت میں مسیح نے کہا ھی کہ * ای باپ اب تو مجھے اپنے ساتھہ اُس جلال سے جو میں دنیا کي پیدایش سے پہلے تیرے ساتھہ رکھتا تھا بزرگي دے * پھر یوحنا کي ۱۴ فصل کي ۹ آیت میں یسوع مسیح فرماتا ھی کہ * جس نے مجھے دیکھا ھي باپ کو دیکھا ھی * اور ۱۰ فصل کي ۳۰ آیت میں کہا ھی کہ * میں اور باپ ایک ھیں * اور یوحنا کي ۵ فصل کي ۲۶ آیت میں کہا ھی کہ * جس طرح باپ آپ میں زندگي رکھتا ھی اُسي طرح اُسنے بیٹے کو دي ھی کہ آپ میں زندگي رکھے * اور مکاشفات کي پہلي فصل کي ۱۱ آیت اور ۲۲ فصل کي ۱۳ آیت میں مرقوم ھی کہ * میں الفا اور اُمگا اول و آخر ھوں * اور یوحنا کي ۵ فصل کي ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ھی کہ * مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ میرا باپ ابتک کام کرتا ھی اور میں بھي کام کرتا ھوں تب یہودیوں نے اوَر بھي زیادہ اُسکا قتل کرنا چاھا کیونکہ اُسنے نہ فقط سبت ھي کو نمانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا تب یسوع نے جواب میں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں کہ بیٹا آپ سے کچھہ نہیں کر سکتا مگر جو کچھہ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ھی کیونکہ جو کام کہ وہ کرتا ھی بیٹا بھي اُسي طرح وھي کرتا ھی اِس لیئے جس طرح باپ مُردوں کو اُتھاتا ھي اور جلاتا ھی بیٹا بھي جنھیں چاھتا ھی جلاتا ھی کہ باپ کسي شخص کي عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي تاکہ سب جس طرح سے کہ باپ کي عزت کرتے ھیں بیٹے کي عزت کریں وہ جو بیٹے کي عزت نہیں کرتا باپ کي جسنے اُسے بھیجا ھی عزت نہیں کرتا * * اور یہہ جو انجیل میں یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہا ھی اُسکے ایسے معني نہیں ھیں جیسے لوگ اپني بول چال

میں اپنے جنے ہوئے بیٹے کو کہتے ہیں بلکہ اُسکے معنی ایسي طرز پر سمجھنا
چاهیئے جیسے کہ انجیل میں بیان ہوئے ہیں چنانچہ کلسیوں کي پہلي
فصل کي ۱۵ آیت سے ۱۷ تک ذکر ہوا هی کہ * وہ (یعني خدا کا بیٹا) اَن
دیکھے خدا کي صورت هی اور وہ ساري خلقت میں پہلوٹا هی کیونکہ
اُس سے ساري چیزیں جو آسمان اور زمین پر هیں دیکھي اور اَن دیکھي
کیا تخت کیا خاوندیاں کیا ریاست کیا مختاریاں پیدا کي گئیں ساري
چیزیں اُس سے اور اُسکے لیئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے هی اور اُس
سے ساري چیزیں بحال رہتي هیں * پھر عبرانیوں کي پہلي فصل کي ۱ و
۲ و ۳ آیتوں میں لکھا هی کہ * خدا جو اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ باپ
دادوں سے بار بار اور طرح طرح بولا اِس آخري زمانہ میں هم سے بیٹے کے
وسیلے بولا جسکو اُسنے ساري چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے اُسنے
عالم بنائے وہ اُسکے جلال کي رونق اور اُسکي ماهیت کا نقش ہوکے سب کچھ
اپني هي قدرت کے کلام سے سنبھالتا هی وہ آپ سے همارے گناهوں کو پاک
کرکے بلند آسمان پر جناب اعلیٰ کے دهنے جا بیٹھا * پھر یوحنا کي پہلي فصل
کي پہلي آیت سے ۱۰ تک اور ۱۴ میں مرقوم هی کہ * ابتدا میں کلمہ تھا اور
کلمہ خدا کے ساتھہ تھا اور کلمہ خدا تھا یہي ابتدا میں خدا کے ساتھہ تھا
سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور موجودات میں بغیر اُسکے کوئي
چیز موجود نہیں ہوئي زندگي اُس میں تھي اور وہ زندگي انسان کا نور تھي
اور کلمہ مجسم ہوا اور وہ فضل و راستي سے بھرپور ہوکے همارے درمیان رها
اور هم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال * پھر امثال
سلیمان کي ۸ فصل کي بارهویں آیت سے آخر تک یہي مطلب بیان ہوا هی
* * اور اِسکے سوا انجیل میں یسوع مسیح کا نام خدا کے لفظ سے بھي بولا گیا
هی چنانچہ رومیوں کي ۹ فصل کي ۵ آیت میں کہا هی * باپ دادے
اُنہیں میں کے هیں اور جسم کي نسبت مسیح بھي اُن هي میں سے ہوا
جو سبھوں کا خدا همیشہ مبارک هی آمین * پھر پہلے یوحنا کي ۵ فصل

کي ۲۰ آیت میں لکھا ھی کہ * ھم جانتے ھیں کہ خدا کا بیٹا آیا اور ھمیں یہہ سمجھہ بخشي کہ اُسکو جو حق ھی جانیں اور ھم اُسمیں جو حق ھی رھتے ھیں یعنی یسوع مسیح میں جو اُسکا بیٹا ھی خداے برحق اور ھمیشہ کي زندگي یہہ ھی * پھر پہلے تیموتیوس کي ۳ فصل کي ۱۶ آیت میں مرقوم ھی کہ بالاتفاق دینداري کا بڑا بھید ھی خدا جسم میں ظاھر ھوا روح سے راست ٹھہرا * پھر عبرانیوں کي پہلي فصل کي ۸ آیت میں لکھا ھی کہ * زبور میں بیٹے کي بابت ایسا کہا ھی کہ ای خدا تیرا تخت ابد تک ھی راستي کا عصا تیري بادشاھت کا عصا ھی * اور پھر یہہ کہ یسوع مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے ایک ثوما نے یسوع کے مصلوب ھونے کے بعد اُسکے جي اُٹھنے پر یقین نکیا اور بولا جب تک آنکھوں نہ دیکھہ لونگا نمانونگا پھر جب کہ مسیح آپ اُسپر ظاھر ھوا تو اُسنے مانا جیسا کہ یوحنا کي ۲۰ فصل کي ۲۸ و ۲۹ آیتوں میں لکھا ھی کہ * ثوما نے یسوع مسیح سے کہا ای میرے خداوند ای میرے خدا یسوع نے اُسے کہا ثوما اِس لیئے کہ تو نے مجھے دیکھا ھی تو ایمان لایا مبارک وے ھیں جنھوں نے نہیں دیکھا اور ایمان لائے * انجیل کے اِن مقاموں سے صاف ظاھر و یقین ھی کہ یسوع مسیح صرف تعظیم کي راہ سے خدا کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ فی الحقیقت الوھیت کے مرتبہ میں ھی اور صفات الوھیت اُس میں پائي جاتیں اور وہ خدا کے ساتھہ ایک ھي اور خود خدا ھی *

اور اگر کوئي پوچھے کہ خدا کي یکتائي کے ساتھہ یسوع مسیح کے ساتھہ الوھیت کي نسبت کیونکر ھوسکتي ھی تو ھمارا یہہ جواب ھی کہ انجیل کے بموجب مسیح کي الوھیت سے خدا کي توحید میں کچھہ نقصان نہیں آتا بلکہ حقیقت میں صرف ایک خداے واحد ھی اور بس لیکن اِس بات کي کیفیت ھم سے تشخیص نہ کي جائیگي بلکہ کسي آدمي کي طاقت نہیں کیونکہ یہہ ایک ایسي بات ھی جو خدا کي پاک ذات کے بھیدوں سے علاقہ رکھتي ھی اور ظاھر ھی کہ خدا کي ذات کے

بهیدوں کو آدمي خاکزاد اپني عقل میں نہیں لاسکتا اور اسکي کیا جرأت
که اپني کوتاه عقل سے خدا کي بےحد ذات کي تباه لیکے اُسکے لیئے کوئي
حد مقرر کرسکے یا دعوی کرنے لگے که خدا کي ذات پاک اور اُسکي صفات
ایسي نہیں هوسکتي جیسي اُسنے اپنے کلام میں بیان کي هی بلکه چاهیئے
که اُسکا بیان هماري عقل و خیال کے موافق هو ایسا خیال و گمان تو سراسر
غرور اور بالکل کفر هی اور درحالیکه عقل انساني یسوع مسیح کي الوهیت
کا مرتبه دریافت کرنے اور پهچاننے میں عاجز و قاصر هی تو پهر آدمي کا
اپنے خیال کے موافق یهه کهنا که مسیح نه خدا کا بیٹا هی نه الوهیت
کے مرتبه میں هی اور نه خدا هی اُسي کفر و مغروري میں گرفتار هونا هی
کیونکه سابقا هم نے ذکر کیا که کلام الهي میں کهلاکهلي سچ سچ بیان هوا هی
که یسوع مسیح کے یہے مراتب هیں پس ای بےچاره آدمي تو اِس امر
میں کیا کهه سکتا هی کیا تجهه میں اِتني طاقت هی که اِس عمده
مطلب کي بابت خدا کے ساتهه بحث کرکے اُسکے کلام کو جهٹلائے صاف
ظاهر هی که ایسا هنر تو تجهه میں نہیں هی اور اگر غرور کي راه سے ایسے
هنر کا کوئي دعوی بهي کرے تو اول اُسے لازم هی که ذات الهي کو جیسي
که هی کما ینبغي دریافت کرے کیونکه جبتک اِس درجے پر نه پهنچا هو
ذات الهي کي کیفیت کي بابت عقل کي راه سے بحث کرنا نہایت
نادانی هی اور حال آنکه درک و دریافت کا ایسا مرتبه حاصل کرنا انسان
کي طاقت سے باهر بلکه محال هی پس اِس مقام میں سب پر واجب
هی که سکوت اختیار کرکے خدا کے کلام پر اعتقاد رکهیں * * پوشیده نرهے
که خدا کي پاک ذات میں ایسے خواص هونا لازم هی جو مخلوقات میں
نہوں اور اِسي سبب سے انسان کي عقل اُن تک نہیں پهنچ سکتي مگر
ایماندار کو صرف اِتنا جان لینا کافي هی که خدا نے اپني پاک ذات کي
مشکل باتیں اپنے کلام میں جس طریق سے که مذکور هوئیں همسے بیان
کردیں اور اُسکے مضمون کے بموجب اپنے اِکلوتے بیٹے کو گنهگاروں کي

نجات کے لیئے ارزاني فرمایا هی اور ایماندار اگرچه اِس بات کو نه سمجهه سکے که خدا نے کس طرح یهه بخشش اُسکے لیئے موجود کي لیکن پهر بهي اِس بڑي بخشش کے لیئے جس کے وسیلے همیشه کي دولت اور سدا کي نیکبختي کو پهنچیگا خوش و خرم هی * الحاصل اِس بات کے لیئے کلام الهي کي دلائل کے سوا کوئي آؤر دلیل لازم نهیں هی کیونکه خدا کا کلام ساري عقلي دلیلوں سے زیادہ معتبر هی اور جب که آدمي نے اِس بات کو خوب جان لیا که انجیل اور عهد عتیق کي کتابیں کلام‌الله هیں اور اِس بات کے لیئے طالب حقیقت خصوصا محمدي شخص اگر اُن دلیلوں کي طرف متوجه هو جو هم نے کتب مقدسه کے تحریف اور منسوخ نهونے اور خدا کي طرف سے هونے کي بابت ان اوراق میں ذکر کي هیں خوب متوجه هو تو پهر کبهي اُسکا منکر نهوگا اِس صورت میں اُس پر واجب و لازم هی که جو کچهه کتب مقدسه میں لکها هی خواہ اُسکي عقل میں آوے خواہ نه آوے خدا کي طرف سے جانکے قبول کرلے اور کیا خدا کا یهه اختیار نهوگا که ایسے مطالب بیان فرماوے جنکے سمجهنے میں عقل عاجز هو اور پهر اُنکے مان لینے کو بندوں پر لازم کرے دیکهو ظاهري اور دنیوي کاموں میں بهي ایسا هي هوتا هی که لڑکے هر وقت اور سیانے اکثر اوقات پهلے بن سمجهے چیزوں کو قبول کرلیتے هیں اور اعتقاد کرنے کے بعد سمجهتے هیں پس نیکبخت وہ آدمي هي جو خدا کے کلام پر اعتقاد لایا اگرچه درک نکیا اور مسیح کے عالي مرتبه کو دل سے مانا کیونکه اِس وسیله سے نجات پاکر عالم بالا میں ابدي نیکبختي اور معرفت الهي کے اعلی رتبه پر پهنچیگا *

اور وہ کلمه جو ابتدا میں خدا کے پاس تها جس سے خدا نے ازل سے اپنے تئیں پیغمبروں پر بیان کیا اور اُسي کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا هوئیں یعني ذات الهي کي وہ خصوصیت جو انجیل کي آیتوں کے مطابق خدا کے بیٹے کے لفظ سے بیان کي گئي مجسم هوا اور بشریت کو

گویا لباس کي طرح اپنے اوپر قبول کرکے آدمیوں میں رہا چنانچہ یوحنا کي پہلي فصل کي ۱۴ آیت میں ذکر ہوا ہی کہ * کلمہ مجسم ہوا اور وہ فضل و راستي سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال * پہر فلپیوں کي ۲ فصل کي ۶ آیت سے ۱۲ تک لکہا ہی * کہ اُسنے خدا کي صورت میں ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نجانا بلکہ اسنے آپکو عاجز بنایا اور خادم کي صورت پکڑ کے آدمي کي شکل بنا اور آدمي کي صورت میں ظاہر ہوکے آپکو فروتن کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبي موت تک فرمان بردار رہا اِس واسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہی بخشا تاکہ یسوع کے نام پر کیا آسماني کیا زمیني اور کیا جو زمین کے تلے ہیں ہر ایک گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہی تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے * پس جسم کي رو سے مسیح کہا نے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور خوشي و غم میں ہم سب آدمیوں کي طرح ہوکر انسان کي مانند تہا لیکن گناہ سے مبّرا تہا اور کوئي گناہ اس سے سرزد نہوا جیسا کہ پہلے پطرس کي ۲ فصل کي ۲۲ آیت میں ذکر ہوا ہی * کہ اُسنے گناہ نکیا اور اسکي زبان میں چھل بل نپایا گیا * اور عبرانیوں کي ۷ فصل کي ۲۶ آیت میں مرقوم ہی کہ * وہ پاک اور بے بد اور بے عیب گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہی * * اور یہہ جو انجیل میں کہا گیا ہی کہ باپ نے بیٹے کو بہیجا اور یسوع مسیح کا لقب انسان کا بیٹا بہي ہوا اور لکہا ہی کہ دکہہ سہکے صلیب پر مرا اور دفن ہوا پہر جي اُٹہا اور خود یسوع مسیح اقرار کرتا ہی کہ باپ مجہسے بڑا ہی اور میں اِس لیئے نہیں آیا کہ اپني خواہش پوري کروں بلکہ اُسکي خواہش جسنے مجہے بہیجا ہی اور چونکہ وہ سلسلۂ انساني کا واسطہ اور شافع ہي لہذا اُسنے خدا سے دعا و مناجات اور شفاعت کي پس اِس قسم کے جتنے افعال کہ مسیح سے سرزد ہوئے بشریت کے تقاضا سے تہے نہ تقاضاے

الوهیت سے * اور اگر تو سوال کرے کہ آیا کیونکر هو سکتا هی کہ الوهیت
اور بشریت دونوں مل جائیں تو هم بهي تجهسے سوال کرتے هیں کہ بھلا یہہ
کیونکر هوا کہ روح و جسم دونوں باهم مل گئے جیسا کہ انسان کے وجود
میں ملے هیں سو ایسے سوالوں کا جواب اِتنا هي کافي هی کہ حکیم مطلق
هر بات پر قادر هی اور وہ جو کچهہ کرتا هی اپني عین حکمت سے کرتا
هی اور خداوند تعالیٰ کي حکمت میں بحث کرنا بڑي کم خردي اور غرور
هی اور آدمي کو صرف اِتنا هي جان لینا کافي هی کہ یہہ مطلب کلام الهي
میں واضح و ثابت هوا هی * اور خدا کے کلام سے یہہ بهي واضح هوتا هی
کہ مسیح میں الوهیت و بشریت کا ملجانا خدا کے ایک ارادهٔ عظیم پورا
هونے کے لیئے واقع هوا هی اور وہ یہہ هی کہ اِسي وسیلہ سے آدمي هلاکت
ابدي سے بچیں اور خدا کے مقرب هوکر نیکبختي ابدي کے مالک بنیں اور
پهر یہہ کہ مسیح بشریت کي حالت میں اپنے چال چلن سے آدمیوں کو
ایک نمونهٔ کامل دکہاوے تاکہ سب آدمي اخلاق حسنہ میں ویسے هي
چال چلن اختیار کریں پس درحالیکہ خداي تعالیٰ اپني محبت و حکمت
کے تقاضا سے جس چیز کو کہ آدمزاد کي نجات کے لیئے بہتر سمجها اُسي
کو عمل میں لایا تو کس کو دم مارنے کي طاقت هی جو کہے کہ ایسا کام
کرنا خدا کو لائق نہ تها اور حال آنکہ خدا نے اِسي کام میں اپني مہرباني
و محبت اور تقدس و عدالت سارے آدمیوں پر بدرجهٔ کمال روشن اور
ظاهر کي هی * اور اگر تو سوال کرے کہ درحالیکہ خدا سب چیز پر قادر
هی تو کیا یہہ نکر سکتا تها کہ انسان کو کسي اَور طرح گناہ اور دوزخ سے
چهڑاوے اِسکا جواب یہہ هی کہ ایسي طاقت تو کسي کو نہیں جو خدا کي
قدرت و معرفت کي حدّ و اِنتہا ٹهہرائے لیکن اِس بات سے کہ خدا نے
آدمیوں کي نجات کے واسطے یہي راہ بہتر جاني هی صاف ظاهر و ثابت
هوتا هی کہ مطلب حاصل کرنے کے لیئے سب راهوں سے یہي راہ بہتر
هی الحاصل گنہگاروں کي نجات حاصل کرنے پر صرف یسوع مسیح قدرت

رکہتا تہا اور بس سو اُسنے اپنے دکہہ اور موت کے وسیلہ سے انسان کے لیئے نجات موجود کردي *

اب اِس فصل کا باقي مطلب یہہ هی کہ اُس نجات کے نتیجے اور فائدے جو یسوع مسیح نے اپنے دکہہ اور موت سے انسان کے واسطے حاصل کي هی هم انجیل کي آیتوں سے بیان اور ذکر کرینگے اور اُسکے مضمون کے موافق نجات کا پہلا نتیجہ اور پہل یہہ هی کہ خداي تعالی یسوع مسیح کي خاطر سب ایمانداروں کو بیگناہ تہہراتا اور اُنکے گناهوں کي سزا سے در گذرتا هی چنانچہ رومیوں کي ٥ فصل کي ١٨ و ١٩ آیتوں میں لکہا هی کہ * جیسا ایک خطا کے سبب سب آدمیوں پر سزا کا حکم هوا ویسا هي ایک راستبازي کے سبب سب آدمیوں کے لیئے زندگي کي راستبازي تہہري کیونکہ جیسے ایک شخص کي (یعني آدم کي) نافرمان برداري سے بہت لوگ گنہگار تہہرے ویسے هي ایک کي (یعني مسیح کي) فرمان برداري کے سبب بہت لوگ راستباز تہہرینگے * پهر پہلے یوحنا کي پہلي فصل کي ٧ آیت میں لکہا هی کہ * خدا کے بیتے یسوع مسیح کا لہو همکو سارے گناہ سے پاک کرتا هی * پهر عبرانیوں کي ١٠ فصل کي ١٤ آیت میں لکہا هی کہ * یسوع مسیح نے ایک هي نذر گذراننے سے مقدسوں کو همیشہ کے لیئے کامل کیا * پهر افسیوں کي پہلي فصل کي ٦ و ٧ آیتوں میں ذکر هوا هی کہ * خدا نے همیں اُس پیارے میں (یعني مسیح) میں قبولیت بخشي هم اُس میں هوکے اُسکے خون کي بدولت چہتکارا یعني گناهوں کي معافي اسکے نہایت فضل سے پاتے هیں * پس اِن آیتوں کے بموجب الله تعالی مسیح کے سبب اُن لوگوں کے گناہ جو مسیح پر سچا ایمان لائے هیں معاف کرکے اپني رضامندي اُنکے شامل حال کرتا هی * پهر ایک اَور فیض و فائدہ جو یسوع مسیح کي نجات سے نکلتا هی یہہ هی کہ ایمانداروں کے دل منور اور صاف و پاک هوتے هیں یعني خدا یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپني توفیق اور نور ایماندار آدمي کو بخشتا اور اُسکي عقل و دل ایسے روشن

کرتا هی که اپنے باطني احوال پهچاننے اور معرفت الهي میں خوب دانائي حاصل کرتا اور اُسکا دل خدا کي توفیق و محبت سے بهر جاتا هی اور اُسکو ایسي طاقت عطا کي جاتي هی که خدا کے احکام کے بجالا نے پر قادر هوتا اور دلي پاکیزگي اور حقیقي معرفت میں کمال کے مرتبه پر پهنچتا هی جیسا که دوسرے قرنتس کي ۴ فصل کي ۶ آیت میں مذکور هوا هی که * خدا هي نے جس کے حکم سے تاریکي سے روشني چمکي همارے دلوں کو روشن کیا تاکه خدا کے جلال کي پهچان یسوع مسیح کے چهرے سے ظاهر هووے * پهر که کلسیوں کي ۲ فصل کي ۳ آیت میں لکها هی * که مسیح میں حکمت اور دانائي کے سارے خزانے چهپے هیں * پهر پهلے قرنتس کي پهلي فصل کي ۴ و ۵ آیتوں میں لکها هی که * میں تمهارے لیئے همیشه اپنے خدا کا شکر کرتا هوں که اُسکے سبب تم هر طرح سارے کلام اور ساري پهچان سے غني هو * پهر رومیوں کي ۵ فصل کي ۵ آیت میں مرقوم هی که * روح قدس کے وسیله سے جو همیں ملا خدا کي محبت همارے دل میں جاري هوئي * پهر فیلپیوں کي ۴ فصل کي ۱۳ آیت میں پولس حواري کے قول سے ذکر هوا هی که * مسیح سے جو مجهے طاقت بخشتا هی میں سب کچهه کر سکتا هوں * پهر تیتس کي ۲ فصل کي ۱۴ آیت میں لکها هی که * یسوع مسیح نے آپ کو همارے بدلے دیا تاکه وه همیں سب طرح کي شرارت سے چهڑاوے اور ایک خاص اُمت کو جو نیک کاموں میں سرگرم هوویں اپنے لیئے پاک کرے * اور رومیوں کي ۸ فصل کي ۱۵ آیت اور عبرانیوں کي ۹ فصل کي ۱۴ آیت اور تیتس کي ۲ فصل کي ۱۱ و ۱۲ آیت اور افسیوں کي پهلي فصل کي ۱۶ آیت سے ۱۹ تک اور یوحنا کي ۸ فصل کي ۳۱ و ۳۲ آیتوں سے بهي اِس مطلب کي طرف اشاره هی * * پهر یسوع مسیح کي نجات کا ایک اَور فائده و نتیجه یهه هی که مسیح نے اپنے سب ایمانداروں کو شیطان کے حکم اور موت کے ڈر سے چهڑایا اور همیشه کي زندگي اور ابدي جلال کا اُمیدوار کیا یعني شر سے بچاکر اُنهیں جاوداني

نیکبختي کا مالک کیا هي جیسا که عبرانیوں کي ۲ فصل کي ۱۴ و ۱۵ آیتوں
میں لکھا هي که * جس حالت میں لڑکے گوشت اور خون میں شریک
هیں ویساهي وہ بھي اُن میں شریک هوا تاکه موت کے وسیلے اُسکو جس
کے پاس موت کا زور تھا یعني شیطان کو برباد کرے اور جو عمر بھر موت
کے ڈر سے غلامي میں گرفتار تھے اُنھیں چھڑاوے * اور دوسرے تیموتیوس
کي پہلي فصل کي ۱۰ آیت میں لکھا هي که * همارے بچانے والے یسوع
مسیح نے موت کو نیست کیا اور زندگي اور بقا کو انجیل سے روشن کر
دیا * اور پہلے پطرس کي پہلي فصل کي ۳ و ۴ آیتوں میں ذکر هي که *
همارے خداوند یسوع مسیح کا خدا اور باپ مبارک هو جس نے همکو اپني
بڑي رحمت سے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جي اُٹھنے کے باعث
زندہ اُمید کے لیئے سرنو پیدا کیا تاکه هم وہ میراث پاویں جو بیزوال هي
اور آلودہ و پژمردہ نهیں جو همارے لیئے آسمان پر رکھي گئي * اور رومیوں
کي ۸ فصل کي ۱۷ آیت میں لکھا هي که * جب هم خدا کے فرزند هوئے
تو وارث بھي یعني خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک هیں
* پس نجات جو یسوع مسیح نے اپني موت اور دکھہ سے گنہگاروں کے
لیئے تیار کي هي اُسکے نتیجے اور ثمرے ایسے عظیم و مبارک هیں که انسان
گناہ سے پاک هوکر خدا کا مقرب بننا اور توفیق الهي کے خزانه کا دروازہ
ایمانداروں کے لیئے کھولا جانا اور اُنکے دل و روح پاک اور روشن هوکر حقیقي
و جاوداني نیکبختي میں پہنچتے هیں اِس صورت میں انجیل کي تعلیمیں
انسان کي روح کے تقاضا کو جیسا که اِس کتاب کے شروع میں اسکي تفصیل
ذکر هوئي بالکل رفع کرکے ساکت کرتي هیں کیونکه خدا کي طرف سے
یسوع مسیح همارے لیئے معرفت و عدالت اور پاکي و نجات کا سبب
هوا هي جیسا که پہلے قرنتیوں کي پہلي فصل کي ۳۰ آیت میں ذکر هوا
هي اور یهي روح کا تقاضا پورا هونے سے صاف ثابت هوتا هي که انجیل

خدا کا کلام هی پس اب بهلا ایسا کون هی جو اِس نجات کے لیئے خدا کا شکر نکرے اور دونوں هاتهه سے یهه خزانه نه لے *

اور وه نجات جو یسوع مسیح کے وسیلے عمل میں آئي پهر خدا کا ایک ایسا کام هی جسکے کم و کیف کے دریافت میں آدمي کي عقل عاجز هی مگر اِس باب میں بهي خدا کا کلام دلیل کافي هی اور جیسا که ذکر هوا خدا کے کلام سے مدلل و ثابت هی که یسوع مسیح سب کي نجات کا واسطه اور سبب هی اور اُسکے دکهه اور صلیبي موت جو اسنے همارے لیئے اپنے اوپر قبول کیئے وهي اِس بات کے باعث هوئے که خدا اُسکي خاطر اُن لوگوں کے گناه کي سزا سے جو یسوع مسیح پر ایمان لائے درگذرتا اور اُنهیں همیشه کي نیکبختي اور نجات کو پهنچاتا هی * اور یهه بات که نجات کي تعلیم انجیل میں اِس سے زیاده بیان نهیں هوئي جو که هم نے ذکر کیا خالي از حکمت نهیں بهر حال نجات کي یهه تعلیم ایک ایسي کسوتي هی جس سے صاف معلوم هو جاتا که آیا آدمي اپنے دل کا احوال پهچاننے اور معرفت الهي میں اُس مرتبه پر جو خدا کي توفیق پانے کے لیئے لازم هی پهنچا هی یا نهیں پس اگر کسي شخص نے نجات کي تعلیم سني یا پڑهي اور اُسے نا پسند کرکے شک و انکار میں پڑا تو یهي دلیل هی که اُس شخص نے هنوز اپنے دل کا احوال بخوبي نهیں جانا اور ابهي تک اپنے گناهوں سے خبردار هوکر شرمنده و پشیمان نهیں هوا هی پس ایسا شخص اپنے خطرناک احوال کو نهیں سمجها اور اپني روح کي بیماري سے بے خبر هی جو گناه کے سبب اُسکے دل میں سما گئي اور اُسے ابدي هلاکت میں ڈالیگي اور ایسي غفلت کے سبب وه کسي چهڑانیوالے اور حکیم علاج کرنیوالے کي تلاش میں نهیں هی سو ایسے شخص کي نظر میں مسیح کي نجات بیفائده اور بے مطلب معلوم دیتي هی لیکن وه شخص جسنے اپنے دل کا احوال بخوبي جانا اور پهچانا هو که اُسکا گناه پروردگار کے سامهنے کس مقدار اور کهاں تک برا اور زبون هی اور اُسے اسکے سبب

هلاکت ابدي میں پڑنا هوگا اور یهه بهي معلوم کیا هو که اپنے گناه کي سزا سے کسي طرح اپنے تئیں نهیں چهڑا سکتا سو ایسے شخص کے لیئے یسوع مسیح کي نجات کي خبر ایک خوشخبري هی جو اُسے هر چیز سے زیاده میتهي لگتي هی اور اُسکے دل کے لیئے جو گناه کے بهاري بوجهه سے زخمي هو رها هی ایک صحت بخش مرهم هی پس نجات کي تعلیم ایسے شخص کو جو ابهي تک اِس حال کو نهیں پهنچا اگر بے مطلب اور نکمّي لگے تو کچهه تعجب نهیں کیونکه هو هي نهیں سکتا که جو شخص اپني هوا وهوس کے دریا میں ڈوبا اور دنیوي جهگڑوں گناهوں میں پهنسا هو وه اپني عقل ناقص سے خداوند کے مطالب اور روحاني امور کو سمجهے اور اُنکي کُنه کو پهنچ جائے چنانچه انجیل میں بهي پهلے قرنتس کي ۲ فصل کي ۱۴ آیت میں ایسے آدمي کي نسبت یوں لکها هی که * نفساني آدمي خدا کے روح کي باتوں کو نهیں قبول کرتا که وے اُسکے آگے بیوقوفیاں هیں اور نه وه اُنکو جان سکتا هی کیونکه وے روحاني طور پر بوجهي جاتي هیں * اور اُسي مکتوب کي پهلي فصل کي ۱۸ آیت سے ۲۴ تک لکها هی که * صلیب کي بات هلاک هونیوالوں کے نزدیک بیوقوفي هی پر هم نجات پانیوالوں کے لیئے خدا کي قدرت هی کیونکه لکها هی که میں حکیموں کي حکمت کو نیست اور سمجهه داروں کي سمجهه کو ناپیدا کرونگا کهاں حکیم کهاں فقیه کهاں اِس جهان کا بحث کرنیوالا کیا خدا نے اِس دنیا کي حکمت کو بیوقوفي نهیں ٹههرایا اِس لیئے که جب حکمت الهي سے یوں هوا که دنیا نے حکمت سے خدا کو نه پهچانا تو خدا کي یهه مرضي هوئي که منادي کي بیوقوفي سے ایمان والوں کو بچاوے چنانچه یهودي کوئي نشان چاهتے اور یوناني حکمت کي تلاش میں هیں پر هم مسیح کي جو مصلوب هوا منادي کرتے هیں وه تو یهودیوں کے لیئے ٹهوکر کهلانیوالا پتهر اور یونانیوں کے لیئے بیوقوفي هی لیکن مسیح اُنکے لیئے جو بُلائے گئے هیں کیا یهودي کیا یوناني خدا کي قدرت اور خدا کي حکمت هی کیونکه

خدا کي بیوقوفي آدميون کي حکمت پر غالب هی اور خدا کي کمزوري آدميون سے زورآور هي * پس جس حالت میں چمگیدڑ آفتاب کي روشني کو مکروہ اور اپني خاصیت کے تقاضا سے اُسکو بُرا جانکر دهوپ میں اُڑ نهيں سکتي تو آفتاب کو کیا عیب لگ جائیگا اور اُسکے جلال میں کیا نقصان آجائیگا کیونکه اُسکا نور اور جلال تو سارے جهان میں روشن و ظاهر هی سو ایسي صورت میں تو بهي طرح دیجاتا که ایسا هي هو که مسیح کي نجات اُس شخص کو جس کا دل مغرور اور جس کي روحاني آنکهه اندهي اور چمگیدڑ کي سي خاصیت هی ناپسند آوے لیکن ایماندار روشن ضمیر کے لیئے مسیح کي نجات کي تعلیم معرفت حقیقي اور سعادت ابدي کا سبب هوگي *

قطع نظر اِن سب باتوں سے مسیح کي نجات کے وسیله سے خدا کي عدالت اور قدوسیت آدميون پر ایسي ظاهر و عیان هوئي هی که خدا کے اَوْر کاموں سے ویسي نهيں هوئي کیونکه اِس حالت میں که خدا نے آدمي کا گناه کسي اَوْر طریقه سے معاف نهيں فرمایا مگر اِسي طریق سے که یسوع مسیح جو بي گناه اور پاک و کامل تها گنهگاروں کي عوض دکهه اُتهاکر مرگیا اور پهر جي اُتها سو اِس بات سے سارے بني آدم بلکه فرشتوں پر بهي بخوبي ظاهر و آشکار هو گیا که خدایے مقدس کو گناه کس قدر ناپسند اور بد و زبون معلوم هوتا هی چنانچه جب تک گنهگار آدمي نجات دینیوالے سے نه ملا اور اُسکے وسیلے اپنے گناه سے خلاصي نپائي خدا کي رحمت اُس تک نهيں پهنچتي هی * اور اِسکے سوا خدا نے یسوع مسیح کي نجات کے وسیله اپني رحمت و محبت کو بهي آدميون پر بحد کمال ظاهر و بیان کیا کیونکه اُسي نجات سے بندوں پر اظهر من الشمس هو گیا که خدا نے آدمي کو ایسا پیار کیا که اُسنے نچاها که گناه میں رهکر هلاکت ابدي میں پڑے بلکه اپني بے پایان رحمت سے اپنے اِکلوتے بیٹے کو جو اُسکے جلال کا شعله اور اُسکے وجود کا سکه هی نجات کے واسطے آسمان سے زمین

پر بهیجا اور اُسنے اپنے دکهه اور موت سے ایمان لانیوالوں کو گناہ سے چهڑاکر همیشه کي زندگي کو پهنچایا اِس صورت میں مسیح کي نجات کي تعلیم بالکل اِس بات سے مطابق هی که آدمي کو گناہ کي بُرائي سمجهاکر اُسکو گناہ سے برکنار رکهے اور احکام الهي کي متابعت پر مائل کرکے خدا کي محبت اور ایمان کي راہ میں مضبوط بناوے *

پوشیدہ نرهے که خداي تعالی نے ساري مخلوقات کي طبیعت میں ایسا ٹههرا دیا هی که ایک شی کي موت اور تحلیل هونا دوسري شی کي معاش و زندگي کا باعث هوا کرے مثلا چاروں عناصر کا تحلیل هونا جمادات و نباتات اور حیوانات کے موجود هونے اور بڑهه جانے اور قوت پانے کا سبب هی اور نباتات کا خرچ هونا اور کهایا جانا بعضے حیوانات کي معاش اور قوت کا سبب اور بعض حیوانات کا مرنا بعض حیوانات کي معاش و زندگي کا باعث هی اور اِسي طرح نباتات کا تحلیل هونا اور حیوانات کا مرنا انسان کے بدن کے زندہ و بحال رهنے کا سبب هی اور آدمیوں میں بهي اکثر ایسا اتفاق هوتا هی که بعضوں کے نیک اعمال بعضوں کے فائدہ اور بهلائي کا سبب هو جاتے هیں پس درحالیکه خدا نے انسان اور ساري موجودات کے درمیان یهه قاعدہ مقرر کر دیا هی تو آدمي اِسپر کیوں تعجب کرتا که یسوع مسیح کي موت اور اُسکے نیک اعمال و ثواب نجات کا سبب اور سعادت و حیات کا باعث هوا هی اور جس صورت میں که آدمي اُس قاعدہ کو جو خدا نے موجودات میں ٹههرایا هی دریافت نهیں کر سکتا تو اگر نجات مسیح کي باطني کیفیت بهي نجان سکے تو کیا تعجب هی * اور اگر کوئي غرور و پندار کي راہ سے صرف اُتني هي بات کو مانے جتني اُسکي عقل میں آئي تو ایسے آدمي کو چاهیئے که خدا کا اور اپنا اور سب اشیا کا اِنکار کرے کیونکه آدمي میں اِتني طاقت نهیں جو اپني عقل ناقص سے خدا کو اور اپنے تئیں اور هزارها موجودات کے وجود کي باطني کیفیت کو جان سکے حال آنکه اِن سب کا موجود

هونا ظاهري آثار سے ثابت هی اور ایساهي خدا کے کلام کے آثار سے واضح و آشکار هی که مسیح کے وسیلے سے آدمي کے ایئے گناه کا کفاره اور نجات ابدي حاصل هوئي * اور هرچند که نجات کي باطني کیفیت کو عقل دریافت نهیں کرسکتي لیکن ایماندار آدمي اپنے دل میں مسیح کي نجات کي قوت و قدرت سے خبردار هو سکتا هی اِس سبب سے که مسیح کي نجات ایک ایسي دوا هی جو حکیم مطلق نے گناه کي بیماري سے شفا پانے کے لیئے هر آدمي کے واسطے طیّار کي هی پس اگر آدمي اپنے اُس طبیب یعني خدا پر بهروسا کرکے اِس دوا کو پي لے تو ضرور اپني باطني بیماري سے شفا پاکے آرام دلي حاصل کریگا اور حقیقي نیکبختي کو پهنچ جائیگا پس جیسے که کوئي بیمار کسي طبیب کي دوا سے اچها هوکے یقین کرتا هی که طبیب نے اُسے خوب دوا دي ایسے هي ایماندار بهي مسیح کے وسیله گناه کي بیماري سے شفا پانے کے سبب بیقین کلّي جانتا هی که یهه دوا جو آدمي کي روح کي شفا کے لیئے انجیل میں مقرر هوئي هی اچهي اور خدا کي طرف سے هی پس یهه شفا مسیح کي نجات کي حقیقت پر ایک روشن دلیل هی اور مسیح کي نجات جس کیفیت سے که انجیل میں بیان هوئي هی انجیل کے من جانب الله هونے پر ایک کامل دست آویز هی کیونکه ایسي نجات کے موجود کرنے پر صرف خدا هي قادر هی اور بس *

---

## چوتهي فصل

اِس بات کے بیان میں که آدمي یسوع مسیح کي نجات
کے فیض کو کیونکر پهنچ سکتا هی

اب اي مطالعه کرنیوالے هم اِس فصل میں تجهپر خدا کے کلام سے یهه مطلب بیان و ثابت کرینگے که یسوع مسیح کي نجات کے میوے تو کس

طرح چکھہ سکیگا اور اُسکے وسیلے حیات جاودانی تک کیونکر پہنچ جائیگا اور خدا کي اُس نعمت و بخشش میں جو مسیح نے آدمي کے لیئے طیّار و موجود کي هی کس طریق سے تو شریک هوسکیگا *

وہ وسیلہ جس سے آدمی مسیح کي نجات کي ساري نعمتوں سے فیضیاب هو جاتا هی انجیل کے بموجب یسوع مسیح پر ایمان لانا هی جیسا کہ اعمال کي ۱۶ فصل کي ۳۱ آیت میں ذکر هوا هی کہ پاؤل اور سیلاس نے قیدخانہ کے داروغہ سے کہا کہ * خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کہ تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا * اور پھر پہلے یوحنا کي ۳ فصل کي ۲۳ آیت میں مذکور هی کہ * اُسکا (یعني خدا کا) حکم یہہ هی کہ هم اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے نام پر ایمان لاویں * اور پھر مرقس کي ۱۶ فصل کي ۱۶ آیت میں لکھا هی کہ * جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا هی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا * لیکن مسیح پر ایمان لانا صرف یہي نہیں هی کہ تو خدا کے کلام یعني کتب عہد عتیق و جدید کو برحق جانے اور اُنکے امر و نہي اور تعلیمات اور نصیحتوں سے آگاہ هو جاوے اور بس بلکہ ایمان یہہ هی کہ تو اِس کلام پر متوجہ هوکر بخوبي تمام اِس بات کو سمجھے کہ خدا کے حضور تو کس قدر گنہگار هی اور اپنے گناهوں سے پشیمان هو اور بالیقین جانے کہ تیرا اور کل عالم کا شفیع وهي یسوع مسیح هی اور بس اور خداے تعالیٰ اُسي کي خاطر تیرے سارے گناہ معاف کرکے سعادت ابدي کو تجھے پہنچائیگا اور تیرا قصد و کوشش یہہ هو کہ گناہ سے کنارہ کرکے سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھے اور اُسکے حکم پر چلے پس جب کہ تیرا حال اِس طریق پر هوگا تو تو نے وہ ایمان جو انجیل کے موافق نجات کا سبب هی حاصل کرلیا * * مگر آدمي اِس ایمان کو اپنے بل بُوتے سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ خدا اُسے عنایت فرماتا هی جیسا کہ انجیل میں یوحنا کي ۶ فصل کي ۲۹ آیت میں اِسي امر کي بابت لکھا هی کہ * یسوع نے جواب میں

اُنھیں (یعني یھودیوں کو) کہا خدا کا کام یہہ ھی کہ تم اُسپر جسے اُسنے بھیجا ایمان لاؤ * پھر پہلے قرنتس کي ۱۲ فصل کي ۳ آیت میں لکھا ھی کہ * کوئي بغیر روح قدس کے یسوع کو خداوند کہہ نہیں سکتا ھی * یعني کوئي آدمي یسوع مسیح پر ایمان نہیں لا سکتا مگر روح‌القدس کي مدد سے اور پھر یوحنا کي ۱۶ فصل کي ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ آیتوں میں مسطور ھی کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ * ھنوز بہت سي باتیں ھیں کہ میں تمھیں کہوں پر اب تم اُنھیں برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ یعني روح حق آوے تو وہ تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگا اِس لیئے کہ وہ اپني نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمھیں آیندہ کي خبر دیگا میري ستایش کریگا اِس لیئے کہ وہ میري چیزوں سے پائیگا اور تمھیں دکھائیگا * اِس صورت میں خدا نے اپني بےپایان محبت سے گنہگاروں کے لیئے نہ صرف نجات کو موجود کیا ھی اور بس بلکہ اِس نجات کے حاصل کرنے کو روح‌القدس کي مدد بھي دي ھی کیونکہ جس وقت کوئي شخص مسیح کي خبر اور اُسکي نجات کي بات کو سنتا یا پڑھتا ور دل سے اُسکي طرف متوجّہ ھوتا ھی اُس وقت اگر وہ خود نہیں روکتا تو روح‌القدس مسیح کا ایمان اُسکے دل میں ڈالدیتا ھی سو اِس حال میں جس قدر کہ آدمي مسیح کي نجات کا محتاج ھی اُسي قدر اُس نجات کے حاصل کرنے کے لیئے روح‌القدس کي مدد کا بھي محتاج ھی *

اگر تو سوال کرے کہ یہہ مدد کرنیوالا جو روح‌القدس کہلاتا اور یسوع مسیح کو آدمي کے دل میں بیان و عیان کرتا اور اُسکو ایمان پر پہنچاتا ھی کون اور کس مرتبہ میں ھی تو اِس سوال کا جواب انجیل کي آیتوں کے موافق یہہ ھی کہ روح‌القدس کي بابت اعمال کي ۲ فصل میں جو کچھہ مذکور ھی اُسکو تو پڑھکر خبردار ھو جائیگا اور مسیح نے بھي متي کي ۲۸ فصل کي ۱۹ آیت میں خود حواریوں سے فرمایا ھی کہ * تم جاکے

سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دیکے شاگرد کرو * اِس آیت کے موافق اُن شخصوں کو جو انجیل کے معتقد ہیں لازم هی که جیسا باپ اور بیٹے کے نام سے ویسا هي روح قدس کے نام سے بهي بپتسما پاویں اور جیسے که باپ بیٹے کي اِطاعت قبول کي هی ایسا هي روح القدس کي اِطاعت بهي قبول کریں اور اُس آیت میں روح القدس باپ اور بیٹے کے ساتهه ایسا برابر ٹهہرایا گیا هی که ذرا بهي تفاوت نہیں رها پهر اعمال کي ٥ فصل کي ٣ و ٤ آیتوں میں پطرس حواري نے حنانیا نامي ایک شخص سے کہا که * ای حنانیا کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا که روح القدس سے جهوٹهه بولے اور زمین کي قیمت میں سے کچهه رکهه چهوڑے کیا یہه جب تک تیرے پاس تهي تیري نه تهي اور جب بیچي گئي تیرے اختیار میں نه تهي تو نے کیوں اِس بات کو اپنے دل میں جگهه دي تو آدمیوں سے نہیں بلکه خدا سے جهوٹهه بولا * پس اِن آیتوں میں روح القدس خدا کہا گیا اِس تفصیل سے که پطرس حواري نے روح قدس کي بابت حنانیا سے کہا که تو آدمیوں سے نہیں بلکه خدا سے جهوٹهه بولا اور پہلے قرنتس کي ٣ فصل کي ١٦ آیت میں روح القدس سے مراد رکهکر کہا گیا هی که * کیا تم نہیں جانتے که تم خدا کے هیکل هو اور خدا کا روح تم میں بستا هی * پس درحالیکه خدا کا روح یعني روح القدس ایمانداروں کے دل میں رهتا هی اور اِسي جہت سے وے لوگ خدا کے هیکل کہلاتے هیں تو ظاهر هی که روح القدس خدائي کے مرتبه میں هی اور اِسي مکتوب کي ٢ فصل کے ١٠ و ١١ آیتوں میں روح القدس کي بابت کہا هی که * روح ساري چیزوں کو بلکه خدا کي عمیق باتوں کو بهي دریافت کرلیتا هی که آدمیوں میں سے کون آدمي کي باتیں جانتا هی مگر آدمي کي روح جو اُس میں هی اِسي طرح خدا کے روح کے سوا خدا کي باتیں کوئي نہیں جانتا * پس اِن آیتوں سے ظاهر هی که جس طرح اِبن ایسے هي روح القدس بهي انجیل میں خدا کہا گیا اور الوهیت

کے مرتبہ میں گنا گیا ھی چنانچہ دوسرے قرنتس کي ۱۳ فصل کي ۱۴ آیت میں بھي اِسي مطلب کا اشارہ ھوا اور لکھا ھی کہ * خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کي محبت اور روح القدس کي رفاقت تم سبھوں کے ساتھہ ھووے آمین * دیکھو اِس آیت میں بھي روح القدس اب و اِبن کي طرح فضل و نعمت کا سرچشمہ تھہرکر اب و اِبن کے ساتھہ برابر و متساوي ھو گیا ھی *

اِس صورت میں خدا نے اپنے کلام میں ھم گنہگاروں سے جو رحمت و نجات اور روح کي مدد کے محتاج ھیں اپني ذات پاک کو مقدس و مہربان باپ کے نام پر بیان فرمایا ھی اور اگرچہ خدا اپني پاکیزگي کے سبب گناہ سے نفرت کرتا اور گنہگار کو قبول نہیں فرماتا لیکن اپني بڑي محبت و مہرباني کے سبب ازل سے انسان کي نجات کو مصلحت جانا اور مقرر فرمایا ھی اور پھر خدا نے اپنے تئیں نجات دینیوالے بیتے کے نام سے بیان کیا ھی جسنے معین وقت میں انسانیت اپنے اوپر قبول کی اور اذیّت اور موت کے دکھہ اُوتھاکے گنہگاروں کے لیئے نجات کو موجود کیا اور پھر آپ کو مدد کرنیوالے اور تقدس کو پہنچانیوالے روح القدس کے نام پر بیان کیا ھی کہ وہ آدمي کو جو گناہ کے سبب خدا کے کاموں میں اندھا ھو رھا اور حقیقت پانے کي طاقت نہیں رکھتا اُبھارکے کلام انجیل کے ذریعہ سے اُس مرتبہ پر پہنچاتا ھی کہ ایمان لاکر خدا کو اور یسوع مسیح کو بخوبي پہچانے اور ھمیشہ کي نیکبختي کو پہنچے اور مسیحیوں کے عقیدہ میں اِس عمدہ مطلب کو تثلیث یا ثالث واحد کہتے ھیں اور انجیل کي تعلیم کے بموجب ذات الٰہي کے اِس باریک بھید کي بابت جو کہہ سکتے ھیں سو یہہ ھی کہ اب و اِبن و روح القدس یعني باپ بیتا اور روح قدس ایک ذات واحد ھی نہ ایسا کہ تین بلکہ حقیقت میں صرف ایک ھي خدا ھی اور اب و ابن و روح القدس میں فرق و امتیاز ھی مگر نہ ایسا کہ وحدانیت میں کچھہ نقص و خلل آ جائے اور اگر تو کہے کہ اِن مطالب

کا اِس طور پر ہونا کیونکر ممکن هی تو همارا جواب یہہ هی کہ خدا نے اپنے کلام میں اپنے تئیں یونہیں بیان کیا هی سو آدمي کو یے مطالب جیسے کہ لکھے هیں مان لینا واجب هی پس درحالیکہ صورت یہہ هی تو آدمي کي کیا طاقت جو خدا کے ساتھہ بحث کرے * اور جس حالت میں کہ خدا نے اپني ذات پاک کے جلال کو زیادہ اُس سے جو مذکور ہوا اپنے کلام میں بیان کرنا لازم نہیں جانا اور اُس علاقہ کو جو اب و اِبن و روح القدس میں باهم هی زیادہ عیان اور تفصیل نہیں کیا پس همیں بھي جرأت نہیں کہ ذات الهي کے اُس باریک بھید کو تفصیل دیں مگر انجیل کے موافق اُسکي بابت اِتنا هي کہہ سکتے هیں کہ بیٹے کي هستي و وجود باپ میں مخفي اور پوشیدہ هی اور روح القدس کي هستي و وجود باپ اور بیٹے دونوں میں مخفي و مستور هی جیسا کہ خود مسیح نے یوحنا کي ٥ فصل کي ۲٦ آیت میں فرمایا هی کہ * جس طرح باپ آپ میں زندگي رکھتا هی اُسي طرح اُسنے بیٹے کو دي هی کہ آپ میں زندگي رکھے * اور یوحنا کي پہلي فصل کي پہلي آیت میں بیٹے کو کلمۃ الله کہا هی جیسا کہ مرقوم هی کہ * ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھہ تھا اور کلمہ خدا تھا * پس اِن آیتوں سے معلوم هوتا هی کہ بیٹے کي ذات باپ کي ذات میں مخفي اور پوشیدہ هی اور وہ ازلي علاقہ جو بیٹے کو باپ کے ساتھہ هی سو ایک ایسے علاقہ اور رابطہ کي مانند هی جو کلمہ فکر کے ساتھہ اور فکر اِنسان کي روح کے ساتھہ رکھتي هی یعني جیسے کہ کلمہ فکر میں اور فکر روح میں مخفي هی اور اِسي سے ظاهر هوتي پر اصل کي نسبت روح کے ساتھہ ایک هی یونہیں بیٹا بھي باپ میں هی اور ازل سے اُسي سے متولد و ظاهر هوا لیکن پھر حقیقت میں باپ کے ساتھہ ایک هی اور جیسے کہ آدمي کي روح جو نادیدني هی اپنے تئیں فکر و کلمہ میں صورت اور شکل میں لاتي هی اور اِسي وسیلہ سے اپنے تئیں ظاهر و بیان کرتي هی اِسي طرح خدائے لایدرک و غیر مرئي نے بھي اپنے تئیں بیٹے میں یعني اپنے

ازلي کلمه میں تعبیر اور تصویر کرکے ظاهر و بیان کیا هي تاکه اِس کلمه کے وسیله سے ماسوا یعني ساري مخلوقات کو پیدا کرکے اپنے تئیں خلقت میں ظاهر و عیان کرے اور بیٹے یعني اُسي کلمه کے وسیله سے لوگوں کي فهم و خیال کے قریب و نزدیک هو جائے اور اِنهیں باتوں کي رو سے یسوع مسیح جیسا که انجیل میں بیان هوا خدا کے جلال کي رونق اور اُسکي ماهیت کا نقش اور اندیکهه خدا کي صورت هي اور الوهیت کا سارا کمال اُس میں مجسم هو رها اور ساري مخلوقات سے پهلے متولد هوا یعني خدا کي ذات پاک سے ظهور کیا چنانچه یهه مطلب عبرانیوں کي پهلي فصل کي ۳ آیت میں اور کلسیوں کي پهلي فصل کي ۱۵ آیت اور ۲ فصل کي ۹ آیت میں لکها هي اور اِسي سبب سے خود مسیح نے بهي فرمایا هي که باپ کو کوئي نهیں جانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا اُسے ظاهر کیا چاهتا اور پهر که کوئي بغیر میرے وسیلے کے باپ پاس آ نهیں سکتا هي یعني بیٹا وسیله هي خدا کو پهچاننے کا اور قرب الهي حاصل کرنے کا جیسا که یے باتیں متي کي ۱۱ فصل کي ۲۷ آیت اور یوحنا کي ۱۴ فصل کي ۷ آیت میں لکهي هیں لیکن اِس لیئے که لوگ گمان نکریں که شاید باپ اور بیٹا دونوں الگ الگ خدا هوں پس ایسے باطل گماں کو دور کرنے کے واسطے مسیح نے خود فرمایا هي که میں اور باپ ایک هیں جسنے مجهے دیکها باپ کو دیکها هي اور ای باپ سب چیزیں میري تیري اور تیري میري هیں تاکه سب جس طرح سے که باپ کي عزت کرتے هیں بیٹے کي عزت کریں چنانچه یے باتیں یوحنا کي ۱۰ فصل کي ۳۰ آیت میں اور ۱۴ فصل کي ۹ آیت میں اور ۱۷ فصل کي ۱۰ آیت میں اور ۵ فصل کي ۲۳ آیت میں لکهي هیں پس مذکورہ آیتوں کے بموجب خدا کي چهپي اور پوشیدہ ذات کا کاشف یعني ذات کا ظاهر کرنیوالا بیٹا هي اور وہ ساري قدرت و کمال اور حکمت و جلال میں باپ کے ساتهه ایک اور برابر هي اور باپ

اور روح القدس سميت وهي خداے واحد وحقيقي هي كه أسے هميشه شكر وتعريف هوجيو *

پوشيده نرهے كه انسان كي ناقص عقل قياس وگمان كے زور سے ذات الهي كے كم وكيف كو نهيں پهنچ سكتي اوراُسے كما حقهٗ دريافت نهيں كرسكتي كيونكه اُس پاك ذات كي مثل ومانند اِس خاكي عالم ميں نهيں پائي جاتي هي مگر ذات الهي كي وه خصوصيت جسے تثليث كهتے هيں اُسكي ناقص سي تشبيه البته موجودات ميں بيان هوئي هي اور آدمي بهي اِس تثليث كا ايك قسم كا نمونه اپنے وجود ميں ركهتا هي چنانچه اُسكا وجود مبني هي اول روح پرجس سے وجود باطني مراد هي اور جسكي نسبت آدمي تكليف كا محتاج وقابل هي دوسرے جان پرجو روح وبدن كے درميان اور نفس ناطقه سے مراد هي اور تيسرے بدن پر اور باوجود اِسكے پهر آدمي ايك هي شخص هي اور اِسي طرح نور ونار وغيره ميں بهي تثليث كي ايك قسم كي تشبيه ونمونه ديكهنے ميں آتا هي سو اگرچه يے سب مثاليں تثليث كي تفصيل كے ليئے كافي نهيں پهر اِتنا هي كه فكر كرنيوالا انهيں كي رو سے تثليث في التوحيد كا ممكن هونا خيال ميں لاسكتا هي لهذا نوركي مشابهت كو جو خدا كي ذات كے ساتهه هي اِس مقام پر بيان كرينگے اِس تفصيل سے كه كتب مقدسه ميں بهي نوركے ساتهه خدا كي تشبيه هوئي هي جيسا كه پهلے يوحنا كي پهلي فصل كي ٥ آيت ميں مذكور هي كه * خدا نور هي اور اُس ميں تاريكي ذره بهي نهيں * اور ۱۰۴ زبور كي ۲ آيت ميں مرقوم هي كه * وه نوركو پوشاك كي مانند پهنتا هي اور آسمان كو پردے كي مانند پهيلاتا هي * الحاصل نور اور ناركو جو سب عناصر سے پاك وخالص هيں اور هر ايك چيز ميں اُنكي تاثير جاري هي خدا كے حضور وتقدس كے ساتهه ايك واضح وآشكارا تشبيه هي اور هرچند كه نور ونار اور اُسكي تاثير كي قوت هر ايك چيزكے اجزا ميں ظاهر وروشن هوتي هي تو بهي اُسكي اصل ذات كي

ماهيت انسان كي عقل ميں نہيں آتي مگر اپني چمك اور گرمي كے سبب
سے انسان پر ظاهر و معلوم هوتي هى چنانچه اُسكي چمك اور گرمي انسان
ميں اثر كركے وه اِس طرح سے نور و نار كے وجود سے جو چمك اور گرمي
ميں پوشيده هى آگاه هو جاتا هى اور پهر وهي چمك و تپش نور و نار كي
ذات كي تشبيه اور تصوير هى جسكے وسيله سے آگ اور نور كا هونا هم
دريافت كرليتے هيں اور نہيں كهه سكتے كه آگ كي چمك و تپش ميں
جو آگ كو ظاهر كرتي هى اور خود آگ ميں جس سے چمك و تپش
ظاهر هوتي كچهه فرق و تفاوت نہيں هوتا مگر تسپر بهي وے دونوں باهم
مساوي اور ايك هيں يہاں تك كه چمك آگ ميں هى اور آگ چمك
ميں اور غور كي بات هى كه اگرچه چمك آگ سے ظهور و خروج كرتي
هى تو بهي وقت ميں كچهه ايسا فرق و تفاوت نہيں كه آگ چمك سے
پہلے اور چمك آگ سے پيچهے هوتي هو كيونكه آگ كسي وقت بغير
چمك اور تپش نہيں اور هرچند كه آگ كي تپش هر وقت نظر نہيں
پڑتي تو بهي آگ يا گرمي بے چمك و تپش نہيں هى كس واسطے كه
آگ يا گرمي كا ظهور و تاثير چمك و تپش هي سے هى اور پهر آگ كي
چمك سے وه قوت جو نور بخشتي اور گرمي ديتي هى الگ هى اور يهه
بهي آگ كي ذات ميں هى اور چمك و تپش كے وسيله سے ظاهر هوتي
اور اگر يهه قوت نار اور نور ميں نہوتي اور آدمي پر اثر نكرتي تو چمك كا
ديكهنا اور آگ كے وجود سے خبردار هونا آدمي كو محال هوتا الحاصل اِن
مجازي علاقوں كو جو آگ اور چمك اور گرمي كي قوت ميں هيں اُس
روحاني علاقه كے ساتهه جو اب و اِبن و روح القدس كے درميان هى ايك
تشبيه اور تمثيل كر سكتے هيں اِس طور سے كه جيسا آگ كے وجود ميں
آگ كي ذات اور اُسكي چمك اور گرمي ميں ايك اصلي تفاوت و فرق
هى مگر اُس فرق و تفاوت سے عنصر مذكور كا اِتحاد باطل نہيں هوتا اِسي
طرح ذات الهي كو اب و اِبن و روح القدس كے ساتهه تعبير و بيان كرنے

سے وحدت ذات باطل نہیں هوتي اور نه اُس میں کچهه قصور پڑتا هی پهر جیسے که آگ اور نور صرف چمک و تپش سے اپنے تئیں ظاهر کرتي اور تاثیر دکهلاتي هی اِسي طرح اب بهي صرف اِبن میں اور اِبن کے وسیلے سے اپنے تئیں ظاهر و بیان کرتا اور فاعل هوتا هی اور جیسے که نور و گرمي کي قوت سے جو چمک و تپش میں هی آنکهه چمک کو قبول کرتي اور دیکهتي هی اور اِس طرح آدمي آگ کے وجود سے خبردار هوتا هی یونهیں انسان روح القدس کي تاثیر سے جو منور کرنیوالا اور حیات کو پهنچانیوالا هی بیٹے کو اور بیٹے میں باپ کو پهچان اور پا سکتا هی * لیکن یه تشبیه اور تمثیلیں اگرچه خیال کو خدا کي ذات پاک میں کچهه دخل دیتي اور وحدت میں تثلیث کا اِمکان خیال میں لاتي هیں تو بهي ناقص هیں اور ممکن نهیں که آدمي اُنکي مدد سے ذات پاک کے باریک بهیدوں کو کاملاً تفصیل و بیان کرے پس اُس بنده کو جو غور و فکر کرکے خدا کي ذات پاک کے دریا میں ڈوب رها هی لازم هوگا که سکوت کا شیوه اِختیار کرے سو هم بهي سکوت اِختیار کرکے اپنے اُس خداوند کي بندگي کرتے هیں جو تمامي اشیا کو دریافت کرتا اور آپ کسي کي دریافت میں نهیں آتا اور سارے ذرّات کو دیکهتا اور آپ نهیں دیکها جاتا اور کل موجودات پر قادر اور خود کسي کي قدرت اور بس میں نهیں لیکن اِس سبب سے که اُسنے هم گنهگاروں پر نهایت رحم کرکے همیں نجات دینے اور نیکبخت کرنے کے لیئے اپنے تئیں اپنے کلام میں خدا باپ کے نام سے عادل و رحیم اور نجات برقرار کرنیوالا اور بیٹے کے نام سے گناه اور شیطان سے چهڑانیوالا اور روح القدس کے نام سے مقدس اور کامل کرنیوالا بیان کیا هی پس اِس جهت سے هم نهایت خوشي اور کمال عاجزي سے اُس واحد و قدیم اور عادل و رحیم کي بندگي اور شکرگذاري کرتے هیں اِس حالت میں اگرچه هم اِس بهید کے دریافت کي طاقت نهیں رکهتے لیکن بن دیکهے ایمان لاتے اور اسکو قبول کرنے پر راضي هیں کیونکه هم خدا

کي ذات پاک کے اِسي بيان سے اُسکي رحمت و محبت دريافت کرتے هيں اور اِس محبت کے مزہدار ميوے چکهه سکتے اور خوشحال و نيکبخت هو سکتے هيں اور اگر اِسي طور پر جو مذکور هوا هم ايماں لاويں تو نجات اور خدا کا تقرب حاصل کرکے اُن چيزوں کو جو دنيا ميں هم سے چهپي هيں عقبیٰ ميں کُهلا کُهلي ديکهکر دريافت کرلينگے *

ليکن هرچند که انسان اپني عقل سے روح‌القدس کي ذات کي کيفيت دريافت نهيں کر سکتا تو بهي جيسے حواري اور اَور هزاروں لاکهوں آدمي نے انجيل پر ايمان لاکر روح‌القدس کي تاثيرات کو اپنے دل ميں ديکها اِسي طرح هم بهي اور هر ايمان لانيوالا اپنے دل ميں جان ليگا که روح‌القدس يسوع مسيح پر ايمان لانيکے ليئے اِعانت و اِمداد کرتا هي اور اِس بات کے بيان ميں که روح‌القدس کيونکر آدمي کے تئيں ايماں کو پهنچاتا هي خود يسوع مسيح نے يوحنا کي ۱۶ فصل کي ۸ آيت سے ۱۱ تک اِس طرح فرمايا هی که * وہ (يعني روح‌القدس تسلي دينےوالا) جب آويگا تو جهان کو گناہ سے اور راستي سے اور عدالت سے ملزم ٹهہرائيگا گناہ سے اِس ليئے که وے مجهه پر ايمان نهيں لائے راستي سے اِس ليئے که ميں اپنے باپ پاس جاتا هوں اور تم مجهے پهر نديکهوگے عدالت سے اِس ليئے که اِس جهان کے سردار پر حکم کيا گيا هی * پس جو کوئي انجيل کا کلام بغور سنيگا يا پڑهيگا روح‌القدس اُسکے باطني حال و احوال کو جيسا که هی اور انجيل ميں مرقوم هوا هی اُسپر معلوم و بيان کرديتا اور آدمي کو اِس بات پر اِلزام ديتا هی که خدا کے حکموں کو پورا نکيا اور خدا کے سامهنے کس قدر گنهگار هی اور پهر يهه بهي اُس پر ظاهر کرديتا هی که عادل و مقدس خدا گنهگاروں کے حق ميں محض يسوع مسيح کے سبب غفور و رحيم هی اور جب تک آدمي يسوع مسيح پر ايمان نهيں لاتا خدا اُسکو نهيں بخشتا اور اُس سے خوشنود هوکر قبول نهيں کرتا بلکه ايسا آدمي اپنے گناهوں کے عذاب ميں گرفتار هوگا علاوہ اِسکے روح‌القدس اِس بات پر

بھي آدمي کو اِلزام دیتا ھی کہ یسوع مسیح پر ایمان نہ لانیکے سبب گمراہ رھا اور اسکو اِسي بے ایماني اور گنہگاري سے قلباً نادم و پشیمان کرکے مسیح کي نجات کي طرف کھینچتا ھی اور خدا کے حکم پورے کرنے کا شوق دلاتا ھی پس اِسي طرح روح القدس آدمي میں دلي احوال پہچاننے اور حقیقي پشیمان ھونے کو عمل میں لاتا ھی جیسا کہ اعمال کي ۲ فصل کي ۳۷ آیت میں لکھا ھی کہ * جب انہوں نے (یعني یہودیوں نے) یہہ سنا (یعني یسوع مسیح کي خوشخبري کو سنا) تو اُنکے دل چھد گئے اور پطرس اور باقي رسولوں سے کہا کہ ای بھائیو ھم کیا کریں (یعني نجات پانے کے لیئے ھم کیا کریں) * اور پھر لوقا کي ۱۸ فصل کي ۱۳ آیت میں ذکر ھوا ھی کہ * اُس محصول لینے والے نے دور سے کھڑا ھوکے اِتنا بھي نچاھا کہ آسمان کي طرف آنکھہ اُٹھاوے بلکہ چھاتي پیٹتا اور کہتا تھا کہ ای خداوند مجھہ گنہگار پر رحم کر * پس ایسي توبہ جو خدا کي درگاہ میں مقبول ھو سو یہہ ھی کہ آدمي اپنے گناھوں کو سمجھکر اور نادم و پشیمان ھوکر اُنسے خلاصي پانے کي فکر میں رھے اور کامل یقین سے اپنے دل میں اقرار کرے کہ سواے یسوع مسیح کے کسي میں ایسي قدرت نہیں جو مجھے میرے گناھوں کے عذاب سے چھڑا سکے * * اور یہہ توبہ جو روح القدس کي تاثیر سے عمل میں آتي ھی آدمي کو یسوع مسیح پر ایمان لانیکي طرف کھینچتي ھی اور اِسي ایمان سے آدمي اُس نیکبختي کا شریک ھوتا ھی جو یسوع مسیح کي نجات میں موجود ھی جیسا کہ یوحنا کي ۳ فصل کي ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں مذکور ھی کہ * جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندي پر رکھا اُسي طرح سے ضرور ھی کہ ابن آدم بھي اُٹھایا جاے تاکہ جو کوئي اُسپر ایمان لاوے ھلاک نہووے بلکہ ھمیشہ کي زندگي پاوے * پھر رومیوں کي تیسري فصل کي ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ آیتوں میں مرقوم ھی کہ * یہہ خدا کي وہ راستبازي ھی جو یسوع مسیح پر ایمان لانے سے سب کے لیئے ھی اور سب ایمان لانیوالوں کو ملتي کیونکہ کچھہ فرق

نهيں اِس ليئے که سب نے گناہ کيا اور خدا کے جلال سے محروم هيں سو وے اُسکے فضل سے اُس مخلصي کے سبب جو مسيح يسوع سے هي مفت راستباز گنے جاتے هيں * پس جس شخص ميں که ايسا ايمان هو ظاهر هي که اُسنے گناهوں کي معافي اور راستبازي الهي اور خدا کي قبوليت حاصل کي يعني خداي تعالىٰ مسيح کي خاطر اُسکے گناہ بالکل معاف کرکے اُسے ايسا گنتا هي که گويا اُس سے کوئي گناہ نهيں هوا اور احکام الهي اُسنے سب کے سب پورے کيئے اور اِسي جهت سے خدا اپني رضامندي اُسکے شامل حال کرتا هي اور وهي شخص ابدي نيکبختي اور جلال کا وارث هوگا اور وہ وهم اور ڈر جو پهلے اپنے گناهوں کي سزا کے سبب اپنے دل ميں رکهتا تها اور کبهي کبهي ايک بڑے بوجهه کي طرح اسے بهاري لگتے تهے دور هوکر اسکے دل کي سياهي نور سے بدل گئي هي اور آرام و راحت نے اُسکے دل ميں ايسي جگهه پکڑي هي که پهر خدا سے وحشت نکريگا بلکه يقين کے ساتهه جان ليگا که خداي تعالىٰ مسيح کے وسيله باپ کي مانند اُسپر مهربان هي اور گناہ جو پهلے اُسے پيارا تها اب بُرا اور دشمن جانکر صرف اِس فکر ميں هي که خدا کے حکم بجالاوے اور اِس بات پر حد سے زيادہ خوش و خرّم هي اور اِسي راہ سے اُسنے جان ليا که جوکچهه انجيل ميں يسوع مسيح کي نجات کے نتيجوں اور پهلوں کے واسطے ذکر هوا هي سب حق هي جيسا که اِس مطلب کي بابت روميوں کے ۵ باب کي پهلي اور دوسري آيتوں ميں لکها هي که * جب هم ايمان کے سبب راستباز ٹههرے تو هم ميں اور خدا ميں همارے خداوند يسوع مسيح کے وسيلے ميل هوا اور اُسي کے وسيلے سے هم اُس فضل ميں جسپر قائم هيں ايمان کے سبب دخل پاتے اور خدا کے جلال کي اُميد پر گهمنڈ کرتے هيں * پهر اُسي مکتوب کي ۸ فصل کي ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ آيتوں ميں لکها هي که * تم نے غلامي کا روح نهيں پايا که پهر ڈرو بلکه لےپالک هونے کا روح پايا جس سے هم آبا يعني اى باپ پکار پکار کهتے هيں وهي روح هماري روح کے ساتهه

گواهي دينا كه هم خدا كے فرزند هيں اور جب فرزند هوئے تو وارث بهي
يعني خدا كے وارث اور ميراث ميں مسيح كے شريك بشرطيكه هم أسكے
ساتهه دكهه أتهاويں تاكه أسكے ساتهه جلال بهي پاويں كيونكه ميري سمجهه
ميں إس وقت كے دكهه درد إس لائق نهيں كه أس جلال كے جو هم پر
ظاهر هونيوالا هي مقابل هوں * پس وه تغئير و تبديل جو روح القدس
ايماندار كے دل ميں عمل ميں لاتا هي وهي رجوع اور توجه خدا كي طرف
هي جسكے سبب آدمي گناه كي پيروي سے دست بردار هوكر اور خدا سے
نزديک پاكر دل سے أسكے حكموں كا تابعدار هوتا هي يعني روحاني زندگاني
كي ابتدا اور نئي پيدايش پاتا هي اور يهه نئي پيدايش يسوع مسيح كے
قول كے بموجب ضرور هي كه هر شخص ميں واقع هو تاكه خدا كي
رضامندي اور آسمان كي بادشاهت كو پهنچ سكے جيسا كه يوحنا كي ۳
فصل كي ۳ آيت ميں خود مسيح نے نيقوديمس نامي ايک شخص سے
خطاب كركے فرمايا كه * ميں تجهه سے سچ كهتا هوں اگر كوئي سر نو پيدا
نهو تو وه خدا كي بادشاهت كو ديكهه نهيں سكتا * ليكن إس طرح
گناه سے پهرنا اور خدا كي طرف رجوع كرنا كه نئي پيدايش بهي إسي كا
نام هي آدمي خود اپني طاقت سے عمل ميں نهيں لا سكتا بلكه يهه بهي
يسوع مسيح پر ايمان لانيكي مانند خدا كا كام هي جو روح القدس كے وسيله
سے آدمي ميں عمل ميں آتا هي جيسا كه يرميا پيغمبر كي ۳۱ فصل كي
۱۸ آيت ميں ذكر هوا هي كه * اى خداوند تو مجهے پهرا تو ميں پهرايا
جاؤنگا كيونكه تو خداوند ميرا خدا هي * پهر يوحنا كي ۶ فصل كي ۴۴
آيت ميں مسيح نے فرمايا هي كه * كوئي شخص مجهه پاس آ نهيں سكتا
مگر يهه كه باپ جسنے مجهے بهيجا هي أسے كهينچ لاوے * اور افسيوں كي
۲ فصل كي ۸ و ۹ آيتوں ميں مرقوم هي كه * تم فضل كے سبب ايمان لاكے
بچ گئے هو اور يهه تمسے نهيں خدا كي بخشش هي يهه اعمال كے سبب
سے نهيں نهو كه كوئي بڑائي كرے * ليكن خدا كا إراده يهه هي كه هر

کوئي اُس ایمان اور توجه کو پهنچے جیسا که پهلے تیموتیوس کي ۲ فصل کي ۴ آیت میں لکها هي که * خدا چاهتا هي که سارے آدمي نجات پاویں اور سچائي کي پهچان تک پهنچیں * اور دوسرے پطرس کي ۳ فصل کي ۹ آیت میں ذکر هي که * خداوند کسي کي هلاکت نهیں چاهتا بلکه چاهتا هي که سب توبه کریں * اور حزقئیل پیغمبر کي کتاب کے ۳۳ باب کي ۱۱ آیت میں مرقوم هي که * تو ان سے کهه که خداوند خدا فرماتا هي که میري حیات کي قسم هي که میں شریر کي موت نهیں چاهتا بلکه یهه که شریر اپني راه سے پهرے اور جیئے * اِس صورت میں کوئي آدمي نجات سے خارج و محروم نهیں هي یعني جو شخص که في الحقیقت مسیح کي نجات کا خواهشمند هي نجات پاسکتا هي صرف وه آدمي اُس سے محروم و مهجور رهیگا جو اپنے تئیں نه پهچانے اور دل کے غرور سے ایسا گمان کرے که گویا اِس نجات کي اُسے کچهه حاجت نهیں اور اِسي لیئے خدا کي درگاه میں ایمان و نجات ملنے کي دعا نهیں مانگتا بلکه روح القدس کي تحریکات کو بهي روک کر نهیں چهوڑتا که ایمان حقیقي تک اُسے پهنچاوے یعني چونکه خداي تعالیٰ نے آدمي کو فاعل مختار پیدا کیا هي اِس جهت سے ایمان و نجات مذکوره کا چاهنا اور نچاهنا اُسکے اختیار میں اور روح القدس کي تحریکات و تاثیرات کو دل میں جگهه دینا اور ندینا اُسکے بس میں هي جیسا که لوقا کي ۱۱ فصل کي ۹ و ۱۰ آیتوں میں مرقوم هي که * یسوع مسیح نے کها که مانگو تو تمهیں دیا جائیگا ڈهونڈهو تو پاؤگے کهٹکهٹاؤ تو تمهارے لیئے کهولا جائیگا کیونکه هر ایک جو مانگتا هي لیتا هي اور ڈهونڈهتا هي پاتا هي اور جو کهٹکهٹاتا هي اُسکے لیئے کهولا جائیگا * پهر یوحنا کي ۱۶ فصل کي ۲۳ آیت میں مذکور هي که مسیح نے فرمایا * که میں تم سے سچ سچ کهتا هوں تم میرا نام لیکے جو کچهه باپ سے مانگوگے وه تمکو دیگا * پهر اعمال کي ۷ فصل کي ۵۱ آیت میں یهودیوں کي نسبت لکها هي * که اي سرکشو اور دل اور کان کے نامختونو تم هر

وقت روح‌قدس کا سامہنا کرتے ھو جیسے تمھارے باپ دادے تہے ویسے ھي تم بھي ھو * پھر یوحنا کي ۵ فصل کي ۴۰ آیت میں مذکور ھی کہ * مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ * تم نہیں چاھتے کہ مجھہ پاس آؤ تاکہ زندگي پاؤ * اور وہ توجہ قلبي اور دل کا بدل جانا جسکا ذکر ھوا خود نہیں چہوڑتا کہ آدمي اپني پاک دلي اور نیکو رفتاري کي طرف سے بے فکر رہ سکے چنانچہ ممکن نہیں کہ ایماندار آدمي اِس حالت میں کہ جان چکا ھی کہ مسیح نے اسکو گناہ اور دوزخ سے چہڑایا ھی پھر بھي نفسانی فکر و خواھش میں غافل پڑا رھے کیونکہ یسوع مسیح پر ایمان لانا اَور مذھبوں کے ایمان کي طرح نہیں ھی جو مردہ سا اور بے قوت ھو بلکہ وہ ایک زندہ اور پر قوت ایمان ھی اور آدمي کو ھر نیک کام پر ابہارتا ھی چنانچہ ایماندار آدمي خدا کي توفیق اور روح القدس کے ابہارنے اور قوت دینے سے گناہ اور نفساني خواھش اور نالائق فکر پر غالب آتا ھی اور نیک اعمال میں بڑي کوشش کرتا ھی کیونکہ جانتا اور سمجھتا ھی کہ مسیح کے وسیلہ سے خداي تعالی اسپر نہایت مہربان ھی اور ایمان کے سبب کس مرتبہ آسودہ و خوشحال ھوا ھی پس اِن باتوں کے سبب رات دن اِسي تلاش و سعي میں ھی کہ ساري نالائق خواھش و عمل سے کنارہ کش ھو اور احکام الہي کو پورا کرے جیسا کہ فصل آیندہ میں ھم مفصلا ذکر کرینگے *

## پانچویں فصل

### اُس شخص کي چال چلن کے بیان میں جو یسوع مسیح پر ایمان لایا

اب ھم ظاھر و بیان کرتے ھیں کہ جس شخص نے کہ روح‌القدس کي مدد سے یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے نئي پیدایش پائي وہ شخص

خدا کي بابت اور اپنے پڑوسي کے ساتھہ اور اپني ذات خاص کے معاملہ میں کیسي چال چلن رکھتا هی تاکه اُس چال چلن کے بیان سے اِس رساله کے مطالعه کرنیوالے کو مسیح کي نجات کے نتیجے اور پھل زیادہ تر ظاهر و معلوم هوں *

سابقا جو هم نے احکام کي بابت گفتگو کي اُس میں بیان کر دیا هی که خدا کے سارے احکام اُس ایک حکم میں که خدا سے محبت رکھو داخل هیں اور شریعت کا پورا کرنا بس یہي هی اور اِسي طریقه سے سچے مسیحي کا دل و طبیعت اور عمل خدا کي دوستي میں اِس مرتبه پر هی که اپنے سارے دل و خواهش و قوت سے خدا کو دوست رکھتا هی اور ایسي دوستي کرنے پر قادر بھي هی جیسا که رومیوں کي ٥ فصل کي ٥ آیت میں مرقوم هی که * روح القدس کے وسیله سے جو همیں ملا خدا کي محبت همارے دل میں جاري هوئي * اور جب که مسیحي حقیقي نے جان لیا که خدا نے اُسے مسیح میں کس قدر دوست رکھا هی تو وہ بھي سب چیز سے زیادہ خدا کو دوست رکھتا هی اور پھر دنیا اور اُسکي لذت کا طالب نرهیگا جیسا که پہلے یوحنا کي ٤ فصل کي ١٩ آیت میں مذکور هی که * هم اُس سے محبت رکھتے هیں کیونکه پہلے اُسنے هم سے محبت رکھي * اور اُسي مکتوب کي ٢ فصل کي ١٥ آیت سے ١٧ تک لکھا هی که * دنیا اور دنیا کي چیزوں کي محبت نرکھو جو کوئي دنیا کي محبت رکھتا هی اُس میں باپ کي محبت نہیں کیونکه هر ایک چیز جو دنیا میں هی یعني جسم کي خواهش اور آنکھه کي خواهش اور زندگي کا غرور باپ سے نہیں دنیا سے هی اور دنیا اور اُسکي خواهش گذر جاتي هی لیکن جو خدا کي مرضي پر چلتا وہ ابد تک رهتا هی * * اِسي محبت کے سبب مسیحي دل سے خدا کي تعظیم کرتا هی یعني جیسے که فرزند اپنے باپ کي حرمت و عزت کرتا هی ویسے هي وہ بھي خدا کي اُس مرتبه پر عزت و حرمت کرتا هی که اُسکا دل همیشه خدا هي

میں لگا رہتا ھی جیسا کہ داود نے ۶۳ زبور کي ۶ آیت میں کہا ھی کہ * جب کہ میں تجھے اپنے بستر پریاد کرتا ہوں تو رات کے پہروں میں تیرا دھیان کرتا ہوں * اور جس وقت مسیحي حقیقي اِمتحان میں پڑتا ھی تو ویسا ھي کہتا ھی جیسا کہ موسیٰ کي پہلي کتاب کي ۳۹ فصل کي ۹ آیت میں یوسف نے کہا ھی کہ * میں ایسي بڑي بد ذاتي کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہوں * اور سچے مسیحي کي ایک اور صفت یہہ ھی کہ تنگي و دشواري کے وقت خلق کا یا اپني دولت یا عقل کا بھروسا نہیں کرتا بلکہ صرف خدا کي طرف رجوع کرتا ھی اور اپني معاش کي فکرمیں اِتنا غلطاں و پیچان اور آلودہ نہیں ہوتا بلکہ بخیلي اور دولت جمع کرنے کي فکر بھي اپنے دل سے دور رکھکر صرف اِس بات پر قناعت کرتا ھی کہ خداي تعالیٰ اُسکے پیشہ میں اِتني برکت دے کہ اپنا لباس و خوراک حاصل کرلے اور درحالیکہ آسماني باپ نے یسوع مسیح کے وسیلہ آخرت کے خزانوں کا دروازہ اُسکے لیئے کہول دیا ھی تو دنیوي معاش کي طرف سے اُسکي خاطر جمع ھی کہ گذران کے موافق اُسے پہنچاویگا جیسا کہ ۲۸ زبور کي ۷ آیت میں مذکور ھی کہ * خداوند میرا زور اور میري سپر ھی میرے دل نے اُسپر توکل کیا اور مجھے اُسکي پشتي ہوئي سو میرا دل شدت سے خوش ہوا میں گاکے اُسکي مدح کرونگا * اور پہلے تیموتیوس کي ۶ فصل کي ۶ آیت سے ۱۱ تک مرقوم ھی کہ * دینداري تو قناعت کے ساتھہ بڑا نفع ھی کیونکہ ہم دنیا میں کچھہ نلائے اور ظاہر ھی کہ کچھہ لیجا نہیں سکتے پس اگر ہم نے کہانا کپڑا پایا ہمارے لیئے بس ھی کہ وے جو دولتمند ہوا چاہتے ہیں سو اِمتحان اور پہندے میں اور بہت سے بیہودہ اور بُري خواہشوں میں پڑتے ہیں جو آدمیوں کو تباہي اور ہلاکت کے دریا میں ڈوبا دیتي ہیں کیونکہ زر کي دوستي ساري بُرائیوں کي جڑ ھی جسکے بعضے آرزومند ہوکے ایمان کي راہ سے بہتک گئے اور آپ کو طرح طرح کے غموں سے چہیدا پر تو اي مرد خدا اِن چیزوں سے بہاگ اور راستبازي

دینداري ایمان محبت صبر اور فروتني کا پیچها کر * اور پهلے پطرس کي ۵ فصل کي ۷ آیت میں لکها هی که * اپني ساري فکر اُس پر ڈال دو کیونکه اُسکو تمهاري فکر هی * پهر متي کي ٦ فصل کي ۱۹ آیت سے آخر تک اِسي مطلب پر گواه هی * * اور سچے مسیحي کو خدا جس راه میں ڈالے وه راضي هی خواه وه راه مشکل هو خواه آسان اور تنگي و دشواري میں صبر کرتا هی کیونکه اُسنے جان لیا هی که اِن راهوں اور سختیوں کا مطلب جنمیں خود اُسکے آسماني باپ نے اُسے ڈالا هی یهي هی که اُسکا دل زیاده تر خدا کا مقرب اور آخرت کے جلال کے لائق هو جاے اور اِسي لیئے رنج میں بهي خوش هی اور جیسا که سموئیل کي پهلي کتاب کے ۳ باب کي ۱۸ آیت میں لکها هي سچا مسیحي بهي یهی کهتا هی که * وه خداوند هی جو بهلا جانے سو کرے * اور پهر جیسا که ۳۷ زبور کي ۵ آیت میں مرقوم هی که * اپني راه خداوند پر چهوڑ دے اُسپر توکل کر وه سب بنا لیگا * اور پهر جیسا که عبرانیوں کے ۱۲ باب کي ۵ و ٦ آیت میں لکها هی که * میرے بیٹے خداوند کی تنبیه کو ناچیز مت جان اور جب وه تجهے ملامت کرے شکسته دل مت هو که خداوند جسے پیار کرتا هی اُسے تنبیه کرتا هی اور هر ایک بیٹے کو جسے وه قبول کرتا هی پیٹتا هی * پهر جیسا که دوسرے قرنتیوں کے ۴ باب کي ۱۷ و ۱۸ آیتوں میں ذکر هوا هی که * هماري پل بهر کي هلکي مصیبت کیا هي بے نهایت اور ابدي بهاري جلال همارے لیئے پیدا کرتي رهتي هی که هم نه اُن چیزوں پر جو دیکهنے میں آتي هیں بلکه اُن چیزوں پر جو دیکهنے میں نهیں آتیں نظر کرتے هیں * اور جیسا که رومیوں کے ۵ باب کي ۳ و ۴ و ۵ آیتوں میں مرقوم هی که * هم مصیبتوں میں بهي بڑائي کرتے هیں یهه جانکر که مصیبت سے صبر پیدا هوتا اور صبر سے تجربه اور تجربه سے اُمید اور یهه اُمید شرمنده نهیں کرتي * * اور سچے مسیحي کي دعا و عبادت صرف صفائي اور سچائي کي راه سے هی چنانچه کمال خواهش اور خوشي سے اِس

کام میں مشغول ہوتا ہی اور یہہ کام اُسے ایسا میٹھا اور مزہ‌دار لگتا ہی
کہ اِس کام بغیر وہ کسی وقت نہیں رہ سکتا بلکہ اُسکا دل ہمیشہ یاد
و دعا میں رہتا ہی اور اپنا ہر ایک درد دکھہ دعا مانگتے وقت اپنے خدا
سے ظاہر کرتا ہی اور جیسے کہ بیٹا اپنے باپ پر بھروسا رکھتا ہی وہ بھی
دعا مانگتے وقت خدا کے ساتھہ جسے اُسنے یسوع مسیح کے وسیلہ سے اپنا
آسمانی باپ جانا ہی بڑے بھروسے سے باتیں کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ ایسے
راز و نیاز اور دعا کے واسطے کوئی قاعدہ اور خاص خاص باتیں اور معین
وقت ضرور نہیں کیونکہ خداے عالم القلوب اور دل کی بات جاننیوالے
کے روبرو ایک ٹھہرائی ہوئی عادت اور بندھی ہوئی باتیں اور مقرر وقت
کچھہ ضروری امر نہیں ہی جیسے کہ باپ بیٹے میں راز و نیاز کے وقت
خاص خاص لفظ اور یاد کی ہوئی باتیں ضرور نہیں ہیں بلکہ سچا مسیحی
اُن باتوں سے جو اُسکی حاجت اور درد دلی اُسے تعلیم کرتا ہی اپنی دعا
میں مشغول ہوتا ہی اور جب کبھی اُسکے دل میں لہر اور اُچنگ آجاتی
ہی اُسی وقت دعا کرنے لگتا ہی الحاصل نئے دل کا احوال ایسا ہی ہی
کہ ایک دن کیا ایک ساعت بھی بے یاد نہیں رہ سکتا بلکہ ہمیشہ خدا
کی یاد اور دعا میں لگا رہتا ہی لیکن یہہ ضرور نہیں ہی کہ اُسکی یاد
ہمیشہ زبانی تقریر سے ہو بلکہ اپنے دل میں بھی یاد کر سکتا ہی کیونکہ
خدا دل کی بات بھی جانتا ہی اور پورے اعتقاد سے اپنے ہر امر کو اپنے
اُسی آسمانی باپ یعنی خدا پر چھوڑ دیتا ہی کہ جس طرح چاہے اور
جس وقت مناسب جانے اُسکی دعا قبول کرے اور اجابت فرماوے اور
ایسی دعا کے قبول کرنے کا خدا نے اپنے کلام میں وعدہ کیا ہی جیسا کہ
فلپیوں کے ۴ باب کی ۶ آیت میں مرقوم ہی کہ * کسی بات کا اندیشہ
نکرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض دعا اور منت سے شکر گذاری
کے ساتھہ خدا سے کی جاے * اور پہلے تسلونیقیوں کے ۵ باب کی ۱۷ آیت
میں مذکور ہی کہ * نت دعا مانگو * اور پہلے یوحنا کے ۵ باب کی ۱۴

آیت میں لکھا هی که * هماري دليري جو اُسکے آگے هی سو یهي هی که اگر هم اُسکي مرضي کے موافق کچهه مانگیں وہ هماري سنتا هی * اور یوحنا کے ۱۶ باب کي ۲۳ آیت میں مسیح نے فرمایا هی که * میں تم سے سچ سچ کہتا هوں تم میرا نام لیکے جو کچهه باپ سے مانگوگے وہ تم کو دیگا * اور یعقوب کے پہلے باب کي ۵ و ۶ و ۷ اور لوقا کے ۱۸ باب کي پہلي آیت سے ۸ تک اور متي کے ۶ باب کي ۵ آیت سے ۱۵ تک اِسي مطلب کي شاهد حال هیں * * لیکن باطني دعا کے سوا ظاهري دعائیں بهي هیں جیسا که مسیحیوں کي عادت هی که کلیسیا میں جمع هونے کے واسطے ایک وقت ٹهہراتے اور جمع هوکر خاص اور معلوم لفظوں کے ساتهه دعا مانگتے هیں اور یهه جماعتي نماز هی مگر یهه جمع هونا صرف دعا مانگنے هي کے لیئے نہیں بلکه انجیل کے کلام اور وعظ و نصیحت سننے کے لیئے بهي هی اور جماعتي و خلوتي نماز کے سوا گهر کي نماز بهي هی اِس راہ سے که صاحب خانه ایک دفعه روز یا دونوں وقت فجر و شام گهر کے لوگ جمع کرکے اُنکے ساتهه خدا کے کلام سے ایک باب پڑهتا اور دعا و نماز کرتا هی اور اگرچه مسیحي لوگ جماعتي نماز و ظاهري دعا کو سب ایک هي طریق اور ایک هي وقت پر نکریں تو اِس میں کچهه عیب و نقص نہیں کیونکه انجیل میں کسي جگہه حکم نہیں هوا هی که نماز و دعا کس وقت اور کس طور پر کرنا چاهیئے لهذا مسیحیوں کا اِس بات میں اختیار هی *

اور وہ چال چلن جو حقیقي مسیحي اپنے پڑوسي کے حق میں رکهتا هی اِس طور پر هی که جس طرح اپنے تئیں پیار کرتا اور اپني حقیقي اور آخرت کي بهلائي چاهتا هی ایسے هي اپنے بهائي کو بهي پیار کرتا اور اُسکي حقیقي اور عاقبت کي بهلائي چاهتا هی اِس بات کے بموجب جو یسوع مسیح نے متي کے ۲۲ باب کي ۳۹ آیت میں فرمائي هی که * تو اپنے پڑوسي کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو * اور پهر متي کے ۷ باب کي

۱۲ آیت میں مسیح سے حکم ہوا ہی کہ * جو کچھہ تم چاھتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھہ کریں ویسا ہي تم بھي اُن سے کرو * پس سچا مسیحي اِن حکموں کے بموجب خلق‌الله کے ساتھہ وھي سلوک کرتا ہی جو اَوروں سے اپني نسبت توقع رکھتا ہی خصوصا اُن اشخاص کو تو کمال ہي پیار کرتا ہی جو اُسکي طرح یسوع مسیح پر دل سے ایمان لائے ہیں اور اُنھیں بھائي کي جگہہ بلکہ اُس سے سوا سمجھتا ہی جیسا کہ متي کے ۲۳ باب کي ۸ آیت میں مرقوم ہی کہ * تمھارا ھادي ایک ہی یعني مسیح اور تم سب بھائي ہو * پھر یوحنا کے ۱۳ باب کي ۳۴ و ۳۵ آیتوں میں لکھا ہی کہ مسیح نے فرمایا کہ * میں تمھیں نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت کرو اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپس میں محبت رکھو * * اور یہي نہیں کہ سچا مسیحي صرف اپنے روحاني بھائیوں کو پیار کرتا ہی بلکہ سب کو حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کو بھي پیار کرتا ہی جیسا کہ پہلے تسلونیقیوں کے ۳ باب کي ۱۲ آیت میں مذکور ہی کہ * خداوند ایسا کرے کہ تمھاري محبت کیا آپس میں اور کیا ہر ایک کے ساتھہ بڑھے اور زیادہ ہووے * اور دوسرے پطرس کے پہلے باب کي ۵ آیت سے ۷ تک اِسي مطلب کي شاھد حال ہی پھر متي کے ۵ باب کي ۴۴ آیت میں مسیح نے فرمایا ہی * کہ میں تمھیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاھو جو تمسے کینہ رکھیں اُنکا بھلا کرو اور جو تمھیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہی فرزند ہوؤ * اِس لیئے سچے مسیحي کي کوشش نہ صرف یہي ہی کہ کسي کے ساتھہ بدي نکرے بلکہ اُسکا یہہ بھي ارادہ رہتا ہی کہ ہر ایک کے ساتھہ نیکي کرے اور جہاں تک اُس سے ہوسکے سب کي روحاني و جسماني خیر و سلامتي کا باعث ہو جیسا کہ پہلے قرنتیوں کے ۱۰ باب کي ۲۴ آیت میں لکھا ہی کہ * کوئي اپني بہتري نڈھونڈھے بلکہ ہر ایک دوسرے کي بہتري چاھے * اور رومیوں

کے ۱۳ باب کي ۱۰ آیت میں مرقوم هی که * محبت وه هی جو اپنے
پڑوسي سے بدي نہیں کرتي * پھر گلتیوں کے ٦ باب کي ۱۰ آیت میں
لکھا هی که * جہاں تک همکو فرصت ملے سب سے نیکي کریں خاص کر
ان سے جو ایمان کے گھر کے هیں * * اور سچا مسیحي همیشه یہه احتیاط
بھي کرتا هی که مبادا بدي کا نمونه بن جائے بلکه هر ایک کام میں یہي
چاهتا هی که نیکي کا نمونه بنے جیسا که متي کے ٥ باب کي ١٦ آیت
میں مذکور هی که * تمهاري روشني آدمیوں کے سامهنے چمکے تاکه وے
تمهارے اچھے کاموں کو دیکھیں اور تمهارے باپ کي جو آسمان پر هی
تعریف کریں * * اور سچا اور حقیقي مسیحي بات چیت میں بھي
سب کے ساتھه سچي راه پر چلتا هی جیسا که افسیوں کے ۴ باب کي ۲٥
آیت میں لکھا هی که * جھوٹھه چھوڑ کے هر ایک شخص اپنے پڑوسي سے
سچ بولے که هم تو آپس میں ایک دوسرے کے انگ هیں * پھر جیسا که
متي کے ٥ باب کي ۳۷ آیت میں مرقوم هی که * تمهاري گفتگو میں هاں
کي هاں اور نہیں کي نہیں هو کیونکه جو اِس سے زیاده هی سو برائي سے
هوتا هی * اور یعقوب کے ۴ باب کي ۱۱ آیت بھي اِسي مطلب کي
شاهد حال هی * * اور جو آدمي که سچا ایماندار مسیحي هوتا هی جھگڑے
اور تکرار کا خواهاں نہیں بلکه دوستي اور آرام اور صلح کا طالب هوتا هی
جیسا که رومیوں کے ۱۲ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * اگر هوسکے
تو مقدور بھر هر انسان کے ساتھه ملے رهو * اور متي کے ٥ باب کي ۹ آیت
و ۳۹ سے ۴۱ آیت تک جنکا پہلے ذکر هوا اِس بات کي بھي شاهد حال
هیں * * اور سچا مسیحي هر درد مند کا درد شریک اور هر ایک پر رحم
اور محتاجوں کے ساتھه احسان کرنیوالا هوتا هی جیسا که رومیوں کے ۱۲ باب
کي ۱٥ آیت میں لکھا هی که * خوش‌وقتوں کے ساتھه خوش رهو اور
رونے والوں کے ساتھه رؤو (یعني خوشي اور غم میں ایک دوسرے کے شریک
رهو) * پھر عبرانیوں کے ۱۳ باب کي ١٦ آیت میں مرقوم هی که * بھلائي

اور سخاوت کرنا نہ بھولو اِس لیئے کہ خدا ایسي قربانیوں سے خوش ہوتا هی * * اور سچے مسیحي کا دل صبر کرنیوالا اور بردبار اور حلیم اور مسکین هی اور جو برائي کہ لوگوں سے اُسکو پہنچتي هی دل سے اُسے بخش دیتا هی جیسا کہ متي کے ۱۱ باب کي ۲۹ آیت میں مسیح نے فرمایا هی کہ * میرا جوا اپنے اوپر لو اور مجھسے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے فروتن هوں تو تم اپنے جي میں آرام پاؤگے * اور فلپیوں کے ۲ باب کي ۳ آیت میں لکھا هی کہ * جھگڑے اور جھوٹھي شیخي سے کچھہ نکرو پر خاکساري سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر جانو * اور افسیوں کے ۴ باب کي ۳۲ آیت میں مرقوم هی کہ * تم ایک دوسرے پر مہربان هوؤ اور دردمند اور ایک دوسرے کو بخشا کرو چنانچہ خدا نے بھي مسیح کے لیئے تمھیں بخشا هی * * اور ایسا شخص صرف اپنے هي واسطے نہیں بلکہ هر شخص کے واسطے حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے لیئے بھي دعا مانگتا هی جیسا کہ افسیوں کے ۶ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی کہ * کمال آرزو و منت کے ساتھہ هر وقت روح سے دعا مانگو اور اُسکے لیئے سب مقدسوں کے واسطے نہایت مستعد هوکے اور منت کرکے جاگتے رهو * اور پہلے تیموتیوس کے ۲ باب کي ۱ و ۲ آیتوں میں مذکور هی کہ * سب سے پہلے میں اِلتماس کرتا هوں کہ مناجاتیں اور دعائیں اور سفارشیں اور شکرگذاریاں سارے آدمیوں کے لیئے کي جاویں بادشاهوں اور مرتبہ والوں کے لیئے تاکہ هم کمال دینداري اور مناسب طور سے چین اور آرام کے ساتھہ زندگاني گذرانیں * اور متي کے ۵ باب کي ۴۴ و ۴۵ آیت میں مرقوم هی کہ * جو تمھیں دکھہ دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر هی فرزند هوؤ * پھر جیسا کہ یعقوب کے ۵ باب کي ۱۶ آیت میں مذکور هی کہ * راستباز کي دعا جو تاثیر سے هی بڑا کام کرتي *

اور حقیقي مسیحي جیسے کہ خدا شناس آدمي کي طرح اپنے بھائي اور خدا کي بابت چلتا هی ویسے هي اپني بابت بھي خدا کے حکموں

کے موافق چلتا هي یعني درحالیکه اُسنے جان لیا هی که اُسکا بدن اور جان خدا کي هی اور خدا نے جان و بدن اِس واسطے دیا هی که آدمي خدا کي بندگي اور اُسکي تعظیم کرے پس بڑي خبرداري سے همیشه لحاظ رکھتا هی که اپنے بدن اور جان کو کھیل کود اور شهوت پرستي میں گندہ اور خراب نکرے بلکه اِس طرح کي سب چیزوں سے پرهیز کرتا هی جیسا که انجیل میں پهلے تیموتیوس کے ۴ باب کي ۴ و ۵ آیت میں مرقوم هی که * خدا کي پیدا کي هوئي هر ایک چیز اچھي هی اور اِنکار کے لائق نهیں اگر شکر کرکے کھاویں اِس واسطے که وہ خدا کے کلام اور دعا سے پاک هوتي هی * اگرچه اِس کلام کے موافق هر ایک چیز کا کھانا پینا مسیحي پر حلال هی اور کسي چیز کا کھانا پینا اُسے منع نهیں هاں مگر زیادتي اور اِسراف حرام هی پھر بھي مسیحي حقیقي زیادہ کھا نے پینے سے همیشه پرهیز کرتا هی اور بے ادب بات چیت اور ناشایسته فعل و عمل سے هاتھه اُتھاکر اُن سارے کاموں سے جو خدا کو ناپسند هیں اپنے تئیں بچاتا هی اور اپنے نفس کي خواهش کا اِنکار کرکے صرف خداي تعالیٰ کي خواهش عمل میں لاتا هی جیسا که پهلے قرنتس کے ۶ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا هی که * تم داموں سے خریدے گئے پس تم اپنے تن سے اور اپني روح سے جو خدا کے هیں خدا کي بزرگي کرو * اور لوقا کے ۲۱ باب کي ۳۴ آیت میں مرقوم هی که * خبردار ایسا نهو که تمهارا دل بهت کھانے اور متوالا هونے اور زندگي کي فکروں سے بھاري هو * پھر افسیوں کے ۵ باب کي ۱۸ آیت میں لکھا هی که * شراب پیکے متوالے نهوؤ که اِس میں خرابي هی بلکه روح سے بھر جاؤ * پھر پهلے تسلونیقیوں کے ۴ باب کي ۴ و ۵ آیتوں میں لکھا هی که * هر ایک تم میں سے اپنے بدن کو پاکیزگي اور عزت کے ساتھه رکھنا جانے نه شهوت کي بدمستي میں غیر قوموں کي مانند جو خدا کو پهچانتے نهیں * اور متي کے ۱۶ باب کي ۲۴ آیت میں لکھا هی که * یسوع نے اپنے شاگردوں سے کها اگر کوئي چاهے که میرے پیچھے آوے تو اپنا اِنکار کرے اور

اپني صليب اُٹھاکے ميري پيروي کرے * اور روميوں کے ۲ باب کي ۱۱ آيت سے آخر تک اِسي مطلب کي گواہ هيں * * اور سچا مسيحي سب چيز سے زيادہ اِس فکر ميں هی که اپني حقيقي سلامتي حاصل کرے اور درحاليکه يهه بات اُسے معلوم هو گئي هي که روح کي سلامتي بدن کي صحت سے بهت بهتر هی تو اِس جهت سے وہ کوشش کرتا هی که روز بروز اُسکي خواهش اور دل و عقل پاک و روشن هووے اور هرچند که اُسنے خداوند کے ارادہ و راے کو اپنے حق ميں جان ليا هی پهر بهي نهايت طالب و راغب هي که اِس حيات بخش علم ميں کمال حاصل کرے جيسا که متي کے ۱۶ باب کي ۲۶ آيت ميں مرقوم هی کہ * آدمي کو کيا فائدہ اگر تمام جهان حاصل کرے اور اپني جان کهودے پهر آدمي اپني جان کے بدلے کيا دے سکتا هی * اور فلپيوں کے ۳ باب کي ۸ آيت ميں لکها هی که * ميں اپنے خداوند مسيح يسوع کي پهچان کي خوبي کے سبب سب کچهه نقصان سمجهتا هوں جسکي خاطر هر چيز کا نقصان اُٹهايا اور اُنهيں گندگي جانتا هوں تاکه ميں مسيح کو نفع ميں پاؤں * اور پهر افسيوں کے پهلے باب کي ۱۷ و ۱۸ آيتوں ميں مذکور هی که * همارے خداوند يسوع مسيح کا خدا جو جلال کا باپ هی تمهيں حکمت اور کشف کي روح بخشے تاکه تم اُسکو پهچانو اور تمهارے دل کي آنکهيں روشن هو جاويں که تم سمجهو که اسکے بُلانے ميں کيا هي اميد هی اور اسکي جلال والي ميراث جو مقدسوں کے ليئے هی کيا هي دولت هی * * اور سچا مسيحي اپنے هر کام اور هر پيشه ميں امانتدار اور محنت کش هی نه يهه که اپني شهرت اور دولت حاصل کرنے کے ليئے محنت کرتا هو بلکه جو کچهه کرتا خداوند کے حکموں کے موافق اور اُسے رضامند رکهنے کو کرتا هی جيسا که پهلے تسلونيقيوں کے ۴ باب کي ۱۱ و ۱۲ آيتوں ميں لکها هی که * جس طرح هم نے تمهيں حکم کيا تم غريبي کے ساتهه رهنے اور آپ اپنے کاروبار کرنے اور اپنے هاتهوں سے کام کرنے کي عزت کے چاهنے والے هو تاکه تم اُنکے

آگے جو باہر ہیں درستي سے چلو اور کسي چیز کي احتیاج نرکھو * اور دوسرے تسلونیقیوں کے ۳ باب کي ۱۰ آیت میں مرقوم ھی کہ * جو کوئي کام نکرے وہ کھانے کو نہ پاوے * پھر کلسیوں کے ۳ باب کي ۲۳ و ۲۴ آیتوں میں مسطور ھی کہ * جو کچھہ کرو سو جي سے ایسا کرو جیسا خداوند کے لیئے کرتے ھیں نہ کہ آدمیوں کے لیئے کہ تم جانتے ھو کہ تم خداوند سے بدلے میں میراث پاؤگے * * خلاصہ مسیحي حقیقي ھر طرح سے اپنے دل کي پاکي اور روحاني سمجھہ اور کمال کے لیئے سعي و تلاش کرتا اور اِس فکر میں رھتا ھی کہ وے باتیں جو خدا کي درگاہ میں مقبول اور خوب و مفید ھیں سب کي سب پوري کرے اور اُسکے دل میں خدا کي محبت اور اپنے نجات دینیوالے یسوع مسیح کي دوستي نے ایسي جگہہ پکڑي ھی کہ دکھہ اور موت بھي خدا سے اُسے جدا نہیں کرسکتي جیسا کہ رومیوں کے ۸ باب کي ۳۵ و ۳۷ آیتوں میں مرقوم ھی کہ * کون ھمکو مسیح کي محبت سے جدا کریگا مصیبت یا تنگي یا ستایا جانا یا کال یا ننگا رھنا یا خطرہ یا تلوار بلکہ ھم اِن سب چیزوں پر اُسکے وسیلے جس نے ھم سے محبت کي نہایت غالب ھوتے ھیں * پس سچا مسیحي اِس طور سے وہ حکم جو خدا اور اپنے پڑوسي سے محبت رکھنے کے واسطے جاري ھوا ھی پورا کرکے اُس درجہ کو پہنچتا ھی جہاں خداوند کے ارادہ و حکم کے موافق پہنچنا چاھیئے اور خدا کي سي صفتیں جس نے اُسے تاریکي سے اپنے نادر نور کي طرف بلایا ھی اُس میں پیدا ھوتي ھیں جیسا کہ یہہ مطلب پہلے پطرس کے ۲ باب کي ۹ آیت میں اور دوسرے قرنتیوں کے ۳ باب کي ۱۸ آیت میں مذکور ھوا ھی * * اور سچا مسیحي خدا سے ملا رھتا اور اُسکي خواھش و ارادہ خدا کے ارادہ و خواھش سے موافقت رکھتا ھی اور اِس علاقہ سے جو یسوع مسیح کے سبب خدا کے ساتھہ اُسے حاصل ھوا ھی اِس قدر خوشحال اور بختیار ھی کہ اِس جہان میں اُس جہان کے پھل کا مزا چکھتا اور وہ سعادت جو ابوالبشر آدم نے گناہ کے سبب گُم کر

دي تهي سچا مسيحي اپنے ايمان كي بدولت اُس سے زيادہ حاصل كرتا اور ايسے مرتبہ پر پہنچتا هى كہ گويا كهولے هوئے آسمان و بہشت كو اُسنے اپنے دل ميں اُتار ليا هى هاں مسيح پر ايمان لانے ميں ايسي قوت و قدرت هى كہ ايماندار كو يہہ سب باتيں حاصل هو جاتي هيں اور هرچند كہ وہ جانتا هى كہ مجهہ ميں خداوند كے حكم پورے كرنے كي طاقت نہيں ليكن اُس قوت و طاقت كے بهروسے پر جو ايمان كے سبب اُسے ملي هى كہہ سكتا هى كہ * مسيح سے جو مجهے طاقت بخشتا هى ميں سب كچهہ كر سكتا هوں * چنانچہ يہي بات فلپيوں كے ۴ باب كي ۱۳ آيت ميں مرقوم هى *

اور هرچند كہ سچے مسيحي كو ايسا مرتبہ حاصل هوا هى تسپر بهي كمال كے درجہ پر نہيں پہنچا كيونكہ هنوز گناہ و شيطان اُسكا امتحان لے رهے هيں مگر اُسپر غالب نہيں هو سكتے اور اگرچہ جسماني دكهہ درد اُٹهاتا اور هر ايك طرف سے اُسے ايسا معلوم هوتا هى كہ ابهي تك اِس فاني و بے ثبات عالم اور ايسي جگہہ اور ايسے لوگوں ميں رهتا هى جو گناہ كے سبب بگڑے هوئے اور شيطان كے بس ميں هيں پهر بهي جانتا هى كہ هميشہ ايسا نہوگا اور سدا اِس جہان اور اِس حالت ميں نرهيگا بلكہ اُميدوار رهتا هى كہ خدا اپني معرفت و مصلحت كے موافق خواہ جلدي خواہ ديركر اُسے اِس جہان كے درد دكهہ اور رنج و تكليف سے چهڑا ديگا اور موت اُسكو اِن سب جهگڑوں سے چهڑاكر اصلي وطن اور كامل نيكبختي كے مكان پر پہنچائيگي اور اِسي واسطے بخوش دلي تمام اِس جہان فاني سے كوچ كے وقت كي راہ تكتا هى جيسا كہ فلپيوں كے پہلے باب كي ۲۳ آيت ميں ذكر هى * * اور اِس بات كو بهي خوب جانتا هى كہ قيامت كے دن يسوع مسيح اُسكے بدن كو تازہ اور جلال والا بناكر قبر سے اُٹهائيگا جيسا كہ فلپيوں كے ۳ باب كي ۲۱ آيت ميں لكها هى كہ * وہ (يعني يسوع مسيح) اپني قدرت كي تاثير كے مطابق جس سے وہ سب كو اپنے تابع

کرسکتا هی همارے خاکي بدن کي صورت کو بدل کر اپنے جلالي جسم کي مانند بنائیگا * پھر پہلے قرنتیوں کے ۱۵ باب کي ۴۲ آیت سے ۴۴ تک مرقوم هی کہ * مُردوں کي قیامت بھي ایسي هی وہ فنا میں بویا جاتا اور بقا میں اٹھیگا بےحرمتي میں بویا جاتا هی اور جلال میں اٹھیگا کمزوري میں بویا جاتا هی قدرت میں اُٹھیگا حیواني بدن بویا جاتا هی اور روحاني بدن اٹھیگا * اور ساري فصل مذکور اور یوحنا کے ٦ باب کي ۴۰ آیت میں بھي یہي مطلب هی اُسے پڑھنا چاهیئے اور قیامت کے دن کا حاکم بھي یسوع مسیح هوگا جیسا کہ یوحنا کے ٥ باب کي ۲۲ آیت میں مرقوم هی کہ * باپ کسي شخص کي عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي * * اور اُس عالم میں یعني جس صورت میں ایماندار ابدي عالم میں پہنچا تو وهاں سب دکھہ درد و نقص دور هوکر کمال و تکمیل کے ساتھہ بدل جائیگا اور وہ مقدور بھر خدا کو پہچانیگا اور اُسے دیکھیگا اور اُسکا تقرب حاصل کریگا اور همیشہ یسوع مسیح کے پاس رهیگا چنانچہ یہہ مطلب پہلے قرنتس کے ۱۳ باب کي ۱۲ آیت میں اور متي کے ٥ باب کي ۸ آیت میں اور مکاشفات کے ۲۲ باب کي ۳ و ۴ آیتوں میں اور پہلے تسلونیقیوں کے ۴ باب کي ۱۷ آیت میں اور مکاشفات کے ۷ باب کي ۱۴ سے ۱۷ آیت تک لکھا هی اگر کوئي اِن آیتوں پر رجوع کرے تو اِس مطلب سے آگاہ هو جائیگا اور پھر پہلے قرنتس کے ۲ باب کي ۹ آیت میں مرقوم هی کہ * خدا نے اپنے چاهنےوالوں کے لیئے وے چیزیں تیار کیں جنھیں نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ آدمي کے دل میں آئیں * پس اِن باتوں کے مطابق ایماندار آدمي خدا کے حضور ایسي نیکبختي اور جلال پائیگا جو فہم و بیان سے باهر هی اور مقدس لوگوں کي بے نہایت نیکبختي خدا سے نزدیک هونے اور کمال کے ساتھہ اُسے پہچاننے اور اُسکي بندگي کرنے میں هی نہ جسماني لذت اور کھانے پینے میں پس اُن مطالب کي بابت جو مسیح کي نجات کے باب میں یہانتک

بیان ہوئے آدمي سوچ کر اور حیرت زدہ ہوکر کہیگا چنانچہ رومیوں کے ۱۱ باب کي ۳۳ آیت سے ۳۶ آیت تک مرقوم هی کہ * واہ خدا کي دولت و حکمت اور دانائي کیا هي عمیق اور اُسکے حکم دریافت سے کیا هي پرے اور اُسکي راهیں پتا ملنے سے کیا هي دور هیں کہ کس نے خداوند کے اِرادہ کو جانا هی یا کون اُسکا صلاح کار رہا یا کسنے پہلے اُسے کچھہ دیا هی کہ اُسے پھر دیا جاویگا کیونکہ اُسي سے اور اسي کے سبب اور اُسي کے لیئے ساري چیزیں هوئي هیں ابدتک اُسي کي بزرگي هو *

مگر ای محمدي اور اِس رسالہ کے پڑهنیوالے اگر کبھي تو ایسا دیکھے کہ اکثر وے مسیحي جو تیرے پاس پڑوس رهتے هیں یا وے جن سے تونے کبھي ملاقات کي هی اِس طرح کا چال چلن نرکھتے هوں جیسا هم نے ذکر کیا تو تو یہہ خیال مت کر کہ ایسي بات کے سبب انجیل پر عیب لگ گیا بلکہ اگر کوئي انجیل کے اعتقاد کا دعوی کرے اور پھر بُرے چال چلن میں بھي گرفتار هو تو یہي ایک دلیل هی کہ وہ شخص انجیل کے حکموں پر متوجہ نہیں اور اُنکے موافق نہیں چلتا هی یا اگر تو مسیحیوں میں سے بعضے ایسے دیکھے کہ مسیح کے سوا کسي اَوْر کو بھي خدا اور خلق کے درمیان شفاعت اور نجات کا وسیلہ جانتے اور اپنے کلیسیاؤں میں طرح طرح کي تصویریں بناکر اُنھیں سجدہ کرتے هیں تو جان لے کہ یہہ بات جھوٹھہ اور انجیل کے خلاف هی جیسا کہ پہلے تیموتیوس کے دوسرے باب کي ۵ آیت میں لکھا هی کہ * خدا ایک هي اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمي درمیاني هی وہ مسیح یسوع هی * اور یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں مسیح نے فرمایا هی کہ * کوئي بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا هی * لیکن تصویروں سے اگر صرف یہي مطلب هو کہ ایک یادگار رهے تو کچھہ عیب نہیں هی ورنہ اُس حکم بموجب جو موسیٰ کي دوسري کتاب کے ۲۰ باب کي ۴ آیت سے ۵ تک لکھا هی تصویروں کو سجدہ کرنا بالکل منع هی مخفي نرهے کہ اِس طرح کي برخلافیاں انجیل

کے نپڑھنے اور اُسکي تعليموں سے واقف نہونے يا اُسکے حکم اور نصيحتوں کے ياد نرکھنے کے سبب پڑ گئي هيں اور اِسي سبب سے هی که ايسے لوگ اگرچه مسيحي کہلاتے ليکن حقيقت ميں سچے مسيحي نہيں هيں کيونکه دنيا کي محبت کے سبب غفلت اور بے ايماني کي راه سے انجيل کے حکم نہيں مانتے پس ايسے لوگ اُن تلخ دانوں کي مانند هيں جو کھيت ميں گيہوں کي طرح نکلکر دکھلائي ديتے يعني جھوٹھے مسيحي اُن تلخ دانوں کي مانند مسيحي کليسيا کے کھيت ميں اُگے هيں اور خدا نے اپني رحمت و معرفت کے موافق يہي مصلحت جاني هی که وے کاٹنے کے وقت يعني قيامت کے دن تک يوں هي رهيں پر اُس وقت هميشه کي جدائي کے واسطے تلخ دانوں کو گيہوں سے الگ کريگا اور اُنکا بدله عذاب اور اِنکا بدله رحمت و جلال هوگا چنانچه يہه تمثيل متي کے ۱۳ باب کي ۲۴ آيت سے ۳۰ تک اور ۳۶ سے ۴۳ تک مفصل بيان هوئي هی *

---

## چھٹي فصل

اُن دليلوں کے بيان ميں جن سے ثابت و يقين هوتا هی
که انجيل خدا کا کلام هی

اگرچه محمدي لوگ اُن دليلوں کے موافق جو هم نے اِس رساله کي پہلي فصل ميں بيان کيں انجيل کے من جانب الله هونے کي بابت شک و اِنکار نہيں کر سکتے ليکن پھر بھي چند دليليں جن سے انجيل کا کلام الهي هونا ثابت هوتا هی اِس فصل ميں مختصرا ذکر کرينگے اور اُن ميں سے

پہلي دليل يہه هی که اُن مطالب سے جو هم نے انجيل کي تعليمات کي بابت ذکر کيئے ظاهر هی که انجيل ايماندار کے تقاضاے روح اور تمناے

دلي كو بالكل پورا اور ساكت كرتي هى اور ديباچه ميں مذكور هوا كه روح كا تقاضه حقيقت كو پانا اور خدا كے روبرو بيگناه ٹهہرنا اور دل كي پاكي حاصل كرنا اور هميشه كي نيكبختي كو پهنچنا هى يعني اولاً يهه كه انجيل خداي تعاليٰ كے اُس اِراده وخواهش كو جو وه آدمي كے حق ميں ركهتا هى آدمي كو بالكل سمجهاتي هى اور اُسكے پيدا هونے كا مطلب اور اُسكے دل كا حال اُسپر ظاهر و بيان كرتي هى اور وے وسيلے بهي اُسپر آشكار كرتي هى جنكے سبب آدمي دل كي پاكيزگي اور اپني پيدايش كے مطلب كو پهنچ سكے جيسا كه يهه سب اِس باب كے پهلے اور ۲ و۳ و۴ فصل ميں مفصل لكها گيا ثانياً انجيل نجات كي تعليم كے وسيله سے ايماندار كو گناهوں كي معافي كے مقام پر پهنچاتي اور سارے گناهوں كي سزا سے آزاد كركے خدا كا مقبول كرتي هى چنانچه يهه مطلب اِس باب كي تيسري فصل ميں ذكر هوا هى ثالثاً انجيل كي تعليموں سے آدمي دل كي پاكي و صفائي كو پهنچتا هى كيونكه اُسكا دل يسوع مسيح پر ايمان لانيكے سبب گناه كي ناپاكي سے پاك هوتا هى اور روح القدس سے اُسے ايسي طاقت ملتي هى كه گناه سے الگ هوكر دم بدم خدا سے زياده تر محبت كرتا جاتا اور اُسكے حكم بجالاتا هى اور ايسي صورت ميں ايماندار پاك و مقدس هوتا اور دلي پاكي و صفائي ميں روز بروز ترقي كرتا هى جيسا كه اِس باب كي ۴ و ۵ فصل ميں هم نے بيان كيا رابعاً جب كه ايماندارنے يسوع مسيح كے وسيله سے خدا كے ساتهه علاقه پايا اور خدا كي مهرباني اور اسكے نور و فضل نے اُس ميں اثر كيا اور خدا كو اُسنے اپنا آسماني باپ جان ليا تو وه نهايت شاد وخوشحال هى اور يهه بات بهي اُسے يقين هو جاتي هى كه اُس عالم ميں پهنچكر خدا سے نزديك هوويگا اور اُس نيكبختي كو جسكا اب مزا چكهتا هى اُس وقت پورا كمال سے چكهيگا چنانچه يهه مطلب بهي اِسي باب كي ۴ و ۵ فصل ميں مفصل لكها گيا هى پس انجيل كي تعليم آدمي كي روح كا تقاضا جو حقيقت كا پانا اور گناهوں كي معافي حاصل كرنا اور

مقدس هونا اور ابدي نجات کو پيدا کرنا هي بالکل پورا کرتي هى * *
مخفي نرهے که آور دينوں کي کتابيں روح کا تقاضا پورا نهيں کرتيں کيونکه
خدا اور اُسکے اِرادہ سے جو آدمي کے حق ميں رکهتا هي بيجا خبريں
ديتي هيں اور آدمي کو ايسي راہ نهيں بتاتيں جس سے عادل و مقدس
خدا کے حضور اپنے گناهوں کي معافي اور دلي پاکي حاصل کرسکے اور اِسي
سبب آدمي اُنکي تعليم سے نيکبختي ابدي کو نهيں پهنچ سکتا بلکه وے
مذهب صرف جهوتهي نقلوں اور باطل باتوں اور بت‌پرستي کي تعليموں
اور درشنوں اور منتروں اور بل دان سے جو بتوں کے واسطے کرتے هيں روح کے
تقاضا پر ايک پردہ ڈالکر اُن پر ظاهري مرهم رکهتے هيں ليکن انجيل جيسا
که مذکور هوا آدمي کو پورے يقين سے نجات کے مقصد کو پهنچاتي هى اور
اُس خواهش و تقاضا کو جو خدا کي طرف سے آدمي کے دل ميں ديا گيا
بخوبي تسکين بخشتي هى پس انجيل کي تعليميں اُس پهلي شرط کو جو
سچے اِلهام کي لازم نشانيوں کے واسطے ديباچه ميں هم نے ذکر کي بالکل پورا
کرتي هيں اور يهي ايک بات که انجيل کي تعليم روح کے تقاضا کو پورا
کرتي هى ايک ايسي پکي دليل هى جس سے بے شک و شبه ثابت هوتا
هى که انجيل خدا کا کلام هى کيونکه روح کے تقاضا کو صرف خدا پورا اور
رفع کر سکتا هى اور بس *

دوسري دليل که انجيل خدا کا کلام هى ايماندار آدمي کے دل اور چال
کا بدلنا اور خدا کي طرف متوجه هونا هى جيسا که اِس باب کي ۴ و ۵
فصل ميں هم نے ذکر کيا اور دل کا يهه بدلنا اور خدا کي طرف متوجه
هونا ايسا نهيں هى که آدمي صرف بُري عادت اور ظاهري گناهوں سے کنارہ
کرکے لوگوں کے سامهنے اپنے تئيں با ادب دکهلاوے حال آنکه اُسکا دل ويسا
هي نفساني خواهشوں سے بهرا هى ايسي تبديل خدا کي جانب اور تائيد
الهي سے نهيں يهه تو آدمي خود بهي کر سکتا هى مگر وہ تبديل و توجه
جو يسوع مسيح پر ايمان لانے سے حاصل هوتا هي اور جسکا ذکر هم نے سابقا

کردیا ایسا هی که آدمي کے ظاهر و باطن سب کو بدل دیتا یعني پہلے تو آدمي کے دل کو پاک صاف بناتا پھر اُسکا چال چلن بھي درست کرتا هی اور جبکه یہه تبدیل دل کي مراد اور خواهش کو پاک کرتا اور آدمي کے خیال کو بُرائي سے بھلائي پر پھیرکر خدا کي طرف رجوع کرواتا هی تو اُسکا چال چلن بھي پاک اور درست هوتا هی اور ظاهر و باطن کا ایسا بدلنا نه خود آدمي آپ سے نه دوسرے کي مدد سے کر سکتا بلکه یہه طاقت تو صرف اُسي قادر مطلق کے دست قدرت میں هی اور وے کتابیں جنکے وسیله خدا آدمي سے ایسا کام کرواتا هی چاهیئے که خدا کا کلام هوں * * مخفي نرهے که ایسے ظاهر و باطن بدلنے کے واسطے سوا پُرانے اور نئے عهد کي کتب مقدسه کے اَوْر دینوں کي کتابوں میں کچھه نهیں پایا جاتا وے کتابیں ایسے تغیر و تبدیل پر دلالت هي نهیں کرتیں بلکه صرف ظاهري آداب و عبادت کي تعلیم دیتي هیں اور اکثر اوقات اُنکے ظاهري دستوروں سے کچھه معني مطلب بھي نهیں نکلتا هی اور اُنکي تعلیمات میں ایسي قوت و تاثیر نهیں که آدمي کے دل اور چال چلن کو پاک و درست کریں چنانچه اُن کتابوں کے ماننے والوں کا حال هماري اِس بات کا گواه هی *

تیسري دلیل که پُرانے اور نئے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں خدا کي صفتوں کا بیان هی جیسا اُنکي آیتوں میں مذکور هوا هی اور اِس باب کي پہلي فصل میں بھي لکھا گیا پوشیده نرهے که کتب مقدسه خاص اُن باتوں اور اُن صفتوں کو بیان کرتي هیں جنکا جاننا نجات اور دل کي پاکیزگي اور نیک چال چلن کے لیئے آدمي کو ضرور اور فائده مند هی اِسي جهت سے اخلاقي صفتوں کو تفصیلوار ظاهر کرتي هیں اور ذاتي صفتوں میں سے جنکے دریافت میں عقل عاجز هی صرف اِتني هي بیان هوئیں جو اوپر کے مطلب حاصل کرنے سے علاقه رکھتي هیں اِسکے ما سواے اَوْر مطلب جو هیں سب پوشیده هیں اور نجات کے لیئے خدا کي ذات

پاک کا کماهي دریافت کرنا ضرور نہیں مگر آدمي کو اپنے دل کا احوال
پہچاننے کي فکر اور نجات کي تلاش ضرور هی اِسي واسطے کتب مقدسه
خدا کو اِن صفتوں کے ساتهه بیان کرتي هیں که واحد وقدیم اور بے تغیر
و تبدیل اور قادر و حکیم اور خالق آسمان و زمین اور عالم و رحیم اور رازق
و کریم اور عادل و مقدس اور نیکوں کو اجر بخشنے والا اور بدوں کو سزا
دینےوالا هی اور یسوع مسیح میں بخشنےوالا اور رحم کرنیوالا باپ هی اور
جیسي که اسکي محبت اور رحمت بے نہایت هی وایسا هي اُسکے
تقدس وعدالت کي بهي حد نہیں اور اِن صفتوں کي نظر سے گناه اور
ناپاکي خدا کے هاں کبهي قبول نہیں اورآدمي کے حق میں اُسکا حکم
و اِراده یہه هی که آدمي کا ظاهر و باطن گناه کي ناپاکي سے پاک و صاف
هوکر وه ابدي نیکبختي اور همیشه کے جلال کو پہنچے اور اِن صفتوں کا
بیان بالکل اِس مطلب سے نسبت رکهتا هی که آدمي اُنکو سمجهه بوجهه کر
گناه سے دور بهاگے اور خدا کي نزدیکي حاصل کرکے اُسکا دوست بنے * *
اور درحالیکه آدمي اپني عقل سے اُن صفات کے بیان کرنے کي طاقت
نہیں رکهتا جیسا که تواریخ سے معلوم هوتا هی که کسي شخص نے بلکه
حکیموں اور فاضلوں میں سے ایک نے بهي جب تک مقدس کتابوں سے
تعلیم نہیں پائي خدا کو اُن صفات میں جو مذکور هوئیں نہیں جانا پس
خدا کي صفات کا بیان جس طرز پر که کتب مقدسه میں لکها گیا هی
ایک ظاهر اور روشن دلیل هی که یے کتابیں خدا کي طرف سے هیں * *
پوشیده نرهے که اگر کوئي اَور دینوں کي کتابیں پڑهے تو جان لیگا که اِن
لوگوں نے خدا کو اُن صفات کے ساتهه جو کتب مقدسه میں بیان هوئي
هیں نہیں جانا اور بعضے دینوں کي کتابوں میں جو خدا کي صفات کچهه
کچهه بیان هوئي هیں سو یا تو صرف وے صفتیں هیں جو موجودات سے
جاني اور عقل کي قوت سے سمجهي جاتي هیں یا یہه که کتب مقدسه سے
نکال لي هیں اور جس شخص نے که سب دینوں کي کتابیں پڑهي هونگي

اُسے یہہ بهي معلوم ہو گیا ہوگا کہ اِن کتاب والوں نے صفات ذات کے بیان کو عمدہ مطلب ٹهہرایا اور اِن اخلاقي صفتوں کو کہ خدا پاک اور مقدس وعادل هی اور گنہگار شخص کو جب تک کہ دل کي پاکیزگي اُس نے حاصل نہیں کي قبول نہیں کرتا بالکل چهوڑ دیا یا یہہ کہ یک لخت اُن سے آگاہ هي نہیں ہوئے اور اِس سبب سے اُن مذهبوں کے امر ونهي میں بهي باطني پاکي نہیں بلکہ صرف ظاهري عبادت کي ترتیب و درستي هی *

چوتهي دلیل کہ انجیل خدا کا کلام هی اُسکے عالي معاني اور پاک حکم و نصیحت هیں اگر کوئي انجیل کي اُن آیتوں کو جنهیں هم نے اِس باب کي دوسري فصل کے درمیان اُن مقاموں میں ذکر کیا هی جہاں خدا کے احکام کي بابت گفتگو ہوئي مطالعہ کرے اور اُن آیتوں کو جنهیں هم نے سچے مسیحي کي چال چلن کي بابت مسطور کیا هی غور سے پڑهے اور طرفداري کو چهوڑکر اُنکي حقیقت کو پہنچے تو اُن آیتوں کے اعلیٰ اور روحاني معاني سے تعجب کریگا اور آساني سے جان لیگا کہ وے سب پاک اور مقدس خدا کے لائق اور دل کا حال تعمیر و درست کرنے کے لیئے بالکل مناسب هیں اور اگر وہ شخص روحاني عقل کے مرتبہ کو پہنچا ہوگا تو اِسکا بهي اِقرار کریگا کہ یے حکم آدمي کے حکم نہیں بلکہ حقیقت میں خدا کے حکم اور اِلهامي کلام هیں کیونکہ آدمي اپني عقل سے ایسي نصیحتیں اور ایسے عالي احکام ظاهر و بیان نہیں کر سکتا بلکہ انجیل کے اکثر احکام اور نصیحتیں ایسي بهي هیں کہ آدمي کي عقل سے جو خدا کے نور سے منور نہیں ہوئي اور ایسے دل سے جو هنوز پاک نہیں ہوا برخلاف و ناپسند هیں چنانچہ یے احکام کہ اپنے دشمنوں کو دل سے پیار کرنا اور جو کوئي بدي کرے اُسکے ساتهہ نیکي کرنا اور شہوت کي نگاہ سے بیگاني عورت پر نظر نکرنا کہ زنا کے حکم میں هی اور آدمیوں پر غصہ کرنا قتل کے حکم میں هی اور بُري فکر اور بد خواهش گناہ هی اور هر ایک نالائق بات کي خدا

سزا دیگا اور آدمی اگرچه خدا کے سب حکم بجالائے پهر بهی یهی کهتا رهے که میں ناکاره بنده هوں اور کچهه خوبی مجهه میں نهیں که میں نے صرف اُتنا هی کیا جو مجهپر واجب تها اور ایسے حکم اور نصیحتیں انجیل میں بهت هیں جنکے عالی معانی آدمی کی عقل سے باهر هیں یهاں تک که آدمی اپنی طرف سے ایسے حکم بیان نهیں کرسکتا هی * * پوشیده نرهے که اگر انجیل کو اَور دینوں کی کتابوں کے ساتهه مقابله کریں تو معلوم هوگا که انجیل کی سی نصیحت اور احکام اُن میں نهیں هیں اور جو شاید هوں بهی تو یقین هی که کتب مقدسه هی سے نقل کرلی هیں پهر یهه که اَور دینوں کی کتابوں کے اکثر حکم و نصیحت ظاهری آداب سے نسبت رکهتے هیں اور دلی پاکیزگی کی طرف کچهه رجوع نهیں کرتے لیکن انجیل کے حکم ایسے هیں که صرف دل کی صفائی اور آدمی کے نیک چال چلن کی طرف منسوب هیں پس جیسا که انجیل کی تعلیموں اور حکموں کو اَور دینوں کی کتابوں کے ساتهه مقابله کرنے سے واضح هوتا هی که انجیل کتنے درجے اُن سے افضل اور یقینا خدا کا کلام هی اِسی طرح یهه بهی معلوم هوتا هی که وے سب کی سب صرف آدمی کی بنائی هوئی کتابیں هیں اور بس *

پانچویں دلیل که کتب مقدسه خدا کا کلام هیں وے پیشین گوئیاں هیں جو قبل از وقوع واقعه بیان هوکر اُن کتابوں میں لکهی گئیں اور اکثر وے پیشینگوئیاں جو مسیح کی بابت پُرانے عهد کی کتابوں میں مندرج هوئی هیں اِس باب کی تیسری فصل میں هم نے ذکر کرکے اُنکا پورا هونا ثابت کیا هی اور اُن پیشینگوئیوں کے سوا جو یسوع مسیح کی طرف اِشاره هیں اَور پیشینگوئیاں بهی کتب مقدسه میں بهت هیں جو بنی اسرائیل کے آینده احوال کو قبل از وقوع بیان کرتی اور خبر دیتی هیں که نزدیک و دور کے ملکوں میں تتر بتر هووینگے اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار رهینگے اور پهر اُن کتابوں میں ایسی پیشینگوئیاں بهی پائی جاتی هیں

جو قديم بت‌پرستوں کي مشہور قوموں کے چھوٹے بڑے ہونے کو بيان کرتي هيں اور شہر يروشليم يعني بيت المقدس اور شہر بابل اور شہر نينوي اور اَور شہروں کے ويران و خراب ہونے کي خبر کتنے هي برس قبل از وقوع اُن ميں دي گئي هی اور اُنهيں پيشينگوئيوں ميں سے ايک يهہ بهي هی کہ سکندر رومي شام و ايران کے ملکوں پر عمل کريگا جو وقوع سے دو سو برس پہلے توريت کے اندر دانيال کي کتاب ميں بيان ہوئي هی اور تواريخ سے معلوم ہوتا هی کہ يے سب پيشينگوئياں جيسے کہ اُن ميں بيان ہوئي تهيں اُسي طور سے پوري ہوئيں اور يوں هي وے پيشينگوئياں بهي پوري ہوئيں اور روز بروز پوري ہوتي جاتي هيں جنميں مسيحي دين کے مشہور ہونے اور پهيلنے اور حواريوں اور اگلے مسيحيوں کے رنج اُٹهانے اور جهوٹهے پيغمبروں کے ظاهر ہونے اور آخر زمانہ کي بے ايماني کي خبر دي گئي هی اور اگر کوئي شخص چاهے کہ اُن پيشينگوئيوں سے واقف ہووے تو اِن مقاموں پر رجوع کرکے سب کو سمجهہ بوجهہ لے يعني لوقا کے ۲۱ باب کي ۲۴ آيت اور موسیٰ کي ۳ کتاب کے ۲۶ باب کي ۳۱ سے ۳۳ آيت تک اور پهر دانيال کا تمام ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ باب اور يرميا کے ۴۶ باب سے ۴۹ باب تک اور موسیٰ کي ۴ کتاب کے ۲۴ باب کي ۱۵ آيت سے آخر تک اور لوقا کے ۱۹ باب کي ۱۴ آيت سے ۴۴ تک اور يرميا کا سارا ۵۰ باب اور ناحوم کا سارا ۳ باب اور دانيال کے ۸ باب کي ۵ آيت سے ۸ تک اور ۲۰ سے ۲۲ تک اور يشعياه کے ۱۳ باب سے ۲۳ تک اور متي کے ۱۳ باب کي ۳۱ آيت سے ۳۳ تک اور پهر متي کے ۲۴ باب کي ۱۴ آيت اور يوحنا کي ۱۰ باب کي ۱۶ آيت اور فليپيوں کے ۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آيتوں ميں اور متي کے ۱۰ باب کي ۱۶ آيت سے ۲۲ تک اور پهر متي کے ۲۴ باب کي ۲۴ آيت ميں اور پہلے تيموتيوس کے ۴ باب کي پہلي آيت سے ۳ تک اور دوسرے تيموتيوس کے ۳ باب کي پہلي آيت سے ۷ تک * * اور وے احوال جو سو برس يا کئي سو برس بعد واقع ہوئے اور ہونگے ظاهر هي کہ ايسے احوالوں

کے قبل از وقوع جاننے اور بیان کرنے کي قدرت صرف خدا هي کو هی اور بس اور وے کتابیں جنمیں ایسے احوال اور خبریں قبل از وقوع لکھي گئي هوں اور پھر ویسے هي وقوع میں بھي آئي هوں تو صاف ظاهر هی که ایسي کتابیں خدا کا کلام هیں *

چھٹي دلیل که پُرانے اور نئے عهد کي کتابیں خدا کا کلام هیں وے مشهور و معروف معجزے هیں جو یسوع مسیح اور اُسکے حواریوں سے ظاهر هوئے لیکن جس حال میں که یسوع مسیح کے معجزے هر ایک محمدي کو معلوم اور وے اُنکے قائل بھي هیں اور هم نے تیسري فصل میں اُنکا تھوڑا سا ذکر بھي کیا هی تو اب اِس مقام میں اُنکے بیان سے هاتھه کھینچکر اگلے فصل میں وے کرامتیں جو حواریوں سے ظاهر هوئیں ذکر کرینگے *

ساتویں دلیل که انجیل خدا سے هی اور مسیحي دین برحق اور سچّا هی مسیح کا قیام و عروج هی اِس تفصیل سے که یسوع مسیح اپني جان کو هم گنهگاروں کے بدلے کفاره اور فدیه دیکر صلیب پر مر گیا اور تیسرے دن پھر قبر سے جي اُٹھا چنانچه خود اُسنے آگے هي سے اپنے شاگردوں کو کها اور بتایا تھا (متي کے ۲۰ باب کي ۱۸ اور ۱۹ آیت) که دیکھو هم یروشالم کو جاتے هیں اور ابن آدم سردار کاهن اور فقیهوں کے هاتھه میں سونپا جائیگا اور وے اُسکے قتل کا حکم دینگے اور اُسے غیر قوموں کے حوالے کرینگے که ٹھٹھوں میں اُڑاویں اور کوڑے ماریں اور صلیب پر کھینچیں پر وه تیسرے دن پھر جي اُٹھیگا اور قیام کرنے کے بعد مسیح چالیس دن اَور دنیا میں رها اور اپنے تئیں اپنے شاگردوں پر اور اَور ایمان لانیوالوں پر ظاهر کیا اور اُنکو تعلیم دي اور اُسکے بعد اُنکے روبرو ایک ابر پر سوار هو کرکے آسمان کو عروج فرمایا اب یهه ایک خاص معجزه هی که اَور کسي سے عمل میں نهیں آیا هاں حنوک اور الیاه پیغمبر نے اَور لوگوں کي مانند وفات نهیں پائي بلکه ایک خاص طور پر اِس دنیا سے رحلت کي هی مگر مسیح کے سوائے کوئي مر کرکے پھر قبر سے جي نهیں اُٹھا اور قیام نهیں کیا هی اور ظاهر هی که

اگر مسیح حق اور سچّا نہوتا تو قیام اور عروج بھي نہیں کرتا پس مسیح کا قیام اور عروج ایک پکّي اور قوي دلیل هی که وه برحق هی اور انجیل و مسیحي دین سچّا اور خدا سے هی *

آتهویں دلیل که انجیل خدا کا کلام هی اُسکي تعلیم کا مشہور هونا اور پهیلنا هی اِس طرح پر که اگرچه انجیل کي عمده تعلیم اُس عقل کے نزدیک جو خدا کے نور سے منور نہیں هوئي ناپسند اور اجنبي هی اور اُس دل کو جو نفساني آلایش سے پاک نہیں هوا ناموافق اور برخلاف معلوم دیتي هی اور علاوه برین انجیل اُن لوگوں کے مذهب سے برخلاف بهي تهي جنکے درمیان مشہور هوئي اور اُسکے تعلیم کرنیوالے لوگ بهي بے علم اور غیر مشہور اور بے دولت و بے حکومت تهے اور انجیل پر ایمان لانیوالوں کو لوگ ایذا بهي بہت کرتے تهے یہاں تک که مال و متاع چهین لیتے بلکه جان سے بهي هلاک کرتے تهے تو بهي بہتیرے لوگوں نے انجیل کي تعلیم کو قبول کیا اور تهوڑے دنوں میں اکثر نامي شہر و دیار میں مثل شام و مصر و یونان و اطالیه وغیره کے مسیحي دین نے ایسي شہرت پائي که هزاروں لاکهوں اپنا قدیم مذهب چهوڑکر مسیح پر ایمان لائے اور اخر دین مسیحي بت‌پرستوں کے مذهب پر غالب هو گیا اور یهه غلبه کچهه زبردستي یا تلوار کے زور سے نہیں هوا بلکه صرف انجیل کے وعظ و نصیحت سے اور ظاهر هی که اگر خداي تعالیٰ باطن کي راه سے انجیل سننےوالوں کے دل کو توفیق اور هدایت کا نور نه بخشتا اور ظاهر میں برملا نشانیوں اور کرامتوں اور معجزوں سے انجیل کے وعظ کو قوت ندیتا تو دین مسیحي اُس زمانه کے مذهبوں پر کیونکر غالب آتا پس یهي صریح مددگاري جو خدا نے انجیل کے وعظ سے کي هی ایک ظاهر اور یقیني دلیل هی که انجیل خدا کا کلام هی کیونکه خدا جهوتهي وعظ اور تعلیم سے ایسي مددگاري کبهي نکریگا اور آینده فصل میں هم فرصت پاکر اِسي مطلب کي زیاده گفتگو کرینگے *

خلاصه اُن مطالب سے جو اب تک کتب مقدسه کي تعلیمات کي بابت مذکور هوئے صاف ظاهر هی که انجیل کي تعلیمیں اُن شرطوں کو پورا کرتي هیں جنکو همنے حقیقي الهام ثابت کرنے کے لیئے دیباچے میں ذکر کیا اور اِسکے سوا اُن دلیلوں سے جو انجیل کے عالي مضمون اور کتب مقدسه کي پیشینگوئیوں اور مسیح و حواریوں کے معجزوں اور انجیل کے مشهور هو جانے سے نکلتي هیں اِن سب باتوں سے بخوبي ثابت و یقین هوتا هی که انجیل خدا کي طرف سے هی پس ای محمدي شخص اور اِس رساله کے پڑهنیوالے اگر تیرا دل خدا کے سامهنے صاف اور درست هو اور تو اپنے باطن کا احوال دریافت کرکے اور اپنے گناهوں سے ناأمید هوکر نجات کا طالب هو تو ممکن نهیں که انجیل کا کلام تجهے پسند نه آوے کیونکه انجیل صرف نجات هي کي راه تجهے نهیں جتلاتي بلکه نجات کي راه چلنے کي قوت بهي بخشتي اور بلاشک تجهے نیکبختي ابدي کو پهنچاتي هی پس اپنے دل کا دروازه بند مت کر بلکه کهول دے که توفیق کي باتیں اور یسوع مسیح کي نجات تیرے دل میں داخل هوں اور خدا سے دعا مانگ که روح القدس کے وسیلے سے اُنکو تیرے دل میں مضبوط کر دے تاکه تو بهي ایمان لاکر مسیح کي نجات اور نعمت میں شریک هو اور جو شاید انجیل کي تعلیمات سے مخالفت کرکے یسوع مسیح کي اُس نجات کو جو گنهگاروں کے لیئے حاصل هوئي هی تو ردّ کرے تو جان لے که تو کسي طرح نجات نپائیگا کیونکه خدا کے کلام بموجب گنهگاروں کا شفیع صرف مسیح هی اور بس اور اگر تو نچاهے که اب یسوع مسیح کو اپنا نجات دینیوالا جانے تو ضرور قیامت کے دن تو اُسے اپني عدالت کرنیوالا پاویگا چنانچه خود یسوع مسیح نے یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں فرمایا هی که * راه اور سچائي اور زندگي میں هوں کوئي بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس نهیں آ سکتا هی * اور پهر اعمال کے ۴ باب کي ۱۲ آیت میں لکها هی که * کسي دوسرے سے نجات نهیں کیونکه آسمان کے تلے آدمیوں کو

کوئي دوسرا نام نہيں بخشا گيا جس سے ہم نجات پا سکيں * پھر يوحنا
کے ۳ باب کي ۳۶ آيت ميں لکھا ھی کہ * جو بيٹے پر ايمان لاتا ھی
ھميشہ کي زندگي اُسکي ھی اور جو بيٹے پر ايمان نہيں لاتا حيات کو
نديکھيگا بلکہ خدا کا قہر اُسپر رھتا ھی * پھر دوسرے تسلونيقيوں کے پہلے
باب کي ۶ آيت سے ۹ تک لکھا ھی کہ * خدا کے نزديک انصاف يہہ ھی
کہ جو تمھيں اذيّت ديتے ھيں اُنھيں اذيّت اور تمھيں جو اذيّت پاتے
ھو ھمارے ساتھہ آرام دے اُس وقت کہ خداوند يسوع آسمان سے اپنے
زبردست فرشتوں کے ساتھہ بھڑکتي آگ ميں ظاھر ھوگا اور اُن سے جو خدا
کو نہيں پہچانتے اور ھمارے خداوند يسوع مسيح کي انجيل کو نہيں مانتے
بدلا ليگا وے خداوند کے چہرے سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي ھلاکت
کي سزا پاوينگے * اور خدا کي درگاہ سے ھماري يہہ درخواست و دعا ھی
کہ اِس رسالا کا پڑھنيوالا بے ايماني اور اُسکے خوفناک عذاب سے بچے اور
مسيح پر ايمان لاکر نجات حاصل کرے *

---

## ساتويں فصل

### اِس بات کے بيان ميں کہ انجيل کي تعليم شروع ميں کس طرح مشہور ھوئي اور کيونکر پھيلي

اگرچہ ھمنے اِس باب کے مطالب کے موافق ابتک انجيل کي عمدہ
تعليميں بيان کيں پر اب اِس فصل ميں انجيل کے مشہور ھونے کا حال
بيان کرکے اول اُسکے پہلے واعظوں کا ذکر کرينگے جو مسيح کے حواري تھے
ھرچند اِن مطالب کا ذکر اِس باب سے کماحقہ مناسبت نہيں رکھتا
ليکن باين لحاظ کہ محمدي لوگ حواريوں کے حال احوال سے واقفيت نہيں

رکھتے لہذا ھمنے اِس فصل کو اِس باب کے ساتھہ ملا دیا ھی * اور حواریوں کا حال اِس منوال پر ھی کہ جب یسوع مسیح نے تعلیم دینا اور معجزے دکھانا شروع کیا تو عوام الناس میں سے بارہ آدمي چُن لیئے تاکہ گویا وے اُسکي منہہ بولتي کتابیں ھوں یعني اُسکے آسمان پر جانے کے بعد اُسکي بابت گواھي دیکر اُسکے اعمال و تعلیمات کو تمام دنیا میں بیان و وعظ کریں اِسي واسطے ان بارہ شخصوں کو جو شاگرد اور حواري کہلاتے ھیں ھمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا کہ اُسکے عمل اور معجزوں اور تعلیموں پر گواہ رھیں لہذا اُسنے اپني سب بات اور تعلیم اُنھیں خوب سمجھا دي اور جب کہ اُسکے دنیا میں رھنے کا وقت پورا ھوچکا تب اُنسے فرمایا کہ تم میرے حق میں گواھي دینا اور میري تعلیم تمام دنیا میں پھیلانا جیسا کہ یوحنا کے ۱۵ باب کي ۲۷ آیت میں لکھا ھی کہ * تم بھي گواھي دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ھو * اور جي اُٹھنے کے بعد جب مسیح نے اپنے شاگردوں کے سامھنے آسمان پر عروج کیا تو اِسي حکم کو مکرر اُنسے فرمایا جیسا کہ متي کے ۲۸ باب کي ۱۸ آیت میں اور مرقس کے ۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیتوں میں اور متي کے ۲۸ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا ھی کہ اُسکي آخري بات اور وصیت یہہ تھي * کہ آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا پس تم تمام دنیا میں جاکے ھر ایک مخلوق کے سامھنے انجیل کي منادي کرو جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ھی نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا اور انھیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم کیا ھی اور دیکھو میں زمانے کے آخر تک ھر روز تمھارے ساتھہ ھوں * * اور اِس لیئے کہ اِن احکام پر عمل کرنے کي اُنھیں طاقت اور قدرت ھو یسوع مسیح نے تسلي دینیوالے یعني روح القدس کا وعدہ کیا کہ وہ تمھارے پاس آکر تمھیں سچائي پر لاویگا اور اگر تم میرے باتوں اور تعلیموں میں سے کچھہ بھول گئے ھوگے تو تمھارے ذھن نشین کرکے یاد دلاویگا اور میري بات اور میري تعلیم تمسے عیان و

بیان کریگا اور آیندہ حال کي خبر اور معجزوں کي طاقت تمھیں دیگا جیسا کہ یوحنا کے ۱۶ باب کي ۷ و ۱۳ آیتوں میں لکھا ھی کہ مسیح نے حواریوں سے فرمایا کہ * میں تمھیں سچ کہتا ھوں کہ تمھارے لیئے میرا جانا ھي فائدہ ھی کیونکہ اگر میں نجاؤں تو تسلي دینیوالا تمھارے پاس نہ آئیگا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تمھارے پاس بھیج دونگا جب وہ یعني روح القدس آوے تو وہ تمھیں ساري سچائي کي راہ بتاویگا اِس لیئے کہ وہ اپني نہ کہیگا لیکن جو کچھہ وہ سنیگا سو کہیگا اور تمھیں آیندہ کي خبر دیگا * اور یوحنا کے ۱۴ باب کي ۲۶ آیت میں بھي ذکر ھی کہ یسوع نے کہا * وہ تسلي دینیوالا روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وھي تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کچھہ کہ میں نے تمھیں کہي ھیں یاد دلاویگا * پھر متي کے ۱۰ باب کي ۲۰ آیت میں لکھا ھی کہ * کہنے والے تم نہیں ھو بلکہ تمھارے باپ کا روح تم میں بولیگا * اور اِسي باب کي ۸ آیت میں لکھا ھی کہ مسیح نے حواریوں کو حکم دیا کہ * بیماروں کو چنگا کرو کوڑھیوں کو پاک صاف کرو مُردوں کو جلاؤ دیوؤں کو نکالو تم نے مفت پایا مفت دو * خلاصہ اِن باتوں سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ روح القدس جسکا مسیح نے عروج سے پہلے حواریوں سے وعدہ کیا تھا اُنھیں رسالت کے مرتبہ پر پہنچائیگا اور معجزہ کي طاقت بھي دیگا تاکہ اِن نشانوں سے معلوم دے کہ حواري خدا کے رسول ھیں * * اور حواري یسوع مسیح کے عروج کے بعد اُس حکم کے بموجب جو لوقا کے ۲۴ باب کي ۴۹ آیت اور اعمال کے پہلے باب کي ۴ آیت میں مرقوم ھی روح القدس کے انتظار میں شہر اورشلیم میں رھے سو ایسا ھوا کہ مسیح کے جي اُٹھنے کے پچاسویں دن اور عروج کے دسویں دن جس وقت کہ سب حواري دعا مانگنے کو جمع ھوئے تھے روح القدس جسکا وعدہ ھوا تھا ایک عجیب طور سے یکایک اُن پر آن پہنچا چنانچہ اعمال کے ۲ باب کي پہلي آیت سے ۴ تک مرقوم ھی کہ * جب پنتکوس کا دن آیا وے

سب ایک دل ہوکے یکتھے ہوئے یکبارگي آسمان سے ایک آواز آئي جیسے بڑي آندھي چلے اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھے تھے بھر گیا اور اُنہیں جدا جدا آگ کیسي زبانیں دکھائي دیں اور انمیں سے ہر ایک پر بیٹھیں تب وے سب روح قدس سے بھر گئے اور طرح طرح کي زبانیں جیسي روح نے اُنھیں بولنے کي قدرت بخشي بولنے لگے * * پھر روح القدس کي طاقت و مدد سے جیسا کہ مسیح نے وعدہ کیا تھا حواریوں نے بہت سے معجزے دکھائے یعني بیماروں کو تندرستي اور لنگڑوں کو چلنے کي طاقت اور مُردوں کو زندگاني بخشي چنانچہ اعمال کے ۳ باب کي پہلي آیت سے ۱۱ تک لکھا ھی کہ پطرس حواري نے یسوع مسیح کے نام سے ایک لنگڑے کو چلنے کي طاقت دي پھر ۹ باب کي ۳۲ آیت سے ۴۳ تک ذکر ھوا ھی کہ اُسي حواري نے اینیاس نامي ایک شخص کو جو بہت دن کا بیمار تھا تندرستي بخشي اور ایک مري ھوئي بیوہ عورت اُسکي دعا سے جي اُٹھي پھر اعمال کے ۵ باب کي ۱۲ آیت سے ۱۶ تک مذکور ھی کہ پطرس حواري نے بہت بیماروں کو شفا دي اور لوگ گلي کوچوں میں اپنے اپنے بیماروں کو لا بٹھاتے کہ پطرس کے نکلتے وقت اُسکا سایہ اُن پر پڑے اور اچھے ھو جائیں چنانچہ جس پر پطرس کا سایہ پڑا اچھا ھو گیا اور پولس حواري کے حق میں اعمال کے ۱۴ باب کي ۸ آیت سے ۱۰ تک لکھا ھی کہ اُسنے ایک مادرزاد لنگڑے کو ایک بات میں اچھا کر دیا اور ۲۸ باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں مرقوم ھي کہ پولس نے اپنے ھاتھہ اور دعا کي برکت سے ایک جزیرہ میں بہت سے بیمار اچھے کیئے اور ۱۹ باب کي ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں مذکور ھی کہ خدا نے پولس کے ھاتھہ سے بڑے بڑے معجزے ظاھر کیئے یہاں تک کہ لوگ اُسکے رومال اور انگي کو لاکر بیماروں پر ڈالتے اور بیماریاں دور ھو جاتیں اور بد روحیں ( یعني جن ) اُن سے نکل جاتے اور ۲۰ باب کي ۹ و ۱۰ آیتوں میں لکھا ھی کہ پولس حواري نے شہر طرواس میں ایک مُردے کو جلایا اور جیسا کہ پطرس اور پولس کے معجزوں کا یہاں ذکر ھوا

ایسا هي اور سب حواریوں کا بهي حال هی کیونکه روح‌القدس اُن سب کو برابر ملا تها اور اعمال کے ۲ باب کي ۴۳ آیت اور ۵ باب کي ۱۲ آیت میں سب حواریوں کي بابت کہا گیا هی که اُن سے بہت معجزے اور نشانیاں ظاهر هوئیں * اور روح‌القدس حواریوں کو اِس درجه پر ملا اور معجزہ کي اِتني طاقت انکو دي گئي که حواري لوگ اَور ایمانداروں پر اپنا هاتهه رکهکر روح‌القدس کي قوت اور معجزہ کي طاقت اُنهیں دے سکتے تهے جیسا که اعمال کے ۸ باب کي ۱۷ آیت میں مرقوم هی که * اُنهوں نے (یعني پطرس اور یوحنا حواري نے) ان پر (یعني ایمانداروں پر) هاتهه رکهے اور اُنهوں نے روح‌القدس پایا * اور پهر اعمال کے ۱۹ باب کي ۶ آیت میں لکها هی که * جب پولس نے اُن پر (یعني ایمانداروں پر) هاتهه رکها ان پر روح‌القدس آیا اور وے طرح طرح کي زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے * خلاصه اِن آیتوں سے بخوبي ظاهر و ثابت هوتا هی که حواري صاحب معجزہ تهے اور رسالت کا مرتبه اُنهیں حاصل تها *

اور روح‌القدس نے حواریوں کو مسیح کي تعلیم کا وعظ کہتے وقت ایسي مدد کي که روح‌القدس هي اُنهیں بات کرواتا تها اور جو کچهه وہ اُنهیں الهام کي راہ سے سمجها دیتا تها وهي کہتے اور وهي لکهتے تهے چنانچه وے خود بهي اِس بات کا اقرار کرتے هیں جیسا که پہلے قرنتیوں کے ۲ باب کي ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں مسطور هی که * هم نے نه دنیا کي روح کو بلکه وہ روح جو خدا کي طرف سے هی پایا تاکه هم اُن چیزوں کو جو خدا نے همیں بخشي هیں جانیں اور هم روحاني چیزوں کو روحاني باتوں سے بیان کرتے تو آدمي کي حکمت کي سکهائي هوئي باتیں نہیں بلکه روح‌القدس کي سکهائي هوئي باتیں بولتے هیں * پهر رومیوں کے ۱۵ باب کي ۱۸ آیت میں پولس حواري نے کہا هی که * میں یہه جرأت نہیں رکهتا که ان کاموں کے سوا کچهه اَور بیان کروں جو مسیح نے میرے وسیلے قول اور فعل سے اور کراماتوں اور معجزوں کي قوت اور خدا کے روح کي قدرت سے غیر

قوموں کے فرمان بردار ہونے کو گئے * پھر پہلے تسلونیقیوں کے ۲ باب کي ۱۳ آیت میں مذکور ھی کہ پولس نے کہا کہ * ھمیشہ خدا کے ھم شکرگذار ھیں کہ جب وہ کلام جو خدا کا ھی جسے ھم سناتے ھیں تمکو ملا تمنے اُسے آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام جانکر کہ وہ حقیقت میں ایسا ھي ھی قبول کیا اور وہ تم ایمانداروں میں اثر کرتا ھی * پس حواریوں نے تعلیم دیتے وقت اپنے دل سے باتیں نہیں کہیں بلکہ حقیقت میں مسیح کي تعلیم اور حکم ظاھر و بیان کیئے اِس جہت سے وے باتیں جو اُنھوں نے کہي ھیں اور وے کتابیں جو تصنیف کي ھیں اور اُنمیں یعني انجیل میں یسوع مسیح کي تعلیم و احکام لکھے ھیں سو بعینہ مسیح کي تعلیم اور خدا کا کلام ھی اور اِسي واسطے آپ مسیح لوقا کے ۱۰ باب کي ۱۶ آیت میں فرماتا ھی کہ * جو تمھاري سنتا میري سنتا ھی اور جو تمھیں ناچیز جانتا مجھے ناچیز جانتا ھی اور جو مجھے ناچیز جانتا اُسے جسنے مجھکو بھیجا ناچیز جانتا ھی * اِسي لیئے حواري اپنے تئیں مسیح کے اور خدا کے رسول کہتے ھیں جیسا کہ پہلے قرنتیوں کے اول باب کي پہلي آیت اور گلتیوں کے اول باب کي پہلي آیت اور پطرس کے اول باب کي پہلي آیت اور یعقوب کے اول باب کي پہلي آیت میں مذکور ھوا ھی پس اِن آیات سے اور اُن بے شمار معجزوں سے جو اُن سے صادر ھوئے بلاشک و شبہہ معلوم و یقین ھوتا ھی کہ حواري خدا کے رسول اور پیغمبري کے مرتبہ میں بلکہ اُس سے بھي بالاتر تھے اِس دلیل سے کہ اگرچہ اگلے پیغمبروں میں بھي روح القدس کي قوت اور معجزوں کي قدرت تھي لیکن اِتني نہ تھي کہ کسي دوسرے کو بھي روح القدس کي قوت دے سکیں یہہ رتبہ صرف حواریوں ھي کو ملا تھا جیسا کہ ھم نے پہلے ذکر کیا پھر حواریوں کي بات اور اعمال و معجزات سے خدا کي قدرت اِس قدر ظاھر ھوئي کہ اُنکي وعظ و نصیحت نے سننے والوں کے دلوں میں ایسا اثر کیا کہ چند روز میں ھزاروں لاکھوں آدمي گناہ سے پھرکر خدا کي طرف رجوع لے آئے اور

بت‌پرستي سے هاتهه أتهاکر خداے واحد کي عبادت میں لگ گئے چنانچه ایسے کام اگلے پیغمبروں کے وسیله سے خدا نے ظاهر نهیں کیئے تهے * * اور حواریوں کي ایسي کرامتوں اور کاموں کي بابت مسیحیوں کے اگلے عالموں نے بهي اپني کتابوں میں خبر دي هی اور یهودیوں نے بهي اپني مشهور کتاب میں جسکا نام تلمود هي اور بت‌پرستوں کے بعضے عالموں نے بهي جو حواریوں کے زمانه میں اور أنکے بعد تهے مثلا سلسوس اور یولیان اور پلینیوس ا ر تاطیتوس نے اپني کتابوں میں مسیح اور حواریوں کے معجزوں اور گذارشوں اور مسیحي دین کے پهیلنے کي خبر دي هی اور قران میں بهي مسیح کے حواري خدا کے رسول کهلائے هیں جیسا که سورة الصف میں لکها هی که * * قال عیسی بن مریم للحواریین من انصاري الی الله قال الحواریون نحن انصار الله * * یعني عیسی مریم کے بیتے نے حواریوں سے کها که خدا کے کاموں میں میرے مدد کرنیوالے کون هیں حواري بولے که خدا کے مدد کرنیوالے هم هیں * پهر سورهٔ یس میں لکها هی که * * و اضرب لهم مثلا اصحاب القریة اذ جاءها المرسلون اذ ارسلنا الیهم اثنین فکذبو هما فعززنا بثالث فقالوا نا الیکم مرسلون قالوا ما انتم الا بشر مثلنا و ما انزل الرحمن من شي ان انتم الا تکذبون قالوا ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون * ایضا * و جاء من اقصی المدینة رجل یسعی قال یا قوم اتبعوا المرسلین * و ایضا * و هم مهتدون * * یعني اس شهر کے لوگوں کا احوال جس وقت که رسول وهاں آئے انهیں سمجهادے که جب هم نے دو شخص کو أنکے پاس بهیجا اور أنکو أنهوں نے جهوتها جانا هم نے أنکو تیسرے سے مضبوطي دي اور أنهوں نے کها که هم حقیقت میں تمهارے پاس بهیجے گئے هیں أنهوں نے کها که تم کچهه بهي نهیں هو مگر آدمي هو جیسے هم اور خدا نے کوئي چیز تمپر نهیں اتاري تم نرے فریبي هو أنهوں نے کها همارا پروردگار جانتا هی که هم حقیقت میں تمهاري طرف بهیجے گئے هیں اور شهر کے پرے سے کوئي دوڑا آیا اور کها ای لوگو رسولوں کي تابعداري کرو که أنهوں نے هدایت پائي هی * اِس

آیت کي تفسیر میں مفسرین قران مثل قاضي بیضاوي وغیرہ کے ایسا کہتے هیں که یے رسول مسیح کے حواري هیں اور وہ شهر جهاں وے بهیجے گئے تهے انطاکیه شهر هي وهاں اُن سے کرامتیں هوئیں یهانتک که مُردے کو بهي جلایا اور کہتے هیں که اُن دو شخصوں کے نام یوحنا اور پولس اور تیسرے کا نام شمعون پطرس تها اب اگرچه قران کے اِن مقاموں میں کئي ایک خلاف باتیں هیں پهر بهي اِتنا ظاهر هی که اُسمیں حواري خدا کے رسول کہلاتے هیں اِس صورت میں محمدیوں کو لازم هی که حواریوں کو حق جانیں اور اُنکي رسالت پر قائل هوں خلاصه ان آیتوں سے اور اِن دلیلوں سے جو هم نے حواریوں کي رسالت کي بابت ذکر کیں صاف ثابت هوا که وے في الحقیقت خدا کے رسول هیں *

اب که حواریوں کي رسالت ثابت کرنے سے فراغت حاصل هوئي تو هم انجیل کے وعظ اور اُسکے پهیلنے کي کیفیت ذکر کرتے هیں اِس طرح پر که مسیح کي تعلیم کا وعظ کرتے وقت حواریوں کا مقصد یهه نه تها که هماري شهرت اور ناموري هو یا هم بزرگي و ریاست حاصل کریں اور ایمان لانیوالوں پر جهاد کا حکم بهي نهیں کرتے تهے که بزور شمشیر انجیل کي تعلیم پهیلاویں بلکه جبر و ظلم کا تحمل کرتے تهے اور وعظ کي راہ میں بے شمار دکهه اور سختی اُٹهاتے تهے چنانچه اکثر حواري وعظ هي کے کام میں شهید هوئے اور ایمان لانیوالوں کو بهي بڑي تاکید سے یهي نصیحت دیتے تهے که دیکهو ایسا نهو جو دکهه اور مصیبت میں تم مخالفوں کا سامهنا کرو بلکه مسیح کي خاطر صبر اور خوشي سے سب دکهه درد حتی موت کو بهي اُٹها لو * * اور انجیل کے وعظ میں حواریوں کا یهه مطلب بهي نه تها که رنگین عبارت اور شیرین کلام سے سننیوالوں پر غالب هوویں اور اُنهیں کلام کے معني کي تحقیق سے باز رکهکر حقیقي معني کي بابت شبه میں ڈال دیں بلکه اُنکا مطلب یهه تها که عبارت بنانے اور سخن سازي سے هاتهه کهینچکر انجیل کي تعلیم کو صاف بولي اور آسان لفظوں میں بیان کریں تاکه ادنی

اعلیٰ سب اُسکے معنی سمجھیں اور انجیل کی تعلیم سننیوالوں کے دل میں تاثیر کرے جیسا کہ اِسی معاملہ کی بابت پولس حواری نے پہلے قرنتیوں کے ۲ باب کی پہلی آیت سے ۵ تک لکھا ھی کہ * ای بھائیو جب میں خدا کی گواھی کی خبردینے تمھارے پاس آیا تب کلام کی فصاحت اور حکمت کے ساتھہ نہیں آیا کیونکہ میں نے یہہ ٹھانا کہ یسوع مسیح اور اُسکے مصلوب ھونے کے سوا اَور کچھہ تمھارے پاس آکے نجانوں اور میں کمزور اور ڈرتا اور نہایت کانپتا تمھارے درمیان رھا اور میرا کلام اور میری منادی آدمی کی حکمت کی لبھانیوالی باتوں سے نہیں بلکہ روح اور قدرت کی پکی دلیل تھی تاکہ تمھارا ایمان آدمی کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ھو * اِس لیئے حواریوں نے روح القدس کے بتانے بموجب انجیل کو ایسی صاف عام فہم عبارت میں لکھا ھی کہ کلام کی تمام حقیقت اور قدرت مطالعہ کرنیوالوں کو معلوم ھوکر دل میں بیٹھہ جاوے * * پھر حواریوں نے ایسی باتیں نہیں کیں جو آدمی کی نفسانی خواھش کے موافق و مطابق ھوں اور دولت و بزرگی کی اُمید بھی نہیں دلائی کہ اِس طرح لوگ انجیل کی طرف میل کریں بلکہ یسوع مسیح کے ایسے احکام و تعلیم جو نفسانی آدمی کی فکر وخواھش سے بالکل برخلاف ھیں لوگوں کو صاف صاف سنائے اور حکم دیا کہ اگر مسیح کی تعلیم قبول کریں تو ضرور ھی کہ ساری نفسانی خواھشوں اور دل کی خراب ھوسوں کو ترک کرکے اور عیش و آرام سے دست بردار ھوکر انجیل پر ایمان لانے کے سبب اگر مال و اسباب ضائع ھو یا رسوائی و اذیت درپیش آوے تو اُسپر راضی رھیں یہاں تک کہ قتل ھونے کو بھی قبول کرلیں اور اُنھوں نے ایمان لانیوالوں کو صرف یہہ خوشخبری دی کہ یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب نجات پاکر ھمیشہ کی سعادت کو پہنچوگے اور روح القدس تمھاری مدد کرکے ایذائیں اُٹھانے کی تمھیں قوت و قدرت بخشیگا * * اور قطع نظر اِس سے حواری صاحب حکومت و ریاست اور دولتمند اور نامور بھی نہ تھے

اور اُن میں سے ایک کے سوا علم بھي کسي کو نہ تھا تسپر یہہ حال تھا کہ
انجیل کا وعظ صرف نادان و عوام قوموں ھي میں نہیں بلکہ ایسے ایسے
ملک اور شہروں میں کرتے تھے جہاں کے لوگ اُس زمانہ کي ساري
قوموں سے علم و کمال میں بڑھکر تھے اِس صورت میں کسي کي عقل
میں نہیں آتا تھا کہ حواري لوگ انجیل کي تعلیم کو جو آدمي کے دل کي
خواھش سے برخلاف اور اُس زمانہ کے لوگوں کے سارے مذھبوں اور عادتوں
سے مخالف تھي دنیا میں پھیلا سکینگے اور آدمیوں کو مسیحي دین کي
طرف لاوینگے مگر حواریوں نے خدا کي مدد کا بھروسا کرکے اُسي شہر یروشلیم
میں جہاں مسیح کو صلیب دیا تھا اور سب لوگ دشمن ہو رہے تھے
انجیل کا وعظ شروع کیا اور پہلے ھي وعظ میں اُنکي باتوں نے لوگوں کے
دل میں ایسا اثر کیا کہ یہودیوں میں سے تین ہزار آدمي مسیح پر ایمان
لائے اور اِن ایمان لانیوالوں میں بعضے وے لوگ بھي تھے جنھوں نے مسیح
کے مصلوب کرنے میں سعي و کوشش کي تھي اُسکے بعد بھي بہت ایسا
ھوتا رھا کہ حواریوں کے وعظ سے بہتیرے یہودیوں نے توبہ کي اور ایمان لائے
یہاں تک کہ تھوڑے عرصہ میں ہزاروں لاکھوں یہودي انجیل پر ایمان لاکر
گناہ سے بچے اور نجات کي راہ میں ثابت قدم ھوئے اور یہودیہ کے سارے
ملکوں میں مسیحي جماعتیں قائم ھوئیں چنانچہ وے لوگ جو سب
سے پہلے مسیح پر ایمان لائے اکثر یہودیوں میں سے تھے * * پھر تو ایسا ھوا کہ
حواري لوگ مسیح کے حکم بموجب انجیل کا وعظ کرنے کو سارے گرد و
نواح کے ملکوں میں پھیل پڑے اور ھر ایک قوم کو انجیل کا وعظ سنایا اور
بہت لوگ انجیل پر ایمان لائے یہاں تک کہ خاص و عام اور عالم و فاضل
لاکھوں آدمي بخوشي تمام انجیل کي تعلیم قبول کرکے مسیحي ھوگئے اور
حواریوں کے اُسي زمانہ میں شام اور روم اور مصر اور اتیلیا کے شہروں اور
گانوؤں میں مسیحي جماعت اور ملت قائم ھوئي اور حواریوں کي وفات
کے بعد اُنھیں ملکوں میں اور اُنکے اطراف و اکناف میں انجیل کي تعلیم

پھیلي اور مسیحي اِتنے بڑھے کہ اُس وقت کا بڑا بادشاہ یعني شہنشاہ روم جو اٹیلیا میں رھتا تھا اِس غم میں پڑا کہ ایسا نہو رفتہ رفتہ مسیحي دین زور پکڑکر بت‌پرستوں کے مذھب کو باطل و برطرف کردے سو اُسنے مسیحیوں پر ظلم کرنا شروع کرکے اُنکا مال و اسباب ضبط کیا قیدخانوں میں ڈالا اورھرطرح کي ایذا دي درندہ جانوروں کے آگے ڈالا جیتے جي جلایا قتل کیا چنانچہ ان طرح طرح کي اذیتوں سے لاکھوں مسیحي مارے گئے اوردین کي راہ میں شہید ھوئے * * اور یہہ ایذائیں کچھہ تھوڑے روز یا ایک ھي بادشاہ کے عہد میں نہیں بلکہ تین سو برس تک مسیحیوں کو اُٹھاني پڑیں اور اِس مدت دراز میں بت‌پرست حاکموں نے دین مسیحي کے بگاڑنے اور نیست و نابود کرنے میں بڑي بڑي کوششیں کیں لیکن ھرچند کہ اُنھوں نے دین مسیحي میں رخنہ ڈالنے اور میٹنے کے لیئے مسیحیوں کو طرح طرح کي سزائیں دیں تو بھي مسیحي ایک مضبوط قلعہ کي مانند جو کسي کا کھولا نکھلے اِن مصیبتوں کے محاصرہ میں ھمیشہ اپنے تئیں سنبھالے رھے چنانچہ مسیح کا قول یوں پورا ھوا جو اُسنے متي کي ۱۶ فصل کي ۱۸ آیت میں فرمایا ھی کہ * دوزخ کے دروازے (یعني شیطان کي قوت و قدرت) اُسپر (یعني مسیحي جماعت پر) فتح نہ پاوینگے * اور جتنا کہ مسیحیوں کو ایذا دیتے اور قتل کرتے تھے اُتنا ھي بت‌پرستوں میں سے زیادہ‌تر لوگ دین مسیحي کو قبول کرتے تھے چنانچہ باوجود ایسي مصیبتوں کے روز بروز بڑھتے ھي جاتے تھے اور مسیحي اِن دکھہ اور تکلیفوں کو بڑے صبر و تحمل سے اُٹھاتے تھے اور کسي وقت اپنے ستانیوالوں پر بلوہ نکیا اور بت‌پرست حاکموں سے جو اُنھیں ستاتے تھے کبھي نلڑے حال‌آنکہ یہہ بات مسیحیوں کے لیئے کچھہ مشکل نہ تھي کیونکہ اُن دنوں روم کي ولایتوں میں مسیحي لوگ زور و قدرت اور گنتي میں بت‌پرستوں کي برابر تھے بلکہ بعضے شہروں میں تو مسیحي اُن سے زیادہ بھي تھے خلاصہ اِسي طرح رنج و عذاب اُٹھاتے اُٹھاتے اور جور و ظلم سہتے سہتے مسیحي

دین بت‌پرستي کے مذهبوں پر غالب هو گیا اور ایک فتح عظیم اور غلبهٔ کامل حاصل کرلیا اور آخر یهه حال هوا که اُس زمانه کے شاهنشاه قسطنطین نے بهي مسیحي دین قبول کیا اور اکثر بت‌خانے کلیسیاؤں سے بدل گئے اور بت‌پرستي کا بازار ٹهندا هوکر بادشاه مذکور کي ساري ولایتوں میں مسیحي مذهب کا رواج هو گیا *

پوشیده نرهے که یهه بات کچهه ایسي نهیں هي جو آدمي کي قدرت و قابو میں هو بلکه ایسي بات کا مقرر هونا اور رواج پانا صرف خداے قادر مطلق کي طرف سے هو سکتا هي اور بس پس دین مسیحي کا اِس طریق سے مشهور و قائم هونا ایک بڑي معتبر دلیل هي که انجیل خدا کا کلام هي اور انجیل کے پهلے وعظ یعني حواري بیشک خدا کے رسول تهے کیونکه اگر وے في الحقیقت خدا کے رسول نهوتے اور اُنکي تعلیم بهي خدا کا کلام اور اُسکا حکم نهوتا تو خداي تعالیٰ ایسي بات اُنکے وسیله سے عمل میں نلاتا اور وعظ کرتے وقت اِس طرح پر که مذکور هوا اُنکي مدد نکرتا اور جیسا که مسیحي دین تعلیم کي رو سے سب دینوں میں اعلیٰ هي ایسا هي اُسکے مشهور و منتشر هونے کا طریقه بهي سب دینوں کے مشهور هونے کے طریقه سے اعلیٰ و برتر هي اور یهه بات که دین محمدي ایک اَور هي طریق و طرز سے دنیا میں مشهور و قائم هوا هي آینده باب میں هم ظاهر کرینگے *

زمانهٔ مذکوره کے بعد دین مسیحي اَور بهي زیاده‌تر مشهور و منتشر هوا لیکن اِس جهت سے که بادشاه خود بهي مسیحي هو گیا تها بت‌پرستوں میں سے بهتوں نے اُوپر کے دل سے صرف بادشاه کي خاطر کو یا اپنے دنیوي مطلب کے لیئے مسیحي دین قبول کرلیا اور مسیحیوں میں سے بهي بعضے لوگ جو تنگي و رنج سے چهوٹ کر آرام میں پڑ گئے تهے خدا کي محبت اور ایمان میں ٹهنڈے هوکر دنیا کي دوستي کا دم بهرنے لگے اور صرف ظاهر هي کي دینداري کافي جاني پهر تو رفته رفته ایسا هو گیا

که مسیحیوں میں سے بہت لوگوں نے انجیل کے احکام کي متابعت چهوڑ دي اور آپس میں ایسا اختلاف پڑا که انجیل کي بعض آیتوں کي تفسیر اور ظاهري عبادت کي بعض عادت کي بابت باهم بحث اور جهگڑا کرتے تهے اور وه محبت جو پہلے آپس میں رکهتے تهے اب اُسکي جگہه دشمني پڑ گئي لیکن باوجود اِس ظاهري اختلاف کے جو اُن میں پڑ گیا پهر اصل بات میں جو ایمان و کتاب سے مراد هي ایک کے ایک هیں اور هر وقت ایک کے ایک تهے چنانچه مسیحیوں کي ساري ملتوں میں وهي ایک انجیل هي اور بس اور سب کے سب اسي ایک یسوع مسیح کو نجات دینیوالا اور اپنا خداوند جانتے هیں اور محمد کے زمانه میں بهي عربستان اور شام کے مسیحیوں میں ظاهري اختلاف کا یہي حال تها اور اگرچه اُن میں سچے مسیحي بهي تهے جو انجیل کو مانتے اور اُسکے احکام کي متابعت کرتے تهے لیکن ایسے مسیحي بهي اُس ملک میں بہت تهے جو صرف نام هي کے مسیحي تهے مگر باطن میں انجیل کو نہیں مانتے اور اُسکے حکم پر عمل نه کرتے تهے * * خلاصه جوکچهه اب تک هم نے انجیل کي تعلیم اور اُسکے مشہور هونے کي بابت ذکر کیا اگر خورده بیني اور عقل روحاني کے ساتهه سوچا اور سمجها جائے تو صاف معلوم هوتا هي که انجیل از روے تعلیمات کے اور مشہور و منتشر هو جانے کي جهت سے بلا شک خدا کا کلام هي *

# تیسرا باب

## محمد کے احوال اور قران کي کیفیت کے بیان میں

اور اِس میں پانچ فصل هیں پہلي فصل میں هم اُس دعوي کي کیفیت دریافت کرینگے جو کہتے هیں که محمد کي خبر کتب عہد عتیق و جدید میں مرقوم هی دوسري فصل میں تحقیق کرینگے که آیا قران کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دلیل هو سکتي هی یا نہیں تیسري فصل میں چند باتیں قران کے معني کے بیان میں ذکر کرینگے چوتهي فصل میں محمد کي صفات اور چال چلن کو بیان کرینگے پانچویں فصل میں اسلام کے پهیلنے اور مشہور هونے کي کیفیت کا ذکر کرینگے *

مسیح کے چهه سو دس برس بعد جس زمانه میں که مسیحي دین سارے جہان میں پهیل پڑا تها عربستان میں شہر مکه کے اندر محمد نے ظاهر هوکے دعوی کیا که میں خدا کا رسول هوں اور قرآن میري کتاب هی جو لوگوں کي هدایت کے لیئے خدا کے هاں سے مجهه پر اُتري هی پس ضرور هی که هم اچهي طرح سے متوجه هوکر دیکهیں که آیا محمد نے اپنے دعوي کو ایسي دلیلوں سے ثابت کیا هی جنسے ظاهر و یقین هوجاے که اُسکا دعوی سچا اور وہ حق نبي هی کیونکه ایسے عمده مطلب کي بابت دعوی پر اعتبار نہیں کر سکتے اور نبوت کي دلیل صرف دعوی هي دعوی نہیں هی کس واسطے که دنیا میں جهوتهے پیغمبر بہت هوئے اور هر ایک نے یہي دعوی کیا که میں خدا کا بهیجا هوا هوں پس اِس صورت میں قبل اُسکے که هم کسي شخص کو پیغمبر جانیں اور اُس درجه پر اُسے مانیں چاهیئے که اُسکے پیغمبر هونے کي کوئي دلیل بهي تهہرا لیں اور جب که انصاف سے تلاش کرکے ایسي دلیلیں ڈهونڈهه نکالیں جنسے یقین هو جاے

کہ اِس شخص کا دعوی درست ہی اور وہ في الحقیقت خدا کا رسول ہی تو اُسکے دعوي کو یقین جانکر اُسکي بات اور اُسکي کتاب کو خدا کا کلام جانینگے نہیں تو نہیں اب ہم تعصب اور طرفداري کو چھوڑکر انصاف کي رو سے اُس دعوي اور اُن دلیلوں کو جو محمد نے اپني رسالت کے لیئے ظاہر کي ہیں تحقیق کرکے دیکھیں کہ آیا في الحقیقت قران خدا کا کلام اور محمد خدا کا رسول ہی یا نہیں اور جاننا چاہیئے جو شخص کہ الہام و رسالت کا دعوی کرے ضرور ہی کہ اُسکي تعلیم میں وے پانچوں شرطیں جو الہام الہي کي علامت کے لیئے دیباجہ میں ہم نے ذکر کي ہیں پائي جاویں اور اُنکي سوا یے شرطیں بھي اُس شخص میں ہونا چاہئیں اولاً یہہ کہ اُسکي تعلیم اُن پیغمبروں کے ساتھہ جو اُس سے پہلے تھے برخلاف نہو اور عمدہ مطالب و تعلیمات میں اُنکے ساتھہ موافق و مطابق آوے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا کي کتابوں میں اختلاف ہو ثانیاً جو شخص کہ پیغمبري کا دعوی کرے چاہیئے کہ ظاہري دلیل بھي رکھتا ہو اِس طرح پر کہ یا پیشینگوئیاں اُسکے کلام میں ذکر ہوئي ہوں یا اُس سے معجزے ہوئے ہوں ثالثاً چاہیئے کہ اُسکے اعمال اور چال چلن پیغمبري کے لائق ہوں اِس نہج پر کہ اُسکا مطلب و مقصد خدا کا حکم پورا کرنا اور اُسکا جلال و بزرگي بڑھانا ہو چوتھے چاہیئے کہ جبرا اپني تعلیم خلق کو قبول نکراوے کیونکہ خدا پر ایمان لانا اور اُس سے محبت رکھنا اور دل سے اُسکے حکموں کي تابعداري کرنا جبر و زور سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ جبر تو اور اُلٹا اثر کرتا اور دلي ایمان کو روکتا ہی * پس اگر کوئي نبوت کا دعوی کرے اور خود اُس میں اور اُسکي تعلیم میں وے نشانیاں اور شرطیں جو ہم نے یہاں اور دیباجہ میں ذکر کي ہیں پائي جائیں تو یقین ہوگا کہ اُسکا دعوی صحیح اور وہ في الحقیقت خدا کا نبي ہی *

---

# پہلی فصل

## اِس دعوی کی تحقیق میں جو کہتے ہیں کہ محمد کی خبر کتب عہد عتیق و جدید میں ہی *

اِن دلیلوں میں سے کہ محمد خدا کی طرف سے آیا ہی ایک دلیل تو قران کے موافق یہہ ہی کہ مسیح نے انجیل میں اُسکے آنے کی خبر دی ہی جیسا کہ قران میں سورۂ صف کے درمیان لکھا ہی کہ * * مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد * * یعنی یسوع نے بنی اسرائیل سے کہا کہ میں خوشخبری دینیوالا ہوں ایک رسول کی جسکا نام احمد ہی جو میرے بعد آئیگا * ظاہر ہی کہ اگر مسیح کے بعد ایک سچے اور خاص رسول کا آنا ضرور ہوتا تو اُسکی خبر انجیل میں دی جاتی تاکہ اِس طریق پر جھوتھے پیغمبروں سے اُسے الگ کر لیں اور سچا جانکر مانیں کیونکہ مسیح نے انجیل میں خبر دی ہی کہ میرے بعد جھوتھے پیغمبر نکلینگے اور مسیحیوں کو بڑی تاکید کے ساتھہ حکم دیا ہی کہ ایسے پیغمبروں سے بچے رہو چنانچہ یہہ بات متی کے ۲۴ باب کی ۲۴ آیت سے ۲۶ تک اور ۷ باب کی ۱۵ آیت میں لکھی گئی ہی مگر وہ شخص جسنے انجیل دیکھی ہی یا اُسکا ترجمہ یا خود اصل انجیل یونانی زبان میں اول سے آخر تک پڑھی ہو اُسے معلوم ہوگا کہ انجیل کے کسی صفحہ اور کسی سطر میں ایسی کوئی بات اور کوئی آیت جو قران کی اُس آیت کے مطابق ہو نہیں پائی جاتی اور کسی جگہہ احمد کا لفظ یا محمد کے آنے کی خبر دیکھنے میں نہیں آتی ہی پس وہ دعوی بے اصل تھہرا * * اور اگر کوئی کہے کہ ایسا کیونکر ہو سکتا تھا کہ احمد کا لفظ انجیل میں نپایا جاتا اور پھر محمد ایسا دعوی کرتا اِسکا جواب یہہ ہی کہ محمد نے یا تو سہو سے یا دیدہ و دانستہ ایسا خلاف دعوی کیا ہی محمد اُمّی تھا اور یونانی و عبرانی بولیاں جو انجیل و توریت

کی بولی ہی نجانتا تھا اور اِسی سبب سے انجیل بھی اُسنے نہیں پڑھی تھی پس کوئی جو یونانی بولی جانتا تھا اور انجیل کو دیکھے ہوئے تھا اگر اُسنے محمد کی خاطرداری سے یا کسی اَور سبب سے کہا ہو کہ انجیل میں تمھاری خبر موجود ہی اور مسیح نے تمھارے حق میں ایسا کہا ہی کہ میرے بعد احمد نامی ایک پیغمبر آئیگا پس اُسنے دھوکا کھاکے اُس آدمی کی بات یقین کرلی اور خوش ہو گیا کہ اب اِس طریق سے قابو پاکر مسیح کی بات کو اپنے دعوی کی دلیل بنا لونگا یا شاید قصداً ایسا خلاف دعویٰ کیا ہو تاکہ عرب کے لوگ اور ناواقف مسیحی آسانی سے اُس پر ایمان لے آویں اور اُسکی رسالت قبول کرلیں کیونکہ یسوع مسیح کا نام اس زمانہ میں عربوں کے بیچ بہت مشہور اور عزیز تھا بعد اُسکے اگر کوئی انجیل پڑھنےوالا کہتا کہ احمد کا نام تو انجیل کے کسی مقام میں نہیں پایا جاتا تو محمد اور اُسکے اصحاب انجیل کی تحریف کا دعویٰ کرکے کہتے تھے کہ تمھاری انجیل کے نسخے تحریف ہو گئے ہیں اِس جہت سے احمد کا لفظ اُن میں نہیں رہا اصل نسخوں میں تھا * اور ہرچند کہ قران میں ذکر نہیں ہوا کہ وہ آیت انجیل کے کونسے باب میں ہی اور مفسرین نے بھی ابتک اُسکا پتا نہیں دیا پھر بھی محمدی علما نے توریت و انجیل کی چند آیتیں اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں جن میں اُنکے گمان کے موافق محمد کے آنے کی خبر آئی ہی پس ہم بھی اُن آیات کو ذکر کرکے تحقیق و دریافت کرینگے کہ آیا فی الحقیقت اُن آیتوں کے مضمون سے محمد کے آنے اور حق ہونے کی خبر سمجھی جاتی ہی یا نہیں *

پہلی آیت جو علمائے اسلام محمد کی خبر بتاکر ذکر کرتے ہیں اور اُسے عمدہ آیت جانتے ہیں موسیٰ کی ٥ کتاب کے ١٨ باب کی ١٥ آیت ہی جو موسیٰ نے خدا کے کہنے بموجب بنی اسرائیل سے یوں فرمایا ہی کہ * خداوند تیرا خدا تیرے لیئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی قائم کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو *

پھر ۱۸ آیت میں کہا ھی کہ * میں اُنکے لیئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھہ سا ایک نبي قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُسے فرماؤنگا وہ اُن سے کہیگا * اِس آیت کي بابت محمدي دعوی کرتے ھیں کہ تیرے بھائیوں میں سے عرب کي طرف اشارہ و نسبت ھی کیونکہ عرب کي بعضي قومیں اسماعیل ابن ابراھیم کي نسل سے ھیں اور کہتے ھیں کہ نبي موعود محمد سے مراد ھی لیکن جو کوئي اِن آیتوں کو فکر و غور سے پڑھکر تعصب کو چھوڑ دیگا وہ جلد دریافت کر ایگا کہ آیت کے معني وہ نہیں ھیں جو محمدي لوگ کہتے ھیں کیونکہ ۱۵ آیت میں حضرت موسیٰ نے بني اسرائیل کو مخاطب کرکے صاف کہا ھی کہ خداوند تیرے ھي درمیان سے ایک پیغمبر مبعوث کریگا پس ظاھر ھی کہ تیرے بھائیوں میں سے کے الفاظ بھي بني اسرائیل ھي سے نسبت رکھتے ھیں نہ اسماعیل کي نسل سے جس سے عرب کي بعض قومیں ھوئیں مگر محمدي یا تو سہو سے یا دیدہ و دانستہ تیرے ھي درمیان سے کے الفاظ نظر سے ڈالتے ھیں تاکہ اِس آیت کو اپنے مطلب کے موافق کر لیں سو اگر فرض کیا جائے کہ یے الفاظ آیت میں داخل نہوتے تو بھي محمدیوں کا مطلب حاصل نہوتا کیونکہ پہلے تو الفاظ تیرے بھائیوں میں سے اور تمھارے بھائیوں میں سے توریت کي ایک مشہور اصطلاح اور عام محاورہ ھی جسکے معني و مصداق بني اسرائیل کي قوم ھیں جیسا کہ توریت کي بہت آیتوں سے معلوم و ثابت ھوتا ھی مثلاً موسیٰ کي اُسي ٥ کتاب کے ۱۵ باب کي ۷ آیت میں مرقوم ھی کہ * اگر تمھارے بیچ تمھارے بھائیوں میں سے تیري سرحد میں تیري اُس سر زمین پر جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ھی کوئي مفلس ھوئے تو اُس سے سخت دلي مت کیجیو اور اپنے مفلس بھائي کي طرف سے اپنا ھاتھہ مت کھینچیو * پھر ۱۷ باب کي ۱۵ آیت میں لکھا ھي کہ * تو تو اُسکو اپنا بادشاہ کیجیو جسے خداوند تیرا خدا پسند فرماوے تو اپنے بھائیوں میں سے ایک کو اپنا

بادشاہ کیجیو اور کسي اجنبي کو جو تیرا بھائی نہیں اپنا بادشاہ نکر سکیگا * پھر ۲۴ باب کي ۱۴ آیت میں مذکور ھی کہ * تو اپنے غریب و محتاج چاکر پر ظلم نکرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ھو خواہ مسافر جو تیري زمین پر تیرے پھاٹکوں کے اندر رھتا ھو * اب اِن آیتوں سے صاف ظاھر ھی کہ تیرے بھائیوں میں سے کے الفاظ کا مصداق خود بني اسرائیل ھي کي قوم ھی پس اِس قرینہ سے بھي ثابت ھوتا ھی کہ آیت متنازعہ فیہ میں بھي اُن الفاظ سے قوم بني اسرائیل ھي مراد ھی اِس تقریر سے کہ خدا اُس نبي کو تجھہ سے تیرے بھائیوں میں سے یعني تیري ھي قوم سے نہ کہ اَوْر قوم سے مبعوث کریگا پس تیرے بھائیوں کا لفظ تاکید کے لیئے بڑھا دیا گیا ھی * ثانیاً توریت کي آیتوں سے ثابت ھوتا ھی کہ وہ پیغمبر جسکا بني اسرائیل سے وعدہ ھوا تھا یعني وہ ذرّیت جسکا ابراھیم کو وعدہ دیا گیا تھا کہ اُسکے سبب سے جہان کي سب قومیں برکت پاوینگي اسحاق و یعقوب کي نسل سے مبعوث ھوگا نہ یہہ کہ اسماعیل کي نسل سے جیسا کہ اِن آیتوں سے ظاھر ھی یعني موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۲۱ باب کي ۱۰ آیت سے ۱۲ تک مرقوم ھی کہ * سارہ نے ابراھیم سے کہا کہ اِس لونڈي (یعني ھاجرہ) اور اُسکے بیٹے (یعني اسماعیل) کو نکال دے کیونکہ یہہ لونڈي بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھہ وارث نہوگا * اور ۱۲ آیت میں خداي تعالیٰ ابراھیم سے فرماتا ھی کہ * وہ بات اِس لڑکے اور تیري لونڈي کي بابت تیري نظر میں بُري نہ معلوم ھو سب کچھہ جو سارہ نے تجھہ سے کہا مان کیونکہ تیري نسل اسحاق سے کہلائیگي * اور اُسي کتاب کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں مرقوم ھی کہ خدا نے ابراھیم سے کہا کہ * تیري نسل سے زمین کي ساري اُمتیں برکت پاوینگي کیونکہ تو نے میري بات مانی * پھر اُسي کتاب کے ۱۷ باب کي ۱۹ آیت سے ۲۱ تک لکھا ھی کہ * خدا نے ابراھیم سے کہا کہ میں اسحاق اور اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ھمیشہ

کا عہد ھی کرونگا * یعنی وہ بڑا پیغمبر اور موعودہ نجات دینیوالا اسحاق
کی اولاد سے ہوگا نہ اسماعیل کی اولاد سے * پھر اُسی کتاب کے ۲۶ باب
کی ۳ و ۴ آیت میں خدا اپنے اِس وعدہ کی تکرار کرکے اسحاق سے
کہتا ھی کہ * زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پاوینگی *
پھر اُسی کتاب کے ۲۸ باب کی ۱۰ آیت سے ۱۵ تک خدا نے اسحاق کے
بیٹے یعقوب سے بھی یہی وعدہ کیا اور انجیل میں یعنی گلتیوں کے ۳
باب کی ۱۶ آیت میں مذکور ھی کہ وہ نسل جسکا ابراھیم اور اسحاق
و یعقوب سے وعدہ ہوا ھی اور دنیا کی سب قومیں اُس سے برکت
پاوینگی مسیح ھی چنانچہ لکھا ھی کہ * ابیرھام اور اُسکی نسل سے وعدے
کیئے گئے سو وہ اُسے نہیں کہتا کہ تیری نسلوں کو جیسا بہتوں کے واسطے
بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہتا ھی کہ تیری نسل کو سو مسیح ھی خلاصہ
اِن آیتوں کے مضمون سے صاف معلوم ہوا کہ وہ بڑا شخص اور نبی جو
توریت میں ابراھیم اور اسحاق اور یعقوب اور موسیٰ کو وعدہ دیا گیا تھا
کوئی اَور نہیں ھی مگر یسوع مسیح * ثالثاً خود مسیح نے یوحنّا کے ۵ باب
کی ۴۶ آیت میں کہا ھی کہ * اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بھی
ایمان لاتے اِس لیئے کہ اُسنے میرے حق میں لکھا ھی * پس درحالیکہ
آپ مسیح نے اپنے تئیں موسیٰ کی خبر کا مصداق ٹھہرایا ھی تو بخوبی
ظاہر ہو گیا کہ محمدیوں کا دعویٰ باطل ھی * * ایک اَور آیت جو محمدی
توریت سے ذکر کرکے محمد کی طرف منسوب کرتے ھیں یہہ ھی کہ ۴۵
زبور کی ۳ و ۴ آیتوں میں مرقوم ھی کہ * ای پہلوان تو جاہ و جلال سے
اپنی تلوار حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکا امانت اور حلم اور عدالت پر
اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سے سوار ہو کہ تیرا دھنا ھاتھہ تجھے ھیبت ناک
کام دکھائیگا * محمد نے جو اپنا دین جاری کرنے کے لیئے شمشیرزنی کی
اور تلوار کے زور سے اپنا کام بنایا اِس لیئے محمدی اِس آیت کو یوں
تاویل کرتے ھیں کہ گویا محمد سے منسوب ھی لیکن وے خلاف سمجھے

هیں کیونکه اِسي زبور کي اگلي پیچھلي آیتوں سے بخوبي ظاهر هی که ممکن هي نہیں که یہه آیت محمد سے نسبت رکھتي هو کس واسطے جس شخص کي طرف ۳ آیت میں یہه خطاب هی که اپني تلوار حمائل کر اُسي کو ٦ و ۷ آیتوں میں خدا کہا هی اور انجیل میں یعني عبرانیوں کے پہلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں کُھلاکُھلي بیان هوا هی که توریت کي یہه آیت مسیح سے منسوب هی مخفي نرهے که عهد عتیق کي کتابوں میں مسیح کے حق میں دو قسم کي پیشینگوئیاں مرقوم هیں ایک قسم میں تو اُسکي فروتني و خاکساري کا بیان هی اوردوسري قسم میں اُسکي بزرگي و جلال اور اُسکي الوهیت کا ذکر هی اور بعضي جگهه ایسا اتفاق هوا هی که دونوں امر کُھلے ملے بیان هوئے هیں اور زبور کي وے آیات جو ذکر هوئیں دوسري قسم کي پیشینگوئیوں میں سے هیں اور مسیح کي بزرگي اور حکمراني و قدرت بیان کرتي هیں جنکے موافق آسمان و زمین کا حکم اُسکے هاتهه هی اور اب غیرمرئي طور سے جهان پر حکمراني کرتا اور دنیا کے کاموں کو پهیرتا بدلتا هي چنانچه خود اُسنے بهي متي کے ۲۸ باب کي ۱۸ آیت میں کہا هی که * آسماں اور زمین کا سارا اختیار مجهے دیا گیا * اورجب که مسیح دوسري بار زمین پر اُتریگا تو مرئي طور پر سلطنت کریگا اور آخرت کے روز حکومت و عدالت اُسي کے هاتهه هوگي جیسا که یوحنا کے ٥ باب کي ۲۲ آیت میں مرقوم هی که مسیح نے فرمایا هی که * باپ کسي شخص کي عدالت نہیں کرتا بلکه اُسنے ساري عدالت بیٹے کو سونپ دي تاکه سب جس طرح سے که باپ کي عزت کرتے هیں بیٹے کي عزت کریں * اور دوسرے تسلونیقیوں کے پہلے باب کي ۷ و ۸ آیتوں میں مذکور هی که * خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتهه بهڑکتي آگ میں ظاهر هوگا اور اُن سے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور همارے خداوند یسوع مسیح کي انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا * اور مسیح کے آسمان سے اُترنے کي بابت جو آخر روز

بدلا لینے اور انصاف کرنے کے واسطے وقوع میں آئیگا مکاشفات کے ۱۹ باب کي ۱۱ آیت سے ۱۶ تک ایسا لکھا هی که * میں نے آسمان کو کُھلا دیکھا اور کیا دیکھتا هوں که ایک نقرہ گھوڑا اور اُسکا سوار امانت‌دار اور سچّا کہلاتا هی اور وہ راستي سے عدالت کرتا اور لڑتا هی اور اُسکی آنکھیں آگ کے شعله کي مانند اور اُسکے سر پر بہت سے تاج اور اُسکا ایک نام لکھا هوا هی جسے اُسکے سوا کسي نے نجانا اور خون میں ڈوبا هوا لباس وہ پہنے تھا اور اُسکا نام خدا کا کلام هی (که مسیح کا ایک نام هی) اور آسماني فوجیں صاف اور سفید اور مہین لباس پہنے هوئے نقرے گھوڑوں پر اُسکے پیچھے هو لیں اُسکے منہه سے ایک تیز تلوار نکلتي هی که وہ اُس سے قوموں کو مارے اور وہ لوھے کے عصا سے اُن پر حکمراني کریگا اور وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کے وین کے کولھو میں روندھتا هی اور اُسکے لباس اور ران پر یہه نام لکھا هی بادشاهوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند * * پھر ایک اَور آیت جسے محمدیوں نے توریت سے لیکر محمد پر منسوب کي هی یہه هی که یشعیاہ پیغمبر کے ۴۲ باب کي پہلي آیت سے ۴ تک لکھا هی که * دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضي هی میں نے اپني روح اُسپر رکھي وہ قوموں پر راستي ظاهر کریگا وہ نه چلائیگا اور اپني صدا بلند نکریگا اور اپني آواز بازاروں میں نه سناویگا وہ مسلے هوئے سینٹھے کو نه توڑیگا اور سن کو جس سے دھواں اُٹھتا هی نه بُجھائیگا جب تک که راستي کو امن کے ساتھه ظاهر نکرے وہ نه گھٹیگا اور نه تھکیگا جب تک که راستي کو زمین پر قائم نکرے اور جزیرے اُسکي شریعت کے منتظر هوویں * اب دیکھو که خود آیت کے لفظوں سے بخوبي واضح و یقین هوتا هی که یے آیات محمد سے کچھه نسبت نہیں رکھتیں کیونکه محمد میں ایسي خاکساري و تحمل اور ایسي اعلیٰ تعلیم نه تھي وہ تو اپني قوم اور لشکر کا سردار بنکر اپنے زمانےوالوں سے لڑا اور اکثر اوقات لڑائي اور جہاد هي میں

مصروف رہا بلکه یے آیتیں مسیح سے منسوب ہیں اور اُسي پر صادق آئیں جیسا که انجیل میں متي کے ۱۲ باب کي ۱۵ آیت سے ۲۱ تک بیان ہوئي ہیں اور وے کلمات مسیح کے حلم اور فروتني ظاہر کرتي ہیں که جب تک دنیا میں تہا اِسي طریق پر چلا اور ظلم اور جبر کا متحمل رہا اور ماوراے اِسکے اِن آیات میں مسیح کي تعلیم کا تمام عالم میں منتشر اور مشہور ہونا بہي بیان ہوا ہی جیسا که اب تک پورا ہوتا چلا آتا اور روز بروز پورا ہوتا جائیگا کیونکه بالفعل مسیحي لوگ محمدیوں سے دو گونه ہیں اور روز بروز بڑہتے جاتے ہیں چنانچه اِن دنوں فی زماننا مسیحي ملت عالم کے اکثر جزیروں اور ولایتوں میں مشہور و قائم ہوئي ہی خلاصه ظاہر و ثابت ہوا که آیات مذکورہ مسیح پر منسوب ہیں محمد سے اُنہیں کچہه علاقه نہیں * * اب ہم اُس اعتراض پر بہي متوجهه ہوتے ہیں جو بعض محمدي کیا کرتے ہیں که درحالیکه باب مذکورہ کي پہلي اور چہٹي آیت میں یشعیاہ نبي نے کہا ہی که وہ بندہ یعني وہ نبي موعودہ قوموں پر راستي ظاہر کریگا اور اُنکا نور ہوگا تو ظاہر ہی که اُسکي رسالت عام ہوگي اور حال آنکه مسیح کي رسالت صرف بني اسرائیل کے لیئے تہي کیونکه متي کے ۱۵ باب کي ۲۴ آیت میں اُسنے خود کہا ہی که * میں اسرائیل کے گہر کي کہوئي ہوئي بہیڑوں کے سوا اور کسي پاس نہیں بہیجا گیا * پہر اُسي باب کي ۱۱ آیت میں یشعیاہ نبي نے کہا ہی که * بیابان اور اُسکي بستیاں کیدار کے آباد دیہات اپني آواز بلند کریں سنگلاخ کے بسنیوالے سرود گائیں پہاڑوں کي چوٹیوں پر سے للکاریں * لفظ کیدار جو اِس آیت میں ہی عرب کي ایک قوم کا نام اور اہل عرب کے ساتهه منسوب ہی پس اِس خیال پر محمدي کہتے ہیں که یہه لفظ محمد سے مراد اور اُسي کي خبر ہی سو اِسکا جواب یہه ہی که لفظ کیدار نه مسیح سے مراد ہی نه محمد سے بلکه صرف عرب کي قوموں سے یعني یشعیاہ نبي نے ۴ آیت سے ۱۲ تک پیشینگوئي کي راہ سے مسیحي دین کا سارے جہان

میں پھیل جانا بیان کرکے ۱۱ آیت میں کہا ھی کہ کیدار کي بستیاں بھي
یعني عرب کے لوگ بھي آخر وقت میں مسیح پر ایمان لائینگے اور اُسکے
نام پر سرود گائینگے جیسا کہ اِسي امر کي بابت یشعیاہ نے ۶۰ باب کي
۶ و ۷ آیتوں میں کہا ھی کہ * اونٹوں کي قطاریں اور مدیان اور ایفہ کي
سانڈنیاں تیرے پاس جمع ھونگي وے صبا سے آوینگے سونا اور لوبان لاوینگے
اور خداوند کي تعریفوں کي بشارتیں سناوینگے کیدار کے سارے گلے تیرے
پاس جمع ھونگے نبایط کے مینڈھے تیري خدمت میں حاضر ھونگے
وے مقبولیت کو میرے مذبح پر چڑھینگے اور میں اپني شوکت کے
گھرکو ستودگي بخشونگا * اب باقي رھي مسیح کی رسالت کي بات سو
وہ خاص بھي ھی اورعام بھي ھی اِس معني سے کہ پہلے تو مسیح بني
اسرائیل کے لیئے آیا تھا جب اُن میں رسالت کا پیغام پہنچا چُکا اور جو
مطلب کہ اُسے اُنکے ساتھہ تھا تمام ھوا تب اپنے شاگردوں کو جو اُسکے
قائم مقام تھے حکم دیا کہ * تمام دنیا میں جاکے ھر ایک مخلوق کے سامھنے
انجیل کي منادي کرو جو کہ ایمان لاتا اور بپتسما پاتا ھی نجات پائیگا
اورجو ایمان نہیں لاتا اُس پرسزا کا حکم کیا جائیگا * جیسا کہ مرقس کے
۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیت میں لکھا ھی مخفي نرھے کہ مسیح کي رسالت
اوراُسکے معاملے اَوْر پیغمبروں کے سے نہیں ھیں کیونکہ اَوْر پیغمبروں کي
رسالت اُنکے مرتے ھي تمام ھو گئي مگر مسیح کے معاملے لوگوں کي نجات
کي بابت جو تھے اُسکے عروج سے تمام نہیں ھو گئے بلکہ آخرت تک ویسے
ھي جاري رھینگے اور سوا اِس آیت کے اَوْر آیتوں میں بھي مسیح نے اپني
رسالت ونجات کي عمومیت صاف صاف بیان کي ھی مثلا یوحنا کے ۸
باب کي ۱۲ آیت میں مسیح نے کہا ھی کہ * جہان کا نور میں ھوں جو
میري پیروي کرتا ھی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگي کا نور پائیگا * پھر
یوحنا کے ۶ باب کی ۵۱ آیت میں کہا ھی کہ * میں ھوں وہ جیتي روٹي
جو آسمان سے اُتري اگر کوئي شخص اُس روٹي کو کھائے تو ابد تک جیتا رھیگا
اور روٹي جو میں دونگا میرا گوشت ھی جو میں جہان کي زندگي کے

لیئے دونگا * پھر یوحنا کے ۱۰ باب کي ۱۶ آیت میں کہا ھی کہ * میري اؤر بھي بھیڑیں ھیں جو اِس گلّہ کي (یعني بني اسرائیل سے) نہیں ضرور ھی کہ میں اُنھیں بھي لاؤں اور وے میري آواز سنینگي اور گلّہ ایک اور گڈریا ایک ھوگا * پھر متّي کے ۱۸ باب کي ۱۱ آیت میں مسیح نے کہا ھی کہ * ابن آدم (جوخود اُس سے مراد ھی) آیا ھی کہ کھوئے ھوؤں کو ڈھونڈھکے بچاوے * درحالیکہ کھوئے ھوؤں کا لفظ بلا تخصیص عام معني سے آیا ھی تو مسیح نے اِس آیت میں بھي اپنے نجات کے عام ھونے کا اقرار کیا ھی اور یحییٰ نے جس وقت مسیح کو اپنے پاس آتے دیکھا یوں کہا کہ * دیکھو خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لے جاتا ھی * جیسا کہ یوحنا کے پہلے باب کي ۲۹ آیت میں مرقوم ھی پھر پہلے یوحنا کے ۲ باب کي ۲ آیت میں لکھا ھی کہ * یسوع مسیح ھمارے گناھوں کا کفارہ ھی فقط ھمارے گناھوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے * پھر فیلپیوں کے ۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آیتوں میں مذکورھی کہ * یسوع کے نام پر کیا آسماني کیا زمیني اورکیا جو زمین کے تلے ھیں ھر ایک گھٹنا ٹیکے اورھر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ھی تاکہ خدا باپ کا جلال ھووے * خلاصہ اِن آیتوں سے صاف ثابت و ظاھر ھو گیا کہ مسیح کي رسالت اور نجات عام ھی پس محمدیوں کا دعویٰ بالکل باطل ٹھہرا اور انکا ایسا دعویٰ یا تو تعصب کے سبب یا انجیل کے مطالب سے بے خبر ھونے کي جہت سے صادر ھوا ھی اور بس * * پھر توریت کي ایک اؤر آیت جو بعضے علمائے محمدي محمد سے منسوب کرتے ھیں یشعیاہ کے ۲۱ باب کي ۷ آیت ھی جہاں یوں مرقوم ھی کہ * اُسنے سوار دیکھے فارس دو دو سوار گدھے پر اور سوار اونٹ پر * گدھے اور اونٹ پر نظر کرکے کہتے ھیں کہ حمار کا سوار یسوع مسیح سے اِشارہ ھی کیونکہ وہ ایک دفعہ حمار پر سوار ھوا تھا اور شتر کے سوار سے محمد مراد ھی کہ وہ اکثر اوقات شتر پر سوار ھوا ھی مگر محمدیوں کي ایسي تاویل محض اِس جہت سے ھی کہ کتب مقدسہ کے مضمون و مطالب سے اُنھیں خبر نہیں اگر ایک تھوڑي سي تکلیف کرکے وہ باب سارا پڑھتے تو صحیح معني دریافت کرکے

پھر اُس آیت کو محمد سے نسبت ندیتے کیونکہ اگلي پچھلي آیتوں سے ظاهر و آشکار هی کہ وہ آیت نہ مسیح سے کچھہ علاقہ رکھتي هی نہ محمد سے بلکہ اُس میں شہر بابل کے محاصرہ کا اِشارہ و بیان هی یعني اِس باب کي پہلي آیت سے ١٠ آیت تک کا مطلب ایک پیشینگوئي هی جو یشعیاہ پیغمبر نے وقوع سے دو سو برس پہلے اِلہام سے آگاہ هوکر اُس میں فارس و مادائے کي سپاہ کے بابل پر چڑھہ آنے کا حال اور اُسکے زیر و زبر کرڈالنے کا احوال بیان کیا هی جیسا کہ ٢ آیت میں لکھا هی کہ * اي ایلام چڑھائي کر اي مادہ محاصرہ کر * اور ٩ آیت میں مرقوم هي کہ * گرپڑي بابل گرپڑي هی اور اُسکے اِلاهوں کي ساري پُتلیاں زمین پر توڑي گئیں * پوشیدہ نرهے کہ کتب مقدسہ میں اور یہودیوں کي قدیم قدیم کتابوں میں بھي ایران کے دکھن طرف کے نواح کو مثل ولایت شوستر و شیراز و غیرہ کے عیلام کہتے هیں اور اُسکے اُتّر طرف کو کہ همدان اور آذر بایجان وغیرہ هیں مادائے یا مادایں بولتے هیں چنانچہ یہہ بات کتب مقدسہ کے پڑھنیوالوں اور اگلے زمانہ کي تواریخ دیکھنے والوں کو خوب معلوم هی پس وہ دو سوار اور وہ حمار و مرکب جو پیغمبر مذکور نے نبوت کے رویا میں دیکھا اور بیان کیا فارس کي سپاہ کے چڑھہ آنے سے مراد هی نہ محمد کے آنے سے اور وہ سپاہ قورش کے جھنڈے تلے جسے کیخسرو کہتے هیں جمع هوکر بابل پر چڑھہ آئي اور اُسکا محاصرہ کرکے ضبط کر لیا پس محمدیوں کے ایسے خیالات کہ گویا یہہ آیت محمد کي طرف رجوع کرتي هی باطل هیں کتاب اِستفسار کے مصنف نے بھي الفاظ عرب و قیدار کے سبب جو اِس باب کي اخیر آیتوں میں لکھے هیں اور ایک عربي ترجمہ میں ١١ آیت میں جو لفظ النبوت في ادوم اور ١٣ آیت میں النبوت في العرب واقع هوئے هیں اور اُنکے معني یے هیں کہ ادوم پر یا ادوم کي نسبت نبوت کرنا اور عرب پر یا عرب کي نسبت نبوت کرنا سو مصنف موصوف نے اِن الفاظ پر خیال کرکے یوں کہا هی کہ وے الفاظ تو یسوع مسیح کے ساتھہ

اور یے الفاظ محمد کے ساتھہ منسوب هیں اور اِس معني سے اُن آیات کو ایک دلیل ٹھہرایا هی کہ وہ شتر سوار محمد سے مراد هی لیکن یہہ ایک عجیب دعوی هی کیونکہ جو شخص اِس باب کو ذرا فکر و غور سے پڑھیگا تو اُسے في الفور معلوم هو جائیگا کہ پچھلي آیتوں کو اگلي آیتوں سے کچھہ علاقہ نہیں پوشیدہ نرهے کہ یشعیاہ پیغمبر نے اِس باب میں تین نبوتیں بیان کي هیں پہلي نبوت تو اول آیت سے ۱۰ تک شہر بابل سے متعلق هی اور لشکر ایران سے اُسکا مغلوب هونا بیان کرتي هی دوسري نبوت ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں هی اور وہ دوما یعني ادوم کے لوگوں سے منسوب هی جو سعیر کے کوهستان میں رهتے تھے اور بني عیص تھے تیسري نبوت ۱۳ آیت سے آخر تک اهل عرب سے نسبت رکھتي هی اور یے دونوں پچھلي نبوتیں بعض مفسرین کے قول کي نسبت کیخسرو اور بعض کے قول کي نسبت بخت نصر کے لشکر سے اشارہ هی جسنے بني عیص کو اور عربوں کو مغلوب کرکے اُنکي ولایتیں چھین لیں اور اُن پر بڑا ظلم کیا چنانچہ اُسي باب کي اخیر آیتوں میں نبي نے کہا هی کہ * خداوند نے مجھکو یوں فرمایا کہ هنوز ایک برس هاں مزدور کا سا ایک ٹھیک برس باقي هی کہ کیدار کي ساري حشمت جاتي رهیگي اور بني کیدار کے باقي بہادر تیراندازوں کا شمار کم هوگا * پس ظاهر و یقین هی کہ دوسري اور تیسري نبوت میں بھي نہ مسیح کا اِشارہ هی نہ محمد کا اور النبوت کا جو لفظ هی اُسکو بعض مترجمین نے وحي اور بعض نے ثقل اور بعض نے بار اور بعض نے منشا ترجمہ کیا هی مگر اِس بات سے تحریف یا عبراني نسخہ کا فرق ثابت نہیں هوتا جیسا کہ استفسار کے مصنف نے دعوی کیا هی کیونکہ عبراني لفظ اِن سب معنیوں سے آیا هی اور عبراني لفظ مسا هی اسم مصدر اُسکے معني بوجھہ اٹھانا هی اور قول و حکم الٰهي اور وحي و نبوت کے معني میں بھي مستعمل هی پس اگر مصنف عبراني زبان جانتا هوتا تو ایسا بیجا دعوی نکرتا اور ظاهر هی کہ جب تک آدمي اصل زبان نہ سیکھہ لے ترجمہ

کي صحت اور غیر صحت یا اصل زبان کي تحریف کي بابت کچھہ گفتگو نہیں کر سکتا *

محمدي علما نے توریت کي اُن آیتوں کے سوا چند آیتیں انجیل کي بھي اپني کتابوں میں ذکر کرکے محمد کي خبر بنائي ھی مثلا یوحنا کے ۱۴ باب کي ۱۶ و ۱۷ و ۲۶ آیتیں جن میں مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا ھی کہ * میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھیں دوسرا تسلّي دینیوالا بخشیگا کہ ھمیشہ تمھارے ساتھہ رھے یعني روح حق جسے دنیا قبول نہیں کر سکتي کیونکہ اُسے نہ دیکھتي ھی اور نہ اُسے جانتي ھی لیکن تم اُسے جانتے ھو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رھتا ھی اور تم میں ھوویگا اور وہ تسلّي دینیوالا روح‌القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وھي تمھیں سب چیزیں سکھلائیگا اور سب باتیں جو کچھہ کہ میں نے تمھیں کہي ھیں تمھیں یاد دلائیگا * اور یوحنا کے ۱۶ باب کي ۸ آیت سے ۱۴ تک بھي اِسي معني پر آئي ھیں اب محمدي کہتے ھیں کہ یے آیتیں محمد ھي سے نسبت رکھتي ھیں اور تسلّي دینیوالا جسکا اِن آیتوں میں مسیح نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا ھی محمد ھی لیکن قطع نظر اِس سے کہ لفظ پاراقلت یا فارقلیط کو جو جو یوناني لفظ ھی اور اُسکے معني مدد کرنیوالا اور تسلّي دینیوالا ھی برخلاف تفسیر کرتے اور خلاف واقع کہتے ھیں کہ اُسکے معني محمود اور احمد ھیں علماے محمدي آیات کے باقي کلمات اور مطالب پر کچھہ متوجہہ نہیں ھوتے حال آنکہ اُسي ۱۴ باب کي ۲۶ آیت میں یہي موعودہ تسلّي دینیوالا روح القدس کہلایا ھی اور اُسکے حق میں کہا گیا ھی کہ وہ سب چیزیں حواریوں کو سکھائیگا اور مسیح کي بات اُنھیں یاد دلائیگا اور پھر ۱۶ و ۱۷ آیت میں مسیح حواریوں سے کہتا ھی کہ وہ ھمیشہ تمھارے ساتھہ رھیگا اور تم میں ھوویگا اور دنیا اُسے نہیں دیکھتي الحاصل ظاھر و آشکار ھی کہ محمد کسي مقام پر روح‌القدس اور روح حق نہیں کہلایا اور کیونکر ھو سکتا تھا کہ محمد

جسکا خروج حواریوں سے پانسو برس بعد ہوا پھر وہ مسیح کی بات اُنھیں یاد دلاے اور اُنھیں سکھاے اور ہمیشہ اُنکے پاس اور اُنمیں رہے ظاہر ہی کہ ایسی بات تو کوئی عقلمند نکہیگا اور محمد کو تو سب لوگوں نے آنکھوں دیکھا مگر فارقلیط کے حق میں مسیح نے کہا ہی کہ دنیا اُسے نہیں دیکھہ سکتی ہی اور اگر تو کوئی اور بھی دلیل چاھتا ہی جس سے بخوبی ظاہر ہوجاے کہ وہ تسلّی دینیوالا جسکا حواریوں سے وعدہ ہوا تھا محمد نہیں ہی تو یہہ بات بھی سُن لے جو اعمال کے پہلے باب کی ۴ و ۵ آیتوں میں مذکور ہی کہ مسیح نے اپنے صعود سے پہلے اپنے شاگردوں سے ملاقات کرکے بڑی تاکید سے کہا کہ * یروشلیم سے باہر نجاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کی جسکا ذکر تم مجھسے سُن چکے ہو راہ دیکھو کہ یوحن نے تو پانی سے بپتسما دیا پر تم تھوڑے دنوں کے بعد روح‌القدس سے بپتسما پاؤگے * اور مسیح کا یہی حکم لوقا کے آخر باب کی ۴۹ آیت میں بھی مرقوم ہی اور درحالیکہ مسیح نے حواریوں کو یہہ حکم دیا تھا کہ جبتک وہ مدد کرنیوالا موعودہ یعنی روح‌القدس تمھارے پاس نہ آلے یروشلیم سے الگ مت ہونا سو اگر وہ مدد کرنیوالا محمد ہوتا جیسا کہ محمدی لوگ کہتے ہیں تو ضرور ہوتا کہ حواری بھی مسیح کی عدول حکمی نکرکے نہ صرف چند روز بلکہ چھہ سو برس تک اُسی یروشلیم میں زندہ رہکر محمد کا انتظار کرتے کیونکہ محمد نے تو مسیح کے چھہ سو دس برس بعد خروج کیا خلاصہ ظاہر ہی کہ ایسی باتیں باطل ہیں اور اِن آیات کو محمد سے منسوب کرنا عقل و انصاف سے باہر ہی پوشیدہ نرہے کہ مدد کرنیوالا جسکا مسیح نے حواریوں کو وعدہ دیا تھا روح‌القدس تھا چنانچہ مسطورہ آیتوں سے صاف آشکار و یقین ہوتا ہی اور روح‌القدس جو انجیل کی تعلیم کے موافق اقنوم ثالث سے مراد ہی مسیح کے وعدہ بموجب مسیح کے عروج سے دس دن بعد حواریوں پر نازل ہوا جیسا کہ اعمال کے ۲ باب میں مفصل بیان ہوا ہی اور جبکہ روح‌القدس حواریوں پر نازل ہوچکا اور رسالت کا مرتبہ

اور معجزہ کي قوت اُنھیں دے چکا تو اُنھوں نے یروشلیم سے نکلکر سارے جہان میں انجیل کا وعظ کیا چنانچہ اِن مطالب کا ذکر اِس کتاب کے دوسرے باب کے آخر میں ھوچکا ھی * * بعضے محمدي اعتراض کرکے کہتے ھیں کہ روح القدس تو حواریوں سے پہلے نبیوں کو بھي دیا گیا تھا اور دنیا میں موجود تھا لیکن مسیح نے پاراقلت کے حق میں فرمایا ھی کہ میرے جانے کے بعد آئیگا اور مسیحي دین کے اصول بموجب روح القدس قدیم اور غیر مخلوق ھي مکان اور زمان کي قیدیں اُسکے ساتھہ کیونکر منسوب ھوسکتي ھیں اور کس طرح کہہ سکتے ھیں کہ وہ آئیگا اور پھر جس صورت میں کہ مسیح نے فرمایا ھی کہ سچائي کي روح میرے حق میں گواھي دیگي اور حواریوں سے کہا کہ تم بھي گواھي دوگے اور پھر کہا کہ جب وہ تسلّي دینیوالا آئیگا تو جہان کے لوگوں کو گناہ اور سچائي اور انصاف سے الزام دیگا اور حال آنکہ روح القدس صرف ایمانداروں پر نازل ھوتا ھی تو اِن سب باتوں کے رو سے صاف ثابت ھوتا ھی کہ پاراقلت کوئي آؤر ھی اور روح القدس کوئي آؤر ھی اور روح القدس وہ ایک وحي کي روح ھی جسنے حواریوں میں حلول کیا اور پاراقلت محمد سے مراد ھی جو مسیح کے کہے بموجب مسیح کے بعد بلاشک آنیوالا تھا * فاما الجواب * پہلے تو اِن سب اعتراضوں کا جواب شافي یہہ ھی کہ خود مسیح نے اُنھیں مذکورہ آیات میں پاراقلت کے لفظ کو روح القدس اور روح راستي کے لفظ سے بیان کرکے حواریوں سے کہا ھی کہ وہ پاراقلت یعني تسلّي دینیوالا تمھارے پاس آئیگا اور تمکو تعلیم دیگا اور تم جب تک وہ تمھارے پاس آنلے یروشلیم سے جدا مت ھونا پس اظہر من الشمس ھی کہ پاراقلت اور روح القدس دو نہیں ھیں بلکہ ایک ھی اور پاراقلت یعني تسلّي دینیوالا روح القدس کا ایک نام اور اُسکي صفتوں میں سے ایک صفت ھی کیونکہ وہ روحاني تسلّي اور روحاني مدد کرتا ھی پس محمدیوں کا یہہ دعویٰ باطل و بیجا ھی کہ پاراقلت آؤر ھی اور روح القدس آؤر دوسرے اگرچہ روح القدس

مسیح کے عروج سے پہلے بھي جہان میں تھا اور اگلے نبیوں کو بھي دیا گیا
تھا مگر وہ اُترنا جسکا مسیح نے حواریوں کو وعدہ دیکر کہا تھا کہ میرے
عروج کے بعد تمھارے پاس آئیگا اور پھر ویسا ھي ھوا کہ دسویں دن آیا ایک
خاص طور کا آنا اور اُترنا تھا اور ایسا کمال کے ساتھہ تھا کہ اگلے پیغمبروں
میں سے کسي پر ایسے کامل طور پر نازل نہوا تھا اور اِس جہت سے اَور
سب پیغمبروں کي نسبت حواریوں کي رسالت کا مرتبہ بھي اعلیٰ ھی
چنانچہ اِس کتاب کے دوسرے باب کي ۷ فصل میں بیان و ثابت ھوچکا
پس آویگا کا لفظ اِس خاص اُترنے کے معني بخشتا ھی نہ یہہ کہ گویا
روح‌القدس پہلے نہ تھا یا کسي مکان و زمان میں مقید ھی چنانچہ
مشہور ھی کہ خدا کي نسبت یہي کہا گیا ھی کہ کوہ سینا پر اُترا تو اِس
سے یہہ بات ثابت نہیں ھوتي کہ گویا خدا مقام پر مقید ھی اور اِس
سے آگے بني اسرائیل کے ساتھہ نہ تھا بلکہ اُس خاص ظہور و بیان سے مراد
ھی جس سے خدا نے اپنے تئیں کوہ سینا پر موسيٰ اور بني اسرائیل سے
بیان فرمایا ھی تیسرے ظاھر ھی کہ روح‌القدس جہان کے عام لوگوں اور بے
ایمانوں پر نازل نہیں ھوتا جیسا کہ پیغمبروں اور ایمانداروں پر نازل ھوتا
ھی اور نہ مسیح کے قول سے یہہ بات نکلتي ھی یہہ تو صرف محمدیوں
نے اپنے مفاد کے لیئے بنالي ھی بلکہ مسیح نے تو یوں کہا ھی کہ جس وقت
وہ تسلّي دینیوالا آئیگا جہان کے لوگوں کو گناہ اور راستي اور عدالت سے
الزام دیگا یعني انجیل کے وعظ کي رو سے جو حواریوں کي معرفت ھوگا
روح‌القدس وعظ سننےوالوں کو اُنکے گناھوں پر اور خدا کي سچائي اور
عدالت پر اور نجات پر جو مسیح کے سبب حاصل اور موجود ھوئي ھی
خبردار اور ملزم کریگا اور اُنھیں توبہ و ایمان کي طرف کھینچ لائیگا جاننا
چاھیئے کہ انجیل کي تعلیم کے موافق توبہ اور بازگشت اور ایمان اور نیک
نیتي اور نیک کام کي طاقت اور روحاني درک و دریافت یے سب باتیں
روح‌القدس کي تاثیر سے انسان میں ھوتي ھیں چنانچہ اِس کتاب کے

دوسرے باب میں مفصل بیان ہو چکا ہی پر روح القدس کي یے تاثیریں اَور چیز ہیں اور پیغمبروں اور حواریوں پر اُسکا اترنا اور چیز ہی * * پھر ایک اَور آیت جو بعض علماے محمدي نے انجیل سے نقل کرکے محمد کي خبر بتائي ہی یوحنا کے ۱۴ باب کي ۳۰ آیت ہی اِس مضمون سے کہ * اِس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھہ میں اُسکي کوئي چیز نہیں * محمدي کہتے ہیں کہ اِس جہان کے سردار سے محمد مراد ہی اور بڑے تعجب کي بات ہی کہ مصنف استفسار نے بھي ایسا بیجا دعوي کیا ہی اور یہہ ایک واضح دلیل ہی کہ علماے محمدي انجیل کے مطالب و مضمون سے کتنے بے خبر ہیں اور تعصب نے اُنھیں کیسا گھبراھت میں ڈالا ہی کہ اِس آیت کو محمد سے نسبت دیتے ہیں حال آنکہ الفاظ اِس جہان کا سردار جو اِس آیت میں مذکور ہیں اُن سے شیطان مراد ہی چنانچہ انجیل کي اَور آیتوں سے صاف معلوم و یقین ہوتا ہی اور سارے مفسرین نے بھي یہي تفسیر کي ہی جاننا چاھیئے کہ انجیل کے مضمون بموجب وے لوگ جو گناہ کرتے ہیں گناہ ھي کے بندہ ہو جاتے ہیں اور گناہ اُنکا مالک بن جاتا ہی (رومیوں کے ۶ باب کي ۱۶ آیت) اور گناہ اور جھوٹھہ کا باپ شیطان ہی یعني گناہ اور شر اُسي سے ہی (یوحنا کے ۸ باب کي ۴۴ آیت) اور ہوا کا سردار یعني شیطان گناہ کے سبب نافرمانبردار لوگوں میں تاثیر و حکم کرتا ہی چنانچہ افسیوں کے ۲ باب کي پہلي اور دوسري آیتوں میں مرقوم ہی کہ * اُسنے تمھیں بھي جو خطاؤں اور گناھوں کے سبب مردہ تھے زندہ کیا جن میں تم آگے اِس جہان کے طور پر ہوا کي حکومت کے سردار کي طرح جو روح ہی کہ اب نافرمانبردار لوگوں میں تاثیر کرتي چلتے تھے * اور اِسي لیئے انجیل میں کہا گیا کہ تمام دنیا شریر ۔ گناہ کے حکم میں ہی جیسا کہ پہلے یوحنا کے ۵ باب کي ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں لکھا ہی کہ * جو کوئي خدا سے پیدا ہوا ہی گناہ نہیں کرتا بلکہ وہ جو خدا سے پیدا ہوا ہی اپني حفاظت کرتا ہی اور وہ شریر (یعني شیطان) اُسکو نہیں چھوتا

هم جانتے هیں که هم خدا سے هیں اور ساري دُنیا بُرائي میں پڑي رهتي هی * پوشیده نرهے که اصل یوناني میں لفظ پُونرسُ جو ۱۸ آیت میں آیا اور اُسکا شریر ترجمه هوا هي وهي لفظ هي جو ۱۹ آیت میں بُرائي کے لفظ سے بیان هوا هی یعنی پہلے مقام میں وه لفظ فاعلیت کي حالت سے آیا هی یعني هُو پونرُس جسکے معني الشّریر یعني شیطان هیں اور دوسرے مقام میں مفعولیت کي حالت سے واقع هوا هی یعني تُو پُونرو مگر یہه لفظ مفعولیت کي حالت میں یوناني زبان کے قاعده بموجب مذکر اور مستوي دونوں هو سکتا هی پس اگر مذکر هو تو اُسکے یے معني هونگے که ساري دنیا شریرمیں پڑي هی یعني شیطان کے حکم میں هی اِسي لیئے بعض مترجم نے اِس آیت کو اِسي مضمون پر ترجمه کیا هی اور بعض نے شرارت سے مگر حقیقت میں شریر و شرارت دونوں لفظ اُسي ایک مطلب کو بیان کرتے هیں کیونکه وه جو گناه اور شرارت میں پڑا هی شیطان کے حکم میں هی اِس جهت سے که گناه و شرارت شیطان هي سے هی پھر انجیل کے ایک اَور مقام میں شیطان اور شیاطین کو اِس جهان کے رئیس اور شاهنشاه کہا هی جیسا که افسیوں کے ۶ باب کي ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں لکھا هی که * خدا کے سارے هتهیار باندهو تاکه تم شیطان کے منصوبوں کے مقابل قائم رہ سکو کیونکه همیں خون و جسم سے کُشتي کرنا نهیں بلکه سرداروں سے اور اختیاروالوں سے اور اِس دنیا کي تاریکي کے قدرت والوں سے اور شریر روحوں سے بهي جو بلند مکان میں هیں * خلاصه اِن آیتوں سے بخوبي ثابت هو گیا که اِس جهان کے سردار کے لفظ سے انجیل میں شیطان مراد هی اور خدا تو در حقیقت سردار و مالک هی مگر گناه کے سبب گنهگاروں کا سردار و مخدوم شیطان هي بن گیا هی اور جس حالت میں که سارے آدمي گناه میں گرفتار هیں پس شیطان سب کا سردار هوا اب مسیح جو آیا سو اِسي لیئے آیا که شیطان کو مغلوب اور اُسکي حکمت کو نیست و نابود کرے چنانچه پہلے یوحنا کے ۳ باب کي ۸ آیت

میں لکھا ھی کہ * جو کوئي گناہ کیا کرتا ھی سو شیطان کا ھی کہ شیطان شروع سے گنہگار ھی خدا کا بیٹا اِس لیئے ظاھر ھوا کہ شیطان کے کاموں کو متاوے * اور مسیح نے اطاعت اور دکھہ اور اپني صلیبي موت سے شیطان کو مغلوب کیا اور اُن لوگوں پر سے جو مسیح پر ایمان لائے شیطان کي حکومت متادي اور شیطان کے قبضہ سے اُنھیں چھڑا دیا چنانچہ قلسیوں کے پہلے باب کي ۱۳ آیت میں لکھا ھی کہ * خدا نے ھمکو (مسیح کے وسیلے) تاریکي کے قبضہ سے چھڑایا اور اپنے پیارے بیٹے کي بادشاھت میں داخل کیا * پھر عبرانیوں کے ۲ باب کي ۱۴ و ۱۵ آیتوں میں لکھا ھی کہ * وہ موت کے وسیلے اُسکو جسکے پاس موت کا زور تھا یعني شیطان کو برباد کرے اور جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامي میں گرفتار تھے اُنھیں چھڑاوے * پھر افسیوں کے ۴ باب کي ۸ آیت میں مذکور ھی کہ * مسیح نے اُونچے پر چڑھکے قید کو قید کیا اور آدمیوں کو انعام دیئے * پھر قلسیوں کے ۲ باب کي ۱۵ آیت میں مسطور ھی کہ * سرداروں اور اختیاروالوں کي (یعني شیطان کي) قدرت چھین لي اور اُنھیں برملا رسوا کرکے اُنپر شادیانے بجائے * اور اُن لڑائیوں کا جو مسیح نے غیر مرئي عالم میں شیطان اور شیاطین کے ساتھہ کرکے اُنھیں مغلوب کیا ھی مکاشفات کے ۱۲ باب کي ۹ آیت میں بھي اشارہ ھی اِس مضمون سے کہ * بڑا اژدھا نکالا گیا وھي پُرانا سانپ جسکا نام ابلیس اور شیطان ھی جو سارے جھان کو دغا دیتا ھی وہ زمین پر گرایا گیا اور اُسکے فرشتے بھي اُسکے ساتھہ گرائے گئے * اب دیکھو اُس آخري حملہ کي نسبت جو اِس روحاني لڑائي میں شیطان نے مسیح پر اُسکے دکھہ اور موت کے وقت کیا تھا مسیح نے آیت مذکورہ میں کہا ھی کہ اِس جھان کا سردار یعني شیطان آتا ھی کہ میرے ساتھہ آخري لڑائي کرے لیکن مجھہ میں اُس کي کوئي چیز نہیں یعني گناہ و شر جو اُس کي چیز ھی اور جسکے سبب لوگوں پر حکم و سلطنت پاتا ھی مجھہ میں نپائیگا اور اِس لیئے مجھہ پر غالب نہوگا اور یوحنا کے ۱۲

باب کي ۳۱ آیت میں فرمایا هی که * اب اِس جہان پر حکم هوتا هی اب اِس جہان کا سردار نکال دیا جائیگا * یعني اب میں اپني موت اور دکهه کے وسیلے سے شیطان کو مغلوب کرونگا اور اُسے سزا دي جائیگي اور میرے ایمانداروں پر حکومت کرنے سے گرا دیا جائیگا اور یوحنا کے ۱۹ باب کي ۳۰ آیت میں مرقوم هی که * یسوع نے کہا پورا هوا اور سر جهکاکے جان دي * پورا هوا سے مراد یہه هی که اب شیطان کے ساتهه میري لڑائي تمام هوئي اور وہ مغلوب هو گیا اور ایمانداروں کے لیئے نجات مہیا هو گئي اور یوحنا کے ۱۶ باب کي ۱۱ آیت میں مسیح نے اُسي مطلب کي بابت یوں فرمایا هی که * روح القدس عدالت سے اِس لیئے ملزم کریگا که اِس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا هی * یعني روح القدس لوگوں کو ملزم کریگا اور اُنهیں سمجهائیگا که شیطان پر حکم کیا گیا اور وہ مسیح سے ایسا مغلوب هوا که پهر ایمانداروں پر حکومت نکرسکیگا اور آخر کار شیطان آگ کے دریا میں ڈالا جائیگا جیسا که مکاشفات کے ۲ باب کي ۱۰ آیت میں بیان هوا هی که * شیطان جسنے اُنهیں فریب دیا تها آگ اور گندهک کي جهیل میں ڈالا گیا جہاں وہ حیوان اور جهوٹها نبي هی اور رات دن همیشه کو عذاب میں رهینگے * پوشیدہ نرهے که شیطان اور شیاطین اب بهي دوزخ کے عذاب میں گرفتار هیں لیکن آخري روز اَور بهي سخت عذاب میں پڑینگے * * پهر ایک اَور آیت جسے بعضے محمدیوں نے انجیل سے مذکور کرکے محمد کي خبر بنایا هی یہه هی که مرقس کے پہلے باب کي ۷ آیت میں مذکور هی که * میرے پیچهے مجهسے ایک قدرت والا آتا هی میں لائق نہیں که جهک کے اُسکي جوتیوں کا تسمه کهولوں * اب کہتے هیں که مسیح نے یہه آیت محمد کے آنے کي بابت بیان کي هی لیکن محمدیوں نے یہاں بهي غلطي کي کیونکه پہلے تو یہه آیت مسیح کا قول نہیں بلکه یحییٰ نبي کا قول هی چنانچه اگلي پچهلي آیتوں سے ظاهر و ثابت هوتا هی دوسرے یحییٰ نے یہه خبر مسیح

کے حق میں کہي ھی نه محمد کے حق میں چنانچه یوحنا کے پہلے باب
کي ۲۹ و۳۰ آیتوں میں یحییٰ نے مسیح کے حق میں یوں کہا که * دیکھو
خدا کا برّہ جو جہان کا گناہ اُٹھالیجاتا ھی یہه وھي ھی جسکے حق میں
میں نے کہا که ایک مرد میرے پیچھے آتا ھی جو مجھسے مقدم ھوا کیونکه
وہ مجھسے پہلے تھا * اور اگر کوئي کہے که درحالیکه مسیح اُس زمانه میں
موجود تھا تو اُسکے حق میں یحییٰ یہه بات کیونکر کہه سکتا تھا که میرے
بعد آئیگا اِسکا جواب یہه ھي که یحییٰ نے یہه بات مسیح کے خروج اور
تعلیم دینے کي نسبت کہي ھی سو ایسا ھي ھوا که جب یحییٰ اپني
رسالت تمام کرچکا مسیح نے خروج کرکے تعلیم اور معجزے کرنے شروع کیئے
* * بعضے محمدیوں نے اپنے مفاد کے واسطے اِن مذکورہ آیتوں کے سوا اَوْر
آیتیں بھي کتب عہد عتیق و جدید سے نکالکر اپني کتابوں میں لکھي
ھیں جیسا که روضۃالصفا کے مصنف نے جلد ثاني کے اوائل میں اور حاجي
ملا محمد رضاے ھمداني نے اپنے رساله میں اور کتاب استفسار وغیرہ کے
مصنف نے لکھا ھی لیکن اُن آیتوں میں سے بعضي تو ایسي ھیں کے توریت
و انجیل میں اُنکا پتا بھي نہیں ملتا اور بعضي جو ملتي بھي ھیں سو اِس
کیفیت کي ھیں که اکثر لفظا اور تفسیرا مسیح سے منسوب ھیں اور بعض
کے کچھه اَوْر معني ھیں نه وہ معني جو محمدیوں نے تعصب کي راہ سے
اپنے مطلب کے موافق بیان کیئے ھیں چنانچه جو شخص اُن آیات کو
پڑھیگا اور آیات کي سلسله بندي پر خیال کریگا وہ بخوبي سمجھه لیگا که
اُنکے وہ معني نہیں جو محمدي بیان کرتے ھیں یہاں اُن آیات کے ذکر
کرنے سے طول کلامي ھو جاتي اِس جہت سے ھم اُنکے ذکر سے باز رھے اور
صرف اُنھیں آیتوں کے بیان پر کفایت کي جنھیں محمدیوں نے اپنا عمدہ
دلیل بنایا ھی اب بھي اگر محمدي ذرا دقّت کرکے توریت و انجیل کو
پڑھیں اور اُنکے مطلب سے اچھي طرح مطلع ھو جائیں تو اُنکي بڑي خوش
نصیبي ھی کیونکه اُس وقت پھر ایسي نا موافق و نا مناسب تاویلیں

نکرینگے اور اگر انصاف پر آئینگے تو خوب سمجھہ جائینگے کہ توریت و انجیل میں اصلا محمد کي خبر نہیں هی * خلاصه اِس فصل کے مطالب سے خوب ظاهر و ثابت هو گیا که محمد کي رسالت کے واسطے کتب عهد عتیق و جدید میں کوئي بات بلکه کوئي اشارہ بهي نہیں هی پس محمدیوں کا یہہ دعوی کہ گویا محمد کي خبر توریت و انجیل میں ذکر هوئي هی باطل اور بے جا هي *

---

## دوسري فصل

اِس بات کي تحقیق میں که قران کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دلیل هو سکتي هی یا نہیں

ایک اَوْر دلیل جو محمد کي رسالت کے ثبوت کے لیئے قران میں ذکر هوئي هی سو وہ قران کي عبارت هی جیسا که سورۂ بقر میں لکھا هی * * و اِن کنتم في ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورة من مثله و ادعوا شهدا ئکم من دون الله اِن کنتم صادقین * * یعني اگر تم اُس چیز کي بابت جو هم نے اپنے بندہ پر اُتاري هی شک کرتے هو تو تم بهي ایک ویسي هي سورة بنا لاؤ اور اپنے گواهوں کو جو خدا کے ماسوا هوں بُلاؤ اگر تم سچّے هو * علماي محمدي اِس آیت کے بهروسے پر قران کي عبارت کے بے مثل و بے نظیر هونے کا همیشه دعوی کیا کرتے هیں اور چاهتے هیں که قران کي عبارت ایک بڑا معجزہ ٹهہرے یہاں تک که موسی بلکه مسیح کے معجزوں پر بهي فوقیت رکهتا هو اور ایسے هي خیالات سے قران کي عبارت کو اُسکي حقیت اور محمد کي رسالت کے لیئے ایک بڑي دلیل بناتے هیں لیکن اگر کوئي اِس امر میں ذرا فکر کرے اور قران کي عبارت کو انصاف سے جانچے تو سمجھہ جائیگا که قران کي عبارت اُسکے حق هونے کے لیئے دلیل

نہیں ہوسکتي هی کیونکه اولاً اگر بالفرض هم قبول کریں که قرآن کي عبارت
اُسکے من جانب الله هونے کي دلیل بهي هو تو پهر ایک ناقص دلیل هی
اِس جہت سے که اِس دلیل کو صرف وهي لوگ سمجهه سکتے هیں جو
عربي زبان میں خوب واقفیت رکهتے هیں اور آور لوگوں کو لازم پڑیگا که
علما کے کہے بموجب مان لیں که قران کي عبارت کي افضلیت نہایت
کے مرتبه پر هی اور اِسي سبب وہ خدا کا کلام هی لیکن جو شخص غور
کریگا وہ پهر بهي اِس شبہه میں رهیگا که شاید عرب کے علما سہو سے ایسے
خیالوں میں پڑے هیں کیونکه بني آدم کیا عالم کیا جاهل سہو و خطا سے
مبّرا نہیں هیں اور پهر وہ یهه بهي سوچیگا که علما لوگ جو ایسا دعویٰ
کرتے هیں شاید اِس جہت سے کرتے هوں که یے قرآن کے مطیع هیں اور
منظور اُنهیں یهه هی کہ لوگ قرآن کے مطیع و معتقد هو جائیں تو اِس
سبب سے هماري ریاست و عزت بڑهه جائیگي اور اِسي سبب سے وے
علما ابتک اپنے دنیوي فواید کے لیئے اِس بات میں متفق رهے هیں جیسا
که بت‌پرستوں کے علما باوجود اِسکے که وے خود جہالت میں پڑے هیں
لیکن اَوروں کے فریب دینے کو ایک مدت دراز سے ابتک آپس میں ایک
زبان هوکر اپني جهوٹهي کتاب کے لیئے دعویٰ کرتے هیں که هماري یهه کتاب
خدا کي طرف سے هی اور حال آنکه بت‌پرستوں کے علما گنتي میں اسلام
کے علما سے زیادہ هیں چنانچه سیّاح اور تواریخ‌دان لوگ اِس بات کو
خوب جانتے هیں پس قران کي عبارت اگر بالفرض دلیل هو بهي سکے تو
بهي ظاهر هی که طالبان حقیقت کو دلي سکوت و یقین نہ دے سکیگي بلکه
اُنهیں همیشه ایک تردد اور تذبذب میں چهوڑدیگي اور یهه بات که انجیل
کے واسطے ایسي دلیلیں هیں جنهیں سارے خاص و عام آساني سے سمجهه
لیتے هیں اور ایمان لانیوالا انجیل کي حقیت کي نسبت یقین کلي حاصل
کرتا هی پچهلے باب میں ذکر هوئي هی *

اور اگر کوئي کہے که موسیٰ وغیرہ کے معجزوں کو بهي سب لوگوں نے

نهیں دیکها اور نه دیکهه سکتے هیں تو معجزه کي دلیل بهي قرآن کي عبارت کي طرح ناقص دلیل هی اِسکا جواب یهه هی که اِس میں اُس میں بڑا فرق هی کلام کي فصاحت اور لطافت کا دریافت کرنا اِس جهان کے علوم میں سے ایک علم هی اور ایسي دلیل کو صرف وهي شخص سمجهیگا جو صاحب علم هوگا جیسا که علم ریاضي ونجوم کي دلیل صرف اُسي کو معلوم هوگي جو اِن علموں میں دخل رکهتا هی لیکن معجزه کي دلیل دیکهنے سے علاقه رکهتي هی چنانچه موسیٰ و مسیح اور حواریوں کے معجزے جس جسنے دیکهے اُنکي رسالت پر اُنهیں یقین حاصل هوا پس اِس دلیل کے دریافت کرنے کو علم کي کچهه ضرورت نهیں هی اور اُن لوگوں کے لیئے جو بعد هوئے اور هوتے آئینگے مسیح اور حواریوں اور موسیٰ کے معجزے توریت و انجیل میں مفصل موجود هیں پس درحالیکه مسیح پر ایمان لانیوالے نے اپنے دل کي تبدیلي اور باطني بیماري کے شفا پانے اور حقیقي آرام و تسلّي حاصل کرنے سے اپنے دل میں یقین حاصل کرلیا هی که توریت و انجیل خدا کا کلام هی تو وے معجزے جو اُن کتابوں میں بیان هوئے هیں اُسکے لیئے ویسي هي قوي دلیل هی جیسي دیکهنے والوں کے لیئے تهي اور اِس تبدیل دلي اور آرام باطني کے حاصل کرنے کو کچهه علم و فضیلت ضرور نهیں هی صرف مسیح پر سچا ایمان درکار هی اور بس جیسا که پچهلے باب میں مفصل بیان هوا اور اُسي باب میں وے اَور دلیلیں بهي مذکور هوئي هیں جن سے انجیل و توریت کا حق هونا ثابت هوتا هی *

ثانیاً اگر بالفرض اِس بات کو هم قبول کرلیں که اب تک عربي زبان میں عبارت کي رو سے قران کي مانند کوئي کتاب نهیں لکهي گئي تو اِس سے صرف یهه بات پائي جائیگي که قران عربي زبان میں عرب کي ساري کتابوں سے عبارت میں افضل هی نه یهه که قران کي عبارت جهان کي ساري کتابوں سے افضل اور خدا کا کلام هو پوشیده نرهے که یوناني

اور لاطيني اور انگلش اور نمسة وغيرة زبانوں ميں ايسي ايسي كتابيں تصنيف هوئي هيں كه عبارت ميں قران سے كهيں افضل هيں چنانچه يهه بات فرنگستان كے عالموں ميں مشهور و معروف هي اور بعض اُن ميں جنهوں نے عربي زبان سيكهي اور عربي علم ميں كمال مداخلت پيدا كي اور عربي كتابيں خوب ديكهي بهالي هيں كهتے هيں كه عربي كي بعضي كتاب مثل مقامات حريري و مقامات همداني كي عبارت ميں قران كے برابر بلكه اُس سے بهتر و افضل هيں اور هرچند كه اِن علماؤں كي بات محمديوں كے نزديك معتبر نهيں هي اور تعصب كي راه سے اُنكي بات قبول نهيں كرتے ليكن ايسي جانبداري كے سبب سے محمديوں كي گواهي قران كي عبارت كي بابت اَوْرقوم و ملت كے آگے معتبر نهوگي اور مخفي نرهے كه عرب كے بهي بعضے علما نے اقرار كيا هي كه قران كي عبارت اعجاز اور لاثاني نهيں هي چنانچه شاه اسمعيل نے اپني تواريخ كے باب في امة المسلمين ميں فرقه مزداريه كي بابت ايسا لكها هي * المزدارية اصحاب عيسىٰ بن صبيح المكني بابي موسىٰ الملقب بالمزدار و يسمي راهب المعتزلة لانه تزهد و انفرد عن اصحابه بمسائل قبيحة جدا منها ان الناس قادرون علىٰ مثل هذا القران فصاحة و نظما و بلاغة و هو الذي بلغ في القول بخلق القران * يعني مزداريه عيسىٰ بن صبيح كے اصحاب تهے جسكي كنيت ابي موسىٰ اور مزدار لقب تها اور فرقه معتزله كا راهب كهلاتا تها كيونكه اُسنے زهد اختيار كيا اور مسائل قبيحه كے سبب اپنے اصحاب سے الگ هو گيا اُن قبيح مسئلوں ميں سے بعضے يے هيں كه فصاحت و بلاغت ميں قران كي مثل بنانے پر آدمي قادر هي اور اُسنے اِس بات پر بڑا مبالغه كيا هي كه قران مخلوق هي * اور شرح المواقف كے مصنف نے مزدار كي نسبت كها هي كه اُسنے دعوىٰ كركے يهه بات كهي كه عرب ايک ايسي كتاب جو قران سے بهتر هو تصنيف كر سكتے هيں پهر شهرستاني نے اپني كتاب ميں مزدار كي نسبت

اِس معامله میں ایسا لکھا هی که * * ابطاله اعجاز القران من جهة الفصاحة و البلاغة * * یعنی اُسنے اِس بات کو باطل ٹهہرایا هی که قران فصاحت و بلاغت کی رو سے معجزه گنا جاے * اور نظام نے کہا هی که * * من حیث الاخبار عن الامور الماضیة و الاتیة و من جهة صرف الدواعی عن المعارضة و منع العرب عن الاهتمام به جبرا و تعجیزا اذا لو خلاهم لکانوا قادرین علیٰ ان یاتوا بسورة من مثله بلاغة و فصاحة و نظما * * یعنی گذشته اور آینده زمانه کے اخبار کی رو سے اور بحث و معارضه کے دعوی سے بهی باز رهنے کی راه سے اور ایک اِس راه سے که خدای تعالیٰ عرب کو اهتمام کے وقت سراسیمگی اور عاجزی سے بچاے تو جس وقت که وه (یعنی عرب) مسلمانوں سے الگ هوتے تو بے شک اِس بات کی قدرت رکهتے تهے که بلاغت و فصاحت میں قران کی مانند سورة بنا لائیں * اب اگرچه اهل شرع اِن لوگوں کی بات قبول نہیں کرتے بلکه کفر جانتے هیں پهر اِن مقاموں سے اتنا معلوم و یقین هوتا هی که عرب کے علما قران کی عبارت کی بابت متفق نہیں هیں بلکه بعضے ایسے بهی هیں جو قران کی عبارت کو فصاحت و بلاغت میں افضل و لاثانی نہیں جانتے *

ثالثا اگر هم فرض کریں که قران کی عبارت عربی زبان میں بے مثل و بے مانند هی اور خدا کا کلام هونے کے لیئے عبارت هی کافی دلیل هو جاے تو اِس صورت میں یهه بات لازم آتی هی که وے ساری کتابیں جو اگلے زمانه میں یونانی اور لاطینی زبان میں لکهی گئی هیں اور وے مشهور کتابیں بهی جو اب پچهلے زمانه میں انگلشی اور نمسه اور فارسی وغیره زبانوں میں مرقوم هوئی هیں جنکی مثل اب تک کوئی کتاب اِن زبانوں میں نہیں هوئی چاهیئے که وے سب کتابیں خدا کا کلام ٹهہرائی جائیں اور ایسی هی وید کی کتاب جو هندوؤں کے دین کی کتاب هی اور وے لوگ اُسکے بے مثل و مانند اور من جانب الله هونے کا دعویٰ کرتے هیں اگرچه اِس میں بت‌پرستی کی تعلیمیں هیں مگر چاهیئے که عبارت

کي خوبي سے وہ بهي خدا کا کلام هو جاے اور اگر قران کي عبارت کے واسطے اسلام کے علما کا يهه دعوی هو که اسکي عبارت جهان کي ساري کتابوں کي عبارت سے افضل هی تو ايسے دعوي کرنے سے پہلے انکو لازم هوگا که اول زبانيں سيکهيں اور اُن کتابوں کو جو اَور اَور زبانوں ميں لکهي گئي هيں پڑهيں کيونکه ظاهر هی که جب تک عبراني اور يوناني اور لاطيني اور تمسه اور انگلش اور فرانس اور هند و چين وغيره زبانيں نه سيکهه لينگے اور اِن زبانوں کي کتابيں نه پڑهه لينگے تب تک يهه ايسا دعوی نهيں کر سکتے اور نهيں کهه سکتے که قران کي عبارت جهان کي سب کتابوں کي عبارت سے بهتر و افضل هی اور اِس صورت ميں که علماے اسلام نے آج تک اِس امر کي تقديم نهيں کي اور اَور قوم کي کتب و علوم کي جستجو نهيں کي پس اُنهيں يهه مرتبه نهيں هوگا که ايسے ايسے دعوی کريں *

رابعا ممکن هی که ناحق مطلب اور بُرے معاني اور کفر آميز باتيں ايسي رنگيني عبارت اور شيريں لفظوں ميں لکهي جائيں جو انتها کے مرتبه پر هوں چنانچه يهه بات بت‌پرستوں ميں اور اَور فرقوں ميں بهي هوئي هی اور ايسي ميٹهي باتوں اور رنگيني عبارتوں پر بهت آدمي فريفته و گرويده هو گئے هيں پس مسلمانوں کے دعوي کے بموجب چاهيئے که ايسي ناحق اور کفر انگيز باتيں عبارت کي فضليت کے سبب خدا کا کلام هو جائيں * خلاصه اُن دليلوں سے جو قران کي عبارت کي بابت مذکور هوئيں بخوبي ظاهر و معلوم هو گيا که قران کي عبارت خواه بے مثل و بے مانند هو خواه نهو پهر اسکے حق اور من جانب الله هونے اور محمد کي رسالت کے ليئے هرگز دليل نهيں هو سکتي *

# تیسري فصل

## چند کلمے معني قران کے بیان میں

اب که قرآن کي عبارت سے اُسکے من جانب الله هونے کے لیئے کوئي دلیل نه نکلي تو هم اُسکے مضمون کي طرف رجوع کرکے دیکهینگے که آیا اُسکے مضمون سے اُسکي حقیت کے لیئے کوئي دلیل مل سکتي هی یا نهیں سو جو کوئي طرفداري کو برکنار رکهکر قرآن کو مطالعه کرلیگا وہ قبول کریگا که قران اِتني باتوں میں خدا کو حق حق اور راست راست بیان کرتا هی چنانچه خدا کي صفات کي نسبت اُس میں ذکر هوا هی که خدا واحد و قدیم و علیم و حکیم و رحیم و رؤف و غفور و کریم هی اور اُس میں یهه بهی بیان هوا هی که مرنے کے بعد انسان کي روح ابدا باقي رهیگي اور بدن پهر اُٹهیگا اور انصاف کے دن نیک کار اور بدکار سب اپنا اجر پائینگے اور اِنکے سوا چند احکام ایسے بهي هیں جو کتب عهد عتیق و جدید کے احکام سے موافق هیں جیسے بت‌پرستي نکریں اور خدا کا شریک نه ٹههرائیں اور اُسکي تصویر نه کهینچیں اور اُسکا نام بیحرمتي سے نه لیں چوري چهنالا خون نکریں جهوٹهه نبولیں خدا کے ساتهه محبت رکهیں بهائي برادر پر احسان اور غریب و فقیر پر رحم کریں لیکن جو شخص که کتب عهد عتیق و جدید سے خبر رکهتا هوگا اُسے فورا معلوم هو جائیگا که محمد نے یے باتیں اور یے حکم کهاں سے حاصل کیئے هیں یعني اُسپر کُهل جائیگا که کتب مقدسه سے نقل کر لیئے هیں اور هرچند که خود محمد توریت و انجیل نهیں پڑها تها لیکن اُسکے زمانه میں عربستان کے درمیان مسیحي اور یهودي بهت تهے اور کتاب سیرت‌الرسل اور انسان‌العیون سے معلوم هوتا هی که ورقه بهي جو خدیجه کا چچیرا بهائي تها پهلے اُسنے یهودي مذهب قبول کیا پهر مسیحي هو گیا اور وہ محمد کے دعوي رسالت کرنے

سے چند روز پہلے مرگیا اور پھر شام کي ولایت کے لوگ بالکل مسیحي تھے اور محمد بھي اِدعاے نبوت سے پہلے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ اور پھر آپ اکیلا کئي بار تجارت کے ارادہ سے ولایت شام کو گیا تھا پس محمد کو ھر ایک طرح سے فرصت اور موقع تھا کہ چلتے پھرتے وقت مسیحیوں اور یہودیوں کے ساتھہ اُنکي کتب اور اُنکے مذھب کي بابت بات چیت کرے سو اِس ذریعہ سے محمد کو اُن لوگوں کے مذھب اور کتب کے مضامین سے اُسي قدر آگاھي ھوئي جتنا انھوں نے محمد کے آگے نقل اور بیان کیا اور جب کہ محمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وھي کچھہ جو سنا تھا اور اپني طبیعت کے موافق پسند کیا اور یاد رکھا تھا قرآن میں داخل کردیا پس انجیل کي وے تعلیمات جسے اُسنے اپني عقل و طبیعت کے موافق ندیکھا قرآن میں بیان نکیا چنانچہ خبر ندي کہ مسیح خدا کا بیٹا اور الوھیت کے مرتبہ میں ھی اور ایسے ھي انجیل کي یے تعلیمات بھي بیان نکیں کہ آدمي کا دل ایسا خراب ھی کہ ثواب کا کوئي کام نہیں کر سکتا اور خدا کے حضور ایسا گنہگار ھی کہ صرف یسوع مسیح گناہ کي سزا سے اُسے بچا سکتا ھی اور یہہ کہ تمام عالم کا نجات دھندہ اور شافي وھي ھی اور بس اور انجیل کي وے نصیحتیں اور وے احکام بھي جو آدمي کے دل کي تازگي اور فکر و خواھش کي پاکي سے نسبت رکھتے ھیں قرآن میں بیان نہیں کیئے اور ازآنجا کہ یہودیوں اور مسیحیوں نے انجیل و توریت کي بعضي حکایتیں محمد سے صحت کے ساتھہ نقل نکي تھیں یا اگر صحت سے نقل کي تھیں تو محمد کو صحیح یاد نرھي تھیں اِس سبب سے سھو میں پڑ گیا اور وے حکایتیں بعینہ اور صحیح صحیح طور پر قرآن میں نقل نہوئیں اور قرآن میں ایسي حکایتیں بھي بیان ھوئي ھیں جو اُس زمانہ میں جعلي حدیثوں کے طور پر یہودیوں اور مسیحیوں کے درمیان مشہور ھو رھي تھیں لیکن توریت و انجیل میں کہیں بھي نہ تھیں چنانچہ آگے چلکر ھم بیان کرینگے * * اب اُن سھو اور

بھول چوک سے جو اِس امر میں قرآن کے درمیان پائي جاتي ھیں کئي ایک بطریق نمونہ کے ھم یہاں ذکر کرینگے مثلاً وہ جو سورۂ بقر کے اوائل میں لکھا ھی کہ فرشتوں نے آدم کے پیدا کرنے کي بابت خدا سے گفتگو اور مباحثہ کیا اور خدا نے اُسے سجدہ کرنے کا حکم اُنھیں دیا مگر ابلیس منکر ھوا سو یہ سب توریت کے خلاف ھی بلکہ توریت سے معلوم ھوتا ھی کہ خدا نے ایسا حکم نہیں دیا اور ابلیس اِس عالم کي پیدایش سے پہلے نافرماني کرکے شیطان ھو گیا تھا پھر سورۂ عنکبوت کے اوائل میں کہا گیا ھی کہ جب طوفان آیا تو نوح نو سو پچاس برس کا تھا چنانچہ مرقوم ھی * * و لقد ارسلنا نوحا اِلیٰ قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما فاخذ ھم الطوفان و ھم ظالمون * * یعني نوح کو ھم نے اُسکي قوم کي طرف بھیجا سو وہ نو سو پچاس برس اپني قوم میں رھا پس اسکي قوم میں طوفان آیا اور وے گنہگار تھے * مگر موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۷ باب کي ۱۱ آیت میں لکھا ھی کہ جس وقت کہ طوفان آیا نوح چھہ سو برس کا تھا اور ۹ باب کي ۲۸ آیت میں مرقوم ھی کہ نوح طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رھا پس نوح کي ساري عمر نو سو پچاس برس کي تھي نہ یہہ کہ طوفان آنے کے وقت اِتني عمر رکھتا ھو پھر سورۂ ھود کے اوائل میں بیان ھوا ھی کہ نوح کے بیٹوں میں سے ایک نے کشتي میں بیٹھنے سے انکار کیا سو وہ طوفان میں ڈوب مرا چنانچہ لکھا ھی * * و نادي نوح ابنہ و کان في معزل یا بني ارکب معنا و لا تکن مع الکافرین * * اور پھر لکھا ھی کہ * * فکان من المغرقین * * یعني نوح نے اپنے بیٹے کو بلایا درحالیکہ وہ ایک گوشہ میں تھا کہ ای میرے بیٹے تو میرے ساتھہ سوار ھو اور منکروں میں مت رہ پھر ھو گیا وہ ڈوبنے والوں میں سے * لیکن توریت میں موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۷ و ۸ و ۹ باب میں صاف لکھا ھی کہ نوح کے سب بیٹے کشتي میں تھے اور سب نے طوفان سے نجات پائي پھر سورۂ یوسف میں بیان ھوا ھی کہ گویا یوسف نے اپنے مالک کي جورو

کي خواهش کي تهي جیسا که مذکور هی * * و لقد همت به و هم بها * *
یعني عورت نے اُسکي فکر کي اور اُسنے عورت کي فکر کي * مگر موسیٰ
کي پهلي کتاب کے ۳۹ باب میں کهلا کهلي بیان هوا هی که یوسف نے بالکل
اُس سے انکار کیا اور بُري فکر کو اپنے دل میں بهي جگهه ندي تهي پهر
سورهٔ قصص کے اوائل میں لکها هي که فرعون کي عورت نے موسيٰ کو پالا
اور بجاے فرزند کے قبول کیا چنانچه مرقوم هي که * * فالتقطه آل فرعون * *
یعني فرعون کے ناتے والوں نے اُسے اُٹهالیا * اور پهر کها هی که * * قالت
امرأة فرعون قرة عین لي و لک لا تقتلوه عسي ان ینفعنا او نتخذوه ولدا و هم
لایشعرون * * یعني فرعون کي عورت نے کها که میرے اور تیرے لیئے
قرةالعین هی اِسے قتل مت کر شاید همارے کام آوے یا هم اِسے اپنا بیٹا
بنالیں اور انهیں خبر نتهي * مگر توریت میں موسيٰ کي دوسري کتاب
کے دوسرے باب میں صاف کها هی که فرعون کي بیٹي نے موسيٰ کو پرورش
کرکے بجاے فرزند کے اُسے قبول کیا تها پهر سورهٔ مریم کے شروع میں مذکور
هی که مریم ایک دور و دراز جگهه چلي گئي تهي اور یسوع خرما کے درخت
تلے پیدا هوا تها چنانچه لکها هی * * فانتبذت به مکانا قصیّا فاجاء
ها المخاض الي جذع النخلة * * یعني اُسے لیکر ایک دور مکان میں علیحده
چلي گئي پهر اُسے درد لگے اور ایک خرما کے درخت تلے آئي * لیکن لوقا
کي انجیل کے دوسرے باب میں مفصل بیان هوا هی که مسیح شهر
بیت‌اللحم میں اصطبل کے درمیان پیدا هوا اور بیت‌اللحم یهودیه ملک
میں مریم کے باپ دادے کا شهر تها اب دیکهو اِن مقاموں میں اور اِنکي
مانند آؤر مقاموں میں بهي محمد نے سهو کي راه سے توریت و انجیل کے
خلاف بیان کیا هی سو یهه خلاف یا تو اِس سبب سے هوا که محمد کو
یاد نهیں رها تها یا یهود و نصاریٰ هي نے اُس سے خلاف بیان کیا تها ورنه
اِن گزارشات کو محمد بیشک صحیح صحیح نقل کرتا *

القصه انصاف و آساني سے ثابت و مدلل کرسکتے هیں که قرآن کتب

عہد عتیق و جدید کي تعلیمات و حکایات سے اور یہودیوں اور مسیحیوں
کي اُن احادیث سے جو محمد کے زمانہ میں مشہور تہیں اور عربوں اور
مجوسوں کي عادتوں کے قصوں سے جمع ہوکر تالیف ہوا ہی یعني اِس
بات میں شبہہ نہیں کہ محمد نے اپنے دل میں سوچا تہا کہ میں اِن
تینوں مذہب یعني یہودیوں اور مسیحیوں اور عربوں کے مذہب سے ایک
علیحدہ مذہب نکالکر قائم کروں اور اِس طریق سے لوگ باسانی میرا
مذہب قبول کرینگے اِسي لیئے اِن تینوں مذہب میں سے جس چیز
کو اُسکي عقل نے قبول کیا اور اپنے مطلب کے موافق جانا اُسے جمع کرکے
ایک نیا مذہب بنایا اور قران میں لکہ دیا چنانچہ خدا کي صفات اور
قیامت کي خبر اور انصاف کا دن اور نہي کے احکام قتل و زنا اور چوري
اور جہوتہہ کي قسم سے اور امر کے احکام جیسے خدا کي اطاعت و محبت
اور ہمسایہ و اقربا کا دوست رکہنا یے سب توریت و انجیل سے لے لیئے
گئے ہیں جسنے کتب مقدسہ پڑہي ہونگي اگر قران کے مطالب کو کتب
مقدسہ کي تعلیمات سے مقابلہ کریگا باساني تمام دریافت کرلیگا کہ یے
باتیں کتب مقدسہ سے نقل کي گئي ہیں * پہر قرآن میں بہت حکایتیں
بہي مرقوم ہیں جو کتب عہد عتیق و جدید سے لے لي گئي ہیں جیسے
لوط کا قصہ جو سورۂ ہود کے اواخر میں مذکور ہوا ہی موسیٰ کي پہلي
کتاب کے ۱۹ باب میں مفصّل لکہا ہی اور موسیٰ و فرعون کا حال جو سورۂ
اعراف میں بیان ہوا ہی موسیٰ کي ۲ کتاب کے ۳ باب سے ۱۴ تک
بالتفصیل مرقوم ہی اور یوسف کي گزارشات جو سورۂ یوسف میں ہیں
موسیٰ کي پہلي کتاب کے ۳۷ و ۳۹ سے ۴۷ باب تک صحیح صحیح صاف صاف
مندرج ہیں اور مریم کا مقدمہ جو سورۂ مریم کے اوائل میں لکہا ہی سو
اظہر من الشمس ہی کہ وہ گزارش لوقا کي انجیل کے پہلے باب سے نکال
لي گئي ہی اور ایسي اَور حکایتیں بہي قرآن میں پائي جاتي ہیں جو کتب
عہد عتیق و جدید سے اخذ کي گئي ہیں لیکن اِتنا فرق ہی کہ قرآن میں

یا تو کم و بیش بیان هوئي هیں یا کچهه تغیر و تبدیل سے لکهي گئي هیں
اور اِس تغیر و تبدیل کا سبب هم نے اوپر ذکر کر دیا * اور یهودیوں کي
حدیثوں سے بهي محمد نے کئي ایک حکایتیں قرآن میں لکه دي هیں چنانچه
آدم کا پیدا هونا اور فرشتوں کا اُسے سجدہ کرنا اور شیطان کا خدا سے برگشته
هونا اور آدم کا بهشت سے نکالا جانا جو سورۂ بقر میں اور سورۂ اعراف
کے اوائل میں مرقوم هی اُنهیں حکایتوں میں سے هی اور اِسي طرح ابراهیم
اور داؤد و سلیمان کے حالات که سورۂ انبیا اور سورۂ نمل میں ذکر هوئے
هیں که ابراهیم نے اپنے باپ کے بتوں کو توڑ ڈالا اور اُسکي قوم نے اُسے آگ
میں ڈال دینے کا قصد کیا اور پهاڑوں اور پرند جانوروں نے داؤد کے ساتهه
حمد و ثنا بیان کي اور هوا و جن وغیرہ سلیمان کے حکم میں تهے اور پهر
بهشت کي کیفیت اور فرشتوں کا ذکر اور سوال قبر اور جهنم کا سات
حصوں پر تقسیم هونا اور اعراف کي خبر اور یهه نقل که قیامت کے دن
زبان اور پانو اور هاتهه وغیرہ گنهگاروں کے گناہ پر گواهي دینگے چنانچه سورۂ
یاسین کے آخر میں بیان هوا هی پهر غسل و طهارت اور تیمم کا حکم که
اگر پاني نملے تو خاک سے تیمم کریں اور روزہ کهولتے وقت خیط ابیض اور
خیط اسود کے درمیان اِمتیاز نهونا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یے سب
یهودیوں کي حدیثوں اور تواتر سے لیا گیا هی چنانچه اب اِس زمانه میں
بهي اِس قسم کي حدیثیں طالموت و گمرا و ضحار و میدراس نامي کتابوں
اور یهودیوں کي اَور اَور کتابوں میں بهي منضبط هیں * اور یهه بات که
یسوع نے هنڈولے میں باتیں کیں اور لڑکپن میں اُس سے معجزے ظاهر هوئے
جیسا که سورۂ آل عمران کے اوائل اور سورۂ مریم میں مذکور هی اور
اصحاب کهف اور رقیم کا قصه جو سورۂ کهف میں هی محمد نے اُس
زمانه کے مسیحیوں کي احادیث سے لیکر قرآن میں ذکر کیا هی چنانچه
پهلي بات تو احادیث کي کتاب میں جسکا نام نقل یا انجیل طفولیت
یسوع مسیح هي مرقوم هی اور اصحاب کهف کا قصه افرائم نامي ایک

شخص کي تصنیف کي هوئي کتاب میں پایا جاتا هی پوشیدہ نرهے که مسیحي لوگ اگلے زمانه کي حکایات اور حدیثوں میں سے صرف اُنهیں باتوں کو قبول کرتے هیں جو انجیل سے مطابق هوں * پهر میزان اور پل صراط کي باتیں جو قرآن میں ذکر هوئي هیں قدیم مجوسیوں کي حکایتوں سے اخذ کرلي هیں جیسا که حید نامي ایک کتاب میں جس میں اُس قوم کے مذهب و تاریخ کا ذکر هی لکها هی * پهر کعبه کے احوال کا کمّ و کیف اور حج کے اداب یے سب باتیں اگلے عربوں کے مذهب و عادت کي هیں چنانچه اگر کوئي شخص عربوں کے اگلے احوال و تواریخ پر رجوع کرے اور مطلع هو تو سمجهه لیگا که محمد سے پہلے کعبه ایک مشهور بت‌خانه تها که اُس وقت کے عرب اپنے بت‌پرستي کے مذهب کے موافق وهاں کي زیارت و طواف اور بعضے اَور عمل و آداب بهي کرتے تهے اِس لیئے محمد نے بهي عربوں کے دلوں کي تالیف کے واسطے اُنهیں عملوں میں کچهه تغیر و تبدیل کرکے اپنا دین قائم کرنے کو طواف و حج کا عمل برقرار رکها * خلاصه اگرچه هم اِس قسم کي حکایتیں جو محمد نے کتب مقدسه سے اور یهودیوں اور مسیحیوں وغیرہ کي حدیثوں اور حکایتوں سے لیکر قرآن میں لکه دي هیں اَور بهي لکهه سکتے تهے لیکن لوگوں کي آگاهي کے لیئے اِتنے هي پر کفایت کي پس اِس صورت میں جس قدر حق و درست باتیں قرآن میں هیں کتب مقدسه سے عاریتاً لے لي گئي هیں اور قرآن کي حقیت کے لیئے دلیل نهیں هو سکتیں *

باوجودیکه قرآن میں ایسي باتیں بهي هیں جو سچي اور کتب مقدسه سے نکالي هوئي هیں پهر بهي اُسکي تعلیم انجیل کے اکثر مطالب و تعلیمات سے ضد و برخلاف هی اور یهي ایک بڑي دلیل هی که قرآن خدا کا کلام نهیں اور قرآن کي مخالفت انجیل سے اِن اِن باتوں میں هی اوّلاً انجیل میں مسیح کي الوهیت کُهلا کُهلي بیان هوئي هی مگر قرآن الوهیت مسیح کا انکار کرکے اُسکو صرف رسالت هي کے مرتبه میں حساب کرتا هی

دوسرے انجیل میں لکھا هی که مسیح کي موت گنهگاروں کے لیئے کفارہ هی لیکن قرآن مسیح کے مرنے کي بابت آدمیوں کو شک میں ڈالتا هی کیونکه ایک جگهه تو مسیح کي موت کا اِقرار هی اور دوسري جگهه اِنکار تیسرے انجیل میں بیان هوا که وہ میانجي اور وہ صادق و یکتا وسیله جو خدا اور خلقت کے درمیان هی مسیح هی اور گناہ کي معافي اور خدا کي رضامندي اور همیشه کي نیکبختي صرف وهي آدمي پائیگا جو مسیح کو اپنا درمیاني اور نجات دهندہ جان لیگا لیکن محمدي کهتے هیں که گنهگاروں کا شفیع محمد هی اور خدا اُسکي خاطر گنهگاروں کو بخشش دیگا اور اُسپر ایمان لانیوالوں کو بهشت میں لے جائیگا چوتهے خدائے واحد نے انجیل میں اپنے تئیں تثلیث کے ساتهه یعني باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بیان کیا هی مگر قرآن اِس بیان کا قائل نهیں بلکه اُسے کفر کے مرتبه میں گنتا هی پانچویں مسیح انجیل میں فرماتا هی که کتب عهد عتیق و جدید باطل و منسوخ نهیں هوئي هیں اور نهونگي آسمان و زمین ٹل جائینگے مگر میري بات نه ٹلیگي لیکن محمدي اِسکے برخلاف کهتے هیں که قرآن کے ظاهر هونے سے توریت و انجیل منسوخ هو گئیں چهٹے کتب مقدسه میں بیان هوا هی که آدمي اپنے اعمال کے سبب نهیں بلکه صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات پائیگا جیسا که انجیل میں رومیوں کے ۳ باب کي ۲۳ و ۲۴ آیت اور ۴ باب کي ۵ آیت میں اور افسیوں کے ۲ باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں مرقوم هی لیکن قرآن میں کها گیا هی که آدمي اپنے نیک کاموں اور ثواب کے سبب نجات پائیگا ساتویں مسیح نے متي کے ۵ باب کي ۴۴ آیت میں اپنے تابعین سے کها هی که * میں تمهیں کهتا هوں که اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کریں اُنکے لیئے برکت چاهو جو تم سے کینه رکهیں اُنکا بهلا کرو اور جو تمهیں دکهه دیویں اور ستاویں اُنکے لیئے دعا کرو * مگر محمد نے اپني اُمت کو حکم دیا که غیر مذهب والوں سے جهاد کرو اور جو لوگ قرآن سے برگشته هوں اُنهیں

قتل کرو آتھویں مسیح نے تو لوقا کے ۲۰ باب کي ۳۴ آیت سے ۳۶ تک یوں فرمایا هی که * اُس جهان کے لوگ (یعني بهشت کے لوگ) نه بیاه کرتے هیں اورنه بیاهے جاتے هیں کیونکه وے فرشتوں کي مانند هیں * اور رومیوں کے ۱۴ باب کي ۱۷ آیت میں مرقوم هی که * خدا کي بادشاهت کهانا پینا نهیں بلکه راستي اور سلامتي اور روح قدس سے خوشوقتي هی * مگر محمد نے قرآن میں اُسکے برخلاف فرمایا هی که بهشت میں کهانا پینا اور حوروں کے ساتهه رهنا هی اور انجیل و توریت میں ایسي اَور بهي تعلیمات و مطالب هیں جنکے برخلاف قران میں بیان هوا هی مگر اُن سب کي تفصیل کرنے سے طول کلامي هوتي تهي اِس واسطے هم نے اِنهیں چند باتوں پر کفایت کي * * خلاصه واضح هوا که قرآن کي تعلیم انجیل کي تعلیم سے برخلاف و ضد هی اور اِس جهت سے قرآن اُس پهلي شرط کو جو هم نے اِس باب کے شروع میں سچے پیغمبر کي شناخت کے لیئے ذکر کي پورا نهیں کرتا اور اِس صورت میں که ممکن نهیں که خدا کا کلام ایک دوسرے کے ضد و برخلاف هو اور اُن دلائل و مطالب کي رو سے جو هم نے اِس کتاب کے پهلے اور دوسرے باب میں کتب مقدسه کي بابت بیان کي هیں یقین هو گیا که کتب مقدسه نه تحریف هوئي هیں نه منسوخ بلکه درحقیقت خدا کا کلام هیں مگر قرآن اُنکے برخلاف اور اُنکي ضد هی پس اِس سے صاف ثابت و یقین هوتا هی که قرآن خدا کا کلام نهیں هی اور اگر ایسا هوتا که قرآن کے خلاف هونے کے لیئے اِس دلیل کے سوا کوئي اَور دلیل نهوتي تو بهي یهه ایک هي دلیل کافي هوتي کیونکه انجیل میں قطعي حکم هی که اگر کوئي انجیل کے برخلاف بیان کرے اگر فرشته بهي هو تو بهي اُسکے کلام کو خدا کا کلام مت جانو جیسا که گلتیوں کے پهلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں پولس حواري نے کها هی که * اگر هم یا آسمان سے کوئي فرشته سوا اِس انجیل کے جو هم نے تمهیں سنائي دوسري انجیل تمهیں سناوے ملعون هووے جیسا هم نے آگے کها ویسا هي

اب میں پھر کہتا هوں که اگر کوئي تمهیں کسي دوسري انجیل کو سوا
اِسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون هووے * اِس صورت میں کچهه ضرور
نهیں هی که قرآن کے رد میں هم اِس سے زیادہ کچهه اَور بهي لکهیں لیکن
طالبان حق کے لیئے هم کئي ایک دلیل اَور بهي بیان کرینگے که اُن سے
بهي خوب یقین هو جائیگا که قرآن خدا کا کلام نهیں هی *

اولاً یهه که سواے مذکورہ دلیل کے ایک اَور نشان جس سے معلوم هوتا
هی که قرآن خدا کا کلام نهیں یهه هی که قرآن روح کے تقاضا و تمنا کو رفع
نهیں کرتا کیونکه اِس کتاب کے دیباچه میں هم نے ذکر کیا هی که ضرور
هی که سچا اِلهام اُس تقاضا کو جو آدمي کي روح اور دل میں هی رفع
کرے اور یهه بات بهي دیباچه هي میں ثابت و بیان هوئي هی که روح
کا تقاضا اِس بات میں هی که آدمي خدا کي صفات اور اُسکے ارادہ
سے جو وہ آدمي کے حق میں رکهتا هی آگاہ هو اور اُسکے پورا کرنے کے
وسیلے معلوم کرے اور خدا کے حضور بري الذمه اور بے گناہ هوکر دلي پاکي
اور نیک چال چلن حاصل کرے اور حقیقي خوشحالي اور ابدي سعادت
کو پهنچے اور دیباچه هي میں هم نے یهه بهي ذکر کیا هی که اگر کوئي
کتاب روح کے تقاضا و تمنا کو رفع نکرے اور آدمي کو مذکورہ مراتب پر
نه پهنچاوے تو یهي ایک بڑي علامت هی که وہ کتاب خدا کا کلام نهیں
هی اب دیکهو قرآن کے مضامین سے معلوم هو جاتا هی که اُسکي تعلیم
روح کا تقاضا رفع کرنے میں ناقص هی یعني اگرچه کئي ایک مطلب خدا
کي صفات اور دل کے احوال کی بابت سچ اور صحیح اُس میں بیان
هوئے هیں لیکن خدا کي صفات اور اُسکا ارادہ و احکام اور آدمي کے دلي
احوال کي کیفیت جس کمال کے ساتهه که انجیل میں بیان هوئي قرآن
میں نهیں هی اور یهه مطلب بهي که آدمي کو چاهیئے که پاک دل هوکر
خدا کا تقرب حاصل کرے قرآن میں نظر انداز هو گیا هی بلکه اُسکي
بعض آیات کے مضمون سے خدا کا تقدس و عدالت اور آدمي کي دلي

پاکي باطل هوتي هی چنانچه آگے چلکر هم اِس مطلب کا اِثبات کرینگے
اور آدمي کي روح کا تقاضا جسکے بموجب آدمي کو چاهیئے که گناه
اور اُسکي سزا سے نجات پاوے قران کي تعلیم هرگز رفع نهیں کرتي اور آدمي
کو ایسي راه نهیں بتاتي جس سے عادل و مقدس خدا کے آگے بے گناه
و پاک بنے کیونکه وے وسیلے جو خدا نے گناه کي معافي حاصل کرنے کے
لیئے انجیل میں بیان و برقرار کیئے هیں اُن سے انکار کرکے قرآن میں
اور محمدیوں کي اَوْر کتابوں میں ایسے وسیلے آدمي کو بتائے گئے هیں جن
سے ممکن هي نهیں که آدمي اپنے گناهوں کي معافي حاصل کرکے اُنکي
سزا سے نجات پاوے چنانچه قرآن میں بیان هوا هی که آدمي توبه اور نیک
کام اور ثواب کے سبب اور خدا کي رحمت اور محمد کي شفاعت سے
اپنے گناهوں کي معافي حاصل کرتا هی اور خدا بهي اِنهیں باتوں کے سبب
بنده کي تقصیر سے درگذر کرکے اُسے مقبول کر لیتا هی مگر یهه عقیده باطل
و خلاف عقیده هی کیونکه توبه کي بابت اِس کتاب کے دوسرے باب کي
دوسري فصل کے آخر میں هم نے ذکر و ثابت کیا هی که خدا توبه کے
سبب گناه سے درگذر نهیں کرتا اور انجیل میں کُهلا کُهلي بیان هوا هی
که خدا صرف اُسي آدمي کے گناه سے درگذرتا هی جو توبه کرکے دل سے
مسیح پر ایمان لاوے اور جو آدمي مسیح پر ایمان نلائیگا خدا کا غضب
اُسپر رهیگا اور ابدي هلاکت میں پهنسیگا چنانچه یهه مطلب انجیل کي
اِن آیتوں میں بیان هوا هی یعني مرقس کے پهلے باب کي ۱۵ آیت اور
اعمال کے دوسرے باب کي ۳۸ آیت اور ۲۰ باب کي ۲۱ آیت اور مرقس
کے ۱۶ باب کي ۱۵ و ۱۶ آیت اور یوحنا کے ۳ باب کي ۳۶ آیت میں ذکر
و بیان هوا هی اگر کوئي اِن آیتوں پر رجوع کرے تو آگاه هو جائیگا * *
اور ایسا هي اِس کتاب کے ۲ باب کي ۲ و ۳ فصل میں مفصل مذکور هوا
که آدمي نیک کام کے سبب گناهوں کي سزا سے اپنے تئیں چُهڑا نهیں
سکتا کیونکه کتب مقدسه کي آیات کے مضمون سے بخوبي ثابت هو گیا

که سب آدمي خدا کے حضور گنہگار هیں اور اُنکا کوئي کام نیک نہیں اور هرگز قدرت نہیں رکھتے که ثواب کا ایک ایسا کام کریں جو گناه کا بدله هو اور اُن مذکوره مقاموں میں هم نے یہه بهي ثابت کیا هی که انجیل کے کلام بموجب خدا صرف مسیح کي خاطر گنہگاروں پر رحم کرتا هی اور صرف اُس آدمي کے گناه مٹاتا هی جو دل سے مسیح پر ایمان لاکر اُسے اپنا نجات دهنده جانے لیکن جو مسیح پر ایمان نه لائیگا اور اُسے اپنا وسیله اور نجات دینیوالا نجانیگا گناه کي معافي هرگز نپائیگا بلکه ابدي هلاکت میں پڑیگا چنانچه یہه بات انجیل کي آیتوں سے بهي ظاهر و ثابت هو گئي * * پهر یہه بات بهي که گویا محمد گنہگاروں کا شفیع هی بالکل خلاف اور انجیل کے ضد هی کیونکه انجیل میں صاف بیان هوا هی که گنہگاروں کا شافي مسیح هی اور بس جیسا که یوحنا کے ۱۴ باب کي ۶ آیت میں فرمایا هی که * راه اور سچائي اور زندگي میں هوں کوئي بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا هی * پهر اعمال کے ۴ باب کي ۱۲ آیت میں لکها هی که * اَوْر کسي دوسرے سے نجات نہیں کیونکه آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئي دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے هم نجات پا سکیں * پهر پہلے تیموتیوس کے ۲ باب کي ۵ و ۶ آیتوں میں بیان هوا هی که * خدا ایک هی اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمي درمیاني هی وه مسیح یسوع هی جسنے اپنے تئیں سب کے کفاره میں دیا * پس اِن آیتوں کے مضمون سے معلوم هوتا هي که زمین و آسمان میں نه کوئي شافي هی اور نہوگا مگر وهي یسوع مسیح * * اور درحالیکه محمد بني نوع بشر میں سے هی اور اُس میں سہو و نسیان و گناه پایا جاتا هی تو وه خود کسي نجات دینیوالے کي شفاعت کا محتاج هی پس کیونکر هو سکتا هی که ایسا شخص اَوْروں کے لیئے وسیله اور شفاعت کا سبب ٹهہرے اور یہه بات که شافي و نجات دهنده بے گناه اور کمال کے مرتبه پر هونا چاهیئے اِس کتاب کے ۲ باب کي ۲ و ۳ فصل میں بیان هوئي هی پوشیده نرهے که

عائشه کے قول سے روایت کي هی که محمد نے کہا *.* اللهم اغسل خطایائي
بماءالثلج و البرد و نقّ قلبي کما ینقّي الثوب الابیض من الدّنس و باعد
بیني و بین خطایائي کما باعدت بین المشرق و المغرب * * یعني ای
خداوند میرے گناه برف کے پاني سے دهو ڈال اور میرا دل ایسا پاک کر
جیسے سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتے هیں اور میرے گناه کو مجهه سے
ایسا دور کر جیسا مشرق سے مغرب دور هی * پهر کتاب الصلوة کے باب
السجود میں روایت هی که ابو هریره نے کہا * * کان النبي یقول في سجود
اللهم اغفرلي ذنوبي کله دقه و جله و اوّله و آخره و علانیه و سره * * یعني
ابو هریره نے کہا هی که نبي سجده میں کہتا تها یا الهي میرے سارے گناه
بخش دے کیا صغیره کیا کبیره کیا اگلے کیا پچهلے کیا کُهلے کیا چهپے *
اب اگر بعضے علما یوں کہتے هیں که اِن آیتوں میں استغفار و مغفرت کے
یے معني هیں که گناه مرتبهٔ اِمکان سے پوشیده رکها جاے تو اِس بات
کا جواب یهه هی که جو چیز که هنوز مرتبهٔ اِمکان سے ظهور میں نهیں
آئي ظاهر هی که اُسکا وجود هي نهیں هوا یعني وه معدوم و نابود هی
پس ایسي چیز کے حق میں جو هنوز معدوم هی یوں کہنا که وه موجود
هی یا هو چکي حق نهیں هی اِس صورت میں ایسے گناه کے لیئے جو وقوع
میں نهیں آیا معافي اور مغفرت مانگنا بیجا هی پس یهه دعوی باطل
هی اور مرتبهٔ اِمکان کو اور ظهور و وقوع کو برابر سمجهنا عقل کے خلاف هی
ایسے دعوي کے موافق تو فرشتے بهي درحالیکه گناه کے اِمکان کا مرتبه اُنکے
لیئے بهي هی تو وے بهي سب کے سب گنهگار ٹهہرینگے اگرچه اُن سے
کبهي گناه ظهور میں نهیں آیا * * خلاصه جب که قرآن کي آیتوں اور
حدیثوں کے مضمون سے ظاهر هو گیا که محمد گنهگار تها پهر کیونکر هو سکتا
هی که وه کسي کا شفیع هو پس مذکوره دلیلوں سے ظاهر و واضح هو گیا که
اُن وسیلوں سے جو قران میں بیان هوئے هیں آدمي اپنے گناهوں کي معافي
حاصل نهیں کر سکتا اور گناه کي سزا سے نچهوٹیگا اور اِسي سبب سے

قرآن کے طریقه اور اعتقاد سے آدمي دلي پاکي کو بهي نه پهنچیگا اور
حقیقي نیکبختي اور ابدي سعادت کو بهي پهنچ نهیں سکتا بلکه گناه
میں رهکر اور خدا کے غضب میں گرفتار هوکر ابدي هلاکت میں پڑیگا
اِس صورت میں قرآن کي تعلیم روح کے تقاضا و تمنا کو رفع نهیں کرتي
اور آدمي کو نجات کي منزل پر نهیں پهنچاتي پس قرآن نجات حاصل
کرنے کے لیئے نامناسب و بے فائده هی اور اُس پهلي شرط کو جو حقیقي
اِلهام کي تصدیق کے لیئے هم نے دیباچه میں ذکر کي هی پورا نهیں کرتا
پس واضح و ثابت هوتا هی که قرآن خدا کا کلام نهیں هی في الجمله انجیل
اِس بات میں بهي قرآن پر فوقیت رکهتي هی کیونکه انجیل کي تعلیم
ایماندار کي روح کے تقاضا کو بالکل رفع کرتي هی اور اُسے معرفت الله
سکهاتي اور اپنے دلي احوال کے پهچاننے کي قدرت دیتي هی اور مسیح کي
نجات کے سبب ایماندار آدمي گناهوں کي معافي اور دل کي پاکي اور
نیک چال چلن حاصل کرکے خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کرتا هی
اور حقیقي خوشحالي اور ابدي سعادت کو پهنچتا هی چنانچه یهه مطلب
اِس کتاب کے دوسرے باب میں مفصل مذکور هوا *

ثانیاً ایک اَور دلیل جس سے ثابت هوتا هی که قرآن خدا کا کلام
نهیں اُسکے ناشایسته مطالب هیں جو خدا کي رحمت و محبت اور
تقدس و عدالت کے لائق نهیں مثلاً بهشت کي باتیں جیسا که سورۂ
القتال میں مرقوم هی که * * مثل الجنة اللتي وعد المتقون فیها انهار من
ماء غیر آسن و انهار من لبن لم یتغیر طعمه و انهار من خمر لذة للشاربین
و انهار من عسل مصفیٰ و لهم فیها من کل الثمرات و مغفرة من ربهم * *
یعني بهشت جسکا متقیوں سے وعده هوا هی ایسا هی که وهاں نهریں
هیں جنکا پاني خراب نهیں هوتا اور دودهه کي نهریں هیں جسکا مزا نهیں
بدلتا اور شراب کي نهریں هیں جو پینیوالوں کو مزۂ دیتي اور مصفیٰ شهد
کي نهریں هیں اور هر ایک قسم کے میوے هیں اور وے لوگ اپنے خدا

کي بخشش حاصل کرینگے * پہر سورۃ الواقعہ میں لکہا ہی کہ * اولئک
المقربون في جنات نعیم ثلۃ من الاولین و قلیل من الاخرین علی سرر
موضونۃ متکئین علیہا متقابلین یطوف علیہم ولدان مخلدون باکواب و اباریق
کاس من معین لا یصدعون عنہا و لا ینزفون و فاکہۃ مما یتخیرون و لہم طیر مما
یشتہون و حور عین کا مثال اللؤ لؤ المکنون جزاء بما کانوا یعملون لا یسمعون
فیہا لغوا و لا تاثیما الا قیلا سلاما سلاما و اصحاب الیمین ما اصحاب الیمین في
سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب و فاکہۃ کثیرۃ لامقطوعۃ
و لا ممنوعۃ و فرش مرفوعۃ انا انشاءنا ہن انشاء فجعلنا ہن ابکارا عربا اترابا
بالاصحاب الیمین * * یعني وے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے بہشت میں
اپنے خدا کي قربت حاصل کي ہی بہت اگلوں میں سے ہیں تہوڑے
پچہلوں میں سے جڑاؤ مسندوں پر آمنے سامنے بیٹہینگے اور بہشت کے جوان
اُنکي خدمتگاري کے لیئے آس پاس کہڑے ہونگے اور پیالے اور تُنہیاں اور
شراب کے بہرے ہوئے جام جس سے نہ درد سر ہو نہ نشہ ہو اور انواع انواع
میوے اور پرندوں کا گوشت جو اُنکا جي چاہے اور موتي کي مانند حورالعین
یے سب چیزیں اُنکے اعمال کا بدلا ہونگي اور وہاں بُري بات نہوگي مگر
سلام سلام اور اصحاب یمین کا حال کیا اچہا حال ہوگا اور سدر مخضود
اور طلح منضود کے درخت تلے جنکا پہیلا ہوا سایہ بہتے پاني کے کنارے
میوؤں کے بیچوں بیچ ہونگے جو نہ کاٹنے پڑیں نہ کوئي منع کرے اور وہاں
اچھي اچھي پرہیزگار عورتیں ہونگي کہ ہم نے اُنہیں ایک خاص طور پر
پیدا کیا ہی اور اُنہیں باکرہ اور اپنے شوہروں کي محبوب اور ہمعمر بنایا
ہی یہہ سب اصحاب یمین کے لیئے ہي * دیکھو بہشت کي کیفیت
جو اصحاب یمین کے لیئے مقرر ہوا ہی قران میں اِس طرح مذکور ہوئي
ہی اور آیندہ آیتوں کے معني تو اَوْر بہي زیادہ نامناسب ہیں جیسا کہ
سورۃ الرحمن میں لکہا ہی کہ * * فیہن قاصرات الطرف لم یطمثہن انس
قبلہم و لاجان * * یعني مومنین کے واسطہ بہشت میں ایسي حوریں ہیں

که صرف اپنے شوهر هي کي طرف متوجهه هوتي هین اور اُنکے شوهرون
سے پہلے کوئي جن و انسان میں سے اُن تک نہیں پہنچا * اور سورة النبا
میں وارد هی که * * اِن للمتقین مفازا حدائق و اعنابا و کواعب اترابا
و کاسا دهاقا * * یعني متقیوں کے لیئے ایک بہشت کا مکان طیار هوا هی
یعني انگور کے باغ اور نارپستان حور اور لبالب پیالے * ظاهر هی که ایسي
باتوں کو خدا کا کلام کہنا لائق نہیں هی کیونکه خدای تعالیٰ کے تقدس
کے مقابله میں اِس قسم کے مضمون اور ایسے معاني مناسب نہیں هیں
خلاصه قرآن کي آیتوں بموجب محمدیوں کي آخري نیکبختي اچھے
اچھے لباس پہنّے اور تکلف کے فرش پر بیٹھنے اور اچھے اچھے میوے اور
بہشت کے پرندوں کا مزه‌دار گوشت کھانے اور شهد و شراب اور دودهه پینے
اور حوروں کے ساتهه رهنے میں هی اور قران کے مفسرین اور حدیث کے
مورخین نے بہشت کي لذت اَور بهي بڑهائي هی چنانچه اُسکي کیفیت
کتاب عین الحیات کے ١٦٧ ورق سے ١٧١ تک اور کتاب حق الیقین کے
٢٠١ ورق سے ٢٠٨ تک اور مشکات المصابیح میں صفة الجنة و اهلها کے
باب میں مفصل مندرج اور ضبط هوئي هی اور کتاب طریق الحیات کے
آخر میں بهي بیان هوئي هی اور اُن حدیثوں کے مضامین سے جو اُن
مقاموں میں مرقوم هیں بواضحي تمام ظاهر هوتا هی که محمدیوں کا اعتقادي
بہشت بالکل مجازی و جسماني هی اِس نہج پر که جو چیز آدمي کے
خیال میں آئے سو وهاں موجود هی اور نفساني و جسماني هر ایک لذت
اور هر عیش و عشرت جس پر انسان کا دل مائل هو وهاں ملتي هی پس
ظاهر هی که ایسے بہشت کا اُمیدوار کرنا آدمي کو دل کي پاکي اور
نیک فکر سے روک‌کر نفساني خواهشوں کو قوت و قدرت دیتا هی سو ایسا
بہشت خدا کے تقدس کے لائق کیونکر هو سکتا هی اور آدمي کي روح جو
عبادت کے لیئے مخلوق هوئي هی اور روحاني عیش و لذت کي طالب
هی اور صرف خدا کي محبت اور اُسکے قرب اور لطف و رضامندي سے

خوش و خرّم هوتي هی ایسے نفساني عيش و عشرت اور ایسي لذتوں سے کیونکر خوشحال هو سکتي هی آیا قرآن کي ایسي آیتوں سے پڑهنیوالے اور سننے والے کي نفساني خواهشیں متحرک نهونگي اورهو سکتا هی که خداي تعالی نفساني خواهشوں کي پرورش کرکے متحرک کرے هرگز نهیں بلکه ایسي حالت میں خدا کي پاکي و تقدس کي بابت جهگڑا پڑتا هی پس اِس نظرسے یهه بهشت جو قرآن میں بیان هوا هی یهي ایک ظاهر دلیل هی که قرآن خدا کا کلام نهیں هی *

پهر سورة التحریم میں لکها هی که * * یا ایها النبي جاهد الکفار والمنافقین و اغلظ علیهم * * یعني ای پیغمبر کافروں اور منافقوں پر جهاد کر اور ان پر سختي کر * پهر سورهٔ بقر میں مرقوم هی که * * کتب علیکم القتال وهو کره لکم * * یعني مقاتله کا تمهیں حکم هوا اوریهه تمهارے واسطے مکروه هی * * پهر سورهٔ نساء میں لکها هی که * * فلیقاتل في سبیل الله الذین یشرون الحیات الدنیا بالآخرة ومن یقاتل في سبیل الله فیقتل او یغلب فسوف نؤتیه اجرا عظیما * * یعني خدا کي راه میں جهاد کرنیوالے ایسا لوگ هیں جو دنیا کي زندگي کے بدلے آخرت کو خریدتے هیں اور جو کوئي خدا کي راه میں جهاد کرکے مارا جاے یا غالب آے هم اُسے بڑا اجر دینگے * اور سورة الفتح میں مذکور هی که * * تقاتلو نهم او یسلمون * * یعني تم اُنهیں قتل کرو یا وے مسلمان هو جائیں * پهر سورة الانفال کي بهي ایک آیت اِسي مطلب سے منسوب هی که * * وقاتلو هم حتی لاتکون فتنة و یکون الدّین کله لله * * یعني کافروں سے مقاتله کرو تاکه فتنه باقي نرهے اور دین بالکل خدا هي کا هو جاے * پهر سورهٔ نساء میں مسطور هی که * * فان تو لّو نخذوهم و اقتلوهم حیث و جدتموهم * * یعني جو لوگ اِسلام سے پهر جائیں اُنهیں پکڑو اور قتل کرو جهاں پاؤ * پهر سورهٔ انعام میں مرقوم هی که * * من یشاء الله یضلله و من یشاء یجعله علی صراط مستقیم * * یعني خدا جسے چاهتا هی گمراه کردیتا هی جسے چاهتا هی

سیدهي راه بتاتا هی * پهر سورهٔ بقر میں لکها هي که * * ان الذین کفروا سواء علیهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا یومنون ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم وعلی ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظیم * * یعني وے لوگ جو کافر هیں اُنکے لیئے برابر هی تو نصیحت دے یا ندے وے ایمان نلائینگے خدا نے اُن کے دلوں اور کانوں پر مهر کر دي هی اور اُنکي آنکهوں پر پرده ڈال دیا هی وے بڑے عذاب میں پڑینگے * پهر سورهٔ اعراف میں مسطور هی که * * من یهدي الله فهو المهتد ومن یضلل فاولئک هم الخاسرون و لقد ذرانا لجهنم کثیرا من الجن والانس * * یعني جسے خدا هدایت کرتا هی وه راه پاویگا اور جنهیں خدا گمراه کرتا هی وے هلاک هونگے تحقیق که همنے بهتوں کو جنوں اور انسانوں میں سے جهنم کے لیئے پیدا کیا هی * اب اُن پهلي چهه آیتوں کے بموجب جو جهاد کي بابت همنے قرآن سے ذکر کیں لازم آتا هی که محمد قرآن کے وعظ کو بزور شمشیر قوت دے اور لوگوں کو کراهیت کے ساتهه ایمان قبول کروائے اور مجبور کرکے اسلام کا قائل و معتقد بنائے اور جو کوئي که محمد کے دین کو قبول کرے اور پهر اُس سے برگشته هو جاے تو ایسے شخص کو جهاں کهیں پائیں اُسي وقت مارڈالیں اِس صورت میں پهر آدمي قرآن کي حقیت یا غیر حقیت دریافت کرنے اور اُسکے مضمون کي بابت گفتگو کرنے کي مجال و فرصت نپائیگا بلکه قرآن کے مضمون سے ایسا نکلتا هی که یا تو آدمي جبرا قهرا ایمان لاوے یا مار ڈالا جاے مگر اِس حالت میں اُس فعل مختاري کي قدرت جو آدمي کو خدا کي طرف سے دي گئي هی جسکے بموجب نیک و بد کے قبول و رد کا اُسے اختیار هی بالکل زائل هوئي جاتي هی اور اُن تینوں آیت کے مضمون سے جو آخر میں همنے لکهیں اَور زیاده معلوم هوتا هی که قرآن آدمي کي فعل مختاري بالکل باطل کرتا هی یهاں تک که ایمان لانے یا نلانے کے لیئے اُسے کچهه اختیار اور کچهه قوت و قدرت باقي نهیں رهتي اِس صورت میں نصیحت اور تعلیم دینا بهي بے فائده اور باطل هوگا کیونکه جس شخص کے لیئے که خدا نے

روز ازل سے کافري اور ملحدي مقسوم کر دي اور اُسے جہنم کے واسطے پیدا کیا هی پهر کیا فائدہ که اُسے ایمان کي نصیحت و هدایت کریں حال آنکه وهي بے ایماني و ملحدي اسکي قسمت میں هی پس قرآن کي مذکورہ آیتوں کے بموجب ایسا سمجها جاتا هی که العیاذ بالله خدا نے ایک ظالم بادشاہ کي مانند اپني عدالت و مہرباني نظر سے ڈالکر بعضے آدمیوں کو ایمان کے لیئے اور بعضوں کو کفر و عصیان اور جہنم کے واسطے پیدا کیا اور ازل سے اُنکي تقدیر ایسي هي کر دي هی که ابدالاباد تک دوزخ میں جلیں اِس حالت میں ظاهر هی که قرآن کے موافق خدا سب آدمیوں کي نیکي چاهنےوالا نہیں بلکه بعض کي هلاکت بهي چاهتا هی اور انہیں اِسي لیئے پیدا کیا هی اِس صورت میں قرآن کے مضمون سے خدا کي عدالت و رحمت کو نقص لازم آتا اور جبر و ظلم اُس میں پایا جاتا هی لیکن درحالیکه خدا میں اور اسکے کلام میں نقص هونا محال هی تو ظاهر و یقین هی که وہ کتاب جس میں ایسي باتیں مرقوم هیں خدا کا کلام نہیں هی *

جاننا چاهیئے که اِن باتوں میں بهي انجیل کے معني قرآن سے کہیں افضل هیں چنانچه وہ نیکبختي جو انسان کے لیئے انجیل میں وعدہ دي گئي هی کهانے پینے میں نہیں بلکه اِس بات میں هی که روح‌القدس سے دل کو آرام و خوشحالي حاصل هو یعني خدا کي رضامندي کي لذت چکهے اور ایمان لانیوالا جو اِس جہان میں دل سے خدا کا مطیع اور دوستدار هو گیا وہ اُس عالم میں خدا کا مقرب هوکر اُسے بخوبي تمام پہچانیگا اور اسکے لائق اُسکي عبادت و بندگي کریگا چنانچه یے مطالب اِس کتاب کے ۲ باب کي ۵ فصل میں مذکور هوئے * * اور انجیل کے بموجب آدمي حقیقت کے قبول کرنے نکرنے میں فاعل مختار هی اور اگر کوئي ایمان لانے کا اِرادہ کرے تو روح‌القدس ایمان لانے اور خدا کے حکم پورے کرنے کے لیئے اُسے قوت اور قدرت بخشتا هی اور اگر کوئي ایمان لانا

نچاهتا هو تو انجیل میں منع کیا هی که ایمان نلانے کے سبب کوئي اس پر ظلم نکرے لیکن اسکے حق میں یهه بات انجیل کے درمیان بیان هوئي هی که وہ شخص اپنی بے ایماني کے سبب بالیقین خدا کے غضب میں پریگا * * پهر انجیل کي تعلیمیں قرآن کي نسبت کهیں شیرین اور تسلّي و تسکین دینیوالي هیں کیونکه قرآن کے مضمون بموجب تو آدمي همیشه اِسي شک و شبه میں هی که شاید میں اُنهیں لوگوں میں سے هوں جو بے ایماني و جهنم کے لیئے پیدا هوئے هیں لیکن انجیل هر آدمي سے کُهلا کُهلي کهتي هی که گهبرا مت خدا نے هلاکت کے لیئے کسي کو پیدا نهیں کیا هی اور جهنم کسي کي قسمت میں نهیں کیا بلکه اُسکي محبت کا تقاضا اور اُسکي مرضي یهه هی که سب کے سب نجات پاکر ابدي نیکبختي حاصل کریں پهر انجیل یهه بهي بیان کرتي هی که آدمي خدا کي محبت کو اِس امر سے بخوبي تمام دریافت و یقین کر سکتا هی که خدا نے اپنے بیٹے کو انسانیت اور حقارت اور مصلوبیت میں جو سونپ دیا هی سو محض اِسواسطے که هر ایک آدمي یسوع مسیح کے وسیله گناه اور اُسکي سزا سے نجات پاکر همیشه کي نیکبختي حاصل کرے بشرطیکه آدمي انجیل کا معتقد هوکر خدا کو دل سے دوست رکهے اور اُسکے احکام کا تابع رهے اور انجیل کي آیات کے موافق صرف وے لوگ هلاک هوتے اور جهنم میں ڈالے جاتے هیں جو خدا کي اُس محبت کو جو انجیل میں بیان و ظاهر هوئي هی قبول نهیں کرتے اور مسیح پر ایمان نهیں لاتے اور اُسے اپنا نجات دهنده نهیں جانتے اور بد چال چلن اور بے انصافي اور ظلم و ستم اپنا شیوه و عادت بناتے هیں *

پوشیده نرهے که قرآن میں ایسي آیتیں بهي پائي جاتي هیں جنکا مضمون اُن آیتوں سے جو مذکور هوئیں برخلاف هی اِس نهج سے که دین میں اکراه اور ظلم و ستم مت کرو اور اُن لوگوں کو جو اسلام سے برگشته هو جائیں ایذا مت دو چنانچه سورهٔ بقر میں مذکور هی که * * لا اکراه في الدین

* * یعني دین میں جبر نهو * اور سورهٔ غاشیه میں مرقوم هی که * * فذکر انّما انت مذکر لست علیهم بمصیطر * * (یعني ای محمد) تو نصیحت دے کیونکه تو نصیحت دینےوالا هی تجهے اُن پر کچهه زور و حکومت نهیں اور سورهٔ نور میں آیا هی که * * قل اطیعوا الله و اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیه ما حمل و علیکم ما حمّلتم و اِن تطیعوه تهتدوا و ما علي الرسول الا البلاغ المبین * * یعني کهه (ای محمد) که خدا و رسول کي اطاعت کرو اور اگر برگشته هو جاؤ تو جس کام کا اُسکو حکم هوا هی وه کرے اور جو تمهیں کرنا لازم هی تم کرو اور اگر اُسکي اطاعت کروگے تو تم هدایت پاؤگے نهیں تو جو بات که همارے رسول کو لائق هی صرف کُهلا کُهلي وعظ کرنا هی * اور قرآن میں ایسي آیتیں بهي هیں جنمیں بے ایمانوں کو ایمان کي تکلیف و دعوت هوئي اور بیان کیا گیا هی که اگر قرآن پر ایمان نه لاوینگے تو دوزخي هونگے چنانچه اِن آیتوں کے بموجب انسان کو ایمان کے رد یا قبول کرنے کا اختیار باقي هي نهیں تو دعوت و نصیحت بي فایده و بیجا هوتي اور هر چند که قرآن کي اکثر آیتوں میں لکها هی که یسوع مسیح صرف ایک آدمي و بنده اور پیغمبر تها لیکن دو ایک مقام پر اُسکے برخلاف یهه بهي بیان هوا هی که مسیح انسان کي جنس سے نهیں هی بلکه اُسکا مرتبه اعلیٰ هی جیسا که سورهٔ نسا میں بیان هوا هی که * انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته القیها اِلیٰ مریم و روح منه * * یعني تحقیق که یسوع مسیح مریم کا بیٹا خدا کا رسول هی اور اُسکا کلمه هی جو مریم میں ڈالا گیا اور خدا کا روح هي * جاننا چاهیئے که لفظ کلمهٔ خدا جو اِس آیت میں مسیح سے خطاب و اِشاره هی سو انجیل سے نقل کر لیا گیا هی چنانچه یوحنا کے پہلے باب کي ۱ و ۱۴ آیت میں مرقوم هی که * ابتدا میں کلمه تها (یعني مسیح) اور وه کلمه خدا کے ساتهه تها اور وه کلمه خدا تها اور وه کلمه مجسم هوا اور فضل و راستي سے بهرپور هوکے همارے درمیان رها اور همنے اُسکا ایسا جلال دیکها جیسے باپ کے اِکلوتے کا جلال *

پهر قران میں الفاظ روح الله کے مسیح سے منسوب هوئے هیں جیسا که
سورۂ تحریم میں بیان هوا هی که * * و مریم بنت عمران التي احصنت
فرجها فنفخنا فیه من روحنا * * یعني مریم عمران کي بیتي ایسي هی که
اُسنے اپنے تئیں محفوظ رکها اور هم نے اپني روح اُس میں پهونکي * ظاهر
هی که یے آیتیں اُن آیتوں کي ضد هیں جنمیں مسیح کے اعلیٰ مرتبه اور
اُسکي الوهیت کا انکار هی * * اور ایسے اختلاف اگرچه اِن سے بهي استدلال
هو سکتا هی که قران من جانب الله نهیں هی کیونکه کلام میں معاني کا
اختلاف اور احکام میں ضد هونا یهه ایک ناقص بات هی مگر اِس قسم
کي دلیلیں لانے کي کچهه ضرورت نهیں رهي کسواسطے که اب تک جو
مطالب و دلائل که اِس فصل میں قرآن کے معاني کي بابت همنے ذکر
کیئے اُن سے خوب ثابت هو گیا که قرآن خدا کا کلام نهیں هی اور
درحالیکه قرآن کي تعلیم انجیل کے ضد و خلاف هی اور آدمي کي روح کے
تقاضا رفع و دفع نهیں کرتي اور بعضي آیتوں کي رو سے خدا کے تقدس و
عدالت اور محبت و رحمت کو بهي نقص پهنچتا هی تو ظاهر و آشکار هی
که قرآن اُن شرطوں کو پورا نهیں کرتا جو همنے دیباچه میں اور اِس باب
کے شروع میں الهام حقیقي اور نبي برحق کي صداقت کے لیئے ذکر کي
هیں خلاصه بالکل معلوم هو گیا که قرآن کي تعلیم و معني سے اُس کي
حقیقت اور من جانب الله هونے کي کبهي کوئي دلیل نهیں پائي جاتي
بلکه اُسکے معاني و تعلیم سے یهه بات ثابت هوتي هی که ممکن نهیں که
قرآن خدا کا کلام هو *

مخفي نرهے که بعضے علما نے آیات مذکورہ کو ظاهري معني کے برخلاف
تفسیر کرکے اَوْرهي مضمون سے تاویل کیا هی اور نقص چهپانے کو منسوخیت
کا قاعده درمیان لاکر کهتے هیں که پچهلي آیت اگر پهلي کے مضمون سے
ضد و برخلاف هو تو اُسنے اُسے منسوخ کردیا هی اور کهتے هیں که قرآن
میں بهت آیتیں ایسي هیں جو منسوخ هو گئي هیں لیکن جو کوئي ذرا

بهي فکر و دقت کریگا وہ سمجهہ لیگا کہ اِس قاعدہ میں بهي عیب اور نقص هی اور پهر اُن آیتوں کي نسبت جو منسوخ نہیں هوئیں مگر اُنکے لفظي معاني ناقص هیں کہتے هیں کہ اِن آیتوں کے ایک باطني معاني هیں اور بعضے محمدي یہہ دعوی بهي کرتے هیں کہ قرآن کي آیتوں کے صرف ایک هي معني نہیں هیں بلکہ سات سات یا ستّر ستّر معاني باطني پوشیدہ هیں اور یہہ بهي کہتے هیں کہ قرآن کے معاني ایسے اعلی هیں کہ عوام تو کیا بلکہ هر ایک فاضل بهي انکے سمجهنے پر قادر نہیں هی اِسي سبب سے محمدي علما اپنے هم مذهبوں کو هدایت کرتے هیں کہ قرآن کے معاني دریافت کرنے میں اُسي پر کفایت کریں جو مفسّرین نے کہہ دیا هی اور اِسي طریقہ سے مفسّرین اور علما نے قرآن کا عیب و نقص خلق سے چهپاکر حقیقي معاني سمجهنے سے روک دیا هی اور قرآن کي تفسیر میں مفسّرین نے ظاهري الفاظ پر توجہ نکرکے بهتیري آیتوں کو اپني راے و مرضي کے موافق تفسیر و تاویل کیا هی اور اگر فرض کیا جاے کہ قرآن کي آیتوں کے سات سات یا ستّر ستّر معاني هوں تو اِس صورت میں اگر کوئي شخص سیکڑوں معاني ٹهہرانا چاهے تو بهي ممکن هوگا پس ایسي حالت میں کوئي نجان سکیگا کہ قرآن کے حقیقي معاني کونسے هیں جن پر عمل کیا جاے اور جس صورت میں کہ مفسّرین نے سات یا ستّر معاني پیدا نہیں کیئے اور باطني معاني کي تفسیر میں باهم موافق بهي نہیں هیں تو تحقیق کرنیوالے کو اَور بهي تشویش هوگي کہ قران کے معاني کي بابت کیا تجویز کرے اور کونسے معني قبول کرے خلاصہ اگر مثلا محمدیوں کا دعوي درست هو کہ قرآن کے باطني معاني سات یا سات سے زیادہ هیں اور قرآن کے معاني ایسے هیں کہ صرف بعضے علما سمجهہ سکتے هیں تو سوچنےوالے کو یہہ بات بڑي پریشاني اور سراسر شک و شبہہ میں چهوڑدیگي کیونکہ وہ اپنے دل میں کہیگا کہ اگر قرآن سب آدمیوں کي هدایت کو نازل هوا هی تو چاهیئے کہ هر آدمي اُسکے مطالب و معاني

سے آگاہ ہو نہ یہہ کہ صرف عالم فاضل هي سمجھیں اور بس اور پھر یہہ بھي سوچیگا کہ اگر میں اُسکے معاني دریافت نکر سکونگا تو اُسکے احکام کیونکر پورے کرونگا اور اگر علما کے قول پر عمل کروں تو اِس بات کا یقین کیونکر ہو کہ اُنکو کچھہ سہو و نسیان نہیں ہوا اور درست درست معني کہتے ہیں الحاصل ہر ایک سوچنےوالے کو آساني سے ظاہر و معلوم ہو جائیگا کہ قرآن کے باطني معني کا دعوي بے اصل و بے بنیاد ہی اور اِس آیت کے رو سے بھي یہہ دعوی باطل و خلاف ٹھہرتا ہی دیکھو سورۂ آل عمران میں لکھا ہی کہ * * هو الذي انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات هن ام الکتاب وآخر متشابهات فاما الذین في قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله والرّاسخون في العلم یقولون امنّا به کل من عند ربّنا ما یذّکر الا اولوا الالباب * * یعني خدا نے تجھپر کتاب نازل کي ہی اُسکي بعضي آیات تو محکمات ہیں جو آساني سے سمجھي جاتي ہیں اور وهي آیتیں کتاب کي اصل ہیں اور باقي آیات متشابهات ہیں یعني تمثیلیں ہیں لیکن وے لوگ جنکے دل میں فتنہ انگیزي ہی چاہتے ہیں کہ متشابهات میں دست اندازي کریں اور حال آنکہ انکي تاویل خدا کے سوا کوئي نہیں جانتا اور وے لوگ جو علم میں مضبوط و استوار ہیں کہتے ہیں کہ ہم اُن آیتوں پر ایمان لائے وے سب ہمارے خدا کي طرف سے ہیں اور نصیحت کوئي نہیں مانتا مگر عقلمند لوگ * ہم نے اِن آیتوں کو سنّي مفسّرین کے بیان بموجب ترجمہ کیا ہی کیونکہ اُنکي تفسیر صرف و نحو کے قاعدہ سے درست اور ایت کے معاني اور لفظي تسلسل کے مطابق و مناسب ہی کیونکہ الفاظ والراسخون في العلم اگر سابق کے الفاظ پر معطوف ہوں جیسا کہ مفسّرین شیعہ کا گمان ہی تو اِس صورت میں چاہیئے تھا کہ لفظ یقولون سے پہلے ایک واو یا ضمیر اشارہ یعني و یقولون یا و هم یقولون ہوتا مگر درحالیکہ کلمات ماقبل میں عام معني سے اشارہ ہوا ہی کہ صرف وهي لوگ جنکے دل میں خرابي ہی

آیات متشابہات کي تاویل ڈھونڈھتے ھیں تو اِس سے واضح ھوتا ھی کہ
علماے شیعہ بھي اُن ایات کے معاني سمجھنے میں عاجز و قاصر ھیں اور
جیسا کہ سنّیوں پرویساھي اُن پربھي واجب ھی کہ ایسي آیتوں کي تاویل
کے خواھاں نہوں اور پچھلے الفاظ کہ امنا کل من عند ربنا کے معني تفسیر
مذکورہ کي صحت کو ثابت کرتے ھیں کیونکہ کلمات و الراسخون في العلم
یقولون اِن الفاظ کي طرف راجع ھیں کہ وما یعلم تاویلہ اِلا اللہ اِس نہج
سے کہ وے لوگ جو قرآن داني اور علم میں مضبوط ھیں اور اُنکے دل میں
کچھہ شک و شبہہ نہیں ھی یوں کہتے ھیں کہ ھر چند کہ آیات متشابہات
کو ھم نہیں سمجھتے پھر بھي اُنھیں مانتے ھیں اور جو کچھہ قرآن میں ھی
اسے ھم خدا کي طرف سے جانتے ھیں پس قرآن کي اِس آیت کے مضمون
سے معلوم ھوتا ھی کہ قرآن میں دو قسم کي آیتیں ھیں ایک تو آساني
سے کُھلا کُھلي سمجھي جاتي ھیں جنکے معاني الفاظ ھي سے دریافت ھوتے
ھیں اور اِس قسم کي آیتیں قرآن کي بنیاد ھیں اور دوسري قسم کي آیتیں
متشابہات کہلاتي ھیں اور انکے معاني باطني ھیں جنھیں خدا کے سوا کوئي
نہیں جان سکتا اور اُنکے سمجھنے میں کسي کو تاویل و کوشش کرنا بھي
نچاھیئے لیکن درحالیکہ قرآن کے کسي مقام میں نہیں کہا گیا کہ آیات
متشابہات کونسي ھیں تو ظاھر ھی کہ آیات متشابہات صرف وھي آیتیں
ھونگي جنمیں اِشارہ ھی کہ اِنکے معاني اور مطالب تمثیل کے طور پر ھیں
اور باقي آیتیں جنمیں ایسا اِشارہ نہیں ھی اُنکے معاني ظاھري اور لفظي
سمجھنا چاھیئے کیونکہ اِس نہج کی تفسیر کرنا قواعد کے مطابق اور موافق
ھی چنانچہ تفسیر کا ضابطہ اور قانون یہہ ھی کہ اولاً مفسّر کو چاھیئے کہ
کتاب کا مطلب ایسا دریافت کرے جیسا مصنف کے دل میں تھا اور
پھر مفسّر کو یہہ بھي چاھیئے کہ مصنف کے زمانہ کے احوال اور اس مذھب
کے عقیدہ و عادات سے جس میں مصنف نے پرورش پائي ھو خوب آگاھي
بہم پہنچاے اور خود مصنف کے صفات و حالات سے بھي خبردار ھو ثانیاً

کتاب کے مطالب کے تسلسل پر متوجه هوکر اگلي پچهلي باتوں کے علاقه کو نه توڑ دے اور جس مطلب کي تفسیر کرنا چاهے اس میں ضرور هی که اُن سب مقاموں کو جو اُس مطلب کے ساتهه مناسبت اور مطابقت رکهتے هوں مقابله کرے اور اُنکے موافق تفسیر لکهے ثالثاً درحالیکه ظاهري معني جو گفتگو اور محاورہ میں هیں وهي معني هیں جن سے مصنف نے الفاظ کو اپني کتاب میں ضبط و ثبت کیا هی تو چاهیئے که مفسّر بهي اُن ظاهري مشهور معاني سے دست بردار نهو جب تک که خود کتاب سے معلوم نهو جاے که اِس مقام پر مصنف کا مقصد تمثیل و کنایه هی پس اگر تمثیل هو تو مفسر کو بهي چاهیئے که معاني کو تمثیل کے مقصد و مطلب کے موافق تفسیر کرے ورنه مفسّر صرف اپني خواهش کے موافق تفسیر نهیں کر سکتا * * اب جو کوئي انصاف کي نظر سے قرآن کي اُن آیتوں کو جو همنے اِس کتاب میں ذکر کیں ملاحظه کرے تو سمجهیگا که تفسیر صحیح اور قانون مذکورہ کے موافق اُن آیات کے یهي معني هیں جو هم نے ترجمه کرکے بیان کیئے کسي میں تشبیهه اور تمثیل کا اِشارہ نهیں هی *

---

## چوتهي فصل

### محمد کي صفات اور چال چلن کے بیان میں

گذشته فصلوں میں ثابت هوا که قران کي عبارت اور مضمون سے اُسکے من جانب الله هونے کي کوئي دلیل نهیں نکلتي اب هم محمد کي صفات اور چال چلن کي طرف رجوع کرکے دیکهینگے که آیا پیغمبري کي صفات اُس میں پائي جاتي هیں یا نهیں اِس باب کے ابتدا میں مذکور هوا که

پیغمبري کي صفات سے ایک یہہ ھي کہ اُس سے معجزہ یا پیشینگوئي ھوئي
ھو مگر قرآن کے مضمون کے موافق محمد سے کوئي معجزہ نہیں ھوا چنانچہ
سورۂ عنکبوت میں مرقوم ھي کہ * * وقالوا و لا انزل علیہ آیات من ربہ
قل انما الایات عند الله و انما انا نذیر مبین * * یعني کہتے ھیں کہ اگر
اُسکے خدا کي طرف سے کوئي نشاني اُسپر نازل نہوگي تو ھم ایمان نلائینگے
پس (اي محمد) تو کہہ کہ نشانیاں خدا کے پاس ھیں میں تو ایک
نصیحت دینےوالا ھوں * اور سورۂ بني اسرائیل میں مذکور ھي کہ * *
و قالوا لن نومن لک حتیٰ تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنة من
نخیل و عنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السمآء کما زعمت علینا
کسفا او تاتي بالله و الملائکہ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقي
في السمآء و لن نومن لرقیک حتیٰ تنزل علینا کتابا فقرؤہ قل سبحان ربّي
ھل کنت الا بشرا رسولا * * یعني وے لوگ کہتے ھیں کہ ھم تجھپر ھرگز
ایمان نلائینگے جب تک تو ھمارے لیئے زمین کے نیچے سے پاني کا چشمہ
نکالکر جاري نکر دیگا یا ھو جاوے تیرے واسطے خرما یا انگور کا کوئي باغ اور
اُسمیں تو نہریں جاري کردے یا آسمان کو ھمپر گرادے جیسا کہ تو نے
دعوي کیا ھي یا خدا کو اور فرشتوں کو گواھي کے لیئے بلاوے یا سونے کا
بنا ھوا تیرا ایک گھر ھو یا تو آسمان پر چڑھہ جاے اور وہ چڑھہ جانا ھم
سچ نمانینگے جب تک تو ھمارے لیئے کوئي ایسي کتاب نہ اُتار لاے جسے
ھم آپ پڑھہ لیں اُنکے جواب میں کہہ (اي محمد) کہ سبحان الله میں
کون ھوں مگر ایک بشر جو پیغمبري پر بھیجا گیا ھوں * پھر سورۂ انعام
میں لکھا ھي کہ * * واقسموا بالله جہد ایمانہم لن جاءتہم آیة لیومنون
بہا قل انما الایات عند الله و ما یشعرکم انہا اذا جاء لا یومنون * * یعني
(کفّار نے) بڑي گاڑھي قسم کھائي ھي کہ اگر کوئي معجزہ دیکھیں تو ایمان
لاوینگے کہہ (اي محمد) کہ معجزے خدا کے پاس ھیں اور تم نہیں جانتے
ھو اگر معجزہ ھوگا تب بھي وے ایمان نلائینگے * پھر اسي سورہ میں مرقوم

هی که * ما عندي ما تستعجلون به ان الحکم الا الله یقص الحق و هو خیر الفاصلین قل لو ان عندي ما تستعجلون به لقضي الامر بیني و بینکم * * یعني کهه (ای محمد) که میرے پاس وہ چیز (یعني معجزہ) جسکے لیئے تم جلدي کرتے هو نهیں هی کیونکه حکم خدا کي طرف سے هی اور وهی حق کو ظاهر کر دیگا اور وہ سب حاکموں سے بهتر و برتر هی کهه (ای محمد) که وہ چیز (یعني معجزہ) جسے تم چاهتے هو که جلد ظهور میں آجاے اگر میرے پاس هوتا تو میرا تمهارا جهگڑا فیصل هو جاتا * پس اِن آیتوں سے صاف معلوم هوتا هی که محمد نے کوئي معجزہ نهیں دکهایا اور دکهانے پر قادر بهي نتها اور هرچند که قرآن کے مفسّرین دعوی کرتے هیں که درحالیکه خدا جانتا تها که یے لوگ جو محمد سے معجزہ طلب کرتے هیں اگر معجزہ دیکهه بهي لینگے تب بهي ایمان نلائینگے تو اپني رحمت کے سبب محمد کو معجزہ دکهانے کي اجازت ندي تاکه اُنکا عذاب بڑهه نجاے ورنه بجز اُنهیں اوقات مذکورہ کے محمد کو معجزہ دکهانے کي قدرت تهي لیکن مفسرین ایسا دعوی کرکے محمد کو جهوٹها بناتے هیں کیونکه محمد تو اِن آیتوں میں کُهلا کُهلي اقرار کرتا هی که صرف نصیحت دینا میرا کام هی اگر معجزہ میرے اختیار میں هوتا تو میں ضرور دکهلاکر حجت تمام کرتا علاوہ اِسکے جو لوگ رسالت کے ثبوت میں محمد سے معجزہ طلب کرتے تهے محمد نے اُنهیں کسي جگهه اور کسي وقت اپنے اگلے معجزہ کا حواله نهیں دیا اور نه یهه کها که میں آیندہ معجزہ دکهلاؤنگا اور ظاهر هی که اگر محمد سے معجزہ هوا هوتا تو اپنے مدعیوں کو اُسکا حواله دیکر حجت تمام کرتا اور اُنهیں بهي ایمان نلانے کے لیئے پهر کچهه عذر باقي نه رهتا مگر اِس بات سے که لوگ همیشه محمد سے معجزہ مانگا کرتے تهے اور اُسنے کسي وقت اُنهیں اپنے معجزہ کا حواله نهیں دیا صاف ثابت هوتا هی که محمد نے کبهي معجزہ نهیں کیا اور نه اُسے معجزہ کرنے کي طاقت تهي چنانچه یهه مطلب سورہٴ بني اسرائیل سے کُهلا کُهلي

معلوم هوتا هی که اسمیں لکہا هی * * ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بها الاولون * * یعني کوئي چیز همیں مانع نہیں هوئی که تجهے معجزه کے ساتهه بهیجیں مگر یهي که اگلے پیغمبروں کو جو همنے معجزه دیکر بهیجا تها اُنهیں لوگوں نے جهوٹها جانا * پس اِس آیت کے مضمون سے بهي بخوبي واضح هی که محمد نے کسي وقت معجزه نہیں دکهایا اور رسالت کي یهه دلیل اُس میں نه تهي * * بعضے علما دعوی کرتے هیں مثل مصنف کتاب استفسار جو اپني کتاب کے آخر میں لکهتا هی که اِن آیتوں میں معجزه کي نفي عموما نہیں هی بلکه ایک خاص نفي هی یعني اُن آیتوں میں محمد نے صرف اُس خاص معجزه کا اِنکار کیا هی جو بعضے بے ایمان عرب نے اُس وقت اُس سے مانگا تها اور کهتے هیں که یهه بات لفظ الایات سے جو معرّف باللّام هی ثابت هوتي هی اور لکهتے هیں که اگر الایات کي جگهه صرف لفظ آیة هوتا تو البته عموما نفي نکلتي اور ثابت هو جاتا که محمد سے کوئي معجزه نہیں هوا سو ایسا دعوی اُس وقت درست هوتا که لفظ الایات قران میں همیشه خاص کے معاني سے آیا هوتا لیکن درحالیکه خود اِس آیت سے اور اَوْر آیتوں سے بهي واضح و ثابت هوتا هی که لفظ الایات اِس مقام میں اور قرآن کے اَوْر مقاموں میں بهي آیة کے معاني سے یعني عام معني سے آیا هی تو ظاهر و ثابت هوا که ایسا دعوی باطل و بیجا هی اور قرآن کي اُن آیتوں میں سے جن میں لفظ الایات عام معني سے آیا هی چند آیتیں یے هیں مثلا اُسي اخیر آیت میں نرسل کا لفظ اِشاره کرتا هی که لفظ الایات فائده عام کے لیئے آیا هي چنانچه اُسي آیت کے آخر الفاظ یے هیں که * * ما نرسل بالایات الا تخویفا * * یعني انبیا کو هم نے معجزے کے ساتهه نہیں بهیجا مگر ڈرانے کے لیئے * دیکهو اِس جمله میں لفظ الایات عام معني سے آیا هی پس ظاهر هی که پہلے جمله میں بهي اُس سے یهي مراد هی پهر تیسري آیت میں لفظ آیة یعني جاءتهم آیة عام معني سے آیا هی اور

بعدہ لفظ الایات سے تعبیر کیا گیا یعني انما الایات الخ پس ظاھر ھی کہ الایات اِس مقام میں آیۃ کے معني سے یعني عام معني کے لیئے آیا ھی پھر سورہ عمران میں وارد ھی کہ * * ذلک نتلوہ علیک من الایات * * یعني ھم اِس طرح آیات کو تجھہ سے بیان کرتے ھیں * پھر سورۂ انعام میں مذکور ھی کہ * * قد فصّلنا الایات لقوم یعلمون * * یعني ھم نے آیات کو اِس طرح سے یاد کرنیوالوں کے لیئے بیان کیا * اور یہي الفاظ سورۂ اعراف اور سورۂ توبہ وغیرہ میں بھي آئے ھیں پھر سورۂ رعد کے اوائل میں لکھا ھی کہ * * یفصّل الایات لعلکم الخ * * یعني وہ تم سے آیات کي تفصیل کرتا ھی * پھر سورۂ دخان میں ھی کہ * * و اتیناھم من الایات * * یعني ھم نے اُنھیں (یعني بني اِسرائیل کو) نشانیاں (یعني معجزے) دئے ھیں * * پھر سورۂ احقاف میں لکھا ھی کہ * و صرفنا الایات لعلھم یرجعون * * یعني ھم نے اپني آیات یعني اپني نشانیاں اُن سے بیان کردیں * خلاصہ ایسي آیتیں قران میں بہت ھیں جن میں لفظ الایات عام معني سے آیا ھي اور بعضے مقام میں قرآن کي آیتوں سے مراد ھی اور بعض جگہہ معجزوں اور خدا کي نشانیوں سے جو آسمان و زمین میں ھیں مقصود ھي اور بعض موضع میں اُن معجزوں سے مراد ھی جو انبیا نے عادت اللہ کے موافق دکھائے ھیں پس شک نہیں ھی کہ آیات مذکورہ میں بھي لفظ الایات عام کے معني سے آیا ھی اور محمد نے اُن آیتوں میں نفي عام اِس لیئے کي ھی کہ وے معجزے جو عادت اللہ کے موافق انبیا کو دیئے گئے تھے اُسکو نہیں دیئے گئے * * اور یہہ جو مصنف استفسار کہتا ھی کہ مسیح نے بھي صاحب معجزہ ھوکر معجزہ سے اِنکار کیا ھی جیسا کہ متي کے ۱۶ باب کي ۴ آیت میں مرقوم ھی کہ * اِس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ھیں پریونس نبي کے نشان کے سوا کوئي نشان اُنھیں نہ دکھایا جائیگا * سو یہہ آیت مصنف مذکور کے لیئے مفید نہوگي کیونکہ پہلے تو یہودي سرداروں نے امتحان کے طور پر ایک خاص آسماني نشان

مسيح سے مانگا تها چنانچه متي كے اُسي باب كي پہلي آيت سے ظاهر و ثابت هي كه وهاں مرقوم هي كه * فروسيوں اور زادوقيوں نے آكے آزمايش كے ليئے اُس سے چاها كه ايک آسماني نشان همهيں دكها * پس مسيح نے صرف اُسي خاص نشان سے انكار كيا اور بس دوسرے مسيح نے محمد كي طرح يہه نہيں كہا كه نشاني ميرے پاس نہيں هي اور ميں معجزه كے ساتهه نہيں بهيجا گيا بلكه يہه كہا كه ايک خاص نشان بهي تمهيں دكهايا جائيگا يعني يونس نبي كا معجزه جو مسيح كے قيام سے مراد هي جيسا كه متي كے ۱۲ باب كي ۳۸ آيت سے ۴۱ تک بيان هوا هي اور يہه نشان مسيح كے قيام كے وقت يہوديوں پر ظاهر هوا تيسرے مسيح كے معجزے انجيل ميں مفصل بيان هوئے اور كہا گيا هي كه اُسنے فلانے مُرده كو زنده كيا اور فلانے اندهے كو بينائي بخشي اور فلانے بيمار كو اچّها كيا اور يوحنا كے ۱۰ باب كي ۳۸ آيت ميں مذكور هي كه خود مسيح نے يہوديوں كو اپنے معجزوں كي طرف رجوع كركے كہا كه * اگر مجهه پر ايمان نلاؤ تو ميرے كاموں پر ايمان لاؤ * اور يہودي سرداروں نے خود مسيح كے معجزوں كا اِقرار كيا هي چنانچه يوحنا كے ۳ باب كي ۲ آيت ميں لكها هي كه * نيكوديموس جو يہوديوں كا ايک سردار تها اُسنے رات كو يسوع پاس آكر كہا كه ربّي هم جانتے هيں كه تو خدا كي طرف سے اُستاد هوكے آيا كيونكه كوئي شخص يے معجزے جو تو دكهاتا هي جب تک كه خدا اُسكے ساتهه نهو نہيں دكها سكتا * مگر قرآن ميں كسي جگہه نہيں كہا گيا كه محمد نے فلاں فلاں معجزے دكهائے هيں بلكه معجزه كا عذر اور نفي جا بجا هي جيسا كه بيان هوا * * بعضے وقت محمدي سورۂ قمر كي يہه آيت كه * * اقتربت الساعة و انشق القمر * * يعني پاس آ لگي وه ساعت اور چاند پهٹ گيا * محمد كے معجزه كي دليل بناكر چاهتے هيں كه اِس آيت سے محمد كا معجزه ثابت كريں پر اِس آيت سے محمد كا معجزه كئي وجه سے ثابت نہيں هوتا اوّلاً لفظ الساعة الف لام كے ساتهه مفرد هونے كي حالت ميں هر جگہه قرآن ميں

روز قیامت کے معنی سے آیا هی مثلاً سورۂ طه کے اوائل میں اور سورۂ حم اور سورۂ شوري وغیرہ میں اِسي معني سے هی جانا چاهیئے که لفظ الساعة بارہ سورتوں میں پندرہ جگهه پایا گیا اور هر جگهه روز قیامت کے معني یا ساعت آخیر کے معني سے آیا هی چنانچه مفسّرین نے بهي اُسکو اِسي مضمون سے بیان کرکے کها هی که قیامت کا دن آن پهنچا اور جمله انشق القمر واو عطف کے سبب جمله اقتربت الساعة کے ساتهه ملحق هوکر معطوف اور معطوف علیه دونوں ایک جمله کے حکم میں هیں اور اِسکے سوا دونوں جملوں میں دو فعل ماضي آئے هیں تو جیسا که پهلا فعل اقتربت مستقبل کے معني بخشتا هي یعني قیامت کا دن آویگا اِسي طرح دوسرا فعل انشق بهي سینشق کے معني دیتا هی یعني جس وقت که قیامت کا دن آویگا چاند پهٹ جائیگا چنانچه بعض علما اور بعض مفسّرین نے بهي آیت کو اِسي مضمون سے بیان کیا هی مثلاً زمخشري اور بیضاوي اگرچه آیت مذکورہ کو محمد کا معجزہ جانتے هیں پهر بهي اپني تفسیر میں یوں لکهتے هیں * * و عن بعض الناس اِن معناه ینشق یوم القیامة و في قراة حذیفه و قد انشق القمر ای اقتربت الساعة و قد حصل من آیات اقترابها انه القمر قد انشق * * یعني بعضے اشخاص نے کها هی که اِس آیت کے معني یے هیں که قیامت کے دن چاند شق هو جائیگا اور حذیفه کي قراءت میں یوں هی که چاند شق هو گیا یعني قیامت کا دن نزدیک آیا اور اُسکے نزدیک آنے کا نشان بهي ملا اور وہ یهه هی که چاند شق هو گیا * اور بیضاوي لکهتا هی که * * و قیل معناه سینشق یوم القیامة یعني بعض نے کها هی که قیامت کے دن چاند شق هو جائیگا * ثانیاً اگر بالفرض هم مان بهي لیں که شق القمر وقوع میں آیا هی تو اُس حالت میں بهي محمد کا معجزہ نهو سکیگا کیونکه نه تو خود آیت میں نه اُسکے ما بعد کي آیتوں میں کها گیا هی که یهه کام محمد کے وسیله سے وقوع میں آیا اور معجزے یا خرق عادت کو رسالت و پیغمبري کي دلیل بنانے

کے لیئے ضرور ہی کہ اسی کتاب میں کہا گیا ہو کہ وہ معجزہ اُسی پیغمبر سے ظہور میں آیا ہی جیسا کہ موسیٰ اور یسوع اور حواری وغیرہ کے معجزے توریت و انجیل میں مفصل بیان ہوئے ہیں اور کہا گیا ہی کہ فلاں فلاں معجزہ فلاں فلاں نبی و رسول سے ہوا مگر قرآن کی اِس آیت میں فعل کے فاعل کا کچھہ ذکر نہیں صرف عموما کہا گیا ہی کہ چاند شق ہو گیا اور اَور آیتوں میں بھی قرآن کے کسی مقام میں نہیں کہا گیا کہ اِس سورۃ میں جو شق القمر کا معاملہ ہی سو محمد سے نسبت رکھتا اور اُسکے وسیلہ سے عمل میں آیا ہی اور ما بعد کی آیت میں بھی نہیں کہا گیا کہ جس وقت کہ مشرکوں نے اِس نشان کو دیکھا تو کہا کہ جادو ہی بلکہ ایک عام معنی اور صیغہ مضارع سے اور بلا تعئین لفظ آیت کے یعنی بغیر الف لام تعریف کے کہا ہی کہ * و ان یرو آیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر * یعنی اگر بے ایمان لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہہ پرانا جادو ہی * پس اس آیت میں بھی کچھہ اِشارہ نہیں ہی کہ وہ امر محمد سے واقع ہوا اور دوسری آیت کا علاقہ پہلی آیت سے اِس نہج پر ہی کہ بے ایمان لوگ آخری زمانہ میں اگرچہ قیامت کے نشان بہت دیکھینگے مگر ایمان نہ لاوینگے بلکہ اُنکے بے ایمانوں کی عادت کے موافق کہینگے کہ یہہ جادو ہی ثالثا اگر شق القمر محمد سے ہوا ہوتا تو بلا شک اُن لوگوں کو جو ایک معجزہ طلب کرتے تھے محمد اپنے اِس معجزہ شق القمر کا حوالہ دیکر کہتا کہ فلاں وقت میں چاند کو میں نے شق کیا ہی اور یہہ میرا معجزہ ہی تم بے ایمان مت ہوؤ بلکہ لازم تھا کہ یہی جواب دیتا تاکہ اُنہیں کچھہ عذر باقی نرہتا مگر قرآن میں کہیں ایسے جواب کا ذکر و اِشارہ بھی نہیں ہی خلاصہ اِن وجوہات سے ظاہر ہوا کہ یہہ آیت بھی محمدیوں کو مفید نہیں اور محمد کا معجزہ اِس سے ثابت نہیں ہوتا ہی *

مصنف استفسار نے قرآن کی یہہ آیت بھی ذکر کی ہی کہ سورۃ انفال

میں ایسا مرقوم هی که * * ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی * * یعني تو نے نهیں ڈالا جسوقت که ڈالا لیکن خدا نے ڈالا * اور کها هی که اِس آیت کا مضمون محمد کے معجزه کي دلیل هی مگر ان کلمات میں کهیں یهه نهیں کها گیا که محمد نے فلاں فلاں معجزه کیا بلکه بے تعئین اور بے تفصیل صرف اِتنا هي کها هی که تو نے نهیں ڈالا جسوقت ڈالا لیکن خدا نے ڈالا سو دانشمندوں کے نزدیک ایسے غیر معین لفظوں سے معجزه ثابت نهوگا هاں مگر احادیث کے مضمون بموجب مفسّرین یوں لکهتے هیں که غزوهٔ بدر یا غزوهٔ حنین میں محمد نے ایک مٹهي ریت کفار کے لشکر کي طرف ڈالي تهي جس سے اُن سب کي آنکهوں میں ریت هي ریت هو گئي پهر کفّار بهاگ گئے پس اِس آیت کي نسبت کهتے هیں که اِسي واقعه سے اشاره هی لیکن همکو حدیثوں سے کچهه کام نهیں هماري بحث تو قرآن کے ساتهه هی اور معجزه کي تفصیل قرآن کي آیتوں سے مانگتے هیں نه که حدیثوں سے اور یهه بات که محمد کي حدیثیں دیني مباحثه میں دلیل نهیں هو سکتیں آگے بیان و ثابت هوگا اور اگر بالفرض هم قبول کریں که وه حدیث صحیح هی اور في الحقیقت محمد نے دشمنوں کے لشکر کي طرف ریت ڈالي تب بهي اس سے معجزه ثابت نهوگا کیونکه یهه تو صرف ایک ایسي بات هی که هر زمانه میں لشکرکشوں نے کي هی اور اب بهي کیا کرتے هیں تاکه اپنے لشکر کو دلیر و بیباک بناویں پس اگر اُنکا وعده وعید پورا هوا اور دشمن پر فتح هو گئي تو اِس صورت میں کوئي عقلمند یهه نکهیگا که اُنکي بات اِلهام الهي سے تهي اور وه ریت في الحقیقت دشمنوں کي آنکهوں هي میں پڑي اور لشکرکش نے معجزه دکهایا هی *

آیات مذکوره کے سوا مصنف موصوف نے اپني کتاب کے ۲۱۰ صفحه میں یے آیتیں بهي لکهي هیں یعني * * و شهدوا ان الرسول حق و جاء هم البینات * * جو سورهٔ عمران میں واقع هی * یعني گواهي دي که

رسول برحق هی اور اُنهیں نشانیاں ملیں * پهر یهه آیت جو سورهٔ صف میں مرقوم هی که * * فلما جاءهم بالبینات قالوا هذا سحر مبین * * یعني جسوقت که کهلے نشانوں سے اُنکے پاس آیا تو بولے یهه صریح جادو هی * اب مصنف مذکور دعویٰ کرتا هی که اِن آیتوں سے محمد کے معجزے ثابت هوتے هیں اور جا بجا اُن آیتوں کي طرف رجوع کرکے انهیں اپني دلیل بناتي هی اور اسکي طرز تحریر سے ایسا معلوم هوتا هی که محمد کا معجزہ ثابت کرنے کے لیئے قرآن کي آیتوں میں عمدہ آیتیں یهي هیں اور شک نهیں که اگر اِن سے بهتر آیتیں قرآن میں ملتیں تو انهیں بهي لکهتا مگر محمد کا معجزہ اِن آیتوں سے بهي ثابت نهیں هوتا کیونکه اولاً تو ان آیتوں میں ایک معجزہ بهي محمد کے نام سے مذکور نهیں هوا اور ایسي تفصیل کے ساتهه جو رسالت ثابت کرنے کے لیئے لازم و واجب هی اور جس طریقه پر توریت و انجیل میں آئے هیں نهیں کها گیا که محمد نے فلاں معجزہ فلاں وقت اور فلاں مقام پر کیا هی بلکه صرف عموما کها هی که اُنهیں نشانیاں ملیں اور کُهلے نشانوں سے اُنکے پاس آیا ثانیاً دوسري آیت مصنف کے مطلب کو اِس سبب سے بهي مفید نهیں هی که وہ آیت بظن غالب نه محمد سے بلکه مسیح سے مراد رکهتي هی چنانچه بیضاوي نے بهي اُسے مسیح کي طرف رجوع کرکے اِس مضمون سے بیان کیا هی که * * فلما جاءهم بالبینات قالوا هذا سحر مبین * * الاشارة الی ما جاء او الیه و تسمیته سحرا للمبالغة و یویده قرأة حمزة و الکسائي هذا ساحر علی ان الاشارة الی عیسیٰ عم * * یعني اِشارہ ما جاء کي طرف هی یا جائي کي طرف یعني شخص آیندہ اور اُسکا نام سحر جو رکها گیا سو مبالغه کي راہ سے هی اور حمزہ و کسائي کي قرأة هذا ساحر اِس معني کي موید هی که یهه عیسیٰ سے اشارہ هی ثالثاً اگر بالفرض هم قبول بهي کریں که دونوں آیتیں محمد کي طرف رجوع کرتي هیں تب بهي لفظ البینات اگرچه معجزہ کے معني بهي رکهتا هی مگر قرآن کے بهتیرے مقاموں میں صرف آیات قرآن

اُس سے مراد هی مثلا سورهٔ حدید کے اوائل میں مرقوم هی که * * هو الذي ینزل علي عبده آیات بیّنات الخ * * یعني وہ وهي هی جو اپنے بنده پر روشن آیتیں اُتارتا هی * پهر سورهٔ احقاف کے اوائل میں هی که * * و اذا تتلیٰ علیهم آیاتنا بیّنات * * یعني جس وقت اُنهیں همارا روشن کلام سنایا * پهر سورهٔ بیّنه میں مرقوم هی که * * الا من بعد ما جاءتهم البیّنه * * یعني بعد اسکے که آیا اُنکے پاس روشن کلام * پهر سورهٔ بقر میں مذکور هی که * * فان زللتم من بعد ما جاءتکم البیّنات * * یعني اگر تم ٹهوکر کهاؤ بعد اُسکے که صاف حکم تمهارے پاس پهنچ چکا * پهر سورهٔ مومن میں وارد هی که * * لما جاءني البیّنات من ربّي * * یعني جس وقت که آئے میرے پاس کهلے نشان میرے رب سے * خلاصه ایسي آیتیں قرآن میں بهت هیں جن میں الفاظ بیّنه اور البیّنات اور بالبیّنات بمعني آیات قرآن اور اگلے پیغمبروں کے احکام و اِلهام کے معني سے آئے هیں اور درحالیکه قرآن میں کسي جگهه نهیں کها گیا هی که فلاں معجزه محمد سے هوا بلکه اِسکے ضد و برخلاف معجزه نکرنے کا عذر جابجا مذکور هوا هی تو ظاهر و ثابت هی که آیات مذکورہ میں اگر قبول بهي کریں که دونوں آیات میں محمد پر رجوع هو تو بهي البیّنات کا لفظ نه محمد کے معجزه کے معني سے بلکه قرآن کي آیتوں کے معني سے آیا هی رابعا اگر کوئي کهے که الفاظ هذا سحر مبین دلیل هی که اِس آیت میں لفظ بیّنات محمد کے معجزه کے معني سے آیا هی کیونکه قرآن کي آیتوں کو سحر نهیں کهه سکتے تو اُسکا جواب یهه هی که قرآن میں بهت آیتیں هیں جنمیں بیان هوا هی که قریش و یهود نے محمد کو ساحر اور قرآن کي آیتوں کو سحر اور سحر مبین کها هی مثلا سورهٔ ص میں مرقوم هی که * * و قال الکافرون هذا ساحر کذاب * * یعني منکروں نے کها که یهه جهوٹها جادوگر هی * پهر سورهٔ زخرف میں هی که * * و لما جاءهم الحق قالوا هذا سحر * * یعني جس وقت که حق ان کے پاس پهنچا تو بولے یهه

جادو ہی * پھر سورۂ احقاف میں مذکور ہی کہ * * قال الذین کفروا للحق لما جاءہم ہذا سحر مبین * * یعنی منکر جس وقت حق بات اُنہیں ملتی ہی تو کہتے ہیں کہ یہہ صریح جادو ہی * پس ظاہر ہی کہ یہہ دعوی بھی باطل ہی الحاصل واضح اور آشکار ہو گیا کہ اِن دو آیات مذکورہ سے بھی محمد کا معجزہ ظاہر و ثابت نہیں ہوتا پس بخوبی یقین ہی کہ محمدی لوگ ایسی ایک آیت بھی قرآن سے نہیں لاسکتے جس میں محمد کا معجزہ تفصیلوار بیان ہوا ہو خلاصہ قرآن سے محمد کا معجزہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ معجزات سے اُسکا انکار ظاہر و ثابت ہوتا ہی اور بس *

پیشینگوئی بھی قرآن میں مذکور نہیں ہوئی ہی یعنی ایسی پیشینگوئیاں جو کتب مقدسہ کی پیشینگوئیوں کی مانند ہوں قرآن میں ذکر نہیں ہوئی ہیں لیکن بعض علما اِن آیتوں کو ذکر کرکے کہتے ہیں کہ اِنمیں خبر قبل از وقوع دی گئی ہی چنانچہ سورۂ قمر میں مرقوم ہی کہ * * ام یقولون نحن جمیع منتصر سیہزم الجمع و یولون الدبر * * یعنی وے کہتے ہیں کہ ہم قوی و پرزور لوگ ہیں لیکن وہی لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھ پھیر دینگے * اب مفسّرین کہتے ہیں کہ یہہ آیت غزوۂ بدر سے پہلے وارد ہوئی اور جب محمد کا لشکر قریش پر غالب ہوا تو اِس آیت کی سچائی ظہور میں آگئی لیکن اِس آیت کی اصل حقیقت اِس طرح ہی کہ جب محمد کے اصحاب اور اُسکے لشکر نے جان لیا کہ لشکر قریش گنتی میں ہم سے دو چند ہی تو اُنکے دل میں خوف بیٹھہ گیا تھا جیسا کہ سورۂ انفال سے اور حیات القلوب کی دوسری جلد کے ۳ باب سے معلوم ہوتا ہی کہ محمد نے اپنے اصحاب کو خبر دی کہ قافلہ گذر گیا اور قریش ہماری طرف متوجہ ہیں اور حق تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہی کہ اُنسے جہاد کروں اصحاب یہہ بات سنکر بہت ڈرے اور گھبرانے لگے پھر اُسی کتاب کے ایک اَور مقام میں لکہا ہی کہ جب لشکر قریش

کي کثرت کي خبر محمد کے اصحاب کو پہنچي تو وے بہت ڈرے اور رو نے لگے محمد نے یہہ حال دریافت کرکے اُنکا خوف مٹانے اور اپنے لشکر کے دلیر بڈانے کو آیهٔ مذکورہ بیان کي چنانچہ ہر سردار اور ہر لشکرکش کا ایسا ھي قاعدہ ھوتا ھی کہ لڑائي سے پہلے اِسي قسم کي باتیں اپنے لشکر سے کہتا ھی پس اگر اِتفاقا دشمن پر غلبہ اور فتح ہوئي تو اُسکي بات بھي سچ ھو گئي پھر ایک اَوْر آیت جسے مفسّرین نے پیشینگوئي کي دلیل بڈایا ھی سورهٔ روم میں ھی کہ * الم غلبت الرّوم في ادني الارض و ھم من بعد غلبهم سیغلبون في بضع سنین * یعني رومي نزدیک کي ولایت میں مغلوب ھو گئے لیکن مغلوبیت کے بعد پھر وے کئي ایک سال میں غالب ھونگے * اکثر مفسّرین کے قول بموجب یہہ آیت ھجرت سے ایک دو سال پہلے نازل ھوئي یعني کہتے ھیں جس وقت کہ ایران کے بادشاہ خسرو پرویز نے روم کے لشکر کو شکست دیکر ولایت شام روم کے بادشاہ سے چھین لي تھي اُس وقت یہہ آیت وارد ھوئي مگر اِس واقعہ کے سات آٹھہ برس بعد پھر روم کا لشکر خسرو پرویز پر غالب آیا اور اُسے شکست دي پس مفسّرین کے دعوي بموجب محمد کا قول صادق آیا لیکن اگر بالفرض ھم مان بھي لیں کہ مفسّرین کا دعویٰ درست ھی اور یہہ آیت قبل اِسکے کہ روم کا لشکر ایران کے لشکر پر غالب آوے نازل ھوئي ھی تب بھي صاف معلوم ھوتا ھی کہ پہلي آیت کي طرح اِس آیت کو بھي محمد نے لشکر کشوں کي عادت پر اور اپنے اصحاب کي تسلّي کے لیئے اور صرف اپنے گمان یا خوردہ بیني کے موافق بیان کیا ھی چنانچہ ایسي باتیں ھر زمانہ میں عقلمندوں سے سننے میں آئي ھیں مثلا اگر دو بادشاہ آپس میں لڑیں اور ایک کي شکست ھو جاے تو ایک شخص صرف اپنے گمان سے کہہ سکتا ھی کہ یہہ شکست کھایا ھوا بادشاہ چند سال کے بعد پھر غالب ھو جائیگا اور اگر کوئي شخص ان دونوں بادشاھوں کے زور و قوت کے حال کي اطلاع رکھتا ھو اور جان لے کہ اِس مغلوب بادشاہ کا سامان اُس بادشاہ

سے جو اِتفاقاً غالب ھو گیا زیادہ ھی تو وہ شخص اپني خوردہ بیني اور دور اندیشي سے کہہ سکیگا کہ یہہ مغلوب بادشاہ تھوڑے دن میں پھر غالب ھو جائیگا پس اگر ایسے شخص کا قول سچا ھو جاے اور وہ اپنے اِسي قول کو سند لیکر رسالت کا دعویٰ کرے اور اپنے کلام کو الہام بتاوے تو البتہ ایسے دعوي کو صاحبان عقل ھرگز قبول نکرینگے خلاصہ اِن وجوھات سے بخوبي ظاھر ھو گیا کہ آیات مذکورہ کے مضامین محمد نے صرف اپنے گمان اور خوردہ بیني اور عاقبت اندیشي کے موافق بیان کیئے ھیں پس ایسي باتیں رسالت کي دلیل نہیں ھو سکتي ھیں اگر کوئي شخص قرآن کي آیات مذکورہ کو کتب مقدسہ کي پیشینگوئیوں سے مقابلہ کرے تو اُسپر واضح ھو جائیگا کہ اِن پیشینگوئیوں میں اور قرآن کي اُن آیتوں میں آسمان و زمین کا فرق ھی قرآن کي یہے آیات صرف انسان کي بات اور گمان ھی بے تعیّن اور بے تفصیل اور کتب مقدسہ کي پیشینگوئیاں دو تین آیت پر منحصر نہیں بلکہ کئي سو پیشینگوئیاں اُن میں بیان ھوئي ھیں اور وقوع واقعہ سے سو سو اور ھزار ھزار سال پہلے خبر دي گئي اور تفصیل کے ساتھہ بیان ھوئي ھیں اور پھر وے سب پوري ھوکر صادق آئي ھیں جیسا کہ مفصل مذکور ھوا الحاصل اُن مطالب اور اُن دلائل سے جو یہاں تک اِس فصل میں لکھے گئے واضح ھوا کہ محمد نے نہ معجزہ کیا نہ پیشینگوئیاں بیان کي ھیں پس وہ دوسري شرط جو اِس باب کے اوائل میں سچے پیغمبر کا صدق معلوم ھونے کے لیئے ذکر کي گئي پوري نہیں ھوئي اور محمد کي رسالت کے لیئے کوئي دلیل نپائي گئي *

لیکن محمدي لوگ احادیث کے رو سے نقل کرتے ھیں کہ محمد نے بہت معجزے اور بے شمار امور عجیبہ ظاھر کیئے ھیں مگر حدیثوں کي صحت میں کئي سبب سے شک ھی * پہلا سبب یہہ کہ احادیث کے نقل کرنیوالے محمد کے ازواج و اصحاب اور خویش و اقربا تھے پس محمد کے حق میں انکي گواھي چنداں معتبر نہیں ھی اور صرف اس حال میں

دلیل ٹھہریگي که معلوم و یقین هو جاے که اُنھوں نے تعصب و طرف‌داري نہیں کي هی اور وے باتیں جو اُنھوں نے نقل کي هیں في الحقیقت انکي دیکھي هوئي هیں لیکن غیرملت کے هرعارف و عاقل کے نزدیک جو محمد واصحاب وغیرہ کے حالات سے مخبر اوراحادیث سے آگاہ هیں اِس بات میں شک هی اورمحمد کے معجزات کي بابت غیر ملّت والوں کي گواهي نه قرآن میں پائي جاتي هی نه آؤر قوموں کي تواریخ اور کتابوں میں بلکه اُنکا ذکر صرف محمدي حدیثوں میں هی اور بس جاننا چاهیئے که مسیح کے معجزوں کي بابت نه صرف حواریوں اور دوستوں اور هم مذهبوں کي گواهي بلکه غیروں اوردشمنوں کي شہادت بھي موجود هی چنانچه علماے یہود کي گواهي انجیل میں جا بجا وارد هی اور بت‌پرست عالموں کي شہادت اُس زمانه کي بعض تواریخ میں مذکور هی جیسا که بیان هوچکا اور توریت کي صحت و حقیت کے واسطے مسیح کا قول کافي گواہ هی چنانچه یہه بھي مذکور هوا * دوسرا سبب یہه که احادیث کے راوي ایسے لوگ هیں که وے معجزات جو اُنھوں نے نقل کیئے هیں اپني آنکھوں نہیں دیکھے تھے بلکه محمد کي وفات سے سو دو سو برس بعد تواتر سے محمد کے معجزے سنکر جمع کیئے پھر بے اعتباري کے سبب اُن میں سے ایک نصف حذف کر دیئے مابقي کو معتبر جانکر اپني کتابوں میں ضبط و مرقوم کیا چنانچه ابن الشہاب ظہري اور ابن عبدالله محمد ابن اسمعیل بخاري اور گلیني که مشہور راویوں میں سے هیں مثلاً بخاري نے که دو سو برس محمد کے بعد تھا دو لکھه احادیث جمع کي تھي مگر اُن میں سے صرف سات هزار دو سو پچھتر معتبر سمجھکر اپني کتاب میں یعني صحیح بخاري میں داخل و مسطور کیا هی اس صورت میں که راویوں نے معجزات جو اپني کتابوں میں نقل کیئے هیں اپني آنکھه سے نہیں دیکھے اورحدیثیں جو لکھي هیں محمد کي زبان سے نہیں سنیں بلکه تواتر کي راہ سے جیسا که بیان هوا احادیث اُنھیں بہم پہنچي هیں پس حدیث

کي بابت اُنکي گواهي کمتر اعتبار کے لائق هی پوشیدہ نرهے کہ مسیح کے معجزے اُنہیں اشخاص یعني حواریوں نے لکھے هیں جو هر وقت مسیح کے ساتھہ دیکھتے رهتے تھے سچ هی کہ علماے محمدي ناقلاں احادیث کو اِسماً ذکر کرتے هیں اور اکثر حدیثوں کي سند محمد کے اصحابوں تک پہنچاتے هیں پس فرض کریں کہ حدیث کي سند صحیح و درست هو تو بھي اِس سے ثابت نہیں هوتا هی کہ ناقلاں یعني نقل کرنیوالوں نے یا سہواً یا قصداً غلط نہیں کہا هی اور جب تلک کہ یہہ بات مثبت نہیں هوئي وہ حدیث صحیح و معتبر نہ ٹھہریگي اور یہہ بات کہ ناقلاں نے نہ صرف بعضي وقت بلکہ بہت دفعہ غلط کہا اور خلاف نقل کیا هی اِس مرحلہ سے ظاهر و ثابت هی کہ ایسي احادیث بہت هیں کہ ایک دوسرے سے ضد اور قران کي آیتوں سے برخلاف هیں * تیسرا سبب یہہ هی کہ اکثر احادیث کے معني ایسے هیں کہ هر ایک عاقل و عارف اگر تعصب اور جانبداري کو چھوڑدے تو آساني سے سمجھہ لیگا کہ اِن سب باتوں کا سچ اور درست هونا محال هی چنانچہ اُن حدیثوں سے جو کتاب حق الیقین اور عین الحیات و مشکات وغیرہ میں مرقوم هیں معلوم هوتا هی کہ بہشت و دوزخ کي کیفیت اُن حدیثوں میں اِس طرح بیان هوئي هي کہ بہشت کي نہروں کے کنارے پھولوں کي طرح لونڈیاں اُگتي هیں جنتي مومنوں کو درکار هوں اُکھاڑ لیں اُنکي عوض پھر اُگ آتي هیں اور مومنوں کے پاس کئي سو حور اور کئي هزار زوجہ هونگي اور جس وقت وے خواهش کرینگے بہشت کے بُھنے هوئے پرند اُنکے دسترخوانوں پر حاضر هو جائینگے جب وے اشتہا کے موافق اُن میں سے کہا چکینگے تو وے پرند پھر زندہ هوکر اُڑ جائینگے اور طرح طرح کے کہانے اور شراب اور میوے اور بیش قیمت پوشاکیں اور طلا و جواهر سے آراستہ مکان اور اَور بہت سي چیزیں بہشت میں موجود هیں جو بالکل مجازي و جسماني هیں اور بحث حقیقي سے کچھہ مناسبت هي نہیں رکھتیں اور دوزخ کي بابت یوں بیان

هوا هی که هزار سال اُسے دهونکا تب وہ بهڑکا هی اور دوزخ کے لوگ بڑي بڑي آتشي زنجیریں گردن میں اور آتشي جوتیاں پانو میں پہنے هیں جنکي گرمي سے اُنکا دماغ اُبلتا هی اور پاني کي جگهه اُنهیں دوزخ کا زردآب اور زناکاروں کا چرک اور پیپ جو دوزخ کي هانڈیوں میں اُبالا گیا هی پلاتے هیں اور وهاں بڑے بڑے سانپ اور بچھو رهتے هیں جو اهل جهنّم کو کاٹتے اور ستاتے هیں چنانچه یے سب باتیں ابو بصیر کے قول سے که اُسنے امام جعفر سے نقل کي هیں کتاب عین الحیات کے ۱۲۴ ورق سے ۱۷۴ تک مرقوم هیں اور اِسي طرح وہ حدیث بهي نامناسب هی جو آدم کي پیدایش کے باب میں امام جعفر سے بدین مضمون منقول هی که جبرئیل نے آدم کا کالبد بنانے کو ایک مٹهي خاک زمین سے اُٹهاني چاهي زمین نے انکار کیا آخر الامر ملک الموت نے اُٹها لي چنانچه یهه حدیث کتاب حیات القلوب کے ۱۶ ورق کے اول صفحه میں مفصل لکهي گئي هی اور اِسي منوال پر وہ حدیث بهي هی که گویا فرشتوں نے آدم کي پیدایش کي بابت خدا سے مباحثه کیا چنانچه امام محمد باقر کے قول سے کتاب مذکور کے اُسي ورق کے دوسرے صفحه میں بالتفصیل مرقوم هی پهر یهه که گویا آسمان میں خروس کي صورت کا ایک بڑا فرشته رهتا هی جس کے پانو زمین کے ساتویں طبقه پر اور سر عرش تک هی اور بازو مشرق سے مغرب تک پهیلتے هیں صبح کو جس وقت وہ فرشته اپنے بازو پهڑ پهڑاتا هی اُسي وقت زمین کے خروس بهي بازو پهڑ پهڑاکر بانگ دیتے هیں چنانچه حیات القلوب کي دوسري جلد کے ۱۷۵ ورق کے دوسرے صفحه میں محمد کے قول سے مفصل مرقوم هی اور ایسي هي وہ حدیث هی جو ابن بابویه نے علي سے روایت کي هی که اِتنے اِتنے بڑے فرشتے هیں که اگر اُن میں سے ایک فرشته زمین پر آوے تو زمین میں اُسکي سمائي نهو اور ایک فرشته ایسا هی که اُسکے کاندهوں سے کان کي لو تک سات سو برس کي راہ هی اور بعضا ایسا هی که ایک بازو سے آسمان کو بهر دیتا هی اور

بعضا ایسا ھی کہ آسمان اُسکی کمر تک ھی اور بعضا ایسا ھی کہ سارے
جہان کے دریا اسکے انگوٹھے کی گہرائی میں سما جائیں چنانچہ کتاب
عین الحیات کے ۲۶ ورق کے دوسرے صفحہ میں مفصل مرقوم ھی پھر عوج
ابن عنق کا حال حدیث میں یوں مرقوم ھی کہ گویا وہ آدم کا نواسا تھا
اور اُسکا قد تیئیس ھزار اور تین سو تینتیس گز کا تھا اُسنے دریا کی تہ
سے مچھلی پکڑی اور سورج کے قریب پہنچکر اُسے بھونکر کھا گیا اور نوح
کا طوفان اُسکے زانو تک آیا جیسا کہ حیات القلوب کی پہلی جلد کے ۱۶۵
ورق کے پہلے صفحہ میں مرقوم ھی پھر یہہ کہ اللہ تعالی نے کتّے کو شیطان
کے منہہ کے پانی سے پیدا کیا ھی چنانچہ علی اور محمد کے قول سے اُسی
کتاب کی پہلی جلد کے ۳۹ ورق میں مسطور ھی اور اسی طرح یہہ
حدیث بھی امام جعفر کے قول سے اُسی کتاب کے ۱۶ ورق کے دوسرے صفحہ
میں لکھی ھی کہ شیاطین انڈے دیتے ھیں پھر بچّے نکالتے ھیں پھر ایک یہہ
حدیث بھی اُسی کتاب کے ۳۵ ورق کے پہلے صفحہ میں مرقوم ھی کہ امام
صادق نے فرمایا کہ ابلیس ملعون نے آدم کی وفات کے بعد انگور کے درخت
تلے پیشاب کیا اِس سبب سے انگور کا شیرہ بدبو اور نشہدار ھوتا ھی اور
کتاب مشکوۃ میں بھی اِسی طرح کی حدیثیں ھیں چند حدیث اُن
میں سے بھی ھم ذکر کرینگے چنانچہ عذاب القبر کے باب میں کہا ھی کہ
منکر و نکیر ریاکار آدمی کے بدن کو آھنی گرز سے اِس قدر کوٹتے ھیں کہ
وہ اپنی قبر میں ایسا غل مچاتا ھی کہ مشرق سے مغرب تک اُسکی آواز
سنی جاتی ھی مگر جانوروں کے سوا کوئی نہیں سنتا اور باب الحشر میں
لکھا ھی کہ ابو ھریرہ نے روایت کی ھی کہ حشر کے دن آدمیوں کو اِتنا
پسینا آئیگا کہ ستر گز زمین میں اُتر جائیگا اور خود انکے منہہ تک پہنچیگا
پھر صفۃ النار و اھلہا کے باب میں ابو ھریرہ کی روایت سے کہا گیا ھی کہ
کفار کے دونوں کانوں کے درمیان دوڑتے گھوڑے کی تین دن کی راہ ھوگی
اور اُنکے دانت کوہ اُحد کی مانند اور بدن کے چمڑے کی موٹائی تین

رات کي راہ کے برابر هوگي پهر باب بدء الخلق و ذکر الانبیا کي دوسري فصل میں جابر سے مروي هی که ملائکه حاملان کرسي اِتنے عظیم الجثه هیں که انکے کاندهوں سے کان تک کي مسافت ستّر برس کي راہ هی پهر باب معجزات میں مذکور هی که جابر نے کہا مدینه میں جب کبهي محمد خطبه پڑهتا تها تو مسجد کے ستون کا تکیه لگاتا تها بعد ازان جبکه منبر پر پڑها تو وہ ستون رویا اور قریب تها که دو ٹکڑے هو جاے محمد نے بمشکل تمام اُسکي تسکین کي اور اِسي باب میں ابن عمر سے روایت هی که محمد نے درخت سلمه کو حکم دیا که خدا کي وحدانیت پر گواهي دے درخت اُسي وقت زمین سے اُکهڑکر پاس آیا اور تین بار گواهي دیکر لوٹ گیا پهر ابن عباس نے کہا هی که ایک دن محمد کے حکم سے کهجور کے گُچّهے نے اسکي رسالت پر گواهي دي خلاصه اِن احادیث کي مانند اَور بهي بهت سي نامناسب حدیثیں هیں مگر نمونه کے لیئے اِتني هي بس هیں * چوتها سبب یهه هی که بهت سي حدیثیں قرآن کے برخلاف هیں مثلاً قرآن میں مرقوم هی که محمد سے کوئي معجزہ نهیں هوا مگر احادیث کي رو سے یوں نقل کرتے هیں که محمد سے بیشمار معجزے ظاهر هوئے پهر قرآن میں بیان هوا هی که محمد گنهگار تها لیکن اکثر احادیث کے مضمون بموجب محمدي لوگ اِسکے برخلاف یهه دعویٰ کرتے هیں که محمد معصوم تها یعني اُس سے کوئي گناہ نهیں هوا اور وہ ساري مخلوقات میں افضل تها اور کهتے هیں که ساري دنیا کے پیدا هونے کا سبب وهي هی پهر قرآن میں بیان هوا هی که محمد لڑکپن میں نادان و گمراہ تها جیسا که سورۃ الضحیٰ میں مرقوم هی که * * الم یجدک یتیما فآویٰ و وجدک ضالا فهدیٰ * * یعني کیا تجهے (خدا نے) یتیم نهیں پایا که تیري پرورش کي اور کیا تجهے گمراهي میں نهیں پایا که هدایت کي * اور ایسا هي سورۂ شوریٰ میں لکها هی که * * ماکنت تدري ما الکتاب و لا الایمان و لکن جعلناہ نورا نهدي به من نشاء من عبادنا * * یعني (اى

محمد) تو نہیں جانتا تہا کہ کتاب و ایمان کیا چیز ہی لیکن ہم نے اُسے نور بنایا تاکہ اُسکے سبب ہدایت کریں اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں * لیکن احادیث اِن آیات کے برخلاف بیان کرتی ہیں کہ محمد نے ایمان کي حالت میں تولّد پایا اور اِسي جہت سے لڑکپن میں بہت سے معجزہ اُس سے ہوئے * پانچواں سبب یہہ ہی کہ احادیث آپس میں بہي مختلف ہیں چنانچہ سنیوں میں کچہہ اَور حدیثیں ہیں اور شیعیوں میں کچہہ اَور ہیں علاوہ اِسکے شیعیوں کي احادیث میں بہي حدیثیں آپس میں مختلف ہیں جیسا کہ امام زین العابدین کي اُس دعا کے مضمون سے جو کتاب حق الیقین کے ۲۶۰ ورق کے پہلے صفحہ میں بیان ہوئي ہی معلوم ہوتا ہی کہ آدمي کا گناہ نہ گریہ و زاري سے معاف ہوتا ہی نہ عبادت اور رکوع و سجود سے نہ روزہ اور ریاضت سے بلکہ خداي تعالی صرف اپني مرضي اور اپنے اِرادے سے معاف فرماتیگا دیکہو یہہ بات اُن احادیث سے بالکل برخلاف ہی جن میں کُہلا کُہلي کہا گیا ہی کہ قرآن کي تلاوت اور روزہ و زکوۃ کے وسیلہ سے گناہ کي معافي اور بیحد ثواب حاصل ہو سکتا ہی پہر اُسي کتاب کے ۱۸۰ ورق کے دوسرے صفحہ میں لکہا ہی کہ قیامت کے دن کوئي آدمي مقام حساب تک نہ پہنچیگا جب تک کہ بہت سي مشقت نہ اُتہا لیگا سو یہہ مطلب بہي اُن احادیث کے برخلاف ہی جن میں بیان ہوا ہی کہ شیعیوں اور مومنوں کي ایک گروہ ایسي ہوگي جو بی حساب بہشت میں داخل ہوگي پہر اُسي کتاب کے اُسي صفحہ میں ایک حدیث سند کاصحیح سے علي ابن ابرٰہیم نے امام محمد باقر سے روایت کي ہی کہ قیامت کے دن جسے کہ اول بلائینگے وہ محمد ہوگا ایسا اُسي کتاب کے ۱۹۱ ورق کے ۲ صفحہ میں کلیني نے معتبر سند کے ساتہہ امام جعفر سے یوں روایت کي ہی کہ قیامت کے دن جسے کہ اول بلائینگے وہ نوح ہوگا اور کتاب حیات القلوب کي دوسري جلد کے ۱۷۵ ورق کے پہلے صفحہ میں خود محمد کے قول سے مرقوم ہی کہ

معراج کي رات میں نے یسوع کو دوسرے آسمان پر دیکھا لیکن اُسي کتاب کے ۱۸۰ ورق کے پہلے صفحہ میں ابن بابویہ نے امام محمد باقر سے اُسکے برخلاف اِس طرح روایت کي هی که گویا محمد نے یسوع کو ساتویں آسمان پر دیکھا هی بہرحال احادیث جو آپس میں مختلف هیں نہ یہہ کہ صرف اِتني هي هیں جو یہاں لکھي گئیں بلکه اَور بھي بہت هیں حتیٰ خود اهل تشیع اُنکي صحت اور غیر صحت کي بابت شک و شبہہ میں پڑے هیں چنانچہ یقینا نہیں کہہ سکتے که صحیح حدیث کونسي هی اور سُنّیوں کي احادیث بھي ایسي هي هیں جیسي شیعیوں کي احادیث * * اور شیعیوں کي احادیث بموجب علي ابن ابراهیم ابن هاشم نے حدیثوں کے اختلاف کي بابت علي ابن ابیطالب سے سوال کیا علي نے اُسے یہہ جواب دیا که اگر تو حدیثوں کي معتبري اور غیر معتبري کو نه سمجھہ سکے اور شک میں پڑے تو بہتر یہہ هی که امام مہدي کے ظہور تک منتظر رہ که وہ آنکر اِن باتوں کو ظاهر کریگا چنانچہ شیخ جعفر کے رسالہ کے ۳۵ باب میں اِس حدیث کا اشارہ ہوا هی اور یہي حدیث کتاب کافي کے باب اختلاف احادیث میں اِس طرح مرقوم هوئي هی که علي اِبن ابراهیم سے منقول هی که ایک دفعه علي سے میں نے پوچھا که اِن حدیثوں کے حق میں جو محمد کا قول هی میں ایسا سنتا هوں که حدیثیں آپس میں بھي مختلف هیں اور قرآن کے بھي برخلاف هیں یہاں تک که تو بھي اُنھیں معتبر نہیں جانتا اِسکا کیا سبب هی اور صحیح حدیث کو کیونکر پا سکتے هیں علي اِبن ابیطالب نے صحیح اور غیر صحیح حدیث کي پہچان کے کئي ایک قانون مجھے بتائے مگر میري دلجمعي نہوئي چند سوال و جواب کے بعد علي سے کہا که اگر بالفرض دو حدیثیں باهم مختلف هوں اور سب آدمي اُنکي صحت کے قائل هوں تو کیا کرنا چاهیئے علي نے جواب دیا که اُن دونوں میں جس پر حکما اور قاضي زیادہ اعتبار کریں اُسے قبول کر دوسري کو ترک کردے میں نے پھر پوچھا که اگر حکما و قاضي

بالاتفاق دونوں کو معتبر سمجھتے ہوں تب کیا کریں علي نے جواب دیا کہ
اولیٰ و انسب تو یہہ ہی کہ جب تک تمہارا امام ظہور کرے تو صبر کر
کیونکہ شک و شبہہ پر صبر کرنا خلاف سمجھنے سے بہتر ہی کہ ہلاکت کا
سبب ہی چنانچہ کتاب کافي میں اِس حدیث کا آخر اِس طرح لکہا
ہی * * فان وافقہما الخبرین جمیعا قال ینظر الی ما ہم الیہ امیل حکامہم
و قضاتہم فیترک و یاخذ بالآخر قلت فان وافق حکامہم الخبرین جمیعا
قال اذ کان فارجہ حتی تلقی امامکم فان الوقوف عند الشبہات خیر من
الاقتحام في الہلکات * * پس ایسے ایسے اختلاف سے جو قرآن اور حدیث
اور خود حدیثوں میں باہم ہیں بیقینی کلي معلوم ہوتا ہی کہ اگر احادیث
سب کي سب خلاف نہ بہي ہوں تب بہي اُنکا اِتنا اعتبار نہیں کہ
اعتقاد کي بابت یا دیني مباحثہ میں انہیں دلیل لاسکیں *

خلاصہ اگر بالفرض ہم قبول کریں کہ گویا محمد نے امور عجیبہ اور معجزے
دکہائے ہوں تب بہي اُسکا قرآن حق نہیں اور نہ وہ خود پیغمبر صادق
ہوگا کیونکہ قرآن تو انجیل کے ضد و برخلاف ہی اور یہہ ہم نے سابقا ثابت
کر دیا کہ انجیل خدا کا کلام ہی اور نہ وہ منسوخ ہوئي نہ تحریف اور
انجیل میں گلتیوں کے پہلے باب کي ۸ و ۹ آیتوں میں یہہ حکم ہی کہ *
اگر ہم یا آسمان سے کوئي فرشتہ سوا اِس انجیل کے جو ہم نے تمہیں سنائي
دوسري انجیل تمہیں سناوے ملعون ہووے جیسا ہم نے آگے کہا ویسا ہي
اب میں پہر کہتا ہوں کہ اگر کوئي تمہیں کسي دوسري انجیل کو سوا اِسکے
جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ہووے * اور اِسي سبب سے مسیح نے اپنے
تابعین کو تاکید کرکے منع فرمایا ہی کہ جہوٹہے پیغمبروں سے بچتے رہنا
جیسا کہ متي کے ۲۴ باب کي ۲۴ آیت میں لکہا ہی کہ * جہوٹہے مسیح
اور جہوٹہے نبي ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکہاوینگے کہ
اگر ہو سکتا تو وے چنے ہوؤں کو بہي گمراہ کرتے * پس پیغمبري کي
صداقت کو صرف علامات غریبہ ہي دلیل کافي نہیں ہو سکتیں بلکہ جو

شخص که پیغمبري کا دعوی کرے اُسکو صرف اُس وقت قبول کرسکتے هیں که اُسکي تعلیم انجیل کے موافق هو اور ساري وے شرطیں اور وے علامتیں جو دیباچه میں اور اِس کتاب کے تیسرے باب کے اوائل میں هم نے ذکر کیں خود اُسمیں اور اُسکي تعلیم میں پائي جائیں و اِلّا فلا *

اور محمد کے ان خواص و صفات کي بابت جو آتیه آیتوں میں مرقوم هیں کیا کہیں اور کیا گمان کریں مثلا سورهٔ احزاب میں واقع هی که * * یا ایها النبي انا احللنا ازواجک اللاتي اتیت اجور هن و ما ملکت یمینک مما افاء الله علیک و ایضا وامرة مومنة ان وهبت نفسها النبي ان اراد النبي یستنکحها خاصةتک من دون المومنین قد علمنا ما فرضنا علیهم في ازواجهم وما ملکت ایمانهم لکیلا یکون علیک حرج * * یعني ای پیغمبر همنے تیري بیبیاں تجهپر حلال کیں جنکا مهر تو نے دي دیا هی اور تیرا دست راست جنکا مالک هی اور جو که خدا نے تجهے غنیمت میں دي هیں اور هر ایماندار عورت جو اپنے تئیں پیغمبر کے حواله کرے بشرطیکه پیغمبر بهي اُسے نکاح میں لینے کا اِراده رکهتا هو اور یهه ایک خاص اِذن هی جو سارے ایمانداروں سے علیحده صرف تجهي کو دیا گیا هی کیونکه هم جانتے هیں که اُنکي عورتوں اور اُنکي لونڈیوں کي بابت هم نے انسے کیا کہا هی تاکه تیرا کچهه حرج نهو * مشهور هی که اِس آیات کے ظاهر هوتے تک لونڈیوں کے سوا محمد کي کئي ایک بیبیاں تهیں اور اپني ساري عمر میں بعض مورخین کے قول بموجب گیاره عورت اور بعض کے قول بموجب پندره اپنے نکاح میں لایا تها اور چونکه قرآن کے اُس قول کے موافق جو سورهٔ نسا کے اوائل میں هی نهي هوئي تهي که تابعان محمد میں کوئي شخص چار عورت سے زیاده نکاح میں نلاوے پس محمد نے سورهٔ احزاب کي آیهٔ مذکوره میں اپنے لیئے ایک خاص اذن وارد کر لیا تاکه اُسکي سب بیبیاں اور لونڈیوں اُسپر حلال هوں بلکه آیت کے مضمون سے یهه بهي سمجهه سکتے هیں که محمد کو ایک خاص حکم دیا گیا هی که

لونڈیوں اور عورتوں میں سے جتنی اُسکا جي چاھے نکاح میں لاے پس محمد نے جو سورۂ نسا کي آیت کے حکم سے تجاوز کرکے چار عورت سے زیادہ اپنے نکاح میں لي تھیں اِسواسطے سورۂ احزاب کي یہہ آیت وارد کرکے اپنے تجاوز پر پردہ ڈالا * * پھر یہہ کہ محمدي اپني شریعت کے موافق اِس بات کے مقید ھیں کہ اپني عورتوں میں کچھہ تفاوت منظور نرکھیں لیکن محمد نے اِس مطلب کے لیئے کہ اپنے تئیں اِس حکم کي قید سے بھي آزاد کردے یہہ آیت وارد کي تاکہ معلوم ھو کہ اُسکو اِذن دي دیا گیا ھي کہ اپني بیبیوں کے ساتھہ جیسے اُسکا جي چاھے سلوک کرے جیسا کہ سورۂ احزاب میں مرقوم ھي کہ * * ترجي من تشاء منھن وتؤوي الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک * * یعني تو اپني عورتوں میں سے جسے چاھے ٹالسکتا ھي اور جسکا تو ارادہ کرے اپنے پاس رکھہ سکتا ھي اور اُنمیں سے جس سے تو چاھے جدا ھو جا تجھپر کچھہ گناہ نہیں ھي * * اور محمد کے تابعین میں یہہ قاعدہ بھي مقرر ھي کہ ایک شخص کي طلاق دي ھوئي عورت کو دوسرا اپنے نکاح میں لاسکتا ھي لیکن محمد کي عورتوں کے حق میں یہہ حکم دیا گیا ھي کہ اُسکے بعد کوئي اُسکي عورت کو نکاح میں نلاوے چنانچہ اِسي سورہ میں مرقوم ھوا ھي کہ * * وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا * * یعني تمھیں لائق نہیں ھي کہ پیغمبر خدا کو رنجیدہ کرو اور چاھیئے کہ اُسکي عورت کو کبھي کوئي نکاح میں نلاوے * * پھر سورۂ التحریم میں مسطور ھي کہ * * یا ایھا النبي لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغي مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم * * یعني اي پیغمبر تو اپنے اُوپر کیوں حرام کرتا ھي اُس چیز کو جو خدا نے تجھپر حلال کي ھي کیا تو اپني عورتوں کي خوشنودي چاھتا ھي اور اللہ غفور ورحیم ھي تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیئے تمھاري قسموں کا توڑنا مقرر کردیا ھي * * کتاب حیات القلوب کي دوسري جلد کے

٥٥ باب کي روایت کے موافق اِس آیت کے وارد ھونے کا سبب یہہ ھي کہ محمد ایک روز حفصہ کے گھر میں تھا اور ماریہ قبطیہ اُسکي خدمت میں حاضر تھي اتفاقا حفصہ کسي کام کو گئي محمد نے ماریہ سے مقاربت کي جب حفصہ کو اِس بات کي خبر ھوئي تو اُسنے غضبناک ھوکر کہا کہ آیا میري نوبت کے دن میري جگہہ ایک لونڈي سے تو مقاربت کرتا ھی محمد نے شرمندہ ھوکر فرمایا کہ اِس بات سے درگذر ماریہ کو میں نے اپنے اُوپر حرام کیا پھر اُسکے پاس نجاؤنگا فقط لیکن چونکہ محمد کا دل نچاھتا تھا کہ ماریہ کو چھوڑدے تو اپنے عہد سے پشیمان ھوکر آیۂ مذکورہ کو وارد کیا تاکہ اُسکے مضمون سے قسم توڑ ڈالنا اُسپر جائز ھو جاے اور اِس طریقہ سے حفصہ کو بھي ساکت کردے * * پر زید جو محمد کا آزاد کیا ھوا غلام تھا اور محمد نے اُسے فرزندي میں رکھا تھا ایک دن محمد اُسے دیکھنے کو اُسکے گھر گیا جوں ھي حجرہ کا پردہ اُٹھایا زید کي جورو زینب پر اُسکي آنکھہ پڑي اُسکے حسن و جمال پر تعجب کرکے دل سے اُسکا مائل ھو گیا اور یہہ کلمات اُسکي زبان سے نکلے * * سبحان الله خالق النور و تبارک الله احسن الخالقین * * جب زید گھر میں آیا تو زینب نے حال بیان کیا زید نے یا تو خوف سے یا اخلاص کے سبب جو اُسے محمد کے ساتھہ تھا زینب کو طلاق دي بعدہ محمد اُسے اپنے نکاح میں لایا چنانچہ کتاب حیات القلوب کي دوسري جلد کے ۵۳ باب میں یہہ قصہ بالتفصیل مذکور ھوا ھی پس محمد نے پھر ایک ایسي آیت وارد کي کہ گویا اُسکے ضمن میں زینب کے نکاح کا حکم خدا کي طرف سے اُسے ملا ھی چنانچہ سورۂ احزاب میں مرقوم ھی کہ * * و اذ تقول الذي انعم الله علیہ و انعمت علیہ امسک علیک زوجک و اتق الله و تخفي في نفسک ماالله مبدیہ و تخشي الناس و الله احق ان تخشیہ فلمّا قضي زید منہا وطرا زوجنا کہا لکیلا یکون علی المومنین حرج في ازواج ادعیایہم اذا قضو منہن وطرا و کان امر الله مفعولا * * یعني اُس بات کو یاد کر جو

تو نے کہی کہ جس کسی کو خدا نے انعام دیا ہی اور تو نے بھی اُسکی پرورش کی ہی اور اُس سے کہا ہی کہ اپنے لیئے اپنی عورت کو تھانبہ رکھہ اور خدا سے ڈرتا رہ اور تو اپنے دل میں اُس چیز کو چھپاتا تھا جسے خدا ظاہر کیا چاہتا ہی اور تو لوگوں سے ڈرتا ہی حالانکہ ڈرنا خدا سے چاہیئے پس جب کہ زید نے حاجت تمام کی اور اپنی عورت کو طلاق دی تو ہم نے اُسے تیری زوجیت میں دیا تاکہ مومنین کو اپنے لیپالک کی عورتیں نکاح میں لینے سے کھٹکا نہو جب کہ وے حاجت تمام کرکے انہیں طلاق دی دیں اور چاہیئے کہ خدا کے حکم پر عمل کریں * لیکن آیت کے وارد ہونے کا اصل سبب یہہ ہی کہ جب محمد نے جانا کہ زینب کا ماجرا لوگوں میں مشہور ہو گیا اور لوگ اِس سبب سے شک میں پڑے ہیں کیونکہ اُس زمانہ کے عربوں کی رسم و عادت کے موافق لیپالک کی عورت کو نکاح میں لینا جائز نہ تھا تو اُسنے زینب کا عشق اپنے دل میں چھپایا آخر کار جب عشق کا غلبہ ہوا تو عیب چھپانے کو یہہ آیت وارد کی کہ گویا خدا سے اُسے اذن ملا ہی کہ زینب سے نکاح کر لے اور ظاہر ہی کہ اگر اِس بات میں کوئی عیب و نقصان نہوتا اور زینب کا نکاح کسی طرح اُس زمانہ کی عادات و آداب اور حیا کے برخلاف نہ سمجھا جاتا تو اُسکے حلال ہونے کے لیئے ایسی آیت کے ورود اور ایسے ایک اذن مخصوص کی کیوں ضرورت پڑی اور اگر اہل عرب اِس معاملہ میں متشکی نہ تھے تو محمد نے زینب کی محبت کیوں چھپائی اور کس واسطے لوگوں سے ڈرا * اب جو کوئی اِن باتوں کی بابت تھوڑی سی بھی فکر کریگا اُسے معلوم و یقین ہو جائیگا کہ یے آیتیں اور یے مقدمے صاف گواہی دیتے اور ثابت کرتے ہیں کہ محمد کا دل نفسانی خواہشوں سے بھرا تھا اور ہوا و ہوس ایسی غالب تھی کہ چار عورتوں پر قناعت نکرکے اَور عورتیں کرنے کو آیات مذکورہ اپنے لیئے ظاہر کیں مگر ایسے پیغمبر کے حق میں ہم کیا کہیں جو اپنی نفسانی خواہش عمل میں لانے کو اور

اپنے عیب پر پردہ ڈالنے کے لیئے دعویٰ کرے کہ خدا نے اپنے احکام سے تجاوز کرنے کا مجھے حکم دیا هی اور قسم کا توڑڈالنا میرے لیئے جائز رکھا هی اور بیگانی عورت کا عشق میرے واسطے حلال کر دیا هی آیا ممکن هی کہ خدا اپنے حکموں سے عدول کرنے کا اذن دیوے اور قول و قسم توڑڈالنا جائز کردے اور بیگانی عورت کا عشق حلال ٹھہرادے یہہ هرگز هونے کا نہیں بلکہ عادل و مقدس خدا سے ایسی بات نسبت دینا کفر کی برابر هوگا پس درحالیکہ خدا کی جانب سے ایسی باتوں کا هونا محال هی تو ظاهر هی کہ آیات مذکورہ محمد نے اپنی طرف سے کہیں اور بیجا خدا سے منسوب کردی هیں اور جس صورت میں کہ محمد نے مذکورہ مقاموں میں جھوٹھہ سے الہام کا دعویٰ کیا هی تو قرآن کی اَور آیتوں کی بابت بھی اُسکے دعویٰ کا کچھہ اعتبار نہیں هی اور جب ایسا هی تو یقین هو گیا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں بلکہ صرف محمد کا خیال و کلام هی اور بس * ای اِس رسالہ کے پڑھنےوالے هرچند کہ یے باتیں تیری نظر میں ناگوار معلوم دینگی پھر تو غضبناک مت هو اور جان لے کہ یہہ رسالہ اِس لیئے نہیں لکھا گیا کہ محمد بے دلیل اور بے سبب جھوٹھا ٹھہرایا جاے بلکہ حق حق یہی تھا جو هم نے بیان کیا اور هم اپنے تئیں خدا کے روبرو اِس بات کا مدیون جانتے تھے کہ حقیقت کو تجبیربیان کریں اِس لیئے بیغرضانہ یہہ رسالہ لکھا پس تو بھی غیرت اور طرفداری برکنار رکھکر صاف دل سے دعا مانگ کہ اللہ تعالیٰ نور هدایت تجھے بخشے اور تو اِس رسالہ کو غور سے پڑھکر انجیل و قرآن کا مقابلہ کرے اُس وقت خدا کے فضل سے تجھے معلوم هو جائیگا کہ قرآن و محمد کی نسبت جوکچھہ هم نے لکھا هی سب حق اور راست هی *

محمد کی صفات میں کہہ سکتے هیں کہ وہ صاحب فہم و فراست اور باریک بین اور دانا اور دنیوی کاموں میں ماهر اور اُسکا ظاهری چال چلن بھی خوب اور پسندیدہ اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و

اصحاب اور خویش و اقربا پر صاحب احسان تھا لیکن باطني اور دلي پاکي سے بیگانہ اور دشمنوں کے حق میں سخت اور کینہ ور تھا چنانچہ یہہ آخر صفت آنیہ گزارشوں سے ظاھر و ثابت ھوتي ھي مثلاً غزوۂ بدر سے کچھہ پہلے محمد نے قریش سے بدلہ لینے کو عبدالله ابن جحش کے تلیں آتھہ آدمي کے ساتھہ روانہ کیا اور اُسے ایک خط دیکر حکم دیا کہ تیسرے دن اِسے کھولکر پڑھیو جو کچھہ اِسمیں لکھا ھي اُسپر عمل کیجیو عبدالله نے تیسرے دن وہ خط پڑھا اُسکے مضمون بموجب بطن نخلہ کو جو مکہ و طائف کے درمیان میں ھي روانہ ھوا اور وھاں پہنچکر قریش کے قافلہ کا منتظر رھا چوں کہ وہ رجب کا مہینا تھا جو عربوں میں شہر حرام کہلاتا تھا اور عرب کي عادت کے موافق اُس مہینے میں لڑائي منع تھي پس قریش کا قافلہ ویسے ھي جریدہ بے اندیشہ چلا آتا تھا اور شتربانوں کے سوا قریش کے صرف چار اشخاص قافلہ کے ھمراہ تھے عبدالله نے یہہ حال دیکھکر اپنے ھمراھیوں میں سے ایک شخص کو حکم دیا کہ اپنے بال منڈوا ڈال تاکہ قریش جانیں کہ یے حاجي ھیں کہ مکہ میں عمرہ کرکے آئے ھیں پس اِس طریقہ سے اُنکو زیادہتر بے اندیشہ کر دیا اور فرصت پاکر اپنے رفیقوں سمیت یکایک اُنپر حملہ کرکے ایک کو تو مار ڈالا اور دو کو اسیر کر لیا اور ایک جسکا نام نوفل تھا بھاگ گیا عبدالله اُنکا سارا مال و متاع ضبط کرکے مدینہ کو لوٹ آیا لیکن جس وقت یہہ بات مشہور ھوئي تو نہ صرف قریش بلکہ اکثر محمدي بھي ناراض ھوئے کہ حرام مہینے میں محمد کے حکم سے خونریزي اور لڑائي عمل میں آئي اور اِسي جہت سے محمد نے اُس مال کا خمس لینے سے انکار کیا تاکہ لوگ گمان کریں کہ محمد بھي عبدالله کے کام سے ناراض ھي مگر تسپر بھي عربستان کے سب لوگ یہي کہتے تھے کہ مسلمان حرام مہینے میں بھي لڑائي اور لوٹ مار کرتے ھیں اور محمد کے خمس نہ لینے سے عبدالله اور اُسکے رفیق بہت رنجیدہ ھوئے آخرکار محمد نے اُنکے خوش کرنے اور عربوں کي تہمت مٹانے اور اُس

مال کي خمس اپنے لیئے جائز تھہرانے کو یہہ آیت نازل کي جو سورۂ بقر میں اِس طرح مرقوم هي کہ * * یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیه قل قتال فیه کبیر و صد عن سبیل الله و کفر به و المسجد الحرام و اخراج اهله منه اکبر عند الله و الفتنة اکبر من القتل * * یعني تجھسے پوچھتے هیں حرام مہینے اور اُس میں لڑنے کي بابت تو کہہ اُس مہینے میں لڑنا بڑا گناہ هی اور خدا کي راہ کو روکنا اور خدا کا انکار کرنا اور مسجد الحرام سے باز رکھنا اور مسجد الحرام کے لوگوں کو وهاں سے نکال دینا خدا کے نزدیک اُس سے زیادہ تر گناہ هی اور دین سے بچکادینا قتل سے بھي زیادہ هی * پس اِس آیت کے وارد کرنے سے محمد نے حرام مہینے میں بھي لڑائي حلال کر لي اور اِس طور سے اپنے تئیں تہمت سے بچایا اب یہہ ایک ایسا معاملہ هی جیسا زینب کا کیونکہ اُسکے حق میں بھي محمد نے ایک آیت اُتارکے اُسکا نکاح اپنے واسطے حلال کر لیا تھا اور منہہ بولے بیٹے کي جورو حرام هونا جو عربوں کي عادت تھي منسوخ کر دیا تھا * پھر غزوۂ بدر کے بعد محمد نے راستہ میں حکم دیا کہ اسیروں میں سے نضر اور عقبہ کو مارڈالو کیونکہ نضر نے اکثر حقارت کي راہ سے قرآن کو افسانہ و قصص کا مجموعہ کہا تھا اور عقبہ نے ایک دن مکہ میں محمد کو وعظ کہتے وقت مارنے کا قصد کیا تھا مگر ابوبکر مانع هوا * پھر مدینہ میں مراجعت کر آنے کے بعد عصمہ بنت مروان جسنے محمد کي هجو کي تھي یا تو محمد کے حکم سے یا اُسکے اِشارہ و آگاهي سے عمیر ابن ادیح کے هاتھوں رات کے وقت اپني خوابگاہ میں مقتول هوئي * پھر غزوۂ بدر کے کئي ایک مہینے بعد کعب ابن اشرف صرف اِس جہت سے کہ بدر کے مقتولوں کي اُسنے تحسین و آفرین کي تھي اور مکہ کے لوگوں کو مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیئے اُکسایا تھا ابونایلہ کے هاتھوں رات کے وقت مارا گیا اور جس وقت ابونایلہ نے کعب کا سر محمد کے آگے رکھا اُسنے کہا الحمد لله * پھر غزوۂ اُحد کے بعد جب محمد نے دیکھا کہ حمزہ بہت سے زخم

کہاکر مقتول ہوا ھی تو غصہ ہوکر کہا کہ اگر خدا قریش پر مجھے فتح دیگا
تو میں بھی اُنکے ستر آدمی اِسی طرح مجروح و مقتول کرونگا * پھر جس
وقت کہ محمد نے یہود بنی قریظہ سے محاربہ کرکے انکے قلعوں کا محاصرہ
کیا تو وے اِس اُمید پر کہ قبیلہ اَوس کی منت سماجت کے سبب
محمد ہماری جان بخشی کریگا قلعہ سے نکل آئے اور سب نے اپنے تئیں
مسلمانوں کے سپرد کیا اور اسیری میں دے دیا اَوسیوں نے اُنکے لیئے محمد
کی منت کی مگر محمد نے اُنہیں نہ بخشا اور جواب دیا کہ اِس امر
میں سعد حکم دیگا جب کہ سعد سے پوچھا تو اُسنے فرمایا کہ سب کو
قتل کرو محمد نے کہا یہی خدا کا حکم ھی اور وے سب کے سب جو
سات سو کے قریب تھے شہر مدینہ کے ایک میدان میں قتل ہوئے * پھر
تھوڑے عرصہ کے بعد خیبریوں میں سے ایک شخص جسکا نام سُلّم ابن ابی
اُلحقیق اور ابو رافع ملقب تہا محمد کے حکم سے اِس طرح مارا گیا کہ محمد
نے عبداللہ ابن رواحہ نامی ایک شاعر کو کئی ایک مسلمانوں کے ساتھہ
خیبر کو بھیجا تاکہ سلم کی دعوت کرکے کہے کہ تو مدینہ میں محمد کے
پاس چل وہ تجھے تیری قوم کا رئیس کردیگا لیکن عبداللہ کو ایک خاص
حکم یوں دیا کہ راستہ میں اُسے مار ڈالے اور اُسنے ایسا ہی کیا * * یہے
سب گذارشات ڈاکٹر ویل صاحب کی کتاب سے اخذ کرلی گئی ھیں اور
اُسنے اُنہیں کتب انسان العیون اور حلبی اور سیرت الرسل کتاب سے
نکالا ھی اور ان کتابوں میں یہے گذارشات مفصل بیان ہوئی ھیں * * اب
اہل انصاف غور کریں کہ ایسی ایسی باتیں پیغمبر خدا کے لائق ھیں
یا نہیں کیونکہ کسی سچے نبی نے ایسے کام نہیں کرائی کہاں * مؤرخین
کہتے ھیں کہ ستائیس غزوں میں تو خود محمد شامل تہا اور اُنیس
سریہ اُسکے حکم سے کرائے گئے *

حاصل اِس فصل کے ساتھہ اُن باتوں کو ملحق کرینگے جو ڈاکٹر ویل
صاحب نے کہ ایک علماے فرنگ میں سے ھی اور عربی زبان سے خوب

واقفیت رکھتا ھی محمد اور خلفا کی گزارشات کے بیان میں عربی کی معتبر اور قدیم کتابوں سے نکالکر جرمن زبان میں کئی ایک کتابیں تصنیف کی ھیں اور اُن میں سے ایک میں محمد کی بابت یوں لکھا ھی که قرآن اور عربی کتابوں سے ایسا معلوم ھوتا ھی که محمد نے اوائل حال میں گمان کیا که فی الحقیقت خدا نے اُسے بھیجا ھی که عربستان میں سچا دین مقرر کرے اور اُن خواب وخیالات سے جو کبھی کبھی اُسے دکھائی دیئے اپنے اُس گمان کی تائید پائی غالبا وے خواب وخیالات صرع کی بیماری سے تھے جو عہد جوانی سے محمد کو لاحق تھی اور بعض مورخین نے اسے اغمی کی بیماری کہا ھی چنانچه کتاب اِنسان العیون میں مرقوم ھی که اِبن اسحاق نے اپنے مشائخوں سے نقل کی ھی که نزول قرآن سے پہلے جس ایام میں که محمد مکه میں تھا نظر بد کے رفع ھونے کا اُسکا علاج کیا گیا اور جب که قرآن نازل ھوا تو پھر اُسکی وھی حالت ھوئی یعنی کبھی کبھی ایک قسم کی بیہوشی مثل اغمی ایک خوف ولرزہ کے ساتھه اُسکو ھوئی ایسا که آنکھیں بند ھو گئیں اور منھه سے کف نکلے اور جوان اُونٹ کی سی آواز دی پھر اُسی کتاب میں عائشه کے قول سے مرقوم ھی که جس وقت که جبرئیل حضرت پر نازل ھوا تو حضرت ازبس بوجھل ھو گئے اور پیشانی سے پسینا بہه نکلا اور آنکھیں سرخ ھو گئیں اور بعض اوقات جوان اُونٹ کی سی آواز دی پھر زید اِبن ثابت سے منقول ھی که جس وقت که نبی پر وحی نازل ھوئی تو اُسکا ایسا حال ھو گیا که گویا جان کنی کی نوبت ھی اور بیہوش ھوکر نشه کی سی حالت ھو گئی پھر ابوھریرہ سے منقول ھی که جس وقت که حضرت رسول پر وحی نازل ھوئی ھم میں سے کوئی آدمی اُسکی طرف نظر بھرکر ندیکھه سکا اُسکا منھه کف سے بھر گیا اور آنکھیں بند ھو گئیں اور بعض اوقات اُونٹ کی مانند آواز دی پس اِن حدیثوں کے مضمون کے موافق شک نہیں ھی که محمد کو صرع کی بیماری تھی کیونکه یے حالات جو حدیثوں میں محمد کی بابت

منقول هیں سب اُسي بیماري کي علامتیں هیں اور پوشیدہ نرهے که ایسي بیماریوں کا مریض کبھي کبھي عجیب و غریب خواب و خیال بھي دیکھا کرتا هي چنانچه محمد نے رویا اور وحي گمان کیا اور اسي جهت سے اُسکو یہہ گمان هوا که میں خدا کا بهیجا هوا هوں پھر رفته رفته محمد نے دیدہ و دانسته اپنے خیال و فکر کو وحي اور کلام الله کہا اور اپنے تابعین کو بھي ایسا هي بتایا اورجس وقت که محمد نے مدینه میں هجرت کي اور قریش کے جور و ظلم سے رهائي پاکر صاحب اختیار هو گیا اور قوم کا رئیس و حاکم هوا اور اُسکے اعمال و احکام سے بھي صاف معلوم و ثابت هوتا هي که وہ کینه ور اور غدار اور شهوت پرست اور اپنے افعال میں لامطابق تھا اور اگرچه دانا بھي تھا لیکن پھر ایک کوتہ نظر آدمي و حاکم تھا چنانچه ابتداے حال میں تو یہودیوں سے اُسنے چاپلوسي کي اور اُنکي خاطرداري کے لیئے کئي ایک حکم جاري کیئے جیسے نماز میں یروشلیم یعنے بیت المقدس کي طرف منہه کرنا پھر جب که معلوم هوا که یہود دوست نه بنینگے تو ان احکام کو منسوخ کرکے اُنکا دشمن بن گیا پھر عبدالله سے ڈرکے بعض کي جان بخشي کي اور اوروں کو خدا کے حکم کا عذر ٹھہراکے قتل کیا (یہه اُس بات پر اشارہ هي جو محمد نے عبدالله ابن ابي ابن سلول کي خاطرداري کو بني قینوقع کي جان بخشي کي اور بني قریظه کو سعد کے کہنے سے قتل کیا) پھر کبھي تو نکاح کے لیئے ایک حد مقرر کي پھر آپ هي اُس حد سے تجاوز کیا اور قتل کے مقدمه میں کہا هي که خدا کا حکم یوں هي که اگر کوئي کسي کو مقتول یا مجروح کرے تو قاتل کو فدیه دینا چاهیئے بشرطیکه مقتول یا مجروح کے اقربا راضي هوں لیکن جور کے هاتھه قطعاً کاٹنے چاهیئیں * * جس وقت مشکلیں پیش آئیں تو اوروں سے صلاح لي اور اپني عقل چھوڑکر اُنکي صلاح پر کام کیا چنانچه غزوہ اُحد میں اپني راے کے خلاف لڑنے کے لیئے باهر گیا یعنے وہ خود تو یہه چاهتا تھا که مدینه هي میں رهکر لڑیں لیکن اُسکے بعض تابعین نے خصوصاً اُن

لوگوں نے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے اسکي صلاح قبول نکي اور غزوۂ خندق میں اُسنے تو صلح کرنا چاہا لیکن سعد ابن عبادہ اور سعد ابن معاذ مانع ہوئے اور جنگ طائف میں محمد نے اپنے لشکر کي خواهش بموجب حملہ کرنے کا حکم دیا اگرچہ بعض روایات کے موافق جانتا تھا کہ حملہ کرنا بیفائدہ ہوگا (سعد کے ساتھہ صلاح کرنے کي تفصیل اِس منوال پرھی کہ محمد نے چاہا تھا کہ بني غتفان کو مدینہ کے ثلث خرما دیکر صلح کرلیں لیکن جس وقت سعد ابن عبادہ اور سعد ابن معاذ کو جو اهل اَوْس و خزرج کے رئیس تھے اِس بات سے آگاہ کیا تو وے بولے کہ اگر تم یہہ کام وحي الهي کے بموجب کرتے هو یا اگر اپنا خاص حکم دیتے هو تب تو اطاعت همپر لازم هی اور اگر هماري خاطرداري کے لیئے ایسا کرنا چاهتے هو تو مت کرو محمد نے جواب دیا کہ اگر خدا حکم دیتا تو میں تمسے صلاح نکرتا خدا کي قسم یہہ تو میں نے هي تجویز کیا هی تاکہ دشمنوں میں پھوٹ پڑجاے مگر سعد اِس بات پر راضي نہوا اور اِسي طرح غزوۂ بدر میں بھي محمد نے اَوْروں کي صلاح پر عمل کیا یعنے محمد نے چاہا تھا کہ مدینہ کي جانب والے کنوئیں پر اپنا لشکر اُتارے لیکن خباب نے کہا کہ اگر خدا نے اِسي جگہہ اُترنے کا حکم دیا هی تب تو البتہ آگے نہیں بڑھہ سکتے اور جو صرف اپني هي صلاح هی تو بہتر یہہ هی کہ اُس کنوئیں پر چلکر اُتریں جو سب سے آگے بڑھکر هی پس ایسا هي کیا * پھر محمد کي کوتہ نظري اور ضعف کي ایک بڑي دلیل یہہ هی کہ خلافت کي بابت کچھہ حکم ندیا اور اِسلام کي سلطنت پر آرہ چلایا اور ممکن هی کہ اِس معاملہ میں وہ خود بھي متردد تھا دل تو اُسکا اپني بیٹي کے شوهر علي کو چاهتا تھا لیکن عقل کا تقاضا یہہ تھا کہ حکومت کي لیاقت ابوبکر میں زیادہ هی اِسي حیص بیص میں موت آگئي اور یہہ امر بے بندوبست رہ گیا * * اور مکہ میں نبوت کا دعوی کرنا اِتنا مشکل نہ تھا کیونکہ محمد کي تعلیم اهل مکہ کي بت‌پرستي کي نسبت بہت اعلی

تهي علاوه برين محمد خوش اخلاق اور فصيح کلام اور فقرا اور غلام وغيره پر
مهربان تها چنانچه اِس وسيله سے بهي لوگوں کا دل اُسکي طرف کهچ گيا
اور مدينه ميں اُسکي حکومت هونے اور تابعين کے بڑهنے کا اصل سبب
يهه تها که بني اَوس اُسکے رشتهدار تهے اور وه اپنے تابعين کو غنيمت اور
بيت المال کي اميد بهي دلاتا تها اور عرب کي قوميں بهي باهم اتفاق
نرکهتي تهيں اور محمد زيرک اور باريک بين تها بعر يهه که مخالفوں کے دفع
اور قتل کرنے يا اُنميں پهوٹ ڈالنے کے ليئے هر ايک طرح کا وسيله و بهانه
اُسے پسند تها اور اُسکي زيرکي و بهادري ايک اِس امر خاص ميں تهي
که هر ايک چيز اور قريب و بعيد کے هر ايک احوال سے اپنے تئيں آگاه
کيا اور ناگهان دشمنوں پر جا پڑا اور حمله کيا چنانچه صرف جنگ طائف
ميں اپنے تابعين اور لشکر سے اپنا مطلب و مقصد آگے سے بيان کرديا تها
اوران سببوں سے ايسا اتفاق پڑا که محمد کے آخر زمانه ميں اگرچه عرب
کے دور دور اضلاع کے لوگ اُسکے مطيع هوئے پهر مدينه ميں اُسکي حقارت
کرتے تهے (يهه بات غزوهٔ طائف کا اِشاره هى جو هجرت کے نويں برس
واقع هوا اور محمد کے بهت تابعين اِس لڑائي سے ناراض هوئے اور محمد
کي عدول حکمي کرکے لشکر کے ساتهه شامل نهوئے اور بعض تو مثل عبدالله
ابن ابيّ کے اپنے لشکر سميت پهر گئے) اور يهه بات که اکثر عرب نه دي
اعتقاد سے بلکه صرف ڈر کے مارے محمد کے تابع هو گئے تهے عايشه کے اِس
قول سے بهي معلوم هوتي هى که اُسنے کها هى که جس وقت محمد نے
وفات پائي تو عرب برگشته هو گئے اور يهود و نصاريٰ نے سرکشي کي اور
منافقوں نے اپنا نفاق ظاهر کيا اور مسلمان ايسے پريشان رهے جيسے جاڑوں
کي رات ميں گله آخر کار ابوبکر نے انهيں پهر جمع کيا اور ابوعبيده نے
بهي نقل کي هى که جس وقت محمد کي وفات کي خبر مکه ميں پهنچي
اکثر اهل مکه نے اِراده کيا که محمد سے اور اِسلام سے منحرف هو جائيں
چنانچه عتّاب جو اُن ايام ميں مکه کا رئيس تها کئي دن تک گهر سے باهر

نہ نکل سکا لیکن ابوبکر اور عمر کے عہد خلافت میں کہ لشکر اِسلام کي فتح پر فتح هوئي تو اِسلام کي سلطنت قائم اور پایدار هو گئي اور دین محمدي مشہور و مستحکم هوا تب تو وے قصور و نقصان اور سہو و نسیان جو محمد سے هوئے تھے ان فائدوں کے سبب جو عربوں نے محمد اور اُسکي تعلیم سے حاصل کیئے تھے چھپ گئے اور خلفا اور محمد کے تابعین فتح کے سبب نہ دشمن کے ضعف و اختلاف میں اور نہ سرداروں کي حکمت و فراست میں اور نہ لشکر کي بہادري میں جانتے تھے اگرچہ فتحیابي کے اصل سبب یہي تھے لیکن اُنکو یہہ گمان هوتا تھا کہ یہہ فتحیابي صرف اِس جہت سے هی کہ خدا محمد اور محمدیوں پر مہربان هی اور اِسي لیئے عرب کے فتحمند لشکر کے خیال میں محمد ایسا اعلیٰ و افضل معلوم دیتا تھا کہ اُنھوں نے اُسے ایسا عالي مرتبہ جانا کہ گویا وہ ساري مخلوقات کا افضل اور کل کائنات کا مالک اور جمیع انبیا سے برتر اور مومنین کا شفیع اور پاک و معصوم اور صاحب معجزات تھا اگرچہ قرآن میں ایسي صفات کا اِشارہ بھي نہیں هی لیکن پہلے خلیفوں کو بخوبي معلوم تھا کہ محمد کي اِس تعظیم و تکریم سے بڑا مطلب نکلیگا اور بہت فائدہ حاصل هوگا کیونکہ وے جانتے تھے کہ اهل عرب جتني محمد کي تعظیم و تکریم کرینگے اور جس قدر کہ قرآن و محمد پر اُنکا اعتقاد بڑھیگا اُتناهي وے لوگ بخوشي تمام جنگ و جہاد پر قوي دل هونگے اور جان دینے سے بھي دریغ نکرینگے چنانچہ لشکر اِسلام کي فتح کا بڑا سبب یہي تھا کہ قرآن کي اُن آیتوں پر جنکے ضمن میں جہاد کا حکم آیا اور مقتولوں کو رتبۂ شہادت اور بہشت کي نعمتوں کا وعدہ دیا گیا هی اُن لوگوں کو ایک اعتقاد اور اعتماد تھا *

---

# پانچویں فصل

## دین اسلام کے مشہور و معروف ہونے کے بیان میں

جاننا چاہئیے کہ علاوہ اُسکے جو فصل گذشتہ کے آخر میں دین اسلام کے پھیلنے کی بابت بیان ہوا ہی محمد نے اپنے کلام میں فصاحت و بلاغت اور شیرینی عبارت بھی خرچ کی کہ لوگوں کا دل پھیرکر اپنا مطیع کرلے اور کئی عورتیں کرلینے اور پھر بے جرم و قصور انہیں طلاق دی دینے کا قاعدہ نکال کر اور بہشت میں نفسانی عیش و عشرت حاصل ہونے کا وعدہ کرکے اپنا دین عربوں کو پسند کروانے میں بڑی کوشش کی اور اُسکے سواے قدیم عربوں کی عادت اور کتاب عہد عتیق و جدید کی بعضی گذارشات اور کچھہ یہود کی احادیث سے بھی اخذ کرکے اپنی کتاب میں لکہا دیا کہ اِس طریق سے اپنا دین رائج کرکے خلق کو قبول کرواے اور اپنی امت کو صرف تہوڑی سی ظاہری باتوں کی ہدایت کی مثل غسل و طہارت اور حج و روزہ اور خمس و زکوٰۃ اور نماز اور کلمہ لاالہ الاالله محمد رسول الله کا زبان پر جاری کرنا اور دین کے لیئے جنگ و جہاد کرنا و علی ہذالقیاس اور حکم دیا کہ بت‌پرستی اور قتل و زنا اور ظاہر کے بُرے کاموں سے کنارہ کریں جب محمد نے اِس طرح پر چند آدمی کو اپنا مرید کیا اور پھر مکہ میں نرہ سکا اور مدینہ والوں اور اہل مکہ کی باہم دشمنی ہونا اُسے معلوم تہا اور یہہ بھی سمجھہ لیا تہا کہ مدینہ کے لوگ میری طرف مائل ہیں پس مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو چلا گیا جاننا چاہئیے کہ تین برس میں صرف دس بارہ آدمی محمد پر ایمان لائے تہے اور تیرھویں سال جو ہجرت کا پہلا سال تہا محض سو اشخاص اہل مکہ سے اور چہتر آدمی اہل مدینہ سے اس پر ایمان لائے تہے اور جب کہ اُسکے تابعین مدینہ میں بڑھہ گئے اور محمد کو دشمنوں سے لڑنے اور بدلہ لینے کی طاقت

حاصل هو گئي تو بے تامل جهاد كي آيت وارد كركے لڑنا شروع كرديا
اور قريش كے قافلوں كي لوٹ ماركي اور بدر كي لڑائي ميں اُن پر غالب
هوكر صاحب لشكر بن گيا اور جن لوگوں نے كه اُس سے برخلافي كركے اُسكي
اطاعت ميں سهل انگاري كي اُنهيں قتل كيا جيسا كه گذشته فصل ميں
بيان هوا پس ايسا حال ديكهه كر بهت سے لوگ عزت و دولت حاصل
كرنے كي اُميد ميں اُسكے جهنڈے تلے آگئے اور اُسكے تابعين روز بروز بڑها
كيئے اور اَوْر لوگ جو مقابله و مجادله كي طاقت نركهتے تهے وے اِس
خوف كے مارے كه مبادا همارا مال و اسباب بيت المال ميں ضبط هوے
اور لڑكے بالے اسير هو جائيں اور مفت جان جاتي رهے بضرورت اُسكي
رسالت كے قائل هو گئے مثلا جس وقت كه آٹهويں سال هجري ميں محمد
اپنے لشكر كے ساتهه مكه كے نزديك پهنچا اور عباس نے ابوسفيان كو جو مكه
كے رئيسوں ميں سے تها محمد كے آگے حاضر كيا تاكه اسكي جان بخشي
كرے محمد نے ابوسفيان سے پوچها كه اب تو يقين لاتا هی كه ميں رسول
الله هوں اُسنے جواب ديا كه يوں تو ما باپ سے زياده تو مجهے عزيز هی
ليكن رسالت كي بابت ابتك ميرے دل ميں شك هی عباس نے چيخ
كر اُس سے كها افسوس تجهپر تو مسلمان هو اور قبل اُس سے كه تيرا سر
كاٹا جاے كلمه پڑهه كه لا اله الا الله محمد رسول الله يهه بات سنكر ابوسفيان
ايمان لايا اور اِس طريقه سے مسلمان هوا اور محمد نے اُسكي جان بخشي
كي چنانچه يهه قصه كتاب سيرت الرسل ميں مفصل مرقوم هی اور جس
طرح كه ابوسفيان بخوف جان مسلمان هو گيا اُسي طرح مالك ابن عوف
كو جو لشكر عرب كا سردار تها اور حنين كي لڑائي ميں محمد سے لڑا تها
محمد نے بخشش و رياست كا وعده ديكر مسلمان كيا اِس تفصيل سے كه
بعد ازآنكه حنين كي لڑائي ميں مسلمانوں نے عرب كے لشكر پر فتح پائي
اور عرب كا سردار مالك ابن عوف بهاگ كر طائف كو چلا گيا محمد نے
اپنے تابعين ميں سے ايك شخص بهيجكر اُسے كهلا بهيجا كه اگر تو مسلمان

ہو جائیگا تو جوکچھہ لڑائي میں تیرا مال ضبط ہو گیا ہی تجھے پھیر دونگا اور اِسکے سوا سو اُونٹ اَور انعام دیونگا مالک محمد کے پاس آکر مسلمان ہو گیا محمد نے اُسے سواے بخشش مذکورہ کے بعض قوموں کا جو مسلمان ہو گئے تھے سرداربھي کردیا * پھر ایک روز ایک محمدي اور ایک یہودي لڑتے ہوئے محمد کے حضور گئے اُسنے یہود کا حق ٹھہرایا محمدي راضي نہوکر عمر کے پاس گیا عمر جب صورت حال سے آگاہ ہوا تو بولا ایک ذرا صبر کر اور اندر جاکر اپني تلوار باہر لے آیا اور محمدي کا سر کاٹ ڈالا اور کہا کہ جو لوگ خدا و رسول کے مطیع نہیں اُنکي یہہ سزا ہی چنانچہ تفسیر جلال الدین میں سورۂ عمران کي ۶۰ آیت کے بیان میں یہہ قصّہ مرقوم ہی * پھر اہل مکہ نے بھي محمدي دین اِس راہ سے قبول کیا کہ محمد نے ہجرت کے بعد اُنسے لڑنا شروع کرکے بدر وغیرہ میں قریش پر فتح پائي آخر الامر آٹھویں سال ہجري میں دس ہزار لشکر سے یکایک مکہ پر آگیا قریش لڑائي کے لیئے کچھہ آمادہ نہ تھے اِس سبب سے محمد نے آساني کے ساتھہ مکہ کو فتح کر لیا اور فتح کے بعد اہل مکہ میں سے کئي ایک آدمي کے حق میں جنھوں نے اُسکي ہجو کي تھي قتل کا حکم دیا اور بعضوں کي جان بخشي بھي کي اور اب کہ قریش کو لڑائي کا قابو نرہا تو اطاعت اختیار کرکے دین محمدي قبول کر لیا چنانچہ یہہ سب بات تواریخ کي کتابوں میں اور حیات القلوب کي ۲ جلد کے ۲۳ باب میں بھي جو مکہ کے فتح کے بیان میں آئي ہی تفصیلاً مسطور اور مذکور ہوئي ہی * * اوریہہ بات کہ اصحاب و انصار اور اَور تابعان محمد غنیمت اور بیت المال کي فکر میں رہا کرتے تھے محمدي تواریخ سے صاف معلوم ہوتي ہی اُن میں سے ایک گزارش یہاں بیان کي جاتي ہی مثلاً حنین اور حوتاس کي لڑائي میں جو مکہ کي فتح کے چند روز بعد واقع ہوئي محمد کے لشکر نے دشمنوں کے زن و فرزند اور مال و متاع کو بہت لوٹا جب لڑائي کے بعد بني ہوازن مطیع ہو گئے تو محمد سے عرض کیا کہ ہمارے

زن و فرزند اور مال و متاع پھیر دو محمد نے جواب دیا کہ میں نے اپنا حصہ اور بني عبدالمطلب کا حصہ تمھیں بخشا مہاجرین اور انصارنے بھي یہہ بات سنکر ایسا هي کیا فقط ایک بني تمیم اور فصارہ نے انکار کیا لیکن جب محمد نے اُنسے وعدہ کیا کہ کسي آوُر لڑائي میں اِس سے چھہ گونہ تمکو دیا جائیگا تو وے بھي پھیر دینے پر راضي هو گئے پھر جب محمد نے مال ومتاع بانٹنے میں دیر کي تو مسلمان اپنے دل میں ڈرے کہ ایسا نہو محمد یہہ مال بھي پھیر دے سو اپنا حصہ اُنھوں نے ایسي تندي و هجوم سے مانگا کہ محمد کي قبا لے لي اور محمد نے اپنے تئیں ایک درخت کے پیچھے چھپایا جب وے ذرا ساکت هوئے تو اُن سے کہا کہ لوگو میري قبا مجھے دي دو و الله اگر تم اِس قدر چوپائے لوٹ میں لائے هو جو شمار میں ملک تہامہ کے درختوں کے برابر هوں تب بھي میں تم سے دریغ نہ کرونگا و والله میں نے بیت المال میں سے خمس سے زیادہ کبھي کچھہ نہیں لیا اور همیشہ تمھارے هي لیئے خرچ کیا هی بعدہ سب مال تقسیم کرکے اپنے خمس میں سے سو اُونٹ اور چالیس اوق نقرہ ابوسفیان کو دیا اور اِسي قدر اُسکے بیٹوں یزد و معاویہ کو بھي دیا اور حکیم ابن حسام اور حارث ابن حسان اور سهیل ابن عمرو اور صفوان ابن اُمیہ وغیرہ کو بھي سو سو اُونٹ اور اَوُروں کو پچاس پچاس اور چالیس چالیس اُونٹ دیئے اُن میں سے شاعر عیاص ابن مرواس ایک شخص تھا کہ وہ پچاس اُونٹ پر راضي نہوا تو اُسے پچاس اَوُر دیئے لیکن انصار اِس بات سے بہت ناراض هوئے کہ قریش اور اَوُر لوگوں کو جو انصار میں سے نہ تھے اِتنا اِتنا دیا چنانچہ انصار میں سے ایک نے کہا کہ والله یہہ بڑے تعجب کي بات هی کہ هنوز هماري تلواروں میں سے قریش کا خون سوکھا بھي نہیں هی اور محمد غنیمت کا مال اَوُروں کو بخشے دیتا هی اگر خدا کا حکم یہي هی تب تو همیں صبر کرنا چاهیئے اور اگر رسول الله اپني خواهش سے ایسا کرتے هیں تو فرماویں کہ همنے کیا قصور کیا هی جو همکو

الگ کر دیا محمد نے یہہ بات سنکر انصار کو بلایا اور کہا کہ کیا تم ضلالت میں نہ تھے اور میرے وسیلہ سے ہدایت پائي اور کیا تم مسکین نہ تھے اور میرے ذریعہ سے دولتمند ہوئے الخ چنانچہ یہے گزارشیں کتاب سیرت الرسل اور کتاب خامس میں مفصل مرقوم ہیں اور آخر کتاب میں کہا ہی کہ تین قسم کے لوگ تھے جنہیں محمد نے چاہا کہ بخشش اور انعام سے اُنکے دل اپنی طرف کہینچے لے بعض کو تو اِس قصد سے کہ وے مسلمان ہو جائیں مثل صفوان ابن اُمیہ کے کہ اُس وقت تک مسلمان نہوا تھا اور بعض کو اِس مراد سے کہ وے اسلام میں قائم ہو جائیں مثل سفیان ابن حریس کے جو بکراہیت مسلمان ہوا تھا اور بعض کو اِس ارادہ سے کہ شرارت سے باز رہیں مثل ادینیہ اور اقرا اور عیاص ابن مرواس * * خلاصہ محمد نے اپنی زندگي میں ایسے ہي وسیلوں سے عربستان کے اکثر ملکوں میں دین جاري کیا اور اُسکے مرنے کے بعد خلفا بھي اِسي طرح پر دین اسلام کے پہیلانے میں متوجہ ہوئے اور اَور ولایتوں پر لشکر کشي کرکے تلوار کے زور سے دین اِسلام کي حقیت ثابت کي اور لوگوں کو بجبر قرآن کے حکم میں لائے مثلا ابوبکر نے تخت خلافت پر بیٹھکر ذوالقعدہ میں لشکر اِسلام جمع کیا اور گیارہ سردار مقرر کرکے روانہ کیئے تا کفار اور منحرف لوگوں سے لڑیں اور اُن میں سے ہر ایک کو ایک حکم نامہ دیا کہ پہلے یہہ نامہ کفار کو پڑھہ سنانا اور اُس حکم نامہ میں اَور مطالب کے سوا یہہ بھي لکہا تہا کہ جو کوئي نامہ کو مانے اور اِسلام کا معتقد ہو اُسکي حمایت کرنا اور جو لوگ اِنکار کریں اُن سے لڑنا تاکہ خدا کي راہ میں آجائیں اور منحرف لوگوں پر کسي طرح رحم مت کرنا بلکہ اُنہیں آگ میں جلا دینا اور ہر طرح قتل کرنا اور اُنکے زن و فرزند کو غلام بنانا پس جو شخص کہ ضرب شمشیر کي دلیل پر سکوت اختیار کرتا تو بہتر ورنہ گردن مارا جاتا تہا یا اسیر ہوکر خدمت میں رہتا تہا چنانچہ اِنہیں وسیلوں سے اِسلام کا جھنڈا متفرق ولایتوں اور شہروں میں بلند ہوا اور ہنوز

هجرت سے ایک سو برس نگذرے تھے که عربستان و ولایت شام و ایران و مصر اور بعضي روم کي ولایت نے بھي سپاہ عرب سے مغلوب هوکر محمد کا دین قبول کیا چنانچه تاریخ دانوں پر روشن و آشکار هی مثلا اهل ایران نے دین محمدي اِس طریق سے قبول کیا که جب عمر کي خلافت هوئي تو اُسنے عرب کے لشکر کو یهه حکم دیکر ایران پر بھیجا که اگر اهل ایران دین محمدي کو بخوبي و خوشي قبول کرکے مطیع هو جائیں تو بهتر ورنه اُن سے محاربه و مقاتله کرکے اُنھیں بجبر قرآن کا معتقد بناویں جب ایرانیوں نے دین اِسلام قبول کرنے سے اِنکار کیا تو عرب کے لشکر نے لڑائي شروع کردي تین دفعه تو سپاہ عرب ایرانیوں سے مغلوب هوئي مگر چوتھي دفعه اُن پر غالب هوکو رود فرات کے گرد نواح کا ملک اپنے قبضه میں کر لیا بعد اِس واقعه کے جب یزدجرد ابن شهریار جو ملوک ساسانیه کا آخري بادشاہ تھا ایران کا تخت نشین هوا تو سعد ابن ابي وقاص نے جو لشکر عرب کا سردار تھا یزدجرد کے پاس اِس مطلب سے ایلچي بھیجا که دین محمد کے قبول کرنے کي اُسے هدایت کریں اگر قبول نکرے تو لڑائي کا پیغام دیں یزدجرد نے ایلچي کي باتوں پر کچھه توجهه نکي بلکه اُسکے پیغام سے اَوْر ناخوش هو گیا اور لڑائي کي طیاري کا حکم دیکر بهت سي سپاہ جمع کي دونوں طرف کي فوجیں مقام قادسیه کے نزدیک مجتمع هوئیں جب فریقین کا مقابله هوا اور ایران کا لشکر شکست کھاکر بھاگا اور کاویاني درفش عربوں کے هاتھه لگا اور سنه ۲۱ هجري میں نهاوند کے میدان میں شهر همدان کے نزدیک لشکر عرب نے سپاہ ایران کو پھر شکست دیکر ساري ایران پر قبضه کر لیا اور یزدجرد مرو کي طرف بھاگ گیا اور اُسي شهر کے نزدیک ایک آسیابان کے هاتھه سے مارا گیا اور اِس منوال سے ایران کا سارا ملک خلفا کے زیر حکم هو گیا اور دو سو برس تک اُس ملک میں عربوں کي حکومت رهي اِس عرصه میں اکثر ایرانیوں نے خلفا کے خوف اور اُنکے لشکر کي دهشت سے لاچار هوکر عربوں کا دین قبول کر لیا اور جن لوگوں

نے سرکشي کرکے محمدي دين قبول کرنے ميں پس و پيش کيا وے لوگ يا تو عربوں کے هاتهه سے قتل هوئے يا جلاوطني اختيار کرکے بلوچستان اور هندوستان کو بهاگ گئے چنانچه اِن ملکوں ميں ابتک اُنکي نسل باقي هے که زردشتي اُنکا مذهب هے اور گبر کهلاتے هيں اور جيسا که سعد نے لشکر کي مدد سے اهل ايران کو مطيع کيا ايسے هي خالد اور معاويه نے شام کا ملک اور عمرو ابن العاص نے مصر کا ملک عمر کے عهد خلافت ميں فتح کرکے وهاں کے لوگوں کو محمدي دين ميں کر ليا *

پوشيده نرهے که هجرت سے پهلے تهوڑے سے لوگ محمد کے مطيع تهے جيسا که مذکور هوا اور اکثر وقت قريش و يهودي اور مسيحي محمد کے ساتهه مخالفانه گفتگو کيا کرتے تهے اور اُسکي رسالت کا ثبوت طلب کرتے تهے جيسا که قرآن کي مذکورة الصدر آيتوں سے ظاهر هے اور سورة الحجر کي اوائل آيتوں سے بهي معلوم هوتا هے که اهل مکه محمد کو مجنون کها کرتے تهے چنانچه مرقوم هے که * * قالوا يا ايها الذي نزل عليه الذکر انک لمجنون * * پهر سورة الانبيا کے بموجب مفهوم هوتا هے که اهل مکه نے کها که قرآن ايک خواب هے اور محمد نے اُسے آپ بنايا اور شاعروں کي مانند خوب بندش کي هے چنانچه مرقوم هے که * * بل قالوا اضغاث احلام بل افتريه هو شاعر فلياتنا بآية کما ارسل الاولون * * ليکن جب محمد نے مدينه کي طرف هجرت کي اور وهاں لشکر جمع کر ليا اور قريش پر غالب هوکر مکه بهي فتح کيا اُس وقت اکثر عربوں نے لاچاري سے دين محمد کو قبول کيا اور درحاليکه محمد نے اپنا کام اِس مرتبه کو پهنچايا تو پهر کسي کو اُسکي مخالفت اور رسالت کي بابت حجت و مباحثه کي طاقت نرهي کيونکه لشکر کي کثرت و قوت کے ماسوا محمد کو اُسکے کهے بموجب خدا کي جانب سے بهي جهاد کا حکم نازل هوا تها چنانچه جهاد و قتال کي بعض آيتيں سابقاً مذکور هوئيں که اُنکے معني کي نسبت بے ايمانوں پر قهر و غضب کرنا جائز اور فرض هوا پس جنهوں نے محمد

کو قبول نکیا یا اُسکے خلاف پر بات چیت کي تو شمشیر سے اُنکا جواب دیا گیا اور خلفا و سلاطین بهي اُس وقت سے ابتک اِسي قانون پر چلتے رهتے هیں چنانچه اب بهي اگر کوئي شخص محمدي ملکوں میں قرآن کے خلاف و باطل هونے کي بابت مسلمانوں سے کچهه گفتگو اور رد و بدل کرے تو اهل اِسلام اُسے قتل کرتے هیں اِس لیئے محمد کے زمانه سے آج تک کسي سے نهوسکا که محمدیوں کے ملک میں بي خوف و هراس هوکر قرآن کي تشخیص کرے که آیا سچ هی یا خلاف اور ممالک اِسلام میں یهه بهي ممکن نهیں هی که کوئي شخص قرآن اور محمد کا غیر حق هونا دریافت کرکے بے دغدغه اُسے ظاهر و بیان کرے اور دین اِسلام سے برگشته هوکر دوسرا دین قبول کرے کیونکه قرآن کا حکم یهه هی که جو شخص دین محمدي سے پهر جاے اُسے بے تامل قتل کریں * * مگر ظاهر هی که حقیت اور حقیقت تلوار کے زور سے ثابت نهیں هوتي اور آدمي کو جبر سے اُس درجه پر پهنچانا محال هی که وه دل سے خدا پر ایمان لاے اور دل و جان سے اُس سے محبت رکهے بلکه جبر و ظلم تو دلي ایمان کو آور روک دیتا هی پس دین کي راه میں جبر ظلم و جهاد بڑا ناقص کام اور واضح دلیل هی که وه دین خدا کي جانب سے نهیں پس دین اِسلام کي شهرت اور پهیلنا که بزور شمشیر هوا هی یهه بهي ایک دلیل هی که یهه دین خدا کي جانب سے نهیں هی جاننا چاهیئے که دین مسیحي اِس طرح نهیں پهیلا هی چنانچه اُسکے مشهور هونے اور پهیلنے کا سارا حال اِس کتاب کے دوسرے باب کي ساتویں فصل میں هم نے ذکر کیا جو کوئي اُس مقام کي طرف رجوع کریگا خوب سمجهه لیگا که اِس بات میں بهي انجیل کو قرآن پر فوقیت هی *

اِسلام کے بعضے علما اُس جدال و قتال کو جو بني اسرائیل نے کنعانیوں کے ساتهه کیا اور داؤد کے غزاوات کو درمیان لاکر کهتے هیں که جیسا کنعانیوں کا قتل کرنا بني اسرائیل کو جائز و حلال تها اِسي طرح دین

محمدي میں بهي جهاد جائز هوا لیکن ایسا دعوی صرف توریت کے مطالب کي بیخبري کے سبب سے هی کیونکہ خدا نے توریت میں بني اسرائیل سے یهہ نہیں کہا تها کہ پہلے اُنہیں ایمان کي خبر کرو پهر اگر نمانیں تو قتل کرو بلکہ خدا کا حکم یهہ تها کہ اُنہیں اُنکے بیشمار گناهوں کے سبب سے عموما قتل کرو پس بني اسرائیل کي لڑائي کا مدعا یهہ نہ تها کہ کنعانیوں کو ایمان پر لاویں بلکہ وہ ایک غضب الهي تها جو خدا نے بني اسرائیل کے واسطہ سے اُنکے بد اعمال کي سزا میں اُن پر نازل کیا تها چنانچہ موسی کي ۵ کتاب کے ۷ فصل کي ۱ـ۵ آیت اور ۲۰ فصل کي ۱۰ و ۱۷ و ۱۸ آیت اور ۹ فصل کي ۴ و ۵ آیت میں اور پهر موسی کي ۳ کتاب کے ۱۸ فصل کي ۳۴ ــ ۲۰ آیتوں میں مرقوم هی اور اِسي طرح داؤد کي لڑائیاں بهي دین کي راہ میں نتهیں بلکہ بادشاهوں کي مانند اپني سلطنت قائم کرنے کو دشمنوں سے لڑتا تها * بالجملہ اِن مطالب اور اُن دلیلوں سے جو اِس باب میں قرآن و محمد کي بابت مذکور هوئیں بالتمام ظاهر هوا کہ قرآن کے معني میں اور محمد کي صفات میں وے نشانیاں هرگز نہیں پائي جاتیں جو اِس کتاب کے دیباجہ میں اور تیسرے باب کے اوائل میں کلام الهي اور سچے پیغمبر کي تصدیق کے لیئے هم نے ذکر کي هیں اور اِس باب میں جو دلائل مرقوم هوئیں اُنسے بهي بے شک و شبہ معلوم و یقین هو گیا کہ محمد کا خدا کي طرف سے آنا محال اور قرآن کا کلام الهي هونا غیر ممکن هی *

لیکن اگر کسي محمدي کے دل میں یهہ خیال آوے کہ درحالیکہ دین اسلام سچ مچ خلاف هی تو خدا نے اُسکے شهرت پانے اور ابتک برقرار رہنے کو کیوں نہ روکا اِسکا جواب یهہ هی کہ بت پرستي کا دین باوجودیکہ محمد کے دین سے پُرانا اور شمار میں چوگنے هی اور اُسکا غیرحق هونا بهي سب عقلا پر اظهر من الشمس هی تو بهي خدا اُسکے ظاهر هونے اور پهیلنے اور ابتک قائم رہنے کا مانع نہیں هوا پس ظاهر هی کہ کسي دین کا ظاهر هونا

اور برقرار رہنا اُسکي حقیت کي دلیل نہیں ہوتا لیکن اِس صورت میں
که خدا نے اپني معرفت کے بموجب مصلحت نجانا که عالم کے فرقوں اور
قوموں کے تغیّر و تبدّل کا مطلب اور سبب ہر وقت بیان کرے تو اِسي
سبب سے آدمي اکثر اوقات امور الہي اور گردش ایام کے درک و دریافت
میں حیران رہتا هی خلاصه اِیسي باتوں کے بهید خدا هي جانتا هی اور
بس هاں انجیل کے کلام بموجب اِتنا کہه سکتے هیں که خداي تعالی دین
محمد کے ظاهر هونے اور پهیلنے کا دو سبب سے مانع نہوا اولاً یہه که اِس
طریق سے عربستان اور شام و مصر وغیره کے مسیحیوں کو جو محمد کے زمانه
میں انجیل کے طریقه سے دور پڑگئے تهے تنبیهه کي جاے تاکه اَور زیاده دور
و مہجور نہوں ثانیاً یہه که جہان میں بت‌پرستي کا دین زیاده مشہور اور
دو باره زورآور نہو جاے لیکن معین وقت میں اور جب مسیحي لوگ
پهر سچے ایمان کي طرف رجوع لاوینگے اور اکثر اُن میں سے انجیل کے
گرویده هوکر اُسکے حکم پر چلینگے تب خداے تعالی اِس تنبیهه کو اُٹها لیگا
اور ان وعدوں کے بموجب جو خدا نے کتب عہد عتیق و جدید میں
خصوصاً یشعیاه کے ۶۰ باب کي ۶ و ۷ آیتوں میں اور ۱۹ باب کي ۲۳ و ۲۴
و ۲۵ آیتوں میں کیئے هیں آخر زمانه میں اکثر محمدي مسیح پر ایمان
لاکر مسیحي جماعت میں مل جائینگے اور یشعیاه کے دوسرے باب کي پہلي
آیت سے ۵ تک اور ۴۹ باب و ۶۰ باب میں مفصل مرقوم هی که آخر الامر
انسان کا تمام سلسله کیا بت‌پرست کیا محمدي اور کیا یہودي مسیح پر
ایمان لاکر جائینگے که راه اور حقیقت اور حیات صرف وهي هی اور بس
اور اُس وقت مسیح کا وه قول پورا هوگا جو اُسنے یوحنا کے ۱۰ باب کي
۱۶ آیت میں فرمایا هی که ایک گله اور ایک گلهبان هوگا پهر فلپیوں کے
۲ باب کي ۱۰ و ۱۱ آیتوں میں مرقوم هی که * یسوع کے نام پر کیا آسماني
کیا زمیني اور کیا جو زمین کے تلے هیں هر ایک گهٹنا ٹیکے اور هر ایک
زبان اقرار کرے که یسوع مسیح خداوند هی تاکه خدا باپ کا جلال هووے *

اور متي کے ٢۴ باب کي ١۴ آيت میں مسیح نے فرمایا هي که * بادشاهت کي اِس خوش خبري کي منادي تمام دنیا میں هوگي تاکه سب قوموں پر گواهي هو تب آخر هوگا * پس اِس آیت کے مضمون بموجب آخر زمانه کي نشانیوں میں سے ایک یهه هي که انجیل کا وعظ سب قوموں میں جاري هو لیگا بعد اُس آخري زمانه آئیگا چنانچه آخري زمانه کي یهه علامت اب ظاهر هوتي هي کیونکه همارے زمانه میں صدها واعظ انجیل کا وعظ کهنے کو فرنگستان سے نکل کر سب بت پرستوں کے ملک میں جاتے اور اُنهیں ایمان کي هدایت کرتے هیں اور اُنکے وعظ میں خداے تعالی نے ایسي قوت و تاثیر دي هي که تهوڑے عرصه میں ولایت افریقه اور هندوستان اور چین و امریکه اور سمندر کے جزیروں میں لاکهوں آدمي صرف انجیل کا وعظ سنکر اور تعلیم پاکر بت پرستي اور بد اعمال سے دست کش هوئے اور مسیح پر ایمان لائے اور اب خداے واحد کو مانکر انجیل کے حکموں پر چلتے هیں اور اِسي طرح مسیح پر ایمان لانیوالوں کي روز بروز ترقي هوتي جاتي هي اور فرنگستان اور هندوستان وغیره میں یهودیوں اور محمدیوں میں سے بهي وعظ سنکے اور انجیل کے پڑهنے سے مسیح پر ایمان لاکر اُسکے طریق پر چلتے هیں * * اور محمدیوں کو یهه بهي معلوم هو که آخر زمانه میں مسیح پهر ظاهر هوگا اور بڑي قدرت و جلال کے ساتهه آسمان سے زمین پر نزول کریگا تاکه اپنے سچے تابعین کو نجات و سعادت بخشے اور جنهوں نے انجیل کو قبول نهیں کیا اور مسیح پر ایمان نهیں لائے اُنکو سزا دے چنانچه دوسرے تسلونیقیوں کے پهلے باب کي ٦ آیت سے ٩ تک وارد هي که * خدا کے نزدیک انصاف یهه هي که جو تمهیں اذیت دیتے هیں اُنهیں اذیت اور تمهیں جو اذیت پاتے هو همارے ساتهه آرام دے اُس وقت که خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتهه بهڑکتي آگ میں ظاهر هوگا اور اُن سے جو خدا کو نهیں پهچانتے اور همارے خداوند یسوع مسیح کي انجیل کو نهیں مانتے بدلا لیگا وے خداوند کے چهره

سے اور اُسکي قدرت کے جلال سے ابدي هلاکت کي سزا پاوینگے * پهر وحي الهي کے بموجب مکاشفات کے ۱۹ باب کي ۱۱ آیت سے ۲۱ تک یوحنا حواري نے کہا هی که * پهر میں نے آسمان کو کهلا دیکها اور کیا دیکهتا هوں که ایک نقره گهوڑا اور اُسکا سوار امانت‌دار اور سچا کهلاتا هی اور وه راستي سے عدالت کرتا اور لڑتا هی اور اُسکي آنکهیں آگ کے شعله کي مانند اور اُسکے سر پر بہت سے تاج اور اُسکا ایک نام لکها هوا هی جسے اُسکے سوا کسي نے نجانا اور خون میں ڈوبا هوا لباس وه پهنے تها اور اُسکا نام خدا کا کلام هی (که مسیح سے مراد هی) اور آسماني فوجیں صاف اور سفید اور مہین لباس پهنے هوئے نقرے گهوڑوں پر اُسکے پیچهے هو لیں اُسکے منهه سے ایک تیز تلوار نکلتي هی که وه اُس سے قوموں کو مارے اور وه لوهے کے عصا سے اُن پر حکمراني کریگا اور وه قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کے شراب کے کولهو میں روندتا هی اور اُسکے لباس اور ران پر یهه نام لکها هی بادشاهوں کا بادشاه اور خداوندوں کا خداوند پهر میں نے ایک فرشته سورج میں کهڑا دیکها اُسنے تمام پرندوں کو جو آسمان کے بیچوں بیچ اُڑتے هیں یهه کهکے بلند آواز سے پکارا آؤ اور بزرگ خدا کي مهماني میں جمع هوؤ تاکه تم بادشاهوں کا گوشت اور سپه‌سالاروں کا گوشت اور زورآوروں کا گوشت اور گهوڑوں کا گوشت اور اُنکے سواروں کا گوشت اور آزادوں اور غلاموں اور چهوتے بڑوں کا گوشت کهاؤ پهر میں نے دیکها که وه حیوان اور زمین کے بادشاه اور اُنکي فوجیں یکٹهي هوئیں تاکه اُس سے جو گهوڑے پر سوار تها اور اُسکے لشکر سے لڑیں اور وه حیوان پکڑا گیا اور اُسکے ساتهه وه جهوتها نبي جسنے اُسکے حضور وے کراماتیں دکهائیں جنسے اُسنے اُنکو جنهوں نے اُس حیوان کا نشان اپنے پر قبول کیا اور اُنکو جو اُسکي صورت کو پوجتے تهے گمراه کیا یے دونوں آگ کي جهیل میں جو گندهک سے جل رهي هی جیتے ڈالے گئے اور جو باقي تهے سو اُس گهوڑے کے سوار کي تلوار سے

جو اُسکے منهہ سے نکلتی تهي قتل هوئے اور سارے پرندے انکے گوشت سے سیر هو گئے *

القصہ ای محمدي لوگو اور اِس کتاب کے مطالعہ کرنیوالو تم یقین کرو کہ جو کچهہ هم نے قرآن اور دین محمدي کي بابت ابتک ذکر و ثابت کیا عداوت کي راہ سے نهیں بلکہ خالص محبت کي راہ سے هی جس محبت کے سبب سے مسیح کے لیئے تمکو دوست سمجهکے تمهاري هلاکت کے حال پر دل سے همیں افسوس آیا هی اِسي واسطے قرآن کا خلاف هونا تم پر ظاهر و بیان کر دیا کہ شاید تم خواب غفلت سے بیدار هوکر ضلالت سے راہ حق پر آؤ اور مسیحي دین کو قبول کرلو اور اپنے خطرناک حال اور ابدي هلاکت سے خلاصي پاکر نجات سرمدي تک پهنچ جاؤ اور چونکہ مسیح کے حکم بموجب جو متي کے ۲۸ باب کي ۱۸ آیت سے ۲۰ تک وارد هی عیسائیوں پر واجب هی کہ سب قوموں کو انجیل کا وعظ کریں اِس لیئے هم نے یہہ کتاب لکهکر اپنا دین ادا کیا پس اگر تم غفلت و غرور کي راہ سے اِس کتاب کي باتوں کا تحمل نکرکے مسیح کي نجات کو قبول نکرو تو خوب جان لینا کہ قیامت کے دن پروردگار کے حضور تمهیں اپني بے ایماني کا جواب دینا پڑیگا اور اگر تمهارا دل صاف هی اور تم طرفداري کو چهوڑکر حق کے طالب هو تو اُن دلیلوں اور اُن مطلبوں سے جو ابتک هم نے ذکر کیئے تم انصاف اور غور کرکے کهوگے کہ البتہ قرآن و محمد کي حقیت کے لیئے کوئي دلیل نپائي گئي بلکہ قرآن کے مضامین اور محمد کي صفات و رفتار سے بالکل واضح هو گیا کہ قرآن خلاف هی اور محمد خدا کا پیغمبر نهیں پس تمهارا دین باطل هی اگر اُس سے نہ پهروگے تو بالیقین ابدي هلاکت و بدبختي میں پڑوگے * * خلاصہ ای محمدی اور اِس کتاب کے پڑهنےوالے تو میري آخري نصیحت کان دهرکے سن اور اپنے دل میں اُسے جگهہ دے یعني سابقا مذکور هوا کہ آدمي ایسي طاقت نهیں رکهتا کہ آپ اپنے تئیں گناهوں کے عذاب سے چهڑائے بلکہ ایک چهڑانیوالے اور نجات

دینیوالے کا محتاج هی اور وہ نجات دینیوالا جیسا کہ کتب مقدسہ سے مثبت ہوا یسوع مسیح هی کہ صرف اُسي کے وسیلہ سے آدمي اپنے گناهوں کے عذاب سے خلاصي پا سکتا اور خدا کي درگاہ کا مقبول هو سکتا اور حقیقي و جاودانی سعادت کو پہنچ سکتا هی پس تو اپني همیشہ کي نیکبختي اور ابدي سعادت کے واسطے هماري نصیحت اور عرض پر متوجہ هوکر هلاکت ابدي کے بهنور سے خلاص هونے کي فکر کر اور نجات حاصل کرنے میں غافل مت هو بلکہ اِس بات میں بڑي سعي و کوشش کر اور اِس کتاب کو کئي بار پڑهکر اُن باتوں پر جو نجات کي بابت مرقوم هوئي هیں دل سے متوجہ هوکر خوب ملاحظہ کر اور انجیل اگر تیرے هاتهہ لگے تو بہت سعي و دقت سے پڑهہ اور رات دن خدا سے دعا مانگ کہ اپني هدایت اور توفیق کا نور تجهے عنایت کرے اور تجهے راہ حق پر لاوے اور جس حالت میں کہ خدا کي توفیق سے هدایت کا نور تجهے حاصل هو گیا تب تجهے خود دریافت هو جائیگا کہ سچي راہ کي هادي انجیل هی اور مسیح تیرا نجات دینیوالا اور سعادت عطا کرنیوالا هی اُس وقت صبح و شام خدا سے یہہ دعا مانگ کہ مسیح پر ایمان لانا تجهے بهي نصیب کرے اور اُسکي رحمت اور موت کي خاطر تیرے سب گناهوں سے درگذرے اور تیرے دل میں آرام اور خوشحالي دے اور جاوداني نیکبختي میں تجهے شریک کرے اور اگر تو اِس قسم کي دعا و مناجات همیشہ کیا کریگا تو یقین هی کہ خدا تیرے سیاہ دل کو روشن کردیگا اور تجهے حقیقي آرام اور سکوت کو پہنچائیگا اور مسیح کو تو اپنا نجات دینیوالا اور سعادت بخشنیوالا جانکر حقیقي خوشحالي اور روحاني نیکبختي حد سے زیادہ پائیگا اُس وقت وے سب باتیں جو اِس کتاب کے دوسرے باب کي ۵ فصل میں سچے مسیحي کي نیکبختي کے بیان میں مذکور هوئي هیں تو اپنے میں دیکهیگا اور اگر ایسا بهي هو کہ تجکو مسیح کي راہ میں دکهہ اور مصیبت اُٹهاني پڑے اور صبر و ایمان سے اُنکا متحمل هوگا اِس راہ سے بهي توفیق الهي تیرے دل

میں روز بروز زیادہ ہوگی ایسا کہ تو کسی طرح کے رنج و عذاب سے بلکہ قتل کے سبب بھی دین مسیحی سے دست بردار نہوگا اور جب کہ دنیاے فانی سے رحلت کرنے کا وقت آئیگا تو تو سرور و خوشحالی کے ساتھہ دنیا سے کوچ کرکے عالم بقا کو جائیگا کیونکہ اس بے نہایت نیکبختی اور جلال کو جو یسوع مسیح کے واسطہ سے تیرے لیئے طیار ہوا ہی تو جان چکا ہی اور اب موت تجہے وہاں پہنچادیگی اور تو خداے تعالی کا مقرب ہوکر ابدالاباد تک ہمیشہ کی نیکبختی اور جلال و خوشحالی دیکھا کریگا جیسا کہ انجیل میں مرقوم ہی کہ خدا نے اپنے چاہنیوالوں کے لیئے وے چیزیں طیار کیں جنہیں نہ آنکہوں نے دیکہا نہ کانوں نے سنا اور نہ آدمی کے دل میں آئیں * پس تو بڑی احتیاط کر کہ کہیں ایسے جلال و نیکبختی کو ہاتھہ سے نہ کہو بیٹھے جو تیرے لیئے اور سب آدمیوں کے واسطے موجود ہوئی اور مسیحی ایمان سے حاصل ہوتی ہی اور جس حالت میں تو نے خوب دریافت کر لیا کہ راہ حق انجیل ہی اور نجات دہندہ مسیح تو لوگوں کے ڈر سے یا دکہہ اور عذاب کے خوف سے مسیحی ایمان کو اپنے دل میں پوشیدہ مت رکہہ کیونکہ اگر حقیقت کو آدمیوں کے خوف سے کوئی پوشیدہ رکہیگا اور تقیہ کی راہ سے مسیح کا انکار کریگا تو ایسا شخص خدا کی رحمت سے محروم ہوکر اسکے غضب میں پڑیگا چنانچہ متی کے ۱۰ باب کی ۲۸ و ۳۲ و ۳۳ آیتوں میں مسیح کے قول سے مرقوم ہی کہ * ان سے جو بدن کو قتل کرتے پر جان کو قتل نہیں کرسکتے مت ڈرو بلکہ اسی سے ڈرو جو جان اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کرسکتا ہی اس لیئے جو کوئی لوگوں کے آگے میرا اقرار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہی اسکا اقرار کرونگا پر جو کوئی آدمیوں کے آگے میرا انکار کریگا میں بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہی اسکا انکار کرونگا * اور پھر متی کے ۵ باب کی ۱۱ و ۱۲ آیتوں میں مسیح نے فرمایا ہی کہ * مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہیں لعن طعن کریں اور ستاویں اور ہر

طرح کي بُري باتیں جھوتھہ تمھارے حق میں کہیں خوش ھو اور خوشي کرو کیونکه آسمان پر تمھارے لیئے بڑا بدلا ھی اِس لیئے که نبیوں کو جو تمسے آگے تھے اِسي طرح ستایا ھی * اور اگر تو غفلت و مغروري سے دین مسیح اور اُسکي نجات کو رد کریگا تو جان لے که آسمان و زمین میں مسیح کے سوا کوئي اَور چھڑانیوالا نہیں ھی اور نه ھوگا چنانچه یوحنا کے ۳ باب کي ۳۶ آیت میں کُھلا کُھلي بیان ھوا ھی که * جو بیٹے پر ایمان لاتا ھی ھمیشه کي زندگي اُسکي ھی اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو ندیکھیگا بلکه خدا کا قہر اُسپر رھتا ھی *

# حکایات

یے حکایتیں جنمیں سچي سچي گزارشات منقول هیں اِس کتاب کے ساتهه ملحق کي گئیں تاکه پڑهنے والے کو اِن سے بهي انجیل کے کلام کي قوت اور مسیحي دین کي خوبي معلوم هو جاے

---

## پهلي حکایت

ایک مسیحي عالم کي سرگذشت جو ایمان سے منحرف هوکر پهر انجیل پر ایمان لایا

ولایت نمسستان کے ایک شهر میں ایک سوداگر تها اور اُسکا ایک لڑکا تها باپ نے بیٹے کو زیرک اور فهیم اور نیک خلق دیکهکر اپنے دل میں اِرادہ کیا که اُسے علم الهي تحصیل کرواے پس جس مدرسه میں که اُس علم کے مبتدي پڑهنے والے داخل هوتے تهے وهاں اُسے بهیجدیا لڑکا بهي بشوق دل تحصیل علوم میں مشغول هوا پهر شهر بینا اور لیپسک کے بڑے بڑے مدرسوں میں گیا تاکه تحصیل میں اپني خاطر خواه کمال کے درجه پر پهنچے ابتداء تو اُسکا چال چلن بهت خوب تها اور علم الهي کي تحصیل میں بڑي سعي و کوشش کیا کرتا تها لیکن تهوڑے عرصه کے بعد ایسے همدرسوں کي صحبت میں پڑا جو مسیحي دین کا اعتقاد چهوڑکر بے ایمان هو گئے تهے اور انجیل کو غیر حق جانکر اور مسیحي اعتقاد کو ذلیل سمجهکر تهٹهوں میں اُڑاتے تهے اور کوشش کرتے تهے که اپنے اِس نئے رفیق

کو بھی نجات کی راہ بھلاکر اپنی طرح گمراہی اور بے ایمانی کی راہ میں
لے آویں آخر الامر ایسا ہی ہوا کہ وہ بھی اپنے رفیقوں کے فریب میں آگیا
اور اُسکے اعتقاد میں تزلزل پڑا اور بے ایمانی و گمراہی کے بھیر میں پڑوں
کا یار بن گیا اور مسیحی عقیدہ میں شک کرکے علم الٰہی کی تحصیل
بھی ترک کی اور علم حکمت پڑھنا شروع کیا خلاصہ رفتہ رفتہ یہاں تک
نوبت پہنچی کہ دین مسیحی اور انجیل اور سب کتب مقدسہ کو ناحق
اور نکمّی جانتا اور الہام الٰہی کا بھی معتقد نہوتا تھا اِسی حالت میں
اپنے باپ پاس آیا اور مسیحی مذہب کے شک اور اُسکے رد کرنے کا ارادہ
جو اُسکے دل میں تھا باپ کے آگے بیان کیا اور اُس سے درخواست کی
کہ ای باپ اگر تو مجھے اِجازت دے تو علم الٰہی چھوڑکر علم طب تحصیل
کروں اسکا باپ جو ایک سچا مسیحی تھ فرزند کا یہ پریشان حال دریافت
کرکے بہت غمگین ہوا اور قرین صلاح نجانا کہ میرا بیٹا علم طب تحصیل
کرے پس نصیحت کرکے اُس سے کہا کہ ای میرے پیارے بیٹے تو علم
اِلٰہی پڑھنے سے غافل مت ہو بلکہ کلام اِلٰہی کو بڑی منّت و دعا سے پڑھ
اور اُسکا مطلب سمجھنے میں خدا سے مدد مانگ اور دیکھ تو کہیں اپنی
عقل یا دوسرے کے فہم کو معرفت الٰہی سے زیادہ مت جانیو ایسا نہو کہ
تو اِس بات سے فریب کھاکر خدا کے کلام کا اِنکار کرنے لگے بیٹے نے جب
دیکھا کہ باپ کی اور میری رائے میں اِختلاف ہی تو لاچار باپ کی
صلاح پر عمل کرکے ایک کراہیت کے ساتھ علم اِلٰہی کی تحصیل میں
رہا جب اُس علم میں ایسے مرتبہ پر جو منظور تھا پہنچ گیا تو اپنے شہر
میں باپ کے پاس لوٹ آیا وہاں دو کشیش تھے دونوں بڑے نیک
خصلت خوش طبع مسیحی مذہب میں ثابت قدم اُنمیں سے ایک کے
ساتھ اُس کے باپ کو کمال محبت تھی اور وہ اکثر انکے وعظ میں جایا
کرتا تھا باپ کے ساتھ بیٹے کو بھی وعظ سننے کے لیئے جانا پڑتا تھا اور
جس وقت اُنکی نصیحت آمیز باتیں سنتا تو یہہ تو نہوتا تھا کہ وے باتیں

اُسپر تاثیر کرتیں هوں بلکه اُنسے اُسے آؤر نفرت هوتي تهي اور اپنے گهر جاکر وهي حکمت کي کتابیں دیکهنے میں مشغول هو جاتا تها کیونکه انجیل کي تعلیمات سے حکمت کي باتیں اُسے اچهي لگتي تهیں لیکن اُسکا باپ ازبس بیقراري سے همیشه دعا مانگا کرتا تها که ای قادر علي الاطلاق تو میرے جگرگوشه کا دل ضلالت سے سعادت کي طرف پهیر دے اِس عرصه میں ایک دفعه ایسا اتفاق هوا که دیهات کے ایک کشیش نے اُس طلبه سے درخواست کي که اِتوار کے دن آپ میرے بدلے وعظ کهیے اور عادت کے بموجب لازم تها که یوحنا کے ۳ باب کي اوائل آیات پر جنکا مطلب مسیح کے واسطے سے قلباً خدا کي طرف بازگشت کرنا هی وعظ کہے حال آنکه وه طلبه اِس بات کا قائل نه تها پس اُسنے اِس طرز کا وعظ کہا که خدا کي رضامندي حاصل کرنے کو آدمي صرف اپني عقل پر چلے تو بے شک خدا کي رضامندي اپنے شامل حال کریگا گانو کے لوگ اُسکي نصیحت سے کچهه فیضیاب نهوئے اور نه اُسے کچهه سمجهے اور جو سمجهے بهي تو پسند نکیا طلبه اِس بات کو پهچان گیا اور شرمنده وپشیمان هوکر اپنے باپ سے نہیت ناخوش هوا اور دل میں اُسکا گلهمند هوا کیونکه اُسکا باپ هي اِس علم کي تحصیل اور اِس کام میں اُسکے دخیل هونے کا باعث تها الحاصل طلبه ایسا هي خیال کرتا هوا کلیسیا سے باهر نکلکر کشیش کے پاس گیا کشیش اُسکي بے ایماني سے کچهه آگاه هو گیا تها پس دیني گفتگو اُسکے ساتهه شروع کي طلبه اپنے غرور میں اُسکي باتوں کو بیوقوفي سمجهتا تها سو ابتدا میں تو کشیش کي باتوں پر بهت کم توجهي کي اور سخت سخت جواب دئے آخرکار جب دونوں کي صحبت دیر تک رهي تو اِتنا هوا که کشیش کي صحبت اور اُسکي عاقلانه باتیں طلبه کو اچهي لگیں اور بے پروائی کے ساتهه انجیل کي تعلیمات کي بابت کشیش سے گفتگو کرتا اور پوچهتا رها کشیش بهي هر بات دلیل کے ساتهه اُسے بتاتا رها آخر طلبه کو اپني بے ایماني پر کچهه شک هوئي اِسي حالت میں دروازه

پر کوئي آدمي آیا اور اُسنے طلبہ کو کچھہ باتیں کرنے کے لیئے باھر بلایا وہ
گھر سے باھر نکلا کیا دیکھتا ھی کہ ایک اجنبي دیہاتي آدمي دروازہ پر کھڑا
ھی اُس سے پوچھا کہ ای دوست کیا کام ھی وہ بولا کہ آپکے آج کے وعظ
کي بابت کئي ایک باتیں مجھے پوچھني ھیں یہہ جو آپ نے آج نصیحت
کي کہ خدا کي رضامندي حاصل کرنے کو عقل کے بموجب پیروي کرنا
بس ھی اور یسوع مسیح کي بابت آپ نے کچھہ بھي نکہا سو ھم دیہاتي
لوگوں کو بڑا تعجب ھوا ھی کیونکہ ھمارے کشیش نے خوبي و درستي سے
انجیل کے رو سے ھمیں سمجھایا اور ثابت کیا ھی کہ آدمي صرف خداوند
یسوع مسیح کے وسیلہ اور اُسکي خاطر و ثواب کي جہت سے خدا کي
رضامندي حاصل کرسکتا اور اُسکي ھدایت و توفیق سے سرفراز ھو سکتا ھی
اور روح القدس کو جو احکام الہي کے پورا کرنے کي ایماندار کو طاقت دیتا
ھی صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے خداے تعالیٰ آدمي کو عنایت فرماتا
ھی اور اِس طرح آدمي مرنے کے بعد ھمیشہ کي نیکبختي کو پہنچتا ھی
لیکن آپ نے آج کچھہ اَور ھي نصیحت و ھدایت کي ھی اب میري
غرض یہہ ھی کہ کیا سچ مچ آپ کو یقین ھی کہ انہیں آج کي باتوں کے
بموجب مرنے کے وقت خوشحالي کے ساتھہ مر سکتے ھو اور خداوند عادل
کے حضور خوشدلي کے ساتھہ حاضر ھو سکتے ھو آپ مجھسے رنجیدہ مت
ھو جانا میں تو ایسا جانتا ھوں کہ آج کي نصیحت آپ نے خلاف کي
ھی کیونکہ اگر آپ کي بات حق اور درست ھوتي تو کتب عہد عتیق
و جدید کي رو سے البتہ اُسے ثابت کرتے لیکن کتب مقدسہ کي آپ ایک
آیت بھي نلائے ھمارا کشیش اِس طرح نہیں کرتا بلکہ ھر ایک بات اور
ھر ایک مطلب کو کتب مقدسہ سے ثابت کر دیتا ھی اور ھم بھي جب
اپنے گھر میں اُن کتابوں کو دیکھتے ھیں تو ویساھي پاتے ھیں خلاصہ ھمیں
ایسا معلوم ھوا کہ آپ کي تعلیمات خلاف ھیں پس محبت کي راہ سے
میں آپ کي منت کرتا ھوں کہ بعد ازیں اپنے اعتقاد کو کتب مقدسہ

کے موافق تشخیص کرکے وعظ کیجئے طلبہ اُس دیہاتي کي باتوں سے ایسا
حیران ہوا کہ کچھہ جواب ندے سکا آخر الامر اُسے رخصت کرکے کشیش
کے حجرہ میں آیا اور سارا ماجرا اُس سے بیان کیا کشیش یہہ حال سنکر
جان گیا کہ طلبہ کا سخت دل اُسکي صحبت سے نرم ہو گیا پس مسیحي
اِعتقاد کي بابت اُس سے اَوْر بھي گفتگو کرکے اُسکے وحشت انگیز حال
سے اُسے آگاہ کیا اور جتلایا کہ اگر تو اِسي بے ایماني اور انجیل کي مخالفت
میں رہیگا تو بلاشک خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا طلبہ اِن باتوں سے
بہت ملائم ہوا اور اپنے دل میں ایسا گھبرایا کہ پھر کشیش کے پاس نہ
ٹھہر سکا پس اُٹھکر اپنے گھر چلا راستہ میں آپ ہي آپ مباحثہ کرکے
اپني عقل سے کشیش کي دلیلوں کو رد کرتا تھا اور وہي خیال اور دلایل
جنکي رو سے اِلہام الہي اُسے مقبول و مرغوب نہوتا تھا پھر اُسے حق و یقین
معلوم دیتي تھیں لیکن اُسکا اِنصاف ہر دم اُسے یہي کہتا تھا کہ تو بڑي
بدبختي و نااُمیدي کي حالت میں ہی اور انصاف کے اِس جتلانے سے
طلبہ اپنے دل میں کہتا تھا کہ اگر بالفرض الہام الہي سچ مچ واقع ہوا ہو
اور انجیل خدا کي الہامي کتاب اور اُسکي ساري تعلیمات حق و درست
ہوں اور خدا نے اپني حکمت کي راہ سے یہي مصلحت جاني ہو کہ تمام
عالم کو انجیل کي تعلیمات پر رجوع کرے اور اُسکي رضامندي صرف اُنہیں
لوگوں کے لیئے شامل حال ہوتي ہی جو کتب مقدسہ کے معتقد ہوکر
مسیح پر ایمان لاتے ہیں آیا اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا اور خدا کو تو
اپني بے ایماني کا کیا جواب دیگا یے سب باتیں سوچتا سوچتا شہر
میں داخل ہوا اور اپنے گھر گیا اپني خاطر کي خلش اور دل کا بھید گھر
کے لوگوں سے چھپایا جب رات ہوئي تو اپنے حجرہ میں جاکر بغیر کھانا
کھائے سو رہا اور دلائل عقلي و حکمي کو اپنے دل کي آگ بجھانے کے لیئے
سوچ سوچ کر درمیان میں لایا لیکن اُسکے دل کو کچھہ آرام نہ ملا بلکہ اندر کي
گھبراہٹ اَوْر زیادہ ہوئي آخر سو گیا اور ایک بڑا دہشت ناک خواب

دیکھا کہ گویا اپنے ایک دوست کے ساتھہ گرمی کے موسم میں ایک ہوادار
دن باغچہ میں سیر کرتا ہی اور ہر ایک طرح کی صحبت اور نامناسب
باتیں کرتے ہوئے دین کا تذکرہ بھی درمیان لئے اور مسیحی مذہب اور
انجیل کی تعلیمات کو ٹھٹھوں میں اڑایا شام کو گھر کی طرف معاودت
کرتے وقت دیکھا کہ اندھیرا ہو گیا تھا اور بادل اُمنڈکر بجلی چمکنے لگی
تھی یہاں تک کہ گویا آگ برستی تھی اور بادل کی گرج سے زمین پانو کے
تلے لرزتی تھی اِسی حالت میں ایک درخت پر جو اُسکے قریب تھا بجلی
پڑی اور وہ خوف ودہشت سے بے ہوش ہوکر گرپڑا ایک لمحہ کے بعد
خود اُسی پر بجلی پڑی اور وہ مرگیا مرتے ہی اُسنے اپنے تئیں جہان کے
حاکم کے حضور دیکھا اور اُسی خوف و لرزہ چڑھا جب آنکھہ کھولکر دیکھا
تو وہی یسوع مسیح جسے ذلیل جانتا تھا بڑے جاہ و جلال کے ساتھہ تخت
پر بیٹھا عالم پر حکومت کررہا ہی اور وہی انجیل اُسکی شریعت ہی
جسے وہ بے مصرف اور لغو جانتا تھا یہہ حال دیکھکر حد سے زیادہ
حیران وپریشان ہوا اور اپنے منہہ کے بل گرکے رحمت کی درخواست
کی مگر فرصت نپائی اور اُسی خوفناکی و وحشت کی حالت میں حکم
کا منتظر تھا کہ اِتنے میں آنکھہ کہل گئی اور اپنے تئیں اُسی جہان میں
پاکر حد سے زیادہ خوش وخرم ہوا اور اُٹھکر یہہ دعا کرنے لگا کہ ای رحمانؔ
ورحیم خدا تیرا شکر ہی کہ میں ابھی تک ایسے عالم میں ہوں کہ تیری
طرف رجوع وبازگشت کرنا ممکن ہی مجھہ عاجز پر رحم کرکے میرے
گناہوں کے بموجب مجھپر حکم مت کر اور ای مسیح جو سارے عالم کا
اور میرا تو ہی حاکم ہی مجھے اپنی نظر سے مت ڈال چاہئے کہ سب
کے گھٹنے تیرے ہی آگے ٹیکے جائیں اور ہرچند کہ تیرا کلام نادان اور مغرور
عقل کی نظر میں بیوقوفی دکھائی دیتا ہی لیکن جیسا کہ تو سچا ہی
تیرا کلام بھی ویسا ہی سچا ہی اور جیسا کہ تو فی الحقیقت سب کا
حاکم ہی ایسا ہی تیرا کلام بھی جو انجیل سے مراد ہی سب کا حاکم ہی

اب میں بڑي فروتني سے تیرے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں اور شکستہ دل اور غمگین خاطر سے تیري بندگي کرتا ہوں یہہ پہلي دفعہ ہي کہ میں اپني اُسي زبان سے جو کفر بکا کرتي تھي اور تیرے اُس نام کي جسے مقرب فرشتے بڑي تعظیم و ادب سے لیا کرتے ہیں ٹھٹھا کرتي تھي تیرا حمد و شکر کرتا ہوں اي رحمان و رحیم اِس حقیر و گنہگار بندہ پر رحم کر اور میرے گناہوں پر بخشش کا قلم پھیر دے اور میري ایسي مدد کر کہ بعد از این میں تیري اُس موت کي حکمت کو پہچانوں جو تو نے گنہگاروں کے لیئے صلیب پر اختیار کي ہي اور میري عزت و حرمت اِسي میں ہو کہ تیرے کلام کي حقیّت پر اُن لوگوں کے سامہنے جنکے ساتہہ پہلے تیرے نام کي بے عزتي کیا کرتا تہا گواہي دوں الحاصل خاک پر گرکے اور اِس طرح کي دعا مانگکے اپنے دل میں اُسنے ایسي فراغت و خوشحالي پائي کہ نہ کبہي دیکہي نہ چکہي تھي اور اِسي طرح اُسے یقین ہوا کہ خدا کي عنایت اُسکے شامل حال ہو گئي صبح اُٹھکر شہر کے ایک کشیش پاس گیا اور ساري حقیقت حال اُس سے بیان کي کشیش نے بھي یہہ حال سنکر طلبہ کے ساتہہ خاک پر گرکے خداے تعالیٰ سے اُسکے لیئے دعا مانگي کہ یا قاضي الحاجات اپني رحمت کي نظر اِس طلبہ سے دریغ مت کر اور اپني ہدایت کے نور سے اُسکا دل بھر دے اور اپني راہ میں اُسے ثابت قدم کر اِس دعا کي تاثیر سے اُسکا دل ایسا بھر آیا کہ زار زار رونے لگا اور اپني پہلي گمراہي کا حال کشیش کو جتلاکر اُس سے اِستدعا کي کہ اي آقا میں اُمیدوار ہوں کہ انجیل کے احکام پر چلنے کے لیئے دعا و نصیحت سے میري مدد کیجیئے اُسنے جواب دیا کہ اي عزیز اب تجھے یہي لازم ہي کہ دلي دعا سے ہدایت کا نور طلب کرکے انجیل کا مطالعہ کر اور اُسکے مطالب کو اپنے دل میں جگہہ دے طلبہ نے بھي اُسکي نصیحت قبول کرکے انجیل کو اِس مدعا سے مطالعہ کیا کہ نصیحت و تسلّي اُس سے حاصل کرے سو اِسي طرح سے دین مسیحي کے حق اور من جانب اللہ ہونے کا یقین

حاصل کر لیا اور روز بروز انجیل کے مطالب پر زیادہ تر رسائی بہم پہنچاتی
جاتا کہ ساری کتابوں سے انجیل ہی اُسے شیرین اور خوشگوار معلوم دیتی
تھی پس دل سے اُسکے حکموں پر چلنے لگا اور اکثر اوقات اُس دیہاتی
شخص کی نصیحت یاد کیا کرتا تھا اور انجیل کی تعلیمات کا وعظ بڑی
خوبی و تاثیر کے ساتھہ کرتا تھا خلاصہ مطلب ایک سچا مسیحی اور ایک امانت
دار کشیش بن گیا اور اُسکے باپ نے بھی اپنی دعا کی اجابت کا اثر
دیکھکر خدا کا شکر کیا ٭

## دوسری حکایت

ایک ظاہری مسیحی کا حال جو آخر عمر میں دل سے مسیح کی طرف
بازگشت کرکے مسیحی حقیقی ہو گیا

ایک مقدّس و نیک کردار اور خوش رفتار کشیش نقل کرتا ہے کہ میری
جماعت میں ایک جوان تھا جو ایمانداری کے امور میں ہر ایک کو پیارا
لگتا تھا چنانچہ شہر کے سب لوگ اُسے عزیز جانتے تھے وہ ایک خفیف
سی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا اور ہرچند کہ اُسکی ظاہری حرکات
و سکنات اچھی تھیں اور اُسکی بیماری بھی چنداں سخت نتھی تو بھی
میں نے یہی لازم جانا کہ چلکر اُسے دیکھوں اور اُسکے دلی حال کی بابت
کچھہ گفتگو کروں کہ آیا جیسا کہ خدا کے حضور ہونا چاہئیے ویسا ہی ہے
یا نہیں اور اُس بات پر کہ مسیح کے وسیلے سے گناہوں کی معافی حاصل
کرکے ہمیشہ کی نیکبختی کو پہنچونگا یقین کلی حاصل کیا ہے یا نہیں
سو ایسا ہوا کہ جب میں نے اُس سے اِس قسم کی گفتگو کی تو ہرچند
کہ اُسکے اشارہ سے معلوم ہوا کہ یہہ باتیں اُسے بہت پیاری معلوم دیں مگر
اپنا باطنی حال مجھسے کچھہ نکہا میں اُسی حال میں اُسے چھوڑکر رخصت

ہوا صبح کو اُسنے مجھے پھر بلوایا میں گیا اور رسم و عادت کے موافق اُسکا
حال پوچھا تب اُسنے اِس بات کی درخواست کی کہ اُس مکان میں
میرے اور اُسکے سوا کوئی نرہے کہ کشیش کے ساتھہ مجھے خلوت میں کچھہ
باتیں کرنی ہیں چنانچہ سب لوگ باہر چلے گئے صرف دونوں میں اور
وہ ہی رہ گئے تب اُسنے مجھسے کہا کہ ای آقا میں خداے تعالی کے حضور
بڑا ریاکار و گنہگار ہوں اور ہرچند کہ خدا کو فریب دینے کی قدرت
مجھے نتھی مگر اپنے دوست آشناؤں کو تو میں نے فریب دیدیا چونکہ
اپنی ظاہری رفتار و گفتار کا مجھے بہت خیال رہتا تھا پس جو شخص
مجھے دیکھتا تھا یہی گمان کرتا تھا کہ باطن میں بھی بڑا متقی اور سچا
مسیحی ہی حال آنکہ قلباً میں اِس حالت سے کہیں دور و مہجور تھا
حتی کہ جو فعل ناشایستہ کہ میرے دل میں آیا اور اُسکے کرنے کی طاقت
بھی مجھہ میں ہوئی اُسکے بجالانے اور پورا کرنے میں بڑی کوشش کی یے
باتیں کرکے اُسنے اپنے بعضے اعمال قبیحہ مجھسے بیان کیئے اُنہیں سنکر
میرا بدن کانپ آتھا اور بڑا تعجب کرکے میں نے کہا سبحان اللہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ آدمی باوجود ایسے بُرے فعلوں کے پھر خلق کی نظر میں
ایسا ظاہر کرے کہ گویا بڑا نیک و ایماندار آدمی ہی بولا ہاں میں نے اِس
بات میں بڑی کوشش کی ہی کہ میری بُری خواہش اور بد افعال سے
کوئی آگاہ نہو اِسی لیئے دینداری کا ریائی لباس پہنکر اکثر اوقات کلیسیا
میں جاتا تھا اور غریب غربا پر احسان کرتا تھا اور جس طرح کہ ہو سکتا
تھا لوگوں کی مدد کرنے میں بڑی سعی کیا کرتا تھا خلاصہ ہر بات میں
مجھے یہی منظور نظر تھا کہ خلق کی نظر میں پیارا معلوم ہوں اور ہمیشہ
اِسی بات پر متوجہہ رہتا تھا کہ ایسا نہو کسی کے آگے کوئی نامناسب
حرکت مجھسے سرزد ہوجاے پس ابتک میں اِسی طریق سے ریاکار اور
مردم فریب تھا اللہ مجھپر رحم کرے میں بولا افسوس یہہ کیا اقرار اور
کیسے بُرے اعمال ہیں جو تجھسے ہوئے اب تجھے لازم ہی کہ اپنے تئیں

بدترین خلائق اور بڑا گنہگار سمجھکر خدا کے حضور فریاد کر کہ تجھپر رحم
کرے پھر میں نے اُس سے پوچھا کہ اے دوست عزیز کیا تو سچ مچ اپنے اِن
بدکاموں سے پشیمان هی اور جان گیا هی کہ تیرا دل اور اعمال کس قدر
بُرے هیں اور تو کس مرتبہ شیطان کا قیدي هو گیا هی اور اپنے اعمال کي
سزا میں کس طرح عادل و مقدس خدا کے غضب کے سزاوار هوکر هلاکت
میں پڑیگا بولا هاں کچھ خبردار هو گیا هوں اور قوت انصاف نے بھي اِس
سیہکاري کے نشہ سے مجھے هوشیاري بخشي هی لیکن قلب کي شکستگي
اور توبہ جیسي کہ چاهیئے نهیں هی از بس آرزومند هوں کہ میري ایسي
هي حالت هوجاے لیکن دل کي سختي ایسا نهیں هونے دیتي بهرحال
اگر میري روح ابدي هی اور قیامت کا هونا سچ اور روز جزا برحق هی تو
میرے حال پر واویلا هی کیونکہ خدا سے همیشہ دور رهنا اور هلاکت ابدي
میں گرفتار هونا میري سزا هوگي میں نے کہا تو تو خود بخود اپنے حق
میں اِس حالت کا حکم کرتا اور ایسا معلوم هوتا هی کہ جهنم میں جانے
اور هلاک هونے پر تو راضي هی بولا حاشا میں کیونکر ایسي بات پر راضي
هو سکتا هوں حال آنکہ هر آدمي اپني حالت کے موافق سعادت ابدي اور
همیشہ کي نیکبختي حاصل کرنے کے درپے رهتا هی میں نے اُس سے کہا کہ
اگر یہہ صورت هی تو تو مایوس و آزردہ خاطر مت هو کیونکہ کلام الهي
کے بموجب میں تجھسے صحیح صحیح کہہ سکتا هوں کہ اگرچہ تو هلاکت کے
لائق هی مگر خداے تعالی تجھے نجات دے سکتا هی کس واسطے کہ یسوع
مسیح تمام خلق کے لیئے نجات دینیوالا هی چنانچہ اُسنے مجھے اور تجھے
بلکہ سب آدمیوں کو گناہ و جهنم سے چھڑاکر همیشہ کي نیکبختي سب کے
لیئے طیار کي هی اور جو کوئي کہ اُسکا معتقد اور پشیمان هوکر شکستہ
دلي سے اُسکي طرف رجوع کرے اور دل سے ایمان لاوے کیسا هي گنهگار هو
وہ اُسے قبول کرکے اپنے لطف سے محروم نکریگا پس تو بھي اُسکي جانب
رجوع هوکے اور اپني تقصیریں اُسکے آگے ظاهر کرکے رحمت اور مغفرت کي

درخواست کر اور دعا و مناجات سے غافل مت ہو تاکہ تو مسیح کی
معرفت اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرے اور اِس وسیلہ سے جہنم کے
عذاب سے خلاصی پاکر ہمیشہ کی نیکبختی کا مالک ہو جاے وہ بولا ہاں
اگرچہ آپ کی باتیں سچ اور دل پسند اور کلام الہی کے موافق ہیں اور
آپکو اِس بات کا ظاہر کر دینا لازم ہی مگر میں اِن باتوں کا معتقد نہیں
ہوں اِس جہت سے آپ کی نصیحت و وعظ کی اپنے حق میں کچھہ
تاثیر نہیں دیکہتا میں ایک محض گنہگار آدمی ہوں خداوند ارحم الراحمین
مجہپر رحم کرے اور یہہ بے ایمانی اور سنگ دلی بُری کتابوں کے پڑھنے سے
ہوئی ہی میں نے کہا تیرا عقیدہ تو اُن لوگوں کا سا ہی جو صرف اپنی
عقل کے اعتبار پر اور اپنے خراب دل کی خواہش پر چلکر کلام الہی کا اِنکار
اور دین مسیحی کو رد و برکنار کیا کرتے ہیں ای دوست کیا تو نہیں
چاہتا کہ ضلالت کی راہ سے منہہ پھیرکر پھر کبھی اُس راہ میں نہ چلے
اور کیا تو میری صلاح پر عمل کریگا بولا ہاں اگر مجھسے ہوسکیگا تو بہت
خوشی سے آپ کی صلاح مانونگا میں نے کہا اب میں جاکر ایک گوشۂ
تنہائی میں قاضی الحاجات کی درگاہ میں تیرے لیئے دعا و مناجات کرونگا
تو بھی سچے دل سے دعا کرکے اور خدا کے حضور اپنی حالت ظاہر کرکے
بڑے عجز و نیاز سے دعا و منت کرکے کہہ کہ ای خداوند یسوع مسیح اگر
سچ مچ تو لوگوں کے گناہ مٹانے کو دنیا میں آیا ہی اور ہمارے لئے اپنی
رحمت کی راہ سے زحمت اور دکھہ قبول کرکے صلیب پر مر گیا ہی
اور اگر خدا کا بیٹا اور سب آدمیوں کا نجات دینیوالا تو ہی ہی تو مجہپر
بھی تو اپنے تئیں ایسا ظاہر کر اور ایسا ایمان مجھے عنایت کر کہ میری
امید تجھی پر ہو جاے اور تیرے وسیلہ سے گناہوں کی معافی حاصل کرکے
ہمیشہ کی نیکبختی کو پہنچ جاؤں یے باتیں اُسے تلقین کرکے اُسکی حالت
پر مجھے ایسا رحم آیا کہ میں نے باہر جاکر پروردگار کے حضور اِس طرح دعا
مانگی کہ ای قادر علی الاطلاق یسوع مسیح کی خاطر سے اپنی رحمت کی

نظر اِس گمراہ سے دریغ مت کر اور ابدی ہلاکت سے اُسے چھڑا لے وہ
بھی صدق دل سے خدا کے دل مناجات کرکے اور رو رو کے اپنے گناہوں
کا اقرار کرتا اور کہتا تھا کہ ای قادر و رحیم خدا اگر فی الحقیقت مسیح
تیرا فرزند اور الوہیت کے مرتبہ پر اور گنہگاروں کا نجات دینےوالا ہی تو
مجھپر بھی یہہ بھید کھول دے اور مجھے ایسا ایمان عنایت کر کہ میں بھی
مسیح کو سارے عالم کا شفیع اور اپنا نجات دینیوالا جانوں اور اُسی کا امیدوار
ہو جاؤں اور ہرچند کہ اُسکی دعا کا مضمون تمام و کمال تو میں نسمجھا
لیکن جس وقت کہ میں اُسکے لیئے دعا و مناجات میں مشغول تھا میرے
دل کو ایسی خوشحالی حاصل ہوئی کہ بیان میں نہیں آسکتی اور اُسکو
میں نے سنا کہ راز و نیاز کی حالت میں بڑی خوشی سے کہتا تھا کہ ہاں
ای میرے خداوند یسوع مسیح اب میں تجھے پہچانتا ہوں اور دل سے تیرا
معتقد ہوں کہ تو خدا کا اکلوتا بیٹا ہی جو ساری خلقت کے بچانیکو آسمانی
عظمت و جلال ترک کرکے دنیا میں آیا اور مصلوب ہوا اور پھر جی اُٹھا
تاکہ اِس طریقہ سے سب آدمیوں کو بلکہ مجھے بھی گناہوں سے چھڑاوے
اور حیات ابدی بخشے اور اب مجھے یہہ بھی یقین ہو گیا کہ خدا کی
عنایت اور ہمیشہ کی خوشحالی تو نے میرے شامل حال کر دی ہی سو میں
بھی تیرا شکر اور تیری حمد و ثنا کرتا ہوں اب سے میں تیرا دوست ہوکر
ہر چیز سے زیادہ تجھے پیار کرونگا میری خوشحالی اور میری دولت و
عزت تو ہی ہی تیرے سوا مجھے کسی کی احتیاج نہیں اِس مناجات
کے بعد پھر میں اُسکے پاس گیا اور اُس نے نہایت [illegible] صورت سے
پہچان لیا کہ اُسکا دل حقیقی خوشحالی اور تسلی سے بھر گیا ہی تب
وہ مجھسے کہنے لگا کہ ای کشیش اب میری یہہ خواہش ہی کہ خدا کی
حمد و شکر میں آپ بھی میرا ساتھ دیجیئے کیونکہ اُس عنایت کے
سبب جو خدا نے بوسیلہ [illegible] حضور کے شامل حال کی ہی مجھے حد سے
زیادہ خوشی و تسلی حاصل ہوئی اور اب میں جانتا ہوں کہ مسیح خدا کا

بیٹا اور سب آدمیوں کا نجات دھندہ ھی جو سب گنہگاروں کے واسطے
حتیٰ کہ میرے لیئے بھی مرا ھی اور آدمی اُسی پر ایمان لانے سے نجات
پا سکتا ھی اور میں جانتا ھوں کہ خدا نے اُسی کی خاطر سے میرے گناہ
معاف کرکے مجھے مقبول کیا ھی اب میری آرزو یہہ ھی کہ اِس محنت
آباد دنیا میں اِس سے زیادہ نرھوں بلکہ اگر اُسکی مرضی ھو تو جلدی سے
مسیح کے حضور چلا جاؤں اور ھمیشہ اُسی کے ساتھہ رھوں بعدہ اُسنے اپنے
دوستوں کو بلاکر اُن سے کہا کہ تم ابتک مجھے نیک جانتے تھے اور حال یہہ
تھا کہ میں خدا کے حضور بڑا گنہگار تقصیروار تھا اور تمکو اور آپ کو فریب
دیتا تھا مگر اب خدا نے میری روحانی آنکھیں منور اور میرے دل کا حقیقی
حال مجھپر روشن کر دیا ھی چنانچہ میں اپنے باطنی حال سے اب خبردار
ھوکر خوب جانتا ھوں کہ میں خدا کے حضور بڑا گنہگار ھوں اور اپنے نجات
دھندہ کو بھی جو مسیح ھی پہچان گیا اور دل سے اُسپر ایمان لایا ھوں
اور خدا کی بے انتہا رحمت سے گناہ کی معافی اور جاودانی نیکبختی
مسیح میں حاصل کی ھی اب میرا دل آرام پاکر حد سے زیادہ مسرور
ھی سو اب میں کمال آسانی کے ساتھہ اُن سب چیزوں سے جو اِس
دنیا میں مجھے عزیز و دل پسند تھیں ھاتھہ کھینچتا ھوں کیونکہ حقیقی
و اُخروی نیکبختی اور خوشحالی کو میں نے دریافت کر لیا ھی اور ھرچند
کہ بعض اوقات درد دکھہ کی اُسپر شدت اور زیادتی ھوتی تھی پھر بھی
مرتے دم تک اُسی خوشحالی میں رھکر مرتے وقت اپنی روح نہایت
آرام و استراحت سے اپنے آسمانی باپ خدا کے سپرد کردی اور عالم بقا
کو رحلت کر گیا *

## تیسری حکایت

### ایک یہودی عالم کی سرگذشت جسنے دین مسیحی قبول کیا

فرنکفورٹ شہر میں جو نمسستان میں دریاے اودر کے نزدیک ہی ابراہیم عشل نامی ایک یہودی تھا بڑا عالم و فاضل اور جوہری مالدار خداے عز و جل نے سنہ ١٦٦١ مسیحیہ میں اُسے ایک بیٹا دیا اُسنے یوشوع اُسکا نام رکھا اور چونکہ اُسکا یہی ایک لڑکا تھا ماں باپ اُسے ازبس عزیز رکھتے اور اُسکی تربیت اور تعلیم میں بڑی کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ باپ نے مذہب یہود کے سارے علوم و آداب اُسے آپ تعلیم کیئے تھوڑی مدت میں بیٹے کی فہم و فراست اور عقل و ذکاوت اُس درجہ پر پہنچی کہ اُسکا کوئی ہم سبق اُسکی برابری نہیں کر سکتا تھا اِسی عرصہ میں اُسکا باپ مر گیا چند روز بعد اُسکی ماں کی یہہ صلاح ہوئی کہ میرا بیٹا تجارت کا کاروبار کرے لیکن بیٹے کو تحصیل علوم کا ایسا شوق تھا کہ کسی طرح اُس سے دست بردار نہوسکا اور یہی چاہتا تھا کہ علوم میں کمال کے درجہ پر پہنچوں اِس عرصہ میں ایسا اتفاق ہوا کہ شہر یروشلیم یعنی بیت المقدس سے کئی ایک یہودی اُس شہر میں آئے اور شہر یروشلیم اور اپنے باپ دادے کے حالات جو اُنہوں نے ذکر کیئے تو سنکر یوشوع کو وہاں کی سیر کا شوق ہوا اور چاہا کہ جلاوطنی اختیار کرکے اُس شہر کو اور اپنے باپ دادا کی ولایت کو دیکھہ آوے اپنی ماں کی منت سماجت کرکے سفر کی رخصت چاہی ماں نے بڑی مشکل سے بیٹے کی جدائی پر راضی ہوکر اجازت دی یوشوع ایک یہودی عالم کی رفاقت میں بڑے اشتیاق سے روانہ ہوا لیکن اُسکی یہہ خوشحالی و شوق جلد غم و رنج سے مبدل ہوگیا کیونکہ جب ولایت لم سے گذرکر ولایت قریم میں جہاں تاتاریوں کا عمل تھا پہنچے تب وہاں سے کشتی پر بیٹھکر بحر اسود سے عبور کرکے

منزل مقصود کو پہنچ جائیں راستہ میں تاتاري قزاقوں نے انہیں لوٹ لیا
اور یوشوع کو پکڑ لیگئے اور دین اسلام قبول کرنے کے لیئے حد سے زیادہ اسکے
درپی ہوئے جب یوشوع نے انکار کیا تو ایک عثمانلو کے ہاتھہ اسے بیچ ڈالا
اسنے بہي اسے شہر ایسمر میں لیجاکر یہودیوں کے ہاتھہ بیچا اِس طرح
یوشوع رنج و زحمت کي شدت اور اسیري سے خلاصي پاکر استنبول میں
آیا وہاں سے شہر لوبلین میں کہ اسکا خالو وہاں تہا گیا اسکے خالو نے اسے
تحصیل علم کا شائق دیکہکر شہر قراقو میں کہ وہاں یہودیوں کا مدرسہ تہا
تحصیل علم کے لیئے اسے بہیج دیا یوشوع وہاں اپني تحصیل کو کمال کے
درجہ پر پہنچاکر شہر پراگ کے مدرسہ میں گیا اور چونکہ یہودیوں میں
علم کے مراتب کي اسے ایک برتري حاصل تہي وہاں کے لوگوں نے اسکو
مدرسي کے لائق جانکر مدرس کر دیا اِس عرصہ میں اسکو یہہ خیال ہوا
کہ مسیحي دین کے بطلان میں ایک کتاب بناوے کیونکہ یہودي طریقہ پر
اسے اعتقاد اور یقین کلي تہا اور مسیحیوں کے ساتہہ عداوت دیني شدت
سے رکہتا تہا الحاصل ولایت ہولند اور انگلیس اور ایتالیا کي طرف گیا
تاکہ وہاں کے یہودي عالموں سے ملاقات کرکے علم میں اور زیادہ کمال
حاصل کرے اور مسیحي دین رد کرنے کا زیادہ زور و طاقت بہم پہنچاے
سو اِس ارادہ سے سفر کرکے پہلے اپنے شہر میں آیا اور اپني ماں کو
صحیح سلامت پاکر چند روز وہاں رہا پہر ماں سے رخصت ہوکر شہر
سوندرسحوسن میں پہنچا وہاں بیمار ہوکر ٹہہر رہا اِس عرصہ میں والیک
نام ایک یہودي جو بڑا دولتمند اور اُس شہر میں امیر تہا یوشوع کي
سرگذشت سنکر اسے اپنے گہر لیگیا یوشوع اپني فہم و فراست کے سبب
وہاں کے یہودیوں میں مشہور و معروف اور معزز و مکرم ہو گیا اور ایسا
ہوا کہ رینہارد نام ایک کشیش جو اُس شہر کا معلم تہا یوشوع کے دل میں
اسکي ملاقات کي تمنا ہوئي اور ملاقات کرکے دیکہا کہ في الحقیقت وہ
ایک شخص ملاقات کرنے کے لائق ہي کیونکہ علم و کیاست اور فہم و فراست

اُسکے دل کو کچھہ آرام آیا اور اُس امر کے کرنے پر آمادہ ہوا جو حقیقت
کے طالبوں کو کرنا چاہئیے یعنے اِرادہ کیا کہ کلام الہي کو اللہ تعالیٰ کي عون
وعنایت سے مطالعہ کرے سو تعصب وطرفداري کو چھوڑکر صداقت و
انصاف سے کوشش کي کہ موعودہ نجات دہندہ کي اصل کیفیت کو
دریافت کرے پس اُن سب وعدوں کو جو کتب مقدسہ میں یسوع
مسیح کي طرف مرجوع ہیں باہم مقابلہ کیا تب اُسے یقین ہوا کہ مسیح
نہ یہہ کہ صرف جسماني نجات دہندہ ہو بلکہ توریت کي آیات کے
بموجب ضرور ہی کہ روحاني نجات دہندہ ہو مگر اُس جہت سے کہ
اُسکي روحاني آنکہہ پر غرور کا پردہ پڑا تہا اِس سے زیادہ نہ دیکہہ سکا صرف
اِتنا ہي معلوم کیا کہ ابہي تک میں اندھیرے میں پڑا ہوں سو اب باطني
اندھیرے سے نکلنے کي خواہش نے اُس پر زور کیا پس بڑے صدق سے کتب
عہد عتیق کا رات دن مطالعہ کیا کرتا تہا اور اُن آیتوں کے پڑھنے سے جنمیں
مسیح کے ظہور کا اِشارہ ہی اُس پر واضح ہو گیا کہ لازم تو یہي ہی کہ
موعودہ مسیح آ چکا ہو سو ایسا ہوا کہ یوشوع جس قدر اُن آیتوں اور
اُن وعدوں کي بابت غور کرتا تہا اُتنا ہي اپنے مذہب کي بابت شک
میں پڑتا جاتا تہا آخر الامر اُسے خوب یقین ہو گیا کہ وہ نجات دینیوالا
مسیح جسکا کتب مقدسہ میں وعدہ ہوا ہی یہي ناصري مسیح ہی اور
باوجودیکہ اِس نور کي ایک چمک غیب سے اسکے دل میں پڑگئي تہي
لیکن اِس بات کي فکرنے اُسکو ازبس متحیر کر دیا تہا کہ اب میں کیا
کروں اور کونسا طریقہ اختیار کروں آخر کار اِس مشکل کے آسان ہونے کو
اسنے خداے تعالیٰ سے جسے اپنا ہادي اور جاے پناہ جانتا تہا مدد مانگکر
یہہ مناجات کي کہ اي قادر خدا کہ بني اسرائیل کا بہي خدا توہي
ہی تونے اپني بے انتہا رحمت سے اُن زنجیروں کو جنمیں میں جکڑا ہوا
تہا توڑکر ٹکڑے کیا اور شریروں کے قبضہ سے چہڑاکر ہلاکت سے مجہے
نجات دي پس اب مجہہ بیمقدار پر رحمت کي نظر کرکے اِس بے

آرامي كي حالت سے جو ميرے دل ميں بهري هى مجهے خلاصي دے اور هدايت كي راه ميں پهنچاكر ثابت قدم كر جب يوشوع اِس دعا سے فارغ هوا تو اپنے دل كو فارغ البال پايا اور اُس اصلي نور كي آرزو جسنے اُسكے دل ميں تاثير كي تهي اسپر ايسي غالب آئي كه في الفور اُتهكر رينهارد معلم كے پاس چلا گيا اور اپنا دلي حال اور باطني خواهش جو دين مسيحي كي طرف تهي اُسكے آگے بيان كي وه بولا اى عزيز كيا آپ نے اِس امر ميں خوب غور كر لي هى اور كيا آپ راضي هيں كه مسيح پر ايمان لاكر اپنے مذهب اور اُس حرمت و عزت سے جو اپني ملت ميں آپ كو حاصل هى دست بردار هوكر لوگوں كے تبتيے اور ملامت كي برداشت كريں اور كيا آپ ميں اِس بات كي طاقت هى كه مسيح كي خاطر اپنے ملك و مال سے عليحده هوكر غربت و ذلت ميں پڑيں اگر دل و جان سے اِن تكليفوں كا تحمل نهوسكے تو بهتر يهه هى كه مسيحي مذهب كے خيال ميں مت پڑيئے اور عيسائي راه ميں مت چليئے اِن باتوں سے يوشوع مايوس هوكر بولا كه اى معلم عزيز اگر ميں دنيا كے فائدوں كا طالب هوتا تو اپنے هي مذهب ميں رهتا اب تو نه مجهے اپني پياري ماں كي خواهش هى نه دولت كي تمنا نه اپني قوم ميں اعزاز و اكرام كي پروا يهاں تك كه كوئي چيز ايسي نهيں هى جو يسوع مسيح كا طالب هونے سے مجهے مانع هوسكے اور اُسكي پيروي سے مجهے روك لے رينهارد اِن باتوں سے بهت خوش هوا اور جانا كه يوشوع كا دل سچائي سے مسيح كي طرف آگيا اور وه في الحقيقت مسيحي هونا چاهتا هى ليكن پهر بهي اُس سے يهي كها كه اى عزيز اِس عمده كام ميں آپ آور بهي فكر كركے خدا سے دعا مانگيئے اور فلانے دن ميرے پاس پهر آكر اپنے دل كي بات ظاهر كيجيئے اُس وقت هم تم اِس معامله كي پهر گفتگو كرينگے يوشوع وهاں سے اُتهكر غمگين و شكسته دل اپنے گهر كو گيا گهر پهنچنے كے بعد اُسكے دل ميں بهت فكريں اُتهيں اور ايك ايسا مجادله واقع هوا كه ايك طرف سے

ماں کي جدائي کا درد اور خویش و اقربا کي مفارقت کا غم اور قوم کے ٹھٹھے اور عداوت کا خیال اور مسیحي مذھب قبول کرنے کے سبب تنگي و مفلسي میں پڑنے کا اندیشہ دامنگیر تھا اور دوسري طرف سے اُسے یقین ھو گیا تھا کہ نجات اور حقیقي نیکبختي صرف یسوع مسیح میں مل سکتي ھی آخر کار مسیحي ھونے کي آرزو ھي اُن سب چھوٹے چھوٹے خیالوں پر غالب آئي اور وہ مجادلہ رفع ھو گیا اور یوشوع کو آرام آیا تو روز معینہ تک صبر نکرکے معلم مذکور پاس گیا اور خوش خوش اُس سے کہا کہ یہودیوں کي آیندہ عید کے دن میں اُنکي عبادت گاہ میں جاکر انھیں چھوڑدونگا اور اپنا مسیحي ایمان اُن سے ظاھر کرونگا ریاھارڈ بولا بہت خوب میں بھي آپ کے ساتھ جاونگا پس روز موعود کو یوشوع نے یہودیوں کے عبادت خانہ میں جاکر پہلے طریقہ پر وعظ نکھا بلکہ اُنکي طرف منہہ کرکے کہا کہ ای بني اسرائیل میرے عزیز دوستو تم سب کو معلوم ھی کہ ابتک میں بڑے استحکام سے یہودي طریقہ کي پیروي کرکے مسیحي دین کے ساتھہ بڑي عداوت رکھتا تھا اور یہہ بھي جانتے ھو کہ میں بوالہوس لوگوں میں سے نہیں ھوں کہ کسي چیز کو بغیر سوچے سمجھے قبول کرلوں بلکہ اِس ارادہ پر کہ حق دریافت ھو میں نے بہت سے سفر کرکے اپنے مذھب کے علما کو دیکھا اور اُن سے ملاقات کي اور ابتک مجھے ایسا گمان تھا کہ حقیقت کو میں پا گیا ھوں اور یہہ ارادہ تھا کہ مسیحي مذھب کے بطلان میں ایک کتاب بناؤں مگر ای بھائیو وھي کوشش جو اِس امر کي بابت میں کیا کرتا تھا میري راے فاسد کے بطلان اور حق یابي کا سبب ھو گئي اور جیسا کہ میں ابتک خلاف میں پڑا تھا اب تم بھي خلاف و تاریکي میں پڑے ھو دیکھو وہ یکتا نجات دھندہ وھي یسوع مسیح ھی پس ای میرے عزیزو تم بے فائدہ دوسرے مسیح اور اَور نجات دھندہ کے انتظار میں مت رھو کیونکہ وہ مسیح جسکا وعدہ تھا آ گیا اور کیونکر ھو سکتا ھی کہ مسیح ابتک نہ آیا ھو حال آنکہ داؤد کي وہ نسل

جسکے سلسلہ سے اُسکا ظہور ہونا چاہیئے تھا ایک مدت ہوئي کہ وہ سلسلہ
منقطع ہو گیا چنانچہ اب یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ داؤد کي نسل کونسي
ھی اور کیا وہ زمانہ جو دانیال پیغمبر نے مسیح کے ظہور کے لیئے مقرر کیا
ھی گذر نہیں گیا اور کیا شہر بیت‌لحم جس میں مسیح کا تولد ہونا چاہیئے
تھا خراب نہیں ہو گیا اور ہیکل دوبارہ تعمیر نہیں ہو گئي اور لازم یہہ
تھا کہ اُسکے دوسري بار خراب ہونے سے پہلے مسیح آ جاے سو کیا اُس
زمانہ سے بہت قرن پہلے بادشاہ روم کے لشکر سے ہیکل منہدم نہیں ہوئي
اور اُس دن سے آج تک قرباني کرنا اور کاہنوں کا قانون وہاں موقوف نہیں
ھی حال آنکہ کتب مقدسہ کے مضامین بموجب اور ہمارے علما کي
کتابوں کے موافق ضرور ھی کہ اِن باتوں کے ہونے سے پہلے مسیح آ جاے
پس ای میرے پیارے بھائیو خوب جان لو کہ وہ شخص جسے داؤد نے
نبوت کي رو سے ہمارے گناہوں کے بدلے صلیب پر کھنچا دیکھا اور یشعیاہ
پیغمبر نے اُسے ہماري عوض مردہ دیکھا وہ في الحقیقت آ گیا ھی اور میں
تم سب کے آگے بے دغدغہ اور بے احتیاط اقرار کرتا ہوں کہ میں اُسي
یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ جانتا ہوں جو کتب مقدسہ کے وعدوں
بموجب في الواقع آ گیا ھی ای میرے بھائیو مجھے کیا خوشي ہوتي جو
اِن باتوں سے تمھیں بھي میں اپنا رفیق کر سکتا اور مجھے کس مرتبہ پر
مسرت ہوتي جو دین مسیحي اور انجیل میں بیان کي ہوئي نجات کي
حقیت تمکو بھي میں یقین کروا سکتا لیکن وہ تاریکي جسمیں ابتک
تم پڑے ہو اِس امر کي مانع ھی اب میں صرف اِتنا کر سکتا ہوں کہ رات
دن تمھارے لیئے خداے تعالیٰ سے مناجات کروں کہ عالم بالا سے تمھارے
دلوں کو منور کر دے اور اپني حقیقت کي راہ وہ آپ تمھیں بتلاکر تم
کو اُس میں ثابت قدم کرے اور وہ ایمان مجھے سب جو چیزوں سے
میٹھا اور دنیا کے سارے مال سے گران بہا لگتا ھی تمھیں بھي عنایت کرے
ای میرے پیارے بھائیو بني اسرائیل میں تمھارے اُس محبت کا جو تم

نے میرے ساتھہ کي هی بہت احسان‌مند هوں اب میں اُسکا عوض تمہیں
کچھہ نہیں دے سکتا کیونکہ میں اپنے باپ کے سارے مال سے دست
بردار هوا هوں میري دعا یہہ هی که الله تعالی اُسکا اجر تمہیں عطا کرے
اور هرچند که اب میں تمسے مفارقت کرتا هوں لیکن تم خوب آگاہ رهنا
که میں تمهاري محبت هرگز نه بهولونگا اور تمهارے حق میں میري دعا
کبهي کم نهوگي اور میري اِس بات کا خدا گواہ هی که تم سے جدا هونے
کا سبب کچهہ اور نہیں هی بلکه صرف وهي حقیقت هی جو میں نے
انجیل میں پائي هي اور باوجودیکه تمهاري مفارقت جسمانی مجهپر از بس
دشوار هی لیکن اُس حقیقت سے جو میں نے انجیل میں پائي هی روگردان
نہیں هو سکتا کیونکه وہ میرے لیئے هر چیز سے بلکه جان سے بهي پیاري
هی خلاصه خدا کي برکت تم پر هو اور وہ خود تمهاري هدایت کرے یے
باتیں کرکے اُسکي باطني محبت ایسي جوش میں آئي که پهر گفتگو نکر
سکا حاضرین کو بهي ان باتوں سے ایسي رقت هوئي که بے اختیار رونے
لگے اور بعضے آدمي یوشوع کي باتوں سے ایسے متعجب هوئے که حیران رہ
گئے کچهہ نه بول سکے آخر کار اُسکے پاس جاکر بعض نے نصیحت کي اور
بعض نے دنیوي دولت و شوکت کا وعدہ دیا اور بعض نے لعنت ملامت
کرکے اُس سے درخواست کي که تم سے جدا مت هو اور اپنے باپ دادے
کا مذهب مت چهوڑ لیکن پهلیرا کہتے رهے اُسنے کچهہ نه سنا خلاصه کسي
کي بات کا اُسکو اثر نهوا آخر کار یهي هوا که اُسسے الگ هوا اُسکے الگ
هونے اور پهر جانے سے بعضے یہودیوں نے بهي مسیح پر ایمان لانے میں اُسکي
موافقت کي اور اگر دنیا کي محبت اور خلق کي لعنت ملامت مانع
نهوتي تو اور بهي بہت سے یہودي مسیحي دین کو قبول کر لیتے الحاصل
ربیهارہ معلم یوشوع نے اپنے گهر لیا اور انجیل کے مذاهب اور تعلیمات اور
بهي اُس سے بیان کیئے اور تهوڑي مدت بعد اُسے اصطباغ دیا اور وہ مسیحي
علم الهي تحصیل کرنے کے بعد ایک گانو کا پادري هوکر انجیل کا ایسا وعظ

کیا کرتا تہا کہ اکثر سامعین اُسکے وعظ سے فیضیاب ہوکر نجات ابدی کی سر منزل پر پہنچ گئے اور یوشوع آخر عمر تک اسی طریقہ پر دینداری میں مضبوط اور ثابت قدم رہکر ۹۱ برس کی عمر میں بڑی خوشحالی کے ساتھہ مسیحی ایمان پر اُس جہان کو رحلت کر گیا *

---

## چوتھی حکایت

عبدالله و سَبَط کا احوال جو اِس سے تیس برس پہلے واقع ہوا

یہہ دونوں شخص عرب کے رئیسوں میں سے اور شریف نسل کے تھے اور عبدالله و سَبَط دونوں میں بڑی دوستی و محبت تھی دونوں کو ملکوں کی سیر کا شوق ہوا اور دونوں نے بالاتفاق سیاحت کا اِرادہ کیا ازانجا کہ دونوں شخص دین اِسلام میں ثابت قدم اور تقویٰ و دیانت میں ساعی تھے پس اول تو مکہ و مدینہ کی زیارت کی بعدہ سیر کے ارادہ سے ایران کو چلے وہاں سے کابل میں وارد ہوئے وہاں پہنچکر عبدالله کے دل میں آیا کہ کابل ہی میں رہوں سو وہ تو امیر کابل کی خدمت میں رہا سَبَط اُس سے رخصت ہوکر بخارا کو چلا گیا اور ایسا اتفاق ہوا کہ جن دنوں عبدالله کابل میں تہا ایک ارمنی سوداگر سے عربی زبان کی ایک کتاب اُسے ملی جس میں کتب مقدسہ عہد عتیق و جدید سب جمع تھیں عبدالله نے اِس کتاب کے مطالب و احکام غور سے جو دیکھے تو اُسکی روحانی آنکھیں کھل گئیں دل سے دین مسیحی کو قبول کر لیا لیکن اپنے اِس ایمان کو لوگوں سے چھپانے کے لیئے بہت کوشش کرتا تہا جب دیکہا کہ چھپنا ممکن نہیں تو روس کی ولایت کو بہاگ جانے کا قصد کیا بھیس بدل کر کابل سے بخارا میں پہنچا وہاں ایک دن شہر کے کوچوں میں پھرتے ہوئے

اپنے قدیمی دوست سبط سے دوچار ہو گیا سبط نے اسے فوراً پہچان لیا اور چونکہ عبداللہ کے مسیحی ہو جانے سے آگاہ تھا سو اُسے ملامت کرنا شروع کیا عبداللہ نے جب دیکھا کہ میرا پرانا رفیق میرے حال سے خبردار ہی تو اُسے قسم دلاکر کہا کہ یہہ بھید کسی پر ظاہر مت کر اور مجھے بھاگنے سے مت روک لیکن سبط ایک صاحب کے آگے اقرار کرکے کہتا تھا کہ میں نے اُسکے حال پر کچھہ رحم نکیا بلکہ مجھے ایسا غصہ آیا کہ میں نے اپنے خدمتگاروں کو حکم دیا کہ عبداللہ کو قید کرکے شاہزادہ مراد کے پاس جو بخارا کا امیر تھا لیجاؤ شاہزادہ نے سارا حال سنکر اُسکے قتل کا حکم دیا اور کوچہ و بازار میں اُسکے قتل کے روز کی منادی کروادی جب وہ دن آیا تو اُس شہر کے چھوٹے بڑے ایک مجمع کثیر میدان میں تماشا دیکھنے آئے میں بھی گیا اور عبداللہ کے پاس کھڑا ہوا اِس میں جلاد ننگی تلوار لیکے اسکے برابر آیا تب شاہزادہ کی طرف سے ایک شخص نے آکر کہا کہ شاہزادہ کا یہہ حکم ہی کہ اگر تو دین مسیحی کا انکار کرکے پھر اپنے باپ دادے کا مذہب اختیار کرے تو تیری تقصیروں سے درگذر کر تجھے چھوڑ دینگے ورنہ قتل کرینگے عبداللہ بولا یہہ تو مجھسے نہو سکیگا کہ حیات روحانی کو جسمانی زندگی سے بدلکر مسیح کا منکر ہوجاؤں تب جلاد نے اُسکا ایک ہاتھہ کاٹ ڈالا وہ اُس حالت میں بھی ویسا ہی ثابت قدم رہا بعدہ شاہزادہ کی طرف سے ایک جراح نے آکر کہا کہ اگر تو مسیحی مذہب سے پھر کر دین اسلام میں معاودت کرے تو البتہ شاہزادہ تیری تقدیر سے درگذر یگا اور تیرے حال پر بہت سی عنایت کریگا اور میں بھی مرہم لگاکر تیرے زخم کا علاج کروں اُسنے کچھہ جواب ندیا اور آسمان کی طرف دیکھکر آنسو بھر لایا پھر بڑی مہربانی سے میری طرف متوجہ ہوکر رحم دلی اور میٹھی نظر سے مجھے دیکھا اِس حالت میں اُسکا دوسرا ہاتھہ بھی کاٹا گیا لیکن وہ اپنے اُسی پہلے ثبات و قیام پر رہا آخر الامر اُسکا سر بھی کاٹ ڈالا اس وقت سارے اہل بخارا اُسکے قرار و ثبات پر متحیر ہوکر کہنے لگے کہ

آیا یہہ کیسا امر تہا اور سبط کي یہہ غرض نہ تہي کہ اُسکا دوست قتل هو جاے بلکہ وہ یہہ چاهتا تہا کہ عبداللہ حاکم کي تہدید و تعذیب سے ڈرکر اور قتل سے اندیشناک هوکر مسیحي دین کا انکار کرے لیکن جب کہ برعکس معاملہ هوا اور اُسنے اپنے قدیمي یار اور دلي دوست کو مقتول دیکہا تو اپنے فعل سے بہت پشیمان هوا اور دل کي بیکلي سے بخارا میں نرہ سکا اور هرچند سیاحت کرتا اور شہر بشہر پهرتا رها تو بهي اُسکے دل کو تسکین نہوئي آخرکار هندوستان کو سفر کرکے شہر مدراس میں پہنچا تہوڑے دن بعد ایک صاحب کي خدمت میں جاکر اپني اصل کي شرافت و کمال کے سبب شہر فیساکاپٹن کا قاضي هو گیا اور ایسا اتفاق هوا کہ اُس شہر میں عربي زبان کي ایک انجیل اُسکے هاتهہ لگي بڑي فکر و غور سے اُسے پڑهکر اور مذهب کے تعصب کو برکنار رکہکر قرآن کے ساتهہ مقابلہ کیا آخر الامر خدا کے فضل سے اُسے آشکار و یقین هوا کہ حق طریق انجیل کا طریق هي نہ قرآن کا پهر تو چند روز بعد شہر مدراس میں معاودت کرکے ایک کشیش سے اصطباغ پاکر کُهلا کُهلي مسیحي دین قبول کیا لیکن افسوس کہ وہ اپنے دوست عبداللہ کي مانند مسیحي اعتقاد میں ثابت قدم اور نجات کے اِس طریق میں مستحکم نرها چنانچہ انجام کار ضعیف الاعتقاد هوکر اور مسیحي دین سے پهرکر هندوستان سے عربستان میں پہنچا مگر اِس جہت سے کہ دین مسیحي کے اِنکار کے سبب اُسکا دل آرام نپاتا تہا اُسنے اِرادہ کیا کہ هندوستان میں چلکر پهر دین مسیحي قبول کرے اور دین محمد کے بطلان میں ایک رسالہ لکہے مگر اجل نے اُسے امان ندي غضب الہي میں گرفتار هوکر دریا میں ڈوب مرا *

# پانچويں حکايت

## عبدالمسيح کي سرگذشت جسنے اسي زمانہ ميں اسلام سے پہرکر مسيحي دين قبول کيا

شہر دہلي ميں ايک شخص کے ہاں ايک لڑکا پيدا ہوا اور صالح اسکا نام رکہا گيا اور چونکہ اُسکا باپ بڑا عالم و فاضل اور دين اسلام ميں بڑا استوار تہا بيٹے کو بہي تربيت کرکے بہت کوشش کرتا تہا کہ دين اسلام کے اُمور اُسے خوب سکہاوے اس ليئے اسے عربي و فارسي علوم کي تحصيل ميں رکہا علاوہ ان علوم ميں ترقي کرکے شيخ صالح کہلانے لگا اور بيس برس کي عمر ميں اپنے باپ کے ساتہہ لکہنؤ گيا وہاں ايک صاحب کے پڑہانے پر نوکر ہوا ان دنوں شيخ صالح دين اسلام اور شيعہ طريقہ پر ايسا پايدار تہا کہ اس صاحب کے ايک ہندو نوکر کو مسلمان کر ليا آخرکار اُس صاحب سے کچہہ رنجش جو ہوئي تو اُسکي نوکري چہوڑکر عہد کيا کہ پہر کبہي مسيحيوں سے ملاقات اور صحبت نہ رکہيگا تہوڑي مدت بعد باپ کي ملاقات کا اُسے شوق ہوا کلکتہ ميں اپنے باپ پاس آيا وہاں اُسنے سنا کہ ہنري مارٹن کشيش جنہوں نے شيراز ميں انجيل کو فارسي زبان ميں ترجمہ کيا ہے بت پرستوں کو نصيحت کيا کرتے ہيں چاہا کہ اُسکا نصيحت کرنا جو اُس وقت تک اُسکي دانست ميں ايک کہيل سا تہا ديکہے اور جس وقت کہ اُسکا وعظ کي مجلس ميں پہنچا مارٹن کشيش موسیٰ کي ۲ کتاب کے ۲۰ باب کے احکام لوگوں سے بيان کر رہا تہا شيخ صالح نے خوب کان لگا کر سنا تو خداوند کے وے احکام اور مارٹن صاحب کي نصيحت اُسے بہت شايستہ و معقول معلوم ہوئے اور توريت و انجيل کي تعليمات جو اس کشيش سے سني تہيں قرآن کي تعليمات سے اور مسلمانوں کي اور کتابوں سے جو اُسنے پڑہي تہيں زيادہ پسند آئيں حالانکہ مسيحي

دین کي خواهش اُسپر غالب هوئي یهه حال اپنے باپ سے بیان کرکے
کہا کہ ای باپ میں چاهتا هوں کہ آپ مجهے یہاں رهنے کي اجازت
دیجیئے تاکہ دین مسیحي کي تعلیمات سے آگاہ هونے کي مجهے کچهہ فرصت
ملے باپ نے آخر اِس بات پر راضي هوکر اُسے اِذن دیا تب شیخ صالح
اُس کشیش کي خدمت میں جاکر جس قدر اُسے فرصت ملتي تهي
انجیل کي تعلیمات سے خبردار هونے میں کوشش کرتا تها اُنهیں دنوں ایک
اُردو انجیل جلد باندهنے کے لیئے سیخ صالح کے پاس آئي وہ خوش هوکر
رات دن اُسکے مطالعہ میں مشغول رها الحاصل انجیل کي باتیں اُسکے
دل میں اثر کر گئیں اور دل کا حقیقي حال اُسپر واضح هوا تو انسان کے
دل کا حال جیسا کہ انجیل میں لکہا هے ویسا هي ناپاک اور خدا کے حضور
نامقبول پایا اور درحالیکہ اپنے گناهوں سے نااُمید و غمگین هو گیا تو انجیل
کي تعلیم کہ یسوع مسیح گنہگاروں کے لیئے کفارہ هے اُسکے لیئے ایک تسلی
دهندہ خوشخبري اور دل کے زخم کي مرهم تهي اِس لیئے بڑے استحکام و
خوشحالي سے اُسے قبول کیا بعدہ کلکتہ جاکر وهاں ایک کشیش سے اصطباغ
پایا اور عبدالمسیح اپنا نام رکہواکر مسیحي جماعت میں مل گیا وهاں کے
مسلمان اُسکے احوال سے آگاہ هوکر اپنے مقدور بهر مزاحم هوئے اور اُسے بڑي
لعنت ملامت کي لیکن اُسنے سب کي برداشت کر لي جب لوگوں نے
دیکہا کہ اِس سے ترکچهہ نہیں هوتا تو اُسے مال و دولت دینے کا وعدہ
کیا کہ شاید اِس طرح دین مسیحي سے اُسے پهیردیں لیکن هرچند اُسے
سمجهایا یسوع مسیح پر ایمان جو اُسے آگیا تها اُس سے نہ پهرا بلکہ اِس
بہکانے کا اَوْر اُلٹا نتیجہ هوا کہ وہ پہلے سے زیادہ حقیقي ایمان میں پایدار
اور مسیحي مذهب میں برقرار هوکر انجیل کي تعلیمات کے سمجهنے میں
کمال کو پهنچ گیا خلاصہ جیسا کہ آگے دین اِسلام میں ساعي تها اب اُس
سے زیادہ انجیل کي تعلیمات پر دل لگاکر اُنکا مطیع هو گیا اور اُسکي
رغبت و خواهش یهہ تهي کہ اُس توفیق اور اُس نجات کو جو انجیل

پر ایمان لانے سے من جانب اللہ اُسکے دل میں اثر کرگئی ہی مسلمانوں
اور بت‌پرستوں دونوں سے بیان کرکے انجیل کے طریقہ پر اُنہیں ہدایت
کرے اور مرنے دم تک جو اُنہیں دنوں واقعہ ہوا ہی بڑی سعي و کوشش
سے اِسي کام میں مشغول رہا اور خدا نے بھي اُسکي نصیحت میں ایسي
برکت و قوت دي کہ اُسکے وسیلہ سے کئي ایک مسلمان اور کئي ایک
بت‌پرست اپني گمراہي سے منحرف ہوکر اور نجات کي راہ میں ثابت
قدم ہوکر دل سے مسیح پر ایمان لائے *

اب وہ باتیں جو عبدالمسیح نے مسلمانوں سے کي تھیں تھوڑي سي
ایک کتاب سے نکالکر یہاں لکھتے ہیں اُن میں سے ایک یہہ ہی کہ ایک
روز لوگوں نے عبدالمسیح کا احوال ایک بڑے غني و مشہور طبیب کے آگے
جو اہل اِسلام سے تھا نقل کیا وہ سنکے بولا کہ یہہ تو ممکن نہیں کہ شیخ
صالح جو میرا ہمدرس اور مشہور نسل سے ہی ایسا کام کرے شاید یہہ شخص
جھوٹھا ہوگا سو اُسکا جھوٹھہ معلوم کرنے کے لیئے میں اُسے بلواتا ہوں پس
اُسي وقت آدمي بھیجکر عبدالمسیح کو بلوایا دیکھا تو في الواقع وہي شیخ
صالح ہی جو اُسکے ساتھہ ہمدرس رہا تھا تعجب میں رہ گیا اِس میں
باہم صحبت ہوئي انجیل و قرآن کي بابت بہت گفتگو درمیان آئي آخر
الامر یہہ ہوا کہ طبیب نے عبدالمسیح سے کہا کہ اُن دلیلوں کو جنکي رو
سے تو نے دین محمد سے رو گرداني کرکے دین مسیحي قبول کیا ہی کسي
طرح سے میں رد نہیں کر سکتا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ قرآن انجیل کي
برابر نہیں ہو سکتا اور حقیقت انجیل ہي میں پائي جاتي پس اُسنے
عبدالمسیح سے ایک انجیل مانگي اُسنے انجیل دي اور خدا حافظ کہکر چلا
گیا * دوسري یہہ کہ اُس ملک کے ایک امیر کا طبیب جب اُن
اختلافوں کي جہت سے جو محمدیوں میں شان دین محمدي کي حقیقت
کي بابت شک میں پڑا اور قرآن میں بھي اُسنے دیکھا تھا کہ یسوع کو
روح اللہ کہا ہی تو اُسنے چاہا کہ اُسے بزرگوار شخص کے حال سے زیادہ تر

مخبر ہو جاے پس شہر آگرہ میں جاکر ایک انگلشی واعظ سے انجیل کے حق
میں اور مسیحي دین کي بابت بہت سي گفتگو کي اور اُس سے ایک
انجیل لیکر بڑے غور سے اُسے پڑھا کیا آخر سچائي اور حق دریافت تو کر
لیا لیکن کُھلا کُھلي مسیحي ہونا نچاھا اِس عرصہ میں عبدالمسیح کا ماجرا
سنکر اپنے بیٹے سمیت اُسکے پاس آیا اور انجیل کے مطالب کي بابت
اُس سے گفتگو کرکے مسیح کو اپنا اور کل بني آدم کا نجات دھندہ جانکر
بیٹے سمیت مسیحي ہو گیا * * پھر اُسي کتاب میں لکھا ھی کہ اُنھیں
دنوں ملا فتح اللہ اور ایک اور ملا جو دونوں بڑے عالم و فاضل تھے شہر رامپور
میں انجیل و قرآن کي بابت عبدالمسیح کي باتیں سنکر یہاں تک قائل
ہوئے کہ قرآن کے خلاف ہونے اور انجیل کے حق و درست ہونے کا یقین
کرکے خوب جان لیا تھا کہ گناہ سے چھڑانیوالا صرف یسوع مسیح ھی اور
بس آخر دونوں نے دین مسیحي قبول کیا ہرچند مسلمان مزاحم ہوئے اور
جس طرح ہوسکا اُنکا امتحان کیا تاکہ اُنھیں دوبارہ پھر محمدي دین میں
لاویں مگر کچھہ مفید نہوا وے دونوں روز بروز مسیحي دین میں ترقّي کرتے
گئے * * پھر یہہ کہ خود عبدالمسیح نقل کرتا ھی کہ میں ایک دن میران
کي سراے کو گیا وہاں میر نور علي نامے یک سید سفید ریش میرے پاس
آیا اور سلام کرکے بیٹھہ گیا پھر مجھسے پوچھا کہ آپ کہاں سے آتے ھیں میں
بولا آگرہ سے کہا وہاں کا کیا حال ھی میں نے سنا کہ وہاں بہت لوگ
مسیحي ہو گئے ھیں اور کلکتہ سے ایک انگریز وہاں آیا ھی اور اُسکے ساتھہ
ایک شخص ھی جو پہلے مسلمان تھا اور دین اِسلام کے علوم سے بھي خوب
خبردار ھی چنانچہ بہت سے مسلمانوں کو دلیل دلائل کے ساتھہ محمدي
دین سے نکالکر مسیحي دین کي رغبت دلاتا ھی آپ کہ مرد مسلمان
ھیں اِس خبر کي حقیقت مجھسے بیان کیجیئے میں بولا خدا نکرے کہ
میں مسلمان ہوں ہاں یہہ تو سچ ھی کہ پہلے میں مسلمان تھا لیکن اب
خدا کے فضل وکرم سے مسیحي ہوں اور خدا سے میري یہي دعا ھی کہ

اِسي اعتقاد اور اِسي طريق ميں مجهے رکهے وه ايک تعجب کرکے بولا
شايد آپ بهي اُنہيں لوگوں ميں سے هيں ميں نے کہا هاں اُسنے پوچها که
آپ کون سے سلسله سے هيں ميں نے کہا نسل کا شريف هوں ليکن انجيل
پڑهکر اور اُسکے مطالب سمجهکر ميں نے سمجها که دين اسلام حق نہيں
هے اور ابدي نيکبختي صرف يسوع مسيح کے سبب مل سکتي هے اور
بس کيونکه اگر کوئي شخص توريت و زبور اور انجيل يعني مسيحيوں کي
کتب مقدسه کو فکر و غور سے پڑهے تو البته دريافت کريگا که قرآن الهامي
کتاب نہيں هے اور وے باتيں جو محمدي لوگ محمد سے منسوب کرتے
هيں اُس سے کچهه مناسبت نہيں رکهتيں بلکه لازم يهه هے که يسوع مسيح
کے ساتهه نسبت ديں وه بولا ميں آپ سے ايک سوال کرتا هوں اور آپ کو
قسم ديتا هوں که اگر محمد کا نام اِن کتابوں ميں لکہا هے تو مجهسے کہيئے
ميں نے کہا اگر آپ رنجيده خاطر اور مجهسے مکدّر نهوں تو ميں سچ سچ
کہدوں که اِن کتابوں ميں سے کسي مقام ميں محمد کي کوئي خبر نہيں
لکهي هاں مگر يهه لکہا هے که مسيح نے فرمايا هے که ميرے بعد جهوٹهے
پيغمبر بہت آوينگے پس اگر محمد کي طرف رجوع کرنا چاهو تو هو سکتا
هے وه بولا که اگر يهي حال هے تو بس همارا مذهب خلاف و باطل هے
ميں نے کہا هاں اگر ايسا نهوتا تو ميں هرگز مسيحي نهوتا اب دوستي کي
راه سے آپ کو ميں يهه صلاح ديتا هوں که حقيقت کے طالب هو جاؤ
اور اُسکے حاصل کرنے کو خدا سے دعا اور کوشش کرو بولا کس طرح کوشش
کروں اور حقيقت کو ميں کہاں پاؤں ميں نے کہا انجيل ميں کہا انجيل
مجهے کہاں ملتي ميں نے کہا ايک جلد ميں دونگا پهر بولا که دعا و
استغاثه کس طرح کروں ميں نے کہا اِس طرح سے دعا کيجيئے که اي
خداے تعالی يسوع مسيح کي خاطر مجهے حقيقت کي راه پر هدايت
کر اور اُس دين کي طرف جو تيرا مقبول اور نجات بخشنده هے مجهے
راه دکہا وه بہت خوش و ممنون هوا اور خدا حافظ کہکر چلا ميں نے

بھي کہا کہ خدا کي توفيق و رحمت تيرے ساتہہ ھوجيو اُسنے کہا آمين *

## چھتي حکايت

### ايک ھندو عالم کي حقيقت حال جو بت‌پرستي کا طريق چھوڑکر مسيحي ھو گيا

انگلشي واعظوں ميں سے ايک شخص جو چند سال اِس سے پہلے جزيرۂ سيلان يعنے لنکا ميں بت‌پرستوں کو انجيل کا وعظ کرنے گيا تھا نقل کرتا ھي کہ تھوڑے روز گذرے کہ ھميں بڑي خوشي حاصل ھوئي اِس سبب سے کہ شہر ماطورہ مذھب بدھو کے عالموں ميں سے ايک شخص بت‌پرستي کے طريق سے پانو کھينچکر مسيحي ھو گيا چنانچہ اسکي کيفيت اِس منوال سے ھي کہ چھہ برس گذرے کہ سلمون نام ايک واعظ شہر ماطورہ کے قيدخانہ ميں اِس اِرادہ سے گيا کہ قيديوں کے آگے مسيح کي نجات کا وعظ کہے وھاں بت‌پرستوں کے ايک عالم سے ملاقات ھو گئي جو ايک بت‌پرست واجب القتل قيدي کے ديکھنے کو آيا تھا سلمون نے اُس سے ملاقات کرکے بات چيت کے بيچ ميں کہا کہ گناہ سے چھڑانيوالا کون ھي اور اُسکي خبر کس کتاب ميں ھي اور يہہ بھي کہا کہ تمھارے دين کي کتابوں ميں ايسے نجات دھندہ کے ليئے جو يسوع مسيح کي مانند گنہگاروں کا نجات دينيوالا ھو کچھہ خبر نہيں ھي ھرچند کہ عالم مذکور عمر ميں جوان تھا ليکن کمال و علم کي نسبت اپني ملت ميں بہت مشہور و معروف تھا اور چونکہ دين مسيحي کے ساتھہ اُسے ضد اور واعظوں سے مخالفت تھي سو اِس بات سے خفا ھوکر اُٹھا اور اِس قصد سے اپنے بت‌خانہ کو گيا کہ مذھب کي ساري کتابيں پڑھکر واعظ مذکور کي بات جھٹلانے کو دليليں نکال لاوے سو دو برس تک اپنے مذھب کي کتابيں

دیکھا گیا مگر کسی میں ایسے نجات دہندہ کی خبر نپائی جو یسوع مسیح
کی مانند ہو اِس بات سے کچھہ گھبراکر شہر کلّی میں آیا وہاں ایک اَور
واعظ سے اُسے انجیل ملی جو اُسی کی زبان میں تھی اُسکو وہ بڑی دقت
و غور سے پڑھکر اپنے مذہب کی بابت شک میں پڑگیا اور دل میں یقین
کیا کہ مسیحی دین حق و درست ہی لیکن اُس صورت میں کہ اپنی
ملت کا عالم اور صاحب رتبہ تھا لوگوں سے شرمندہ کر اپنا دلی مطلب کئی
برس تک پوشیدہ رکھا آخرکار حق تعالی ایسی غالب ہوئی کہ پھر اپنا
ما فی الضمیر چھپانے کی طاقت اُسے نرہی سلمون واعظ کے پاس جاکر مسیحی
ہونے کا ارادہ اُسپر ظاہر کیا اور کئی بار بعد ازیں اُسکے پاس آیا گیا تاکہ
انجیل کی بابت اُس سے گفتگو کرے تب تو لوگوں کو بھی معلوم ہو گیا
کہ وہ مسیحی دین قبول کیا چاہتا ہی اِس بات کا لوگوں میں ایسا چرچا
پھیلا کہ پھر وہ اپنے بتخانہ میں نرہ سکا بس وہاں سے بھاگ کر اُس
شہر کے واعظوں میں آن ملا اب کہ اُسکا مسیحی ہونا مشہور اور سب کو
یقین ہو گیا تو بت‌پرست عالموں نے بہت ہاتھہ پانو پیٹے کہ پھر اُسے
اپنے مذہب میں لے آویں اور سب نے مشورہ کرکے اُسے اِس مضمون کا
خط بھیجا کہ اگر تو مسیحی مذہب قبول کرلیگا تو ہم بہت مایوس و
غمگین ہو جائینگے اور ہمارے مذہب کو ایک زخم کاری لگیگا اور لوگ
ہمیں دیکھہ کر ٹھٹھوں میں اڑائینگے اور ہمیں طعنے دینگے خلاصہ
اِس خط میں کسی بات کی کمی نتھی اور دوبارہ اِسی مضمون کا خط
بھیجا کہ اگر تو مسیحی نہو اور ہمیشہ بت‌پرستی ہی میں رہے تو دو بت
خانوں کا اختیار اُنکی ساری آمدنی سمیت ہم تیرے ہی لیئے چھوڑ
رکھینگے جب اِس سے بھی اُنکی مراد حاصل نہوئی تو تیسری بار اِس
مضمون کا خط لکھا کہ جس وقت تو مسیحی ہو جائیگا تو جس طرح سے
ہو سکیگا ہم تجھے قتل کرینگے اول تو وہ اِس بات سے کچھہ ڈرا لیکن آخر
کار ایسی ہوا کہ اِس غور سے بھی اُسے لغزش ندے سکے اور نہ مسیح کی

محبت سے کچھہ پھیر سکے بلکہ وہ اَوْر زیادہ مشتاق ہوا کہ اب جلدی
سے اپنے ایمان کو لوگوں کے آگے ظاہر کردے پس انگلشی واعظوں سے انجیل
کي تعلیمات میں زیادہ آگاهي بہم پہنچاکر اور بصدق دل مسیح کو اپنا
نجات دهندہ جانکر اُسکے نام پر اِصطباغ لینا چاها اور ایسا اِتفاق پڑا کہ
اُسکے اِصطباغ کے دن وعظ سننے کے لیئے شہر و دیہات کے لوگوں کي ایک
بڑي بہیز جمع هوئي اور جس وقت جماعت کلیسیا میں حاضر هوئي اِس
بت‌پرست عالم نے جماعت کے بیچ کھڑا هوکر اُنکے رو برو اپنا بت‌پرستي
کا لباس اور کنٹھي وغیرہ اُتار پھینک دیا اور اِصطباغ پاکر کُھلا کُھلي اُن
دلیلوں کو جنکے بموجب مذهب بدهو کو باطل و خلاف اور مسیحي دین
کو حق جانا تھا جماعت سے بیان کیا اوگوں نے اِس بات کا بڑا تعجب
کیا اور اُنمیں سے بہتوں کا دل پھرگیا اور انجیل کي تعلیمات کي جستجو
میں پڑے چنانچہ ابتک اُس جزیرہ میں بت‌پرستوں میں سے بہت
آدمیوں نے مسیحي دین قبول کر لیا هی *

---

## ساتویں حکایت

نئي دنیا کے ایک وحشي آدمي کے مسیحي هو جانے کا حال

شخص مذکور نے ایک مسیحي جماعت کے آگے اپنا احوال اِس طرح
نقل کیا هی کہ میں بت‌پرست تها اور بت‌پرستي هي میں بوڑها هو گیا
هوں سو بت‌پرستوں کي باتیں اور اُنکے احوال خوب جانتا هوں اور میں
نے اچھي طرح جان لیا هی کہ خدا کي توفیق سے صرف انجیل کي یهي
خوشخبري کہ یسوع مسیح گنہگاروں کا نجات دهندہ هی اُنہیں نیک بنا
سکتي هی چنانچہ اب میں تمسے نقل کرتا هوں کہ ایک وقت ایک کشیش
تعلیم دینے همارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا موجود هي هم نے کہا کہ

کیا تو ایسا گمان کرتا هی که هم نے اِس مطلب کو دریافت نهیں کیا هی
اٹهه یہاں سے چلا جا پهر ایسا اتفاق هوا که ایک دوسرا کشیش آیا اُسنے
هم سے کہا چوری مت کرو خون مت کرو جهوٹهه مت بولو هم نے اُس
سے کہا ای دیوانے کیا تو یهه سمجها هی که هم ان باتوں سے واقف نهیں
هیں جا یهه نصیحت اپنی قوم کو کر کیونکه وے بهي بُرے بُرے کام کرتے
هیں چند روز بعد راو نامے ایک واعظ آکر میرے پاس بیٹها اور مجهسے کہا
که خداے تعالیٰ کے نام پر جو آسمان و زمین کا خالق هی میں تیرے پاس
آکر تجهے یهه خوشخبری پہنچاتا هوں که خدا کا ارادہ یهه هی که اِس
بدبختی کی حالت سے تجهے نجات دے اور گناہ سے خلاصی دیکر همیشه
کی نیکبختی کو پہنچاوے اِسی لیئے اُسنے اپنے اکلوتے بیٹے یعنی یسوع
مسیح کو دنیا میں بهیجا هی که وہ اپنی جان لوگوں کے بدلے دیکر انہیں
گناہ و جہنم سے چهڑاوے یے باتیں کرکے رستہ که تهکان کے سبب میرے
مکان میں سو رہا میں نے اپنے دل میں کہا که یهه کیسا آدمي هی که هم
وحشی لوگوں میں بے احتیاطی سے بآرام تمام سو رہا هی اب میں اِسکو
بڑی آسانی سے قتل کر سکتا هوں اس امر کی بابت کوئی مجهسے کچهه نه
کہه سکیگا هرچند که یے باتیں میرے دل میں بهری تهیں لیکن اُسکا کلام
میں فراموش نکر سکتا تها اور یسوع مسیح کے دکهه اور موت جو اُسنے
گنہگاروں کے لیئے اپنے اوپر قبول کیئے هیں هر دم مجهے یاد آتے تهے تب
میں نے اپنے دل میں خیال کیا که یهه ایک عجیب بات هی اِسمیں
ضرور کچهه حکمت هی پس میں نے اُس مسیحی واعظ کی باتیں اپنے
دوستوں سے بهی بیان کیں اور ایسا هوا که خدا کی توفیق و عنایت سے
اُسکے وعظ کے سبب بہت لوگ هم میں سے یسوع مسیح کو قبول کرکے
ایمان لائے اور جب تک که میں نے مسیح کی نجات کی خبر نهیں سنی
تهی میں بڑا شریر و بدکار اور شیطان کے قبضه میں گرفتار اور لڑاک اور
بدزبان اور شرابی و مردم آزار تها اور ایک ایسے بت کو جو آدمی کی

صورت پر چمڑے کا بنا ہوا تھا اپنی ماں کے کہے بموجب خدا جانکر
سجدہ کیا کرتا تھا لیکن جب کہ یسوع مسیح کی خبر سنکر دریافت کیا
کہ بت پرستوں کا نجات دہندہ بھی وھی ھی تو میں نے بہت خوش ھوکر
جانا کہ بت وغیرہ یہ سب خلاف ھیں اور اب معلوم ھو گیا کہ اُسنے
مجھے سب گناھوں سے چھٹا دیا اور میں نے یقین کلّی حاصل کیا ھی کہ
میرا نجات دینیوالا اور نیکبختی بخشنے والا وھی ھی اور ھرچند کہ اب
میں اُسے قلباً دوست رکھتا ھوں پھر ایک غم بھی ھی کیونکہ میں جانتا
ھوں کہ ابھی تک میں ناقص ھوں اور پہلے تو پتھر کی مانند سخت اور
برف کی مثل سرد تھا مگر اب اُسنے میرے دل کو نرم وگرم کر دیا ھی
چنانچہ میری خوشحالی اور شادمانی صرف مسیح ھی اُسکے سوا مجھے کسی
چیز کی خواھش نہیں صرف اِسی بات کا طالب ھوں کہ ھمیشہ اُسی
کے حضور رھوں اور جو بات کہ کتب مقدسہ میں مرقوم ھی سب کو حق
اور من جانب اللہ جانتا ھوں اور یہہ بھی سمجھتا ھوں کہ خدا کے احکام
اُسی کی مدد سے عمل میں آسکتے ھیں اور ھرچند کہ شیطان بہت سے
وسوسے دلاتا ھی کہ نجات کی راہ سے مجھے بھکاکر پھر اپنے قبضہ میں
کرلے لیکن یسوع مسیح کے وسیلہ سے میں خدا کا ھو گیا ھوں اور مرتے دم
تک اُسی کا رھونگا * آمین *

ای مطالعہ کرنیوالے اِن حکایتوں کے مطالب سے تو بخوبی سمجھہ سکتا
ھی کہ مسیحی اِعتقاد و ایمان بے قدرت و بے قوت نہیں ھی بلکہ اُس
آدمی کو جو ایمان کے مرتبہ پر پہنچا ھی خدا کی طرف سے ایسی نعمت
و قدرت بخشی جاتی ھی کہ بدی وگمراھی سے کنارہ کرکے نیکی کا راغب
اور نجات کے طریق کا سالک ھوتا ھی اور سچے دل سے خدا کا دوست اور
اسکے احکام کا نگہبان ھوکر حضرت بارے تعالیٰ کی عنایت سے جب تک
دنیا میں ھی حقیقی نیکبختی کا مالک ھو جاتا ھی اور آخری جلال کی
بابت بڑی امیدواری سے یقین حاصل کرتا ھی پس ای مسلمان بھائی

تو بھي يسوع مسيح پر ايمان لانے ميں مذكورة اشخاص كي مانند سعي كركے خدا سے دعا مانگ كہ تجھے بھي ايسا ھي ايمان عنايت كرے اس وقت تو بھي اپنے دل ميں وے نعمتيں پائيگا جو ان لوگوں اور سارے ايمانداروں نے ديكھي اور چكھي ھيں اور انہيں كي طرح سے تو بھي گناہ سے خلاصي حاصل كركے حقيقي خوشحالي اور جاوداني نيكبختي پائيگا اب تيرے حق ميں ھماري يہہ دعا ھے كہ تجھے بھي خداے تعالى ھدايت كا نور بخشكر ايمان عطا كرے *

تمام شد

---

# فهرست



## پهلا باب

اِس بات كے ثبوت ميں كه انجيل اور كتب عهد عتيق منسوخ و تحريف نہيں هوئي هيں .

### پهلي فصل

اِس بات كے بيان ميں كه قرآن بهي اقرار كرتا هى كه انجيل اور كتب عهد عتيق من جانب الله هيں

## دوسری فصل

اِس بیان میں کہ انجیل اور کتب عہد عتیق کسی وقت منسوخ نہیں ھوئیں

## تیسري فصل

اِس بات کے ثبوت میں کہ مسلمانوں کا یہہ دعویٰ کہ گویا کتب مقدسہ تحریف وتبدیل ہو گئي ھیں باطل ھی

## دوسرا باب

انجیل اور کتب عہد عتیق کي تعلیمات کا بیان



## پہلي فصل

خدا کي صفات اور اُسکے ارادہ کا بیان جو وہ آدمي کی نسبت رکہتا ہی



## دوسري فصل

اُس مدعا کا بیان کہ ابتدا آدمي کس حال میں تہا اور اب کس حال میں ہی اور نیستی و ہلاکي کے کس حال میں اُسے پہنچنا چاہیئے

---

## تیسری فصل

اُس نجات کے بیان میں جو مسیح کے وسیلہ سے عمل میں آئي هی

## چوتهي فصل

### اِس بات کے بیان میں که آدمي یسوع مسیح کي نجات کے فیض کو کیونکر پہنچ سکتا هی

## پانچویں فصل

### اُس شخص کے چال چلن کا بیان جو یسوع مسیح پر ایمان لایا ہی



---

## چھٹي فصل

### بعض اُن دلائل کے بیان میں جنسے ثابت هوتا هی که انجیل خدا کا کلام هی

## ساتویں فصل

### اِس بات کے بیان میں کہ ابتداء انجیل کی تعلیم کس طرح مشہور اور منتشر ہوئی



## تیسرا باب

### محمد و قرآن کے احوال کی کیفیت



## پہلی فصل

### اُس دعوی کی تحقیق میں جو کہتے ہیں کہ محمد کی رسالت کی خبر کتب عہد عتیق و جدید میں مسطور ہے

## دوسری فصل

اِس بات کي تحقيق مين که آيا قرآن کي عبارت اُسکے من جانب الله هونے کي دليل هو سکتي يا نهيں



---

## تيسری فصل

چند کلمے قرآن کے معني کے بيان ميں

## چوتھي فصل

### محمد کي صفات و رفتار کي کئي ایک باتوں کا ذکر

## پانچویں فصل

### دین اِسلام کے پھیلنے کے بیان میں

## حکایات